قال من جلس مجلساً یحیی فیہ امرنا لم یمت قلبہ یوم تموت القلوب

بفضل رب العالمین و برکت حضرات ائمہ معصومین نسخہ موسومہ بہ

تذکرۃ الطاہرین

۱۳۲۷ھ

مجلد اول کہ بر حصہ اول و دوم شامل است

مؤلفہ جناب حاجی آخوند میرزا قاسم علی صاحب قبلہ کربلائی المشہدی زاد فضلہ العالی

در مطبع عالی سیفی واقع شہر دہلی باہتمام سید صغیر حسن طبع گردید

صورۃ توثیق و تصدیق دستخطی خاص فیض اختصاص سرکار شریعتمدار صدر المحققین عمدۃ المتفقہین زبدۃ العلماء الراسخین آیۃ اللہ فی العالمین و حجتہ علی الجاحدین نجم الدین مجتہد العصر و الزمان ابو الفضل مولنا و سیدنا جناب مولوی سید ناصر حسین صاحب قبلہ دام ظلہم العالی بدوام الایام و اللیالی علی رؤس المؤمنین۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ والصلوۃ والسلام علی رسولہ و آلہ الکرام النباء ۔ اما بعد پس این تصنیف شریف و تالیف لطیف که مسمی ست بتذکرۃ الطاہرین علیہم سلام اللہ ابد الآبدین و دہر الداہرین و مشتملست بر احادیث معتبرہ و اخبار مختبرہ از جملہ آثار مستحسنہ زبدۃ الاخیار عمدۃ الابرار محرز الشرف و الفخار حلیف العز و الوقار جناب آخوند حاج مرزا قاسم علی صاحب خصہم اللہ بجلائل المواہب میباشد و مضامین معارف آگین آن تدریجا بسمع قاصر رسیدہ است انشاء اللہ المنعام قرأت و استماع آن برای مؤمنین موقنین سبب اجر موفور و ذخر مذخور خواہد شد خداوند عالم جناب حاج ممدوح القدر را بازای این حسن عمل در دنیا و آخرت مثوبات جزیلہ و منح جمیلہ عطا فرماید و در توفیقات و تسدیدات ایشان بیوما فیوما بیفزاید انہ ولی الانعام و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین و صلی اللہ علی محمد و آلہ الاکرمین ھ

لا الہ الا اللہ الملک الحق المبین
عبدہ ناصر حسین بن علامہ السید
حامد حسین الموسوی النیشاپوری

صورۃ توثیق و تصدیق دستخطی خاص فیض اختصاص سرکار شریعتمدار فخر المدققین صدر المحققین قدوۃ المتفقہین عمدۃ العلماء الراسخین آیۃ اللہ فی العالمین ناشر احکام اجداده المعصومین البحر العلوم الزاخر مجتہد العصر و الزمان مولینا و سیدنا جناب مولوی السید محمد باقر صاحب قبلہ دام ظلہم العالی بدوام الایام و اللیالی علی رؤس المؤمنین۔

باسمہ سبحانہ ولہ الحمد

این کتاب مستطاب حاوی فضائل و مصائب حضرات ائمہ اطیاب سلام اللہ علیہم مدی الاحقاب موسوم بتذکرۃ الطاہرین از تالیفات الموفق المؤید من عند الملک العلام فیع المقام الحری بانواع التبجیل و الاکرام عمدۃ الاخلاء الاطائب جناب حاج آخوند مرزا قاسم علی صاحب اسبغ اللہ تعالی علیہ فواضل النعم و الرغائب که مشتمل بر احادیث و اخبار معتبرہ معتمدہ میباشد بنظر قاصر نحیف رسید موجب کمال مسرت گردید شکر اللہ سعیہ و اولہ رعیہ خداوند عالم توفیقات جناب ایشانرا زیاد فرماید که بسیار سعی و اہتمام در تصحیح و تنقیح اخبار فرمودہ از مظان و ماخذ معتمدہ جمع و تالیف نمودہ اند البتہ انشاء اللہ خوانند و شنیدن احادیث مسطورہ موجب اجر جزیل و ذخر جمیل نزد خداوند رب جلیل و حضرات ائمہ بہالیل صلوات اللہ علیہم بالاشراق و الاصال خواہد بود مامول از مؤمنین با تمکین آنکہ در نشر و ترویج کتاب مذکور سعی و کوشش نمودہ کہ صاحب جلائل حسنات و فواضل مثوبات خواہند بود و اللہ الموفق و المعین

لا الہ الا اللہ الملک الحق
عبدہ محمد باقر بن
محمد بن علی الرضوی

صورۃ تصدیق و توثیق و تحریر خاص کرامت اختصاص سرکار شریعتمدار عمدۃ العلماء الاعلام زبدۃ الفقہاء الکرام مجتہد العصر و الزمان المنتجع الحاضر و البادی مولانا و سیدنا جناب المولوی السید محمد ہادی صاحب قبلہ دامت برکاتہم العالی بدوام الایام و اللیالی۔

باسمہ سبحانہ

الحمد للہ رب العالمین و الصلوٰۃ و السلام علی سید المرسلین و اہل بیتہ الطیبین الطاہرین

و بعد چونکہ کتاب مستطاب تذکرۃ الطاہرین از جناب شامخ الالقاب عمدۃ الاخلاء الاطیاب و صفوۃ الاجلاء الانجاب فضائل و فواضل مآب جناب آخوند مرزا قاسم علی صاحب دام مجدہم العالی بہ تہذیب و ترصیف باحسن اسلوب و ترکیب و تالیفش بہ نہج مرغوب نمودہ اند و بملاحظہ حضرات علمائے اعلام ایدہم اللہ تعالیٰ کثر امثالہم گذرانیدہ اند تا باعث مزید وثوق و تصدیق بودہ باشد خداوند عالم مؤمنین موفقین توفیق سماع و استماع اینگونہ احادیث صحیحہ مرحمت فرماید و مصنفش را اجر جزیل و ذخر جلیل و ثواب جمیل کرامت فرماید

فانہ نعم المولیٰ و نعم المعین حررہ العاصی محمد ہادی الرضوی

ھو المحسن و انا المسیٔ
عبدہ
محمد ہادی الرضوی

صورۃ تصدیق و توثیق و تحریر خاص کرامت اختصاص سرکار شریعتمدار حاوی معقول و منقول جامع فروع و اصول مرجع الانام فقیہ اہل البیت علیہم السلام اعنی المجتہد العصر و الزمان مولانا و سیدنا المؤتمن جناب المولوی السید نجم الحسن صاحب قبلہ دام ظلہم العالی بدوام الایام و اللیالی

باسمہ سبحانہ

کتاب تذکرۃ الطاہرین در حالات حضرات معصومین صلوات اللہ علیہم اجمعین مشتمل بر پنج حصہ تالیف جناب تقدس مآب زبدۃ الاخیار عمدۃ الابرار جناب حاجی آخوند مرزا قاسم علی صاحب دام فیوضہ کہ از ابتدا تا انتہا بسمع مبارک جناب مولانا السید ناصر حسین صاحب قبلہ دام برکاتہ رسیدہ است کتابے است کہ مؤمنین باید از برکات آن منتفع شوند و فیضیاب گردند و دیدہ ہائے دل را از مطالعہ آن روشن و منور نمایند و مجالس و محافل خود را بذکر و بیان مطالب آن مزین فرمایند جزی اللہ مؤلفہ خیر الجزاء حررہ المذنب السید نجم الحسن عفی عنہ۔

لا الہ الا اللہ الولی المبین
السید نجم الحسن
عبدہ

فہرست مجالس حصہ اول تذکرۃ الطاہرین۔

نمبر مجلس	خلاصہ مضمون ہر مجلس	صفحہ نمبر کتاب
۱	فضیلت صلوات و ذکر ولادت باسعادت جناب رسولخدا و حالات عالم بوقت ولادت آنحضرت و خاموش شدن آتشکدہ فارس و شق القمر فرمودن آنحضرت۔	۱
۲	فضیلت و فوائد صلوات و تاکید صلوات خواندن بر رسول و آل رسول و برکات و فوائد ولادت و وجود ذیجود جناب رسولخدا و برکات و فوائد جناب امام حسین و مصائب شہادت و اسیری اہل حرم آنحضرت۔	۱۱
۳	ذکر عہد و میثاق بنی اسرائیل یاد دہی کردن آنجناب رسولخدا بحکم خدا و دعوت اسلام فرمودن و حیلہ سازی یہود و معجزات طلب کردن مشرکین از جناب رسولخدا و اتمام حجت فرمودن جناب امام حسین باشقیای امت و شہادت آنحضرت	۱۸
۴	فضائل جناب رسولخدا و بیمار شدن و تاکید تمسک اہلبیت خود فرمودن و وداع کردن آنحضرت اصحاب خود را و طلب قصاص کردن سوادہ۔	۲۶
۵	فضائل جناب رسولخدا و بمرض موت تسلی دادن باقربا و تقسیم کردن کافور بہشت و ذکر مصائب اہلبیت خود فرمودن آنحضرت۔	۳۵
۶	خبر موت دادن خدا بجناب رسولخدا و حاضر شدن ملک الموت و قبض روح اقدس کردن او و گریہ و بکا اہلبیت اطہار و حال غسل و کفن و نماز جنازہ و دفن آنحضرت۔	۴۰
۷	ذکر معراج جناب رسولخدا و سیر سماوات کردن آنحضرت و فضائل امیرالمومنین	

	جناب علی بن ابیطالب و بت شکنی ایشان در مکہ و مصائب اہلبیت آنحضرت	۴۶
۸	فضائل و ولادت باسعادت جناب فاطمۂ زہرا و آمدن حوران جنت و خواہر معظمہ بوقت ولادت آن معصومہ و مصائب اولاد ایشان ۔	۵۶
۹	فضائل جناب فاطمۂ زہرا و شفاعت فرمودن آن معصومہ بروز جزا و مصائب آن مخدومہ و اولاد ایشان ۔	۶۵
۱۰	فضائل جناب فاطمۂ زہرا و خبر مصائب ایشان دادن جناب رسولخدا و اذیت و آزار رسانی اشقیاے امت و مصائب آن معصومۂ و اولاد ایشان ۔	۷۱
۱۱	فضائل جناب فاطمۂ زہرا و ظلم و ستم کردن اشقیاے امت و تنبیہ فریاد کردن آن معصومہ و آثار غضب الٰہی نمودار شدن و مصائب آن مخدومہ	۷۹
۱۲	فضائل جناب فاطمۂ زہرا و ظلم کردن اشقیاے امت و مجروح شدن پہلوے آن مخدومہ و مصائب اولاد ایشان ۔	۸۵
۱۳	فضائل جناب فاطمۂ زہرا و آمدن بعرصۂ محشر و مصائب و گریہ و بکاے آن مخدومہ بر مفارقت پدر بزرگوار خود و مصائب اولاد ایشان ۔	۹۲
۱۴	حال وفات جناب فاطمۂ زہرا و غسل و کفن و نماز جنازہ و دفن آن معصومہ و گریہ و بکاے اولاد ایشان ۔	۹۶
۱۵	فضائل جناب فاطمۂ زہرا و آمدن بہ محشر و شفاعت کردن آن شفیعۂ روز جزا و مصائب اولاد ایشان ۔	۱۱۵
۱۶	خبر موت دادن خدا بجناب رسولخدا و حال بیماری جناب فاطمۂ زہرا و وصیت و رحلت کردن آن معصومہ و غسل و کفن و نماز جنازہ و دفن کردن آن مظلومہ را	۱۲۴

۱۷	فضائل جناب فاطمۂ زہرا و طلبیدن یہود بخانہ شادی و بہ برکت آن معصومہ اسلام آوردن جماعت یہود و مصائب و اسیری دختران جناب سیّدہ و رسیدن ایشان بشام۔	۱۳۳
۱۸	فضائل جناب فاطمۂ زہرا و خبر دادن جناب رسولخدا بایشان از شہادت امام حسینؑ و بیقراری آن معصومہ و در عالم رویا دیدن شخصے آن مخدومہ را در صحرائے کربلا۔	۱۳۶
۱۹	فضائل جناب فاطمۂ زہرا و ظاہر شدن نور آن مخدومہ برنگ مختلف و منتقل شدن آن نور بہ پیشانی امام حسینؑ و روشن تر شدن آن نور از چہرۂ انور آنحضرت بروقت شہادت بروز عاشورا۔	۱۴۰

فہرست کتب تالیفات جناب والد ماجد دام ظلہ العالی۔

نمبر	نام کتاب	کیفیت اجمالی
۱	بحر المصائب ۱	دو بار طبع ہوئی پانچ حصوں پر شامل ہے ولادت وشہادت حضرات چہاردہ معصومین علیہم السلام اور حال اجمالی مختار وغیرہ اسمین درج ہے ذاکرین کے لیے نہایت مفید ہے۔
۲	[illegible] ۲	دو بار طبع ہوئی پانچ حصوں پر شامل ہے ذاکرین اور عزاداران جناب سید الشہدا کے لیے نہایت مفید ہے۔
۳	[illegible]	ایکبار طبع ہوئی پانچ حصوں پر شامل ہے ذاکرین اور زائرین اور عزاداران کے لیے مفید ہے
۴	[illegible]	دو بار طبع ہوئی آٹھ حصوں پر شامل ہے یہ کتاب اسم بامسمی ہے تحقیقات عمدہ واقعہ کربلا حال شہداے دشت نینوا مین اس مین آئی ہے ذاکرین اور عزاداران کے لیے اکسیر اعظم ہے۔
۵	[illegible]	ایکبار طبع ہوا ہنوز ایک حصہ پر شامل ہے ذکر مجالس فضائل کے لیے عمدہ ہے۔
۶	[illegible]	دو بار طبع ہوا دو حصوں پر شامل ہے زائرین عتبات عالیات کے لیے نہایت مفید ہے
۷	[illegible]	سات بار طبع ہوا اعتقادات حقہ اور مسائل ضروریہ پر شامل ہے اور اطفال کے لیے بہت مفید ہے۔
۸	[illegible]	حال ولادت وشہادت مین حضرات چہاردہ معصومین علیہم السلام کے جو پانچ حصوں پر شامل نادر العصر ہے اور ہنوز دو حصہ طبع ہوے ہین۔
۹	[illegible]	آداب وشرائط ومسائل ضروری عقد نکاح مین ہے۔

محررہ مرزا علی حسن بن حاجی آخوند مرزا قاسم علیصاحب کربلائی المشہدی عفی عنہما بالنبی وآلہ

جدول ولادت و شہادت حضرات چہاردہ معصومین ع

اسمای معصومین	تاریخ ولادت	تاریخ شہادت	سبب شہادت	جای دفن	سن شریف
حضرت محمد مصطفیٰ ص	۱۷ ربیع الاول سنہ عام الفیل	۲۸ ماہ صفر سنہ ۱۱ھ	زہر دادن زن لعینہ	مدینہ حجرۂ خاص خود	۶۳ سال
حضرت امیر المومنین علی مرتضیٰ ع	۱۳ ماہ رجب ۱۲ سال قبل بعثت ۳۰ عام الفیل	۲۱ ماہ رمضان سنہ ۴۰ھ	بضربت شمشیر ابن ملجم لعین در حال سجدہ	نجف اشرف	۶۳ سال
حضرت فاطمہ زہرا س	۲۰ جمادی الثانیہ سنہ ۵ بعثت ۴۵ عام الفیل	۳ جمادی الثانیہ سنہ ۱۱ھ	ضربت در و فراق پدر	مدینہ متصل روضہ رسول ص	۱۸ سال
حضرت امام حسن ع	۱۵ ماہ رمضان سنہ ۳ھ	۲۸ ماہ صفر سنہ ۵۰ھ	زہر دادن جعدہ لعینہ بحکم معاویہ	مدینہ مزار بقیع	۴۷ سال
حضرت امام حسین ع	۳ ماہ شعبان سنہ ۴ھ	۱۰ ماہ محرم سنہ ۶۱ھ	ذبح کردن شمر بحکم ابن زیاد و یزید لعین	کربلائے معلیٰ	۵۷ سال
حضرت امام زین العابدین ع	۱۵ جمادی الاولیٰ سنہ ۳۸ھ	۲۵ ماہ محرم سنہ ۹۵ھ	زہر دادن ولید بن عبد الملک لعین	مدینہ مزار بقیع	۵۷ سال
حضرت امام محمد باقر ع	غرۂ رجب در جمعہ سنہ ۵۷ھ	۷ ماہ ذی الحجہ سنہ ۱۱۴ھ	زہر دادن ہشام بن عبد الملک از دست ابراہیم بن ولید لعین	مدینہ مزار بقیع	۵۷ سال
حضرت امام جعفر صادق ع	۱۷ ماہ ربیع الاول سنہ ۸۳ھ	۲۵ شوال سنہ ۱۴۸ھ	زہر دادن منصور دوانقی لعین	مدینہ مزار بقیع	۶۵ سال
حضرت امام موسیٰ کاظم ع	۷ ماہ صفر سنہ ۱۲۸ھ	۲۵ رجب سنہ ۱۸۳ھ	زہر دادن ہارون رشید لعین	بغداد مقام کاظمین	۵۵ سال
حضرت امام علی رضا ع	۱۱ ماہ ذیقعدہ سنہ ۱۴۸ھ	۲۳ ذیقعدہ سنہ ۲۰۳ھ	زہر دادن مامون رشید لعین	خراسان مقام طوس	۵۰ سال
حضرت امام محمد تقی ع	۱۰ ماہ رجب سنہ ۱۹۵ھ	۲۹ ذیقعدہ سنہ ۲۲۰ھ	زہر دادن معتصم لعین	بغداد مقام کاظمین	۲۵ سال
حضرت امام علی نقی ع	۵ ماہ رجب سنہ ۲۱۴ھ	۳ ماہ رجب سنہ ۲۵۴ھ	زہر دادن معتز لعین	سر من رای حجرۂ خود	۴۰ سال
حضرت امام حسن عسکری ع	۱۰ ربیع الثانیہ سنہ ۲۳۲ھ	۸ ماہ ربیع الاول سنہ ۲۶۰ھ	زہر دادن معتمد لعین	سر من رای	۲۸ سال
حضرت حجۃ صاحب العصر والزمان ع	۱۵ ماہ شعبان شب جمعہ سنہ ۲۵۶ھ	ابتدا از زمانہ امامت ۵ سال مدت غیبت صغریٰ ۶۹ سال و وقت غیبت کبریٰ العلم عند اللہ	غیبت بظلم متوکل لعین کہ در پے قتل بود	جائے غیبت سر من رای مقام سرداب	تا حال کہ سنہ ۱۳۲۷ است ۱۰۷۱ سال شدہ

در این کتاب تذکرۂ اجمالی این حضرات درج است از تالیفات والد ماجد دام ظلہ حررہ مرزا علی حسن عفی عنہ

فہرست مجالس حصہ دوم تذکرۃ الطاہرین صلوات اللہ وسلامہ علیہم اجمعین

نمبر مجالس	خلاصۂ مضمون ہر مجلس	نمبر صفحہ
۱	فضائل و ولادت امیرالمومنینؑ و خواندن صحائف انبیاء و پرورش فرمودن رسولخدا و اظہار مراتب ایشان	۱۴۵
۲	فضائل امیرالمومنینؑ و حاجت روائی مساکین فرمودن آنحضرت و حال شب ضربت و گریہ و بکاے اولاد و اہل حرم آن حضرت۔	۱۵۷
۳	فضائل و معجزات امیرالمومنینؑ و مجروح شدن آنحضرت و آمدن حسنینؑ بہ مسجد کوفہ و گریہ و بکای ایشان	۱۷۴
۴	فضائل امیرالمومنینؑ و ہجوم اقربا و شیعیان آنحضرت بہ مسجد کوفہ و گرفتار شدن قاتل و مصائب و بیقراری اولاد آنحضرت	۱۸۶
۵	فضائل امیرالمومنینؑ و شرف و بزرگی ایشان و سوال کردن ملائکہ از ولایت آنحضرت و شہادت علی اکبرؑ	۱۹۷
۶	فضائل امیرالمومنینؑ و بردن اقربا و شیعیان آنحضرت را از مسجد کوفہ بخانہ و گریہ بکای ایشان و وصیت فرمودن و رحلت کردن آنحضرت	۲۰۶
۷	فضائل و عبادت و زہد حضرت امیرالمومنینؑ علی مرتضیٰؑ و ایتام پروری و بیوہ نوازی آنحضرت و غسل و کفن دادن و نماز جنازہ خواندن و دفن کردن آنحضرت را و گریہ و بکاے اقربا و احباب آن حضرت	۲۱۷
۸	فضائل حضرت امیرالمومنینؑ علی مرتضیٰؑ و نوازش فرمودن بہ مسکین بیمار و رحلت کردن او و از شنیدن خبر رحلت آنحضرت و مصائب جناب حسنینؑ و صبر ایشان و غدر اشقیاے کوفہ	۲۳۰
۹	فضائل حضرت امیرالمومنینؑ علی مرتضیٰؑ و باب علم و حکمت و اعلم صحابہ بودن آنحضرت و تحمل مصائب و صبر کردن بعد جناب رسولخدا و مجروح شدن در مسجد کوفہ و مصائب اہل بیت آنحضرت	۲۳۸
۱۰	فضائل حضرت امیرالمومنینؑ و تاکید محبت و مودت آنحضرت و حال ضربت در مسجد کوفہ و دیدن جناب حسنینؑ بخاک و خون آلودہ و گریہ و بکاے ایشان و حال ضربت جناب علی اکبرؑ و جناب عباسؑ	۲۴۴
۱۱	فضائل پنجتن پاک و خلقت نور ایشان و تاریخ ولادت جناب رسولخدا و جناب علی مرتضیٰؑ و تشنہ لبی و بیقراری علی اصغرؑ و شہادت آن شیرخوار۔	۲۵۱

نمبر	مضمون	صفحہ
۱۲	ثواب سیراب کردن تشنہ و سیراب فرمودن جناب رسولخداؐ و حضرت علیؑ مرتضیٰ اصحاب خود را و باعجاز ظاہر کردن چشمہ و اسلام آوردن راہبؑ و حال تشنگی اصحاب امام حسینؑ و نوحہ خواندن آنحضرت بر لاش حُرؑ۔	۲۵۸
۱۳	فضائل حضرت امیر المؤمنینؑ و جناب حسنینؑ و آمدن رطب جنت حسب خواہش امام حسینؑ و مصائب آل رسولؐ و اسیری اہل حرم ایشان۔	۲۶۷
۱۴	فضائل امیر المؤمنینؑ و ثواب ذکر آن و معجزات و قضایائے آن حضرت و مصائب و اسیری دختران آن حضرت و رسیدن ایشان بدربار کوفہ شام۔	۲۷۵
۱۵	فضائل امیر المؤمنین حضرت علی مرتضیٰؑ و صفات خلیفۂ بحق و معجزات و قضایا و شکستگی آن حضرت و حال ضربت رسیدن بر سر انور آن حضرت۔	۲۸۱
۱۶	سؤال کردن ملائکہ از ولایت حضرت علی مرتضیٰؑ بہ میت در قبر و حال غسل و کفن و دفن جناب فاطمہ بنت اسد و حال شیعیان حضرت علیؑ مرتضیٰ و مصائب و بیدفنی امام حسینؑ۔	۲۹۰
۱۷	فضیلت امیر المؤمنینؑ و جواب دادن ایشان بہ سائلین بافضلیتِ علم	
۱۷	دین و مصائب آنحضرت و مصائب امام حسینؑ و حال سر انور آنحضرت۔	۲۹۶
۱۸	بعض فضائل خود بیان فرمودن امیر المؤمنین علی مرتضیٰؑ و تفاخر نمودن امام حسینؑ و فخر کردن ملائکہ بخدمتگذاری آن حضرت	۳۰۳
۱۹	فضائل امیر المؤمنین علی مرتضیٰؑ و آمدن رطب جنت و بردن ملائکہ آبیکہ از آن دست شستند تبرکاً و نایابی آب بروز عاشورا و مصائب امام حسینؑ۔	۳۱۳

حررہ مرزا علی حسن بن حاجی آخوند مرزا قاسم علی دامت برکاتہ العالی ۱۳ ماہ رجب المرجب سنہ ۱۳۲۷ھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ الذی من علینا بوجود الصابرین والصلوٰۃ والسلام علی محمد سید الانبیاء والمرسلین وعترتہ الطاہرین المعصومین سیما وصیہ ونفسہ وخلیفتہ علی سید الاوصیاء المرضیین ولعنۃ اللہ علی اعدائہم وظالمیہم وغاصبی حقوقہم وقاتلیہم اجمعین الی یوم الدین

اما بعد خواطر زاکیہ برادران ایمانی اور لوایح صافیہ اخلاء روحانی پر مخفی نہ رہے کہ یہ نسخہ موسومہ بہ **تذکرۃ الطاہرین** جو مشتمل پانچ حصون پر ہے اور یہ اوسکا حصہ اول ہے جو شامل ہے بارۂ فضائل ومناقب اور ولادت وشہادت پر جناب رسولخدا اور فاطمہ زہرا بتول عذرا علیہما السلام کے کہ تفصیل اوسکی فہرس بالا سے ظاہر ہے وباللہ التوفیق وبہ نستعین

مجلس اول

قال اللہ تعالیٰ اِنَّ اللہَ وَمَلٰئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰاَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا حق سبحانہ تعالےٰ قرآن مجید مین فرماتا ہے تحقیق کہ خدا اور ملائکہ اوسکے صلوات بھیجتے ہین رسولخدا پر بعد اسکے مومنین خطاب کرکے فرماتا ہے اسے وہ گروہ کہ ایمان لائے ہو صلوات بھیجو نبی خدا پر اور سلام کرو اونپر ایسا سلام کہ لائق اونکے ہے اور انکو زیبا ہے پس حضرات درود بھیجنا حضرت محمد اور آل محمد صلے اللہ علیہ وآلہ پر باعث نزول رحمت ہے اور ملائکہ رحمت اہل مجلس کو گھیر لیتے ہین جس جگہ کہ ذکر حضرت محمد وآل محمد کا ہوتا ہے اور شیاطین دور ہوتے ہین آب ذاکر کچھ حال ولادت اون حضرت کا

بیان کرتا ہے بتوجہ سنیے فی البحار وغیرہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
ولد بمکۃ یوم الجمعۃ السابع عشر من ربیع الاول عام الفیل جیسا کہ
بحار الانوار وغیرہ مین منقول ہے کہ جناب رسولخدا احمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ
بروز جمعہ سترھوین تاریخ ماہ ربیع الاول کی سنہ ایک عام الفیل کو مکہ معظمہ مین
پیدا ہوے وعن ابن عباس انہ قال قالت لی آمنۃ لما اخذنی
الطلق واشتد علی الامر سمعت کلام الادمیین ورایت علما
من سندس علی قضیب من یاقوت قد ضرب بین السماء والارض
اور عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہا اونھون نے سنا مین نے
حضرت آمنہ سے وہ فرماتی ہین جب مجھے دردزہ عارض ہوا تو سنا مین نے
کلام مشابہ بکلام انسان اور دیکھا مین نے ایک علم کہ پرچم اوسکا سندس بہشت سے تھا
اور چھڑ اوسکی یاقوت کی تھی کہ وہ درمیان زمین وآسمان کے منصوب ہے
ورایت نورا یسطع من راسہ حتی بلغ السماء ورایت قصور الشامات
کانھا شعلۃ نار نورا ورایت حولی من القطا امرا عظیما قد نشرت
اجنحتہا اور دیکھا مین نے کہ ایک نور سر سے اوس علم کے بلند ہوا اور آسمان تک
پہونچا اور اوس نور کی ایسی روشنی تھی کہ مکانات شام کے مانند شعلہائے نار
دور سے دکھائی دیے اور دیکھا مین نے ایک امر عظیم کہ گرد اپنے بہت سے
پرندے بصورت قطا جانور کے پرونکو اپنے پھیلائے ہوے ہین ورایت
شابا من احسن الناس طولا واشدہم بیاضا واحسنہم شبابا ما
ظننتہ الا عبد المطلب قد دنا منی اور دیکھا مین نے کہ ایک جوان

خوشرو کشیدہ قامت سرخ و سفید بہترین جوانان روزگار قریب میرے آیا جنکے بار سے مجھے گمان ہوا کہ وہ عبد المطلبؑ تھے فَاَخَذَ الْمَوْلُوْدَ فَتَفَلَ فِيْ فِيْهِ وَاَسْتَنْطَقَهٗ فَنَطَقَ وَلَمْ اَفْهَمْ مَا قَالَ اِلَّا اَنْ قَالَ فِيْ اَمَانِ اللّٰهِ وَحِفْظِهٖ قَدْ حَشَوْتُ قَلْبَكَ اِيْمَانًا وَعِلْمًا وَحِلْمًا وَيَقِيْنًا وَعَقْلًا وَشَجَاعَةً پس اوسنے میرے فرزند کو لیا اور لعاب دہن اپنا اونکے منہ مین ڈالا اور اوسنے کہا کہ کچھ باتین کرو پس فرزند میرا بقدرت خدا گویا ہوا لیکن مین نہ سمجھی کیا کہا مگر اتنی بات کہ اوس جوان نے کہا خدا تمہارا نگہبان ہے اور تم اوسکی حفاظت مین ہو تحقیق کہ مین نے تمہارے دلکو ایمان اور علم اور حلم اور یقین و عقل اور شجاعت سے بھر دیا اَنْتَ خَيْرُ الْبَشَرِ طُوْبٰى لِمَنِ اتَّبَعَكَ وَوَيْلٌ لِمَنْ تَخَلَّفَ عَنْكَ ثُمَّ اَخْرَجَ صُرَّةً مِنْ حَرِيْرَةٍ بَيْضَاءَ فَفَتَحَهَا وَاِذَا فِيْهَا خَاتَمٌ فَضَرَبَ عَلٰى كَتِفِهٖ اور کہا تم سردار اور بہترین عالم ہو خوشحال اوس شخص کا جو تمہاری اطاعت اور فرمانبرداری کرے اور ویل ہے اوسکے لیے جو تمہاری مخالفت کرے بعد اوسکے ایک صرہ کہ وہ حریر سفید کا تھا نکالا پس اوسکو کھولا اور اوس سے ایک انگوٹھی نکال کے میرے فرزند کے شانے پر مُہر کر دی ثُمَّ قَالَ اَمَرَنِيْ رَبِّيْ اَنْ اَنْفُخَ فِيْكَ مِنْ رُوْحِ الْقُدُسِ فَنَفَخَ فِيْهِ وَاَلْبَسَهٗ قَمِيْصًا وَقَالَ هٰذَا اَمَانُكَ مِنْ اٰفَاتِ الدُّنْيَا بعد اسکے اوس جوان نے میرے فرزند سے کہا مجھے اپنے پروردگار کا حکم ہے کہ تمہارے دلکو مملو کروں عصمت اور تقدیس سے یہ کہکر اوسنے قلب کو مملو کیا اور ایک پیراہن اونکو پہنایا اور کہا کہ یہ پیراہن باعث امان ہے آپکے لیے آفات دنیا سے دعن

۴ [illegible]

۴ [illegible]

الصّادقِ علیہِ السّلام انہ قال کانَ ابلیسُ لعنہُ اللہ یخترقُ السّموات السّبع فلمّا وُلِدَ عیسےٰ حُجِبَ عن ثلاثِ سمواتٍ وکانَ یخترقُ اربع سمواتٍ اور حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام سے منقول ہے کہ اونحضرت نے فرمایا زمانِ سابق مین شیطان ملعون سا تون آسمان تک پہونچتا تھا جب حضرت عیسےٰ پیدا ہوے تو تین آسمان سے ممنوع ہو گیا لیکن چوتھے آسمان تک جاتا تھا فلمّا وُلِدَ رسُولُ اللہِ صلّے اللہُ علیہِ والہٖ حُجِبَ عنِ السّمواتِ کُلِّھا و رُمِیَتِ الشّیاطِینُ بالرُّجُومِ جب جناب رسولخدا صلّے اللہ علیہ وآلہ پیدا ہوے تو اوس روز سے جانا اوسکا سب آسمانون سے موقوف ہو گیا اور اوس دن سے جبکہ شیاطین آسمان کیطرف جانے کا قصد کرتے ہین تو ملائکہ اونکو تیر شہاب مارکے ہٹا دیتے ہین وقالت قریشٌ ھذا قیامُ السّاعۃِ الّتی کُنّا نسمعُ اھلَ الکتبِ یذکرونہٗ واصبحتِ الاصنامُ کُلُّھا منکّبۃً علےٰ وجُوھِھا جب کفار قریش نے معجزات ولادت باسعادت کے مشاہدہ کیے تو اپس مین کہنے لگے کہ ہم جس قیامت کا حال اہل کتاب سے سنتے تھے یہ اوسکے آثار ہین اور تمام بت اوس شب کو منہ کے بھل گر پڑے وارتجس فی تلکَ اللّیلۃِ ایوانُ کسریٰ وسقطت منہُ اربعَ عشرۃَ شرفۃً وغارت بُحیرۃُ ساوۃَ وخمدتْ نیرانُ فارسَ ولم یخمُدْ قبلَ ذٰلکَ بالفِ عامٍ وبطلَ سحرُ السّحرۃِ اور اوس شب کو ایوان کسریٰ مین ایسا زلزلہ طاری ہوا کہ چودہ کنگرے اوسکے گر پڑے اور درمیان سے شگافتہ ہو گیا اور زمین تک دو حصہ ہوا اور ایک قصر کنارۂ دریاے دجلہ پر بنا تھا وہ گر پڑا اور اوسمین پانی

جاری ہوا اور بحیرۂ ساوہ خشک ہوگیا کہ اوسکی لوگ پرستش کرتے تھے اور خود بخود آگ
فارس کے آتش پرستونکی بجھ گیی حالانکہ وہ آگ ہزار سال سے روشن تھی اور کبھی بجھی نہی
اور نور رسالت مآب کی برکت سے اوس شب کو اثر سحر ساحرون کا باطل ہوا اور روی ہے
انہ لما ولد النبی کان حوت من حیتان البحر یقال لہ طمسوسا وھو
سید الحیتان اور منقول ہے کہ بحر محیط کی مچھلیونمین ایک مچھلی کہ نام اوسکا طمسوسا ہے
اور وہ سب مچھلیون کی سردار ہے ولہ سبع مائۃ الف ذنب یمشی علی ظھرہ
سبع مائۃ الف سور الواحد منھا اکبر من الدنیا اور خداوند عالم نے اوس
مچھلی کو سات لاکھ دُمین عطا کی ہین اور بزرگی اوسکی اس مرتبہ مین ہے کہ سات لاکھ
گائین اوسکی پشت پر چلتی ہین کہ ہر ایک اونمین سے تمام دنیا سے بڑی ہے ولکل سور
سبع مائۃ الف قرن من زمرد اخضر لا یشعر بھن اضطرب فرحا لمولدہ
اور ہر گاے کو خدا نے سات لاکھ شاخین زمرد سبز سے عطا فرمائی ہین باینہمہ اوس
ماہی کو کچھ گرانی محسوس نہین ہوتی ہے بس وہ ماہی بسبب شادمانی اور سرور
ولادت آنحضرت کے اوچھل پڑی ولولا ان اللہ عز وجل اثبتہ لجعل عالیہا
سافلہا اور اگر حافظ آسمان و زمین خداوند عالم جلشانہ اوس مچھلی کو نہ روکتا تو وہ
بسبب سرور کے اولٹ جاتی وما بقی جبل الا نادی صاحبہ بالبشارۃ
ویقول لا الہ الا اللہ اور کوئی پہاڑ باقی نرہا مگر یہ کہ ایک پہاڑ نے دوسرے پہاڑ کو
خوشخبری دی اور کلمہ لا الہ الا اللہ کہا ولقد قدست الاشجار اربعین یوما
بانواع افنانہا وثمارہا فرحا لمولدہ اور تحقیق کہ چالیس روز تک تمام درخت
باشاخ و ثمر تنزیہ اور تقدیس خدا مین مشغول رہے بوجہ فرح و سرور ولادت

حاشیہ: روایت ہے کہ جس شب ولادت حضرت رسالت مآب ... ساوہ ... آتشکدہ فارس

اوحضرت کے وَلَقَدْ زُمَّ اِبْلِیْسُ وَکُبِّلَ وَاُلْقِیَ فِی الْحِصْنِ اَرْبَعِیْنَ یَوْمًا وَغُرِقَ
عَرْشُہٗ اَرْبَعِیْنَ یَوْمًا اورتحقیق کہ اوس روز ابلیس سرکش کی ناک مین مہار ڈالکے
اورزنجیرونمین جکڑکر ایک قلعہ مستحکم مین چالیس روز تک مقید کیا اورتخت اوسکا چالیس
روزتک ڈبو دیا گیا وَلَقَدْ اِنْکَبَّتِ الْاَصْنَامُ کُلُّھَا وَلَقَدْ سَمِعُوْا صَوْتًا مِّنَ الْکَعْبَۃِ
یَاآلَ قُرَیْشٍ جَآءَکُمُ الْبَشِیْرُ جَآءَکُمُ النَّذِیْرُ وَھُوَ خَاتَمُ الْاَنْبِیَآءِ وَعِتْرَتُہٗ
خَیْرُ النَّاسِ بَعْدَہٗ اورتحقیق کہ تمام بت مکہ کے سرنگون ہوگئے اور تمام اہل مکہ نے
ایک آواز سنی کہ کوئی کعبہ سے کہتا ہے اے آل قریش خوش ہو کہ آج کی شب پیدا ہوا
وہ سرور عالم جو بشارت دیگا تمکو نعمتوں سے بہشت کی اور خوف دلائیگا تمکو عذاب
آخرت سے اور وہ خاتم انبیا ہین اور دین اونکا قیامت تک باقی رہے گا اور
عترت اونکی بعد اونکے بہترین خلق ہے وہ اولاد فاطمہ حسنؑ اور حسینؑ ہین وَعَنْ
صَفِیَّۃَ بِنْتِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اَنَّھَا قَالَتْ لَمَّا وُلِدَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ سَجَدَ عَلَی الْاَرْضِ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَہٗ وَقَالَ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ
اورصفیہ دختر حضرت عبد المطلب سے منقول ہے وہ کہتی ہین کہ جسوقت جناب
رسولخدا پیدا ہوے اوسی وقت سجدہ باری تعالے زمین پر کیا اور بعد اوسکے
سراقدس بلند کیا اور بزبان فصیح فرمایا لا آلہ الا اللہ انی رسول اللہ نہین ہے کوئی
معبود بحق سواے خدا کے اور مین اوسکا رسول بحق ہون فَلَمَّا اَرَدْتُ اَنْ اَغْسِلَہٗ
نَادٰی مُنَادٍ یَا صَفِیَّۃُ لَا تَغْسِلِیْہِ فَاِنِّیْ اَرْسَلْتُہٗ طَاھِرًا مُّطَھَّرًا فَاَخَذْتُہٗ
فِیْ حِجْرِیْ وَرَاَیْتُ بَیْنَ کَتِفَیْہِ مَکْتُوْبًا لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ جب مین نے چاہا کہ اونحضرت کو غسل ولادت و دن

تو ایک منادی نے بآواز بلند کہا اے صفیہ اس مولود کو غسل نہ دے کہ ہمنے اسکو
غسل دیکے اور طاہر و مطہر بھیجا ہے تیرے پاک کرنے کی حاجت نہیں ہے پس مین نے
اونحضرت کو گود مین لیا اور دیکھا مین نے کہ درمیان دونون شانون کے لا الہ الا اللہ
محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ لکھا ہے و فی البحار و غیرہ اَنَّهُ لَمَّا وُلِدَ مُحَمَّدٌ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ صَاحَ اِبْلِيْسُ فِيْ اَبَالِسَتِهٖ فَاجْتَمَعُوْا اِلَيْهِ فَقَالُوْا لَهٗ
مَا الَّذِيْ اَفْزَعَكَ يَا سَيِّدَنَا اور بحار الانوار وغیرہ مین منقول ہے کہ جب جناب
محمد مصطفے صلے اللہ علیہ و آلہ پیدا ہوے تو اوسوقت معجزات و عجائبات ظاہر
ہونے لگے پس دیکھتے ہی اونکے ابلیس ملعون گھبرا گیا اور اپنی فوجکو طلب کیا پس
وہ سب جمع ہوے اور کہا کہ اے سردار ہمارے کیا سبب ہے کہ تو اسوقت مضطر
فَقَالَ لَهُمْ وَيْلَكُمْ لَقَدْ اَنْكَرْتُ السَّمَاءَ وَالْاَرْضَ مُنْذُ اللَّيْلَةِ لَقَدْ حَدَثَ
فِي الْاَرْضِ حَدَثٌ عَظِيْمٌ مَا حَدَثَ مِثْلُهٗ مُنْذُ رُفِعَ عِيْسَى بْنُ مَرْيَمَ
پس اوس ملعون نے اونسے کہا کہ وائے ہو تمپر آج اول شب سے رنگ آسمان و
زمین کا دگرگون نظر آتا ہے معلوم ہوتا ہے کہ کوئی ایسا امر عظیم آج زمین پر واقع ہوا ہے
کہ جبسے حضرت عیسیٰ آسمان پر گئے ہین آجتک کبھی ایسا حادثہ واقع نہین ہوا ہے
فَاخْرُجُوْا وَانْظُرُوْا مَا هٰذَا الْحَدَثُ الَّذِيْ قَدْ حَدَثَ فَافْتَرَقُوْا ثُمَّ
اجْتَمَعُوْا اِلَيْهِ وَقَالُوْا لَهٗ مَا وَجَدْنَا شَيْئًا پس تم سب جاؤ اور دیکھو اور دریافت
کرو کہ آجکی شب کونسا امر جدید حادث ہوا ہے سنتے ہی اسکے تمام شیاطین متفرق
ہو کر ہر طرف واسطے دریافت کرنے اوس امر کے گئے بعد اسکے مجبور ہو کر گرد ابلیس کے
جمع ہوے اور اوس سے کہا ہمنے ہر چند دریافت کیا لیکن کوئی امر جدید نہین پایا

فقال ابلیس انا لھذا الامر ثم انغمس فی الدنیا فجالھا حتی انتھی الی الحرم
فوجدہ محفوفا بالملائکۃ فذھب لیدخل یہ سنکر ابلیس لعین نے
کہا کہ اس امر عظیم کی تحقیق مجھی سے ہوگی یہ میرا ہی کام ہے یہ کہکے واسطے
دریافت کے چلا اور تمام دنیا مین پھرا یہانتک کہ حوالی خانۂ کعبہ مین پہونچا دیکھا
کہ حرم مکہ کو ملائکہ گھیرے ہوے ہین پس چاہا کہ اندر جائے اور دریافت کرے
کہ کیا ماجرا ہے فصاحوا بہ فرجع ثم صار صردا و ھو العصفور فدخل
من قبل حراء پس ملائکہ نے آواز دی اور اوسکو روکا اور اندر جانے نہ دیا
پس شیطان بصورت گنجشک کے بنکر جانب کوہ حرا سے داخل حرم ہوا فقال لہ
جبرئیل ما وراءک لعنک اللہ فقال لہ حرف اسئلک منہ یا جبرئیل
ماھذا الحدث منذ اللیلۃ فی الارض جبرئیل نے اوسکو دیکھ کے کہا
اے ملعون تو یہان کیون آیا ہے اور تیرا کیا کام ہے ابلیس نے کہا مین ایک
بات کا تمسے سوال کرتا ہون اے جبرئیل آج اول شب سے کونسا ایسا امر عظیم
زمین پر حادث ہوا ہے فقال جبرئیل لہ اللیلۃ ولد محمد صلی اللہ علیہ وآلہ
فقال یا جبرئیل ھل لی فیہ نصیب فقال لا قال افی امتہ قال نعم
قال رضیت بہ جبرئیل نے فرمایا آجکی شب جناب محمد مصطفے صلے اللہ علیہ وآلہ
پیدا ہوے ہین اور روے زمین آج اونکی نور سے روشن ہے شیطان نے پوچھا
اے جبرئیل آیا اونمین کچھ میرا بھی حصہ ہے جبرئیل نے جواب دیا کہ نہین شیطان نے
کہا کہ آیا اونکی امت پر مجھے تسلط نصیب ہوگا فرمایا ہان کچھ لوگ تیری متابعت کرینگے
یہ سنکر وہ ملعون خوش ہوا اور کہا مین اسپر راضی ہوا اور ایک روایت مین وارد ہے

کہا تو ین روز حضرت شیبۃ الحمد معروف بہ عبد المطلبؑ نے آنحضرت کا عقیقہ کیا اور
بحکم خدا نام محمدؐ رکھا لوگون نے کہا یہ نام کسلیئے رکھا فرمایا اہل آسمان و زمین انکی
مدح و ستائش کرینگے آور ایک روایت مین وارد ہے کہ وہ جناب ختنہ کردہ
اور ناف بریدہ پیدا ہوئے آور کلینی علیہ الرحمہ وغیرہ نے جناب امام جعفر صادق
علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ فرمایا اونحضرتؑ نے وقتِ ولادت جناب
رسولخداؐ کے جناب فاطمہ بنت اسد بن ہاشمؑ حضرت آمنہؑ کے پاس موجود تھین
پس ایک نے دوسری سے کہا کچھ دیکھتی ہو اسنے کہا ہان یہ نور ساطع ہے جسنے
درمیان مشرق و مغرب کو گھیر لیا ہے یہ باتین ہو رہی تھین کہ جناب ابو طالبؑ
تشریف لائے اور اونسے پوچھا تمھین کیا تعجب ہے پس فاطمہ بنت اسدؑ نے
اوس نور کا حال اور عجائب و غرائب بیان کیے جناب ابو طالبؑ نے فرمایا
تم چاہتی ہو کہ مین تمکو بشارت دون جناب فاطمہؑ نے کہا ہان حضرت ابو طالبؑ نے
کہا بعد تیسؑ سال کے ایک فرزند تمسے بھی پیدا ہوگا کہ وہ اس فرزند کا وصی ہوگا
اور اسمائے مقدسہ جناب رسولخداؐ کے بہت ہین منجملہ اونکے صفار نے جناب امام
جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ قرآن مجید مین اونحضرتؐ کے دس
نام ہین محمدؐ اور احمدؐ اور عبد اللہ اور طٰہٰ اور یٰس اور نون اور مزمل او رمدثر او رذکر
اور رسول بعد اسکے جناب امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ ذکر اونحضرتؐ کے
نامون سے ہے اور ہم اہل ذکر ہین جیسا کہ حق سبحانہ تعالےٰ قرآن مجید مین فرماتا ہے
فَاسْئَلُوا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ پس سوال کرو اہل ذکر سے اگر تم
نہین جانتے ہو آور بروایت علی بن ابراہیم حق سبحانہ تعالےٰ نے آنحضرت کا نام

مزمل اسلیئے رکھا کہ جسوقت وحی نازل ہوتی تھی تو اوسوقت بدن اطہر کساء سے
چھپا لیتے تھے اور جناب رسولخدا نے فرمایا ہے حق سبحانہ تعالےٰ نے مجکو اور علیؑ کو
ایک نور سے خلق کیا اور ہمارے نام اپنے نامون سے مشتق فرمائے پس خدا محمود ہے
اور مین محمدؐ ہون اور خدا علیٰ اعلیٰ ہے اور وصی بہر علیؑ ہین اور حدیث یونس مین
وارد ہے جسکا حاصل یہ ہے فرمایا جناب امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ جناب
رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ کی خدمت بابرکت مین ماہ ذیحجہ کی چودھوین شب کو
چودہ آدمی اہل عقبہ کے حاضر ہوے اور عرض کیا ہر رسول کے لیے ایک معجزہ ہے
آپکا معجزہ کیا ہے یہ سنکر اونحضرت نے فرمایا تم کس معجزہ کو چاہتے ہو اون لوگون نے
عرض کیا اگر خدا کے نزدیک آپکی قدر و منزلت ہے اور آپ رسول اوسکے ہین تو
اس چاند کے دو ٹکڑے کر دیجیے اسی اثنا مین جبرئیلؑ نازل ہوے اور عرض کیا
یارسول اللہ حق سبحانہ تعالےٰ بعد تحفۂ سلام کے فرماتا ہے مین نے تمام مخلوقات کو
آپکے تابع کیا ہے اوسوقت اونحضرت نے سر انور اپنا طرف آسمان کے بلند کیا اور
چاند کو حکم فرمایا تو دو ٹکڑے ہو جا پس فوراً چاند کے دو ٹکڑے ہو گئے اور اونحضرت
اور مومنین نے سجدۂ شکر کیا بعد اسکے اون لوگون نے عرض کیا اب چاند بصورت اصلی
ہو جائے پس حضرت نے چاند کو حکم فرمایا کہ بصورت اصلی ہو جا حسب الحکم فوراً وہ
سابق دستور ہو گیا یہ دیکھکر کفار کہنے لگے جب ہمارے مسافر ملک شام اور یمن سے
واپس آئینگے تو ہم اونسے دریافت کرینگے کہ آیا تم نے شق القمر دیکھا یا نہ اگر اونھون نے
بھی دیکھا ہو گا تو البتہ یہ تمھارے خدا کی جانب سے ہے ورنہ سحر ہے پس جب ملک
شام اور یمن سے لوگ آئے تو اونھون نے چاند کا دو ٹکڑے ہونا اور پھر ملنا

بیان کیا پس حضرات بنا بر حدیث مشہور کے حق سبحانہ تعالےٰ نے واسطے ہدایت
مخلوقات کے ایک لاکھ چوبیس ہزار نبی اپنے لطف و کرم سے بھیجے اور اونمین سے
ہر ایک کو جو جو معجزہ عطا فرمایا وہ سب معجزے ہمارے پیغمبر جناب رسولخدا خاتم نبیا کو
مرحمت ہوئے اور علاوہ اونکے بہت سے معجزات کرامت فرمائے ایک اونمین سے
قرآن مجید ہے جو قیامت تک مخلوقات پر حجت ظاہرہ ہے تاکہ پیش خدا کسی کو
کوئی عذر باقی نرہے اور فیضان اونحضرت کے علم و حکمت اور اون سب معجزاتکا
اونکے طفیل سے اونکے اوصیا اولیاء اللہ حضرات ائمہ اثنا عشر کی طرف ہوا اور
اکثر معجزے اونسے بظہور آئے جو عمدۂ دلیل اونکی ولایت و امامت کی ہے
مگر حیف ہے اون لوگون پر جو دیدہ و دانستہ اونکی امامت سے چشم پوشی کرتے ہین
نہین معلوم کہ وہ بروز قیامت خدا سے کیا عذر کرینگے اَلَا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى
الْقَوْمِ الظَّالِمِیْنَ ۔

مجلس دُوُم

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يَآ اَيُّهَا الَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا خداوند عالم قرآن مجید مین فرماتا ہے تحقیق کہ
خدا اور ملائکہ اوسکے صلوات بھیجتے ہین رسولخدا پر بعد اسکے مومنین سے خطاب
کرکے فرماتا ہے اے وہ گروہ کہ ایمان لائے ہو صلوات بھیجو نبی خدا پر اور سلام
کرو اونپر ایسا سلام کہ لائق اونکے ہے اور نکو زیبا ہے آور امالی وغیرہ مین
منقول ہے کہ حق سبحانہ تعالےٰ غضبناک ہوتا ہے اوس شخص پر جو آل رسول کو
صلوات مین شریک نہ کرے پس جبتک وہ آل رسول کو درود مین شریک

کرے رحمت خدا سے دور رہتا ہے اور ایک خطبہ مین حضرت امام حسن علیہ السلام نے فرما
یا ہے کہ خداوند عالم نے جب دُرود بھیجنا حضرت محمد مصطفیٰ صلی علیہ و آلہ پہ
کل مومنین پر واجب ولازم کیا تو اصحاب نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم کسطرح
آپ پر درود بھیجین آنحضرت نے فرمایا اسطرح سے بھیجو اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ
اٰلِ مُحَمَّدٍ پس امام حسن علیہ السلام نے فرمایا ہر مسلمان پر واجب ولازم ہے کہ
آنحضرت کے ساتھ ہم آل رسول پر بھی دُرود بھیجے اور حدیث مین وارد ہے کہ جب
مومن حضرت محمد و آل محمد صلی اللہ علیہ و آلہ پہ صلوات بھیجتا ہے تو دربارے آسمان
اُسکے لیئے کھل جاتے ہین اور اوس مومن کی ایک صلوات کے عوض مین ملائکہ
ستر مرتبہ اسپر صلوات بھیجتے ہین اور ملائکہ کے صلوات بھیجنے سے گناہ اُس مومن سے
گرنے شروع ہوتے ہین جسطرح درخت کے پتے ہوا سے گرتے ہین اور حق سبحانہ تعالیٰ
اوس مومن سے فرماتا ہے لَبَّیْکَ عَبْدِیْ وَسَعْدَیْکَ حاضر ہون مین ای بندے
میرے اور مین تیری مدد کرونگا اور اپنے ملائکہ سے خطاب فرماتا ہے اے ملائکہ تمنے
میرے اس بندۂ مومن پر ستر مرتبہ صلوات بھیجی ہین اس بندے پر سات سَو مرتبہ
صلوات بھیجتا ہون حضرات مقام غور ہے کہ ملائکہ کے ستر مرتبہ صلوات بھیجنے سے تو دُرود
بھیجنے والے مومن کے گناہ گرنے شروع ہوتے ہین یہانتک کہ وہ گناہون سے پاک
و پاکیزہ ہوتا ہے اب جو خداوند عالم خود صلوات سات سو مرتبہ بھیجے گا تو کسدرجہ وہ
مومن پاک و پاکیزہ ہوگا بلکہ خداوند عالم کا ایک مرتبہ صلوات بھیجنا بندے کے اعلے
درجہ کی پاک و پاکیزہ ہونے کو کافی ہے نہ کہ سات سو مرتبہ صلوات بھیجے تو اب کیا
اوس پاک و پاکیزگی کی حد کو کوئی دریافت کرسکتا ہے اور جس رسول اکرم واطہر ادر

انکی آل اطہار پر ایک مرتبہ صلوات بھیجنے سے مومن ایسا پاک و پاکیزہ ہوتا ہے تو ایسے
نبی مرسل اور انکی اہلبیت معصومین کی عصمت و طہارت کی حد کو کیا کوئی بشر سمجھ
سکتا ہے جنکی خلقت نور خدا سے ہوئی ہے جنکی شان مین آیہ تطہیر نازل ہوئی ہے
جنکی مودت و محبت خدا نے اجر رسالت قرار دی ہے اور فوائد صلوات بھیجنے کے
بکثرت ہین منجملہ اُنکے یہ ہے کہ جسقدر مومن صلوات زیادہ بھیجے خداوند عالم رزق اوسکا
زیادہ کرتا ہے اور شر سے شیاطین جن و انس کے محفوظ رکھتا ہے اور یہ صلوات مومن کیلیے
بسبب انواع و اقسام خیر کی ہے اور دعا و نماز اوسکی مقبول ہوتی ہے اور مرض نفاق کا
دور ہوتا ہے اب ذاکر شمہ فیوضات و برکات ولادت باسعادت سے جناب رسولخدا
صلے اللہ علیہ و آلہ کے بیان کرتا ہے بتوجہ سنیئے اور اونحضرت اور اونکی آل پر نعرہ صلوات
بلند کیجیے۔ بحار الانوار وغیرہ مین منقول ہے جسکا حاصل یہ ہے حضرت شیبۃ الحمد معروف
بہ عبدالمطلب فرماتے ہین جب نصف شب شب جمعہ ہوئی تو مین نے دیکھا کہ خانۂ
کعبہ کی چارون دیوارین مجتمع ہو کے مقام ابراہیمؑ مین سجدۂ خالق کے لیے جھکین پھر
دیوارین خانۂ کعبہ کی سیدھی ہوئین اور اوسی شب کی صبح کو اوس نور الٰہی کا ظہور ہوا
اور تمام عالم منور ہوا اور خانۂ کعبہ سے آواز آئی اللّٰہ اکبر قسم ہے خدا کے محمد مصطفے صلی اللہ
علیہ و آلہ کی کہ اب مجکو میرے خدا نے مشرکین کی نجاسات اور کافرین کی پلیدگیون سے
پاک و پاکیزہ کیا پس جب مین نے خانۂ آمنہ مین جانے کا ارادہ کیا تاکہ اپنے فرزند کو
دیکھون تو ایک فرشتہ بصورت انسان کے آیا اور اوسنے مجھ سے کہا آپ واپس جائیے
کوئی شخص بنی آدم سے اِس مولود مسعود کو نہین دیکھ سکتا ہے جبتک کہ ملائکہ اونکی
زیارت سے فارغ ہون بس تین رات اور دن تک برابر یہی حالت رہی اور دیکھیا

روایات سے ظاہر ہے کہ بہت معجزات و برکات اُوس نور خدا سے وقت ولادت کے
ظاہر ہوے ہین اور جو برکات بعد ولادت ایام رضاعت مین اہل مکہ اور انحضرتؐ کی
مرضعہ اور اونکے خاندان بنی سعد پر بسبب وجود ذیجود انحضرتؐ کے ظاہر ہوے
اونکا احصا بشر سے نہین ہو سکتا ہے منجملہ اون برکات کے دفع قحط ہے کہ جب سے
ولادت باسعادت انحضرت کی ہوئی اوس زمانہ سے جبتک مکہ معظمہ مین تشریف
فرما رہے یا جس مقام پر وہ جناب تشریف فرما ہوتے تھے تو وہ مقام سرسبز و شاداب
ہوجاتا تھا اور اوس جگہ پر قحط نہو تا تھا چنانچہ قبیلۂ بنی سعد جس جگہ پر تھا اون اطراف مین
قحط شدید تھا اور زن و مرد وہانکے عاجز ہو کے مکہ معظمہ مین آئے منجملہ اونکے حلیمہ خاتون بھی
مع اپنے شوہر کے آئین جو اپنی قوم مین پاکیزہ ترین عورات سے اور نہایت عفیفہ اور
عالی خاندان تھین اسلیے خدا نے اونکو اپنے حبیب کی رضاعت کے لیے منتخب کیا تھا
پس جب حلیمہ خاتون حجرۂ جناب آمنہ مین آئین جہان وہ نور منور تھا تو حلیمہ خاتون نے
عرض کی اے آمنہ آپ اپنے فرزند کے لیے ذنکو بھی چراغ روشن کرتی ہین یہ سنکر جناب
آمنہ نے فرمایا نہین قسم ہے خدا کی جبسے یہ فرزند میرے یہان پیدا ہوا ہے مین نے کسی
قسم کی روشنی نہین کی بلکہ اس مولود کے نور نے مجکو چراغ سے بے پروا کر دیا ہے
ایسا یہ سراج منیر ہے کہ شب تاریک مین بھی مجھے چراغ کی حاجت نہین رہی الغرض جب
نظر حلیمہ خاتون کی انحضرت پر پڑی تو ایسی محبت اوس نور خدا کی قلب مین اونکے
جاگزین ہوئی اور اسدرجہ مسرور ہوئین کہ کوئی حد اوس سرور کی نہ تھی اوسوقت
وہ جناب آرام فرماتے تھے اور حلیمہ خاتون کا شوہر دیر سے باہر منتظر تھا مگر بسبب محبت کے
حلیمہ خاتون کو انحضرت کا بیدار کر کے لیجانا ناگوار تھا پس ایک ساعت تک توقف کیا

بعد آوسکنے اونحضرت کیطرف ہاتھ بڑھایا اور حضرت نے حلیمہ خاتون کیطرف دیکھ کر
تبسم فرمایا اوسوقت ایسا نور حضرت کے دہن اطہر سے نکلا کہ حلیمہ خاتون جسکو دیکھ کے
نہایت متعجب ہوئین الحاصل حلیمہ خاتون کہتی ہین کہ جب مین اونحضرت کو اپنے
گھر کیطرف لیچلی تو جس پتھر یا کنکر کیطرف گذر کرتی تھی وہ مجکو تہنیت و مبارکباد اس
نعمت عظمیٰ کی دیتا تھا راوی کہتا ہے جبتک حلیمہ خاتون اپنے قبیلہ تک اونحضرت کو
لیکر پہونچین اتنی دیر مین بکثرت معجزات ظاہر ہوے چنانچہ پہلی ہی شب جبکہ وہ جناب
قبیلہ بنی سعد مین پہونچے تو یہ برکات ظاہر ہوے کہ زراعت اون لوگونکی سرسبز ہوگئی
اور درختونمین میوونکے بار آگئے حالانکہ قحط عظیم مین وہ لوگ مبتلا تھے اور نہایت
خشک سالی تھی پس اسی وجہ سے وہ سب اہل قبیلہ اونحضرت کو بہت دوست رکھتے تھے
سبحان اللہ کسقدر فیوضات و برکات اون لوگونکو حضرت کی بدولت حاصل ہوے
کہ جب کوئی اونمین سے کسی مرض مین مبتلا ہوتا تھا تو فوراً اوسکو اونحضرت کے پاس
لاتے تھے اور یہ برکت اونحضرت کے شفا پاتا تھا اور لوگ حلیمہ خاتون کو دعا دیتے تھے
کہ آپ ان حضرت کو ہمارے یہان لائین جسکی وجہ سے ہم سعید و فائز ہوے اور سب
دست اقدس مین اونحضرت کے یہ برکت تھی جیسا کہ حلیمہ خاتون کہتی ہین کہ جب ہم
تھوڑا سا کھانا لاتے تھے اور مجتمع ہوتے تھے تاکہ تناول کرین تو اوسوقت دست اقدس
حضرت کا اوٹھا کر اوس طعام پر رکھ دیتے تھے اور اوسکی برکت سے ہم سب کھانے سے
سیر ہوجاتے تھے اور اکثر اوس کھانے مین کا باقی رہجاتا تھا اور برکت سے اونحضرت کی
اونکی گوسفندونکا شیر جاری ہوا جو خشک ہوگیا تھا واقعی یہ شرف و بزرگی مخصوص
اونحضرت صلعم کے لیے ہے کہ ابتداے ولادت سے معجزات و برکات ظاہر ہوے آنحضرت

فیضان اون معجزات و برکات کا آنحضرتؐ کے اوصیا و اولیاء اللہ کیطرف اونہین کی
برکت سے ہوا جو حجج اللہ اور امناء اللہ مین چنانچہ اونمین سے ایک بزرگوار جناب
سید الشہدا علیہ السلام ہین جنکی محبت خاصہ قلوب مومنین مین مخفی ہے جس فرزند رسول نے
محبت خدا مین اپنے دلکو تعلقات سے ایسا خالی کیا کہ سوائے خدا کے اوسمین
کسی کا گذر نہ تھا جنکے باکی اور عزا دار اور زائر داخل جنت ہونگے کیونکہ وہ جناب
صاحب برکات نامتناہیۃ الٰہیہ ہین کہ فیضہاے خدا بسبب انحضرت کے خلائق پر
نازل ہوتے ہین چنانچہ شیخ جعفر نجفی علیہ الرحمہ لکھتے ہین کہ ایک جماعت شیعہ بسبب
اونحضرت کے ہمراہ رکاب ہونے اور جان نثار کرنے کے مستحق جنت ہوئی اور
سعادت ابدی حاصل کی اور ایک جماعت بسبب رونیکے مصائب پر انکے
اور ایک جماعت بوجہ رُلانیکے ذکر مصائب کرکے اور ایک جماعت بوجہ باکی کی
صورت بنانے کے داخل جنت ہوگی اور ایک جماعت بوجہ عزاداری کرنیکے
اور ایک جماعت آب سرد و شیرین پیکر بوجہ پیاس اونکی یاد کرنیکے مستحق جنت ہوگی
اور ایک جماعت بسبب زیارت قبر انور انکے اور ایک جماعت بسبب اعانت
کرنے زائرا نکے کے لائق جنت ہوگی اور ایک جماعت شیعہ بسبب دفن ہونے
زمین کربلا جوار رحمت مین انکے داخل جنت ہوگی اور دہشت زلزلہ سے بھی محفوظ
رہیگی اور مجاور کربلا کو حیات مین بعوض عبادت ایک روز کے ہزار دن ثواب
ملیگا اسی طرح اون برکات و فیوضات سے جو بسبب انحضرت کے انکے شیعہ
پاتے ہین کل عقبات سے نجات پاکر داخل جنت ہونگے اور شیعہ وہ ہی جو پیرو آل
رسول کا ہو اور عقائد حقہ درست ہون اور احکام الٰہی اور واجبات اور مستحبات

مثل نماز و روزہ اور حج و زیارت وغیرہ کا پابند ہو اور موافق حکم خدا و رسول اور آل رسول یعنے ائمہ طاہرینؑ کے بعمل لاتا ہو اور منہیات الٰہی سے پرہیز کرتا ہو تو ضرور وہ وقت جانکنی سے وقت دفن تک اور وقت دفن سے قیامت تک اور میدان محشر اور حشر و نشر اور میزان عدل اور پل صراط اور حساب اور عرض اعمال وغیرہ کل عقبات سے نجات پا کر بتوسّل دامان جناب سیدالشہدا مظلوم کربلا کے داخل جنت ہوگا کیونکہ اونحضرت نے محض بقاے اسلام اور نجات عاصیان امت کے لیے برضا و رغبت شہادت اختیار کی ہے اور عنوان شہادت بھی بطور خاص ہے آہ عالم غربت و سافرت مین وطن سے دور صحراے کربلا مین کوفیون نے روگردان ہو کر بحکم ابن زیاد اور یزید لعین کے ہر طرف سے اوس مظلوم کا محاصرہ کیا اور پانی تک بند کر دیا جسکے صدمہ سے اونکے اہل حرم اور بچے فریاد العطش العطش کرتے تھے آخر روز عاشور لڑائی ہوئی اور اصحاب و اقربا اونحضرت کے تشنہ لب شہید ہوے اور وہ جناب یکہ و تنہا میدان کارزار مین کھڑے تھے اور چھ مہینہ کے بچہ شیرخوار کے لیے لشکر عمر بن سعد سے پانی طلب فرماتے تھے افسوس عوض پانی کے حرملہ لعین نے ایک تیر سہ پہلو مارا جسکے صدمہ سے وہ بچہ اوس مظلوم کے ہاتھون پر شہید ہوا بعد اسکے اوس جناب نے لشکر اعدا پر حملہ کیا اور ایک ہزار نوسو پچاس اشقیا کو قتل کیا اور خود بھی نہایت مجروح ہوے اور تھوڑی دیر جنگ سے توقف کیا اور اعدا نے تیرباران کیے اور نیزہ و پتھر مارتے تھے آہ اسی اثنا مین ایک لعین نے ایک پتھر پیشانی انور پر مارا جسکے صدمہ سے پیشانی اقدس بمقام سجدہ شق ہوا اور دامن کرتہ کا اوٹھا کر چاہا کہ خون صاف کرین اور سینۂ اطہر کھل گیا ناگاہ

ایک تیر سہ پہلو زہر آلود قلب انور پر لگا اور خون مانند پرنالہ کے جاری ہوا بس ناتوان ہو کر گھوڑے سے زمین پر تشریف لائے اور خاک و خون مین آلودہ ہوگئے اور ایک شقی نے نیزہ پہلوے اطہر پر مارا اور خون جاری ہوا اور اعدا نے ہجوم کیا اور وار تلوار ونکے لگائے یکایک شمر لعین قریب آیا اب کس زبان سے بیان کرون کہ اوس شقی نے اپنے پاے نجس سے کیا بے ادبی کی آہ بعد اسکے اوس ملعون نے ایک ہاتھ مین تیغ آبدار اوٹھائی اور دوسرے ہاتھ سے اوس مظلوم کی ریش اقدس کو بلند کیا اور سر انور کو شدت تشنگی اور حال حیات ہی مین جدا کیا اور اعدا نے لباس لوٹ لیا کوئی عمامہ لیگیا کوئی کرتہ لیگیا کسی نے ردا اوتارلی اور ایک شقی نے ایک انگوٹھی کے لیے انگشت اطہر قطع کی ہاے افسوس بمجرد شہادت مظلوم کربلا کے اونکے اہل حرم کا اسباب لوٹ لیا اور مقنع اور چادرین تک چھین لین اور اونکے خیمونمین آگ لگادی اور اسیر و مقید کر کے اونٹونپر سوار کیا اور مع سرہاے شہدا کے طرف کوفہ کے لیگئے اور وہان پہونچکر بازار ونمین پھرایا بعد اسکے دربار عام مین سامنے ابن زیاد کے لائے اور وہ شقی دیکھ کر خوش و مسرور ہوا اور ہر ایک کا نام و نسب دریافت کیا الا لعنۃ اللہ علی القوم الظالمین

مجلس سوم

قال اللہ تعالیٰ یا بنی اسرائیل اذکروا نعمتی التی انعمت علیکم واوفوا بعہدی اوف بعہدکم وایای فارھبون خداوند عالم قرآن مجید مین فرماتا ہے اے بنی اسرائیل میری نعمت کو تم یاد کرو اسینی نعمت کہ مین نے تمکو انعام کی ہے اور وفا کرو ساتھ اپنے عہد و پیمان کے تاکہ مین

وفا کرون ساتھ عہد تمھارے کے اور خاص کر مجھ سے ڈرو تفسیر توضیح المجید وغیرہ مین
لکھا ہے کہ مُراد نعمت سے اس آیہ کریمہ کے یہ ہے خدا نے اونکے آبا و اجداد کو فرعون کے
ظلم اور غرق سے نجات دی تھی آور گوسالہ پرستی کے بعد توبہ اونکی قبول کی تھی
اور بنا بر دوسری حدیث کے مُراد اس نعمت سے حصول عہد کرامت عہد خاتم انبیا
حضرت محمد مصطفے صلے اللہ علیہ وآلہ ہے آور جو عہد خداوند عالم نے توریت مین اونسے
حق مین پیغمبر آخر الزمان کے لیا تھا اوسکو وہ سب وفا کرین ساتھ ایمان لانے وحدانیت
خدا اور تصدیق کرنے رسالت اور ولایت حضرت محمد و آل محمد صلے اللہ علیہ وآلہ کے
تاکہ خدا وفا کرے ساتھ عہد اونکے کے کہ نیکی کرے اور ثواب عطا فرمائے منقول ہے
کہ اوس زمانہ مین علما اونکے مانند کعب بن اشرف وغیرہ کے ہدیئے اور تحفے یہودیونسے
لیکر آیات توریت مین تغیر و تبدل کرتے تھے آور صفات پیغمبر آخر الزمان جناب
رسولخدا کے بدل دیتے تھے پس اونحضرت نے یہودیون کو طرف اسلام کے
دعوت فرمائی اور بحکم خدا اونکو عہد و پیمانِ سابق یاد دلایا پس اونھون نے
انکار کیا اور منقول ہے کہ چند یہود خدمت مین جناب رسولخدا کی حاضر ہوئے اور
کہنے لگے کیا آپ پر الٓمٓ نازل نہین ہوا ہے اونحضرت نے فرمایا ہان نازل ہوا ہے
پس وہ یہود کہنے لگے بحساب ابجد معلوم ہوتا ہے کہ آپکی اُمت اور اسلام کی عمر
اکہتر سال کی ہوگی بعد اسکے کہا اسکے علاوہ اور بھی کچھ نازل ہوا ہے فرمایا
الٓمٓصٓ وہ یہود کہنے لگے ان حروف سے تو ایکسو اکسٹھ ۱۶۱ برس معلوم ہوتے ہین
بعد اسکے کہا اسکے علاوہ اور بھی کچھ نازل ہوا ہے فرمایا الٓرٰ وہ یہود کہنے لگے
کہ اس سے تو دوسو اکتیس ۲۳۱ برس معلوم ہوتے ہین پھر کہا اور بھی کچھ نازل ہوا ہے

فرمایا المرٓ وہ کہنے لگے اس سے دو سو اکہتر برس معلوم ہوتے ہین پس وہ کہنے لگے
ہم نہین سمجھ سکتے ہین کہ کم مراد ہے یا زیادہ اب کیونکر ہم ایمان لائین اوسوقت
یہ آیت نازل ہوئی جسکے آخر مین ہے وَمَا یَعْلَمُ تَاْوِیْلَهٗۤ اِلَّا اللّٰهُ ۘ وَالرّٰسِخُوْنَ
فِی الْعِلْمِ اور کوئی نہین جان سکتا ہے تاویل اوسکی سوائے خدا اور اون
بزرگوار ونکے جو مضبوط و ثابت قدم اپنے علم مین ہین اور تفسیر قمی مین منقول ہے
کہ رَاسِخُوْنَ فِی الْعِلْمِ سے مراد حضرت امیرالمومنین علی مرتضےٰ اور امام حسنؑ اور امام
حسینؑ اور نو امام اولاد امام حسینؑ سے ہین اسلیے کہ امیرالمومنینؑ کا علم جناب
رسولخداؐ کے علم سے ہے اور جناب رسولخداؐ کا علم بواسطۂ جبرئیلؑ علم خدا سے ہے
پس ظاہر ہے کہ جن بزرگوار ونکا علم ایسا اُستوار اور یقینی ہو اونسے بڑھ کے
کون تاویل و تفسیر قرآن مجید کی جان سکتا ہے اور اون یہود کا یہ حیلہ تھا
اور تفسیر حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام مین منقول ہے جسکا حاصل یہ ہے
کہ جب جناب رسولخداؐ نے مکہ معظمہ مین لوگونکو طرف راہ حق کے دعوت کرنی
شروع کی تو عرب اذیت و تکلیف پہونچانے لگے پس اوٓنحضرت کی خدمت مین
ایک قوم مشرکین سے حاضر ہوئی اور بے ادبانہ عرض کیا اے محمدؐ کیا تم گمان
کرتے ہو کہ مین رسولخدا ہون اور اسپر بھی راضی نہین ہو اور گمان کرتے ہو
کہ مین تمام انبیا کا سردار ہون اور سب سے افضل ہون پس اگر تم رسولخدا ہو
تو کوئی معجزہ دکھاؤ جیسا کہ تم انبیائے سلف کے بارے مین کہتے ہو مثل نوحؑ کے
کہ طوفان لائے اور خود اونھون نے مع چند مومنین کے کشتی مین نجات
پائی اور مانند ابراہیمؑ کے کہ آگ اونکے واسطے سرد ہوئی اور خود وہ سلامت رہے

اور مثل موسیٰؑ کے کہ اونھون نے اپنے اصحاب کے سر پر پہاڑ کو بلند کیا یہانتک کہ
وہ مطیع اونکے ہوے اور مانند عیسیٰؑ کے جو لوگونکو اونکے کھانے پینے اور گھرونمین
مال جمع کرنے کی خبر دیتے تھے راوی کہتا ہے کہ اون مشرکین کے چار فرقے تھے
ہر فرقہ نے ایک ایک معجزہ اون چارون نبیونکا طلب کیا پس جناب رسولخداؐ نے
فرمایا مین ڈرانے والا ہون خوف خدا سے اور ظاہر مین لایا ہون تمھارے
واسطے ایک دلیل بیّن یہ قرآن مجید ایسا ہے جسکا مثل و نظیر لانے سے تم سب
عرب عاجز ہو حالانکہ یہ تمھاری زبان اور محاورہ مین ہے پس تمپر وہ دلیل
ہویدا اور ظاہر ہے اب بعد اسکے مجکو گنجایش نہین ہے کہ مین اپنے پروردگار پر
ہٹ کرون بعد قیام ایسی حجت کے کہ اور کوئی دلیل ظاہر کردے یہ کلام
ابھی ہو رہا تھا کہ جبرئیلؑ نازل ہوے اور عرض کیا یا نبی اللہ بتحقیق کہ خداوند عالم
آپکو بعد تحفۂ سلام کے ارشاد فرماتا ہے عنقریب مین یہ سب معجزے ظاہر کرونگا
جو اون لوگون نے طلب کیے ہین اور مین تمھارے اتمام حجت کے لیے اور
اونکا عذر برطرف ہونے کے لیے صاف صاف آیات دکھاؤنگا پس آپ
اون لوگون سے کہدیجیے جو طلب کرتے ہین آیت نوحؑ سے کہ کوہ ابوقبیس
کیطرف جاؤ جب تم دامن کوہ مین پہونچوگے تو معجزۂ نوحؑ کو دیکھوگے جب تمکو
ہلاکت گھیرے گی تو تمسک ہو میرے بھائی علی بن ابیطالبؑ اور اون دو
بچونسے جو اونکے پاس ہونگے کہ وہ تمکو غرق سے بچائینگے اور اوس فریق سے
کہدیجیے جو آیت ابراہیمؑ طلب کرتا ہے کہ بیرون شہر جسطرف جاہو جاؤ پس
معجزۂ ابراہیمؑ کو دیکھوگے جب تمھین آگ گھیریگی تو برد ہوا ایک عورت کو دیکھوگے

بیان مردمان در معجزۂ دوم پیغمبر مخدومۂ کونین فرزند و بتول عذرا فاطمۂ زہرا سنہ ۱۲.. ف

اور اوسکا گوشۂ ردا لٹکتا ہوگا پس تم اوس گوشۂ ردا سے لٹک جانا تو البتہ آگ سے
نجات پاؤگے اور اوس فریق سے کہدیجئے جو آیت موسیٰ طلب کرتا ہی کہ خانہ کعبہ کے
سایہ مین جاؤ تو عنقریب موسیٰ کے معجزہ کو دیکھو گے اور چچا میرے جناب حمزہ تمکو
بچا لینگے اور اوس فریق سے جو عیسیٰ کے معجزہ کو طلب کرتا ہے اور سر گروہ اونکا
ابوجہل ہے اور اوس سے کہدیجئے کہ میرے سامنے رہ تجکو ان تینون فریق کا حال
معلوم ہو جائیگا اور جس معجزہ کا تو طالب ہے وہ اسی مقام پر ظاہر ہوگا پس جناب
رسولخدا نے اون چارون فرقون سے موافق حکم خدا کے ارشاد کیا اور ابوجہل شقی نے
تینون فرقون سے کہا تم اپنے اپنے مقام پر جاؤ تا کہ معلوم ہو جاوے تمکو کہ معاذ اللہ
قول محمدؐ کا باطل ہے یہ سنکر پہلا فرقہ کوہ ابوقبیس کیطرف گیا جب قریب اوسکے پہونچا
تو اونکے پانون کے نیچے سے پانی اُبلنے لگا اور آسمان سے بھی بارش ہونے لگی حالانکہ
کوئی علامت بارش کی مثل ابر وغیرہ کے نہ تھی مطلع صاف تھا پس جب اونھون نے
کوئی پناہ نپائی تو مجبوری پہاڑ پر چڑہنے لگے اور پانی نیچے سے بلند ہوتا جاتا تھا اور وہ
لوگ بھی پہاڑ پر چڑہتے جاتے تھے یہانتک کہ پہاڑ کی چوٹی تک پہونچے اور پانی بھی وہانتک
پہونچا پس اون لوگونکو اپنے غرق ہونے کا یقین ہو گیا کیونکہ اب کوئی جاے پناہ نپائی
ناگاہ دیکھا کہ حضرت امیرالمؤمنین علی بن ابیطالب علیہ السلام پانی پر کھڑے ہین اور
داہنے اور بائین اونحضرت کے دو صاحبزادے ہین پس اونحضرت نے فرمایا ای قوم
میرا ہاتھ پکڑ لو اور جسکا جی چاہے ان بچونکا ہاتھ پکڑے پس جب اون لوگون نے کوئی جا
سواے اسکے نہ دیکھا تو بعضون نے ہاتھ حضرت علی مرتضی علیہ السلام کا پکڑا اور
بعضون نے ہاتھ اون صاحبزادونکا پکڑا اور وہ حضرات اون لوگونکو پہاڑ سے نیچے

اتارنے تھے اور پانی بھی کم ہوتا جاتا تھا یہانتک کہ زمین تک پہونچے اور جو پانی آسمان سے
برستا تھا وہ طرف آسمان کے گیا اور جو زمین سے اُبلتا تھا وہ زمین مین جذب ہو گیا اور
اون لوگون کے لباس سے پانی ایسا جلد خشک ہوا کہ اوسکا اثر بھی باقی نرہا پس جناب
امیر المؤمنین علیہ السلام اون لوگونکو جناب رسولخداؐ کی خدمت مین لائے اور وہ
لوگ بشدت روتے تھے اور کہتے تھے نَشْهَدُ اَنَّكَ سَيِّدُ الْمُرْسَلِيْنَ وَخَيْرُ الْخَلْقِ
اَجْمَعِيْنَ ہم گواہی دیتے ہین کہ آپ سردار ہین مرسلین کے اور تمام مخلوقات سے
افضل و بہتر ہین ہمنے مثل طوفان نوحؑ کے دیکھا اور ہمکو ان حضرت اور دو بچون نے
بچایا کہ سوائے آپکے ہمنے اون بچونکو کبھی نہین دیکھا تھا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ اَمَّا اِنَّهُمَا
سَيَكُوْنَانِ وَهُمَا الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ سَيُوْلَدَانِ لِاَخِيْ هٰذَا وَهُمَا سَيِّدَا شَبَابِ
اَهْلِ الْجَنَّةِ وَاَبُوْهُمَا خَيْرٌ مِّنْهُمَا پس جناب رسولخداؐ نے فرمایا وہ دونون عنقریب
پیدا ہونے والے ہین اور وہ دونون حسنؑ و حسینؑ تھے عنقریب میرے اس بھائی کے
یہان پیدا ہونگے اور وہ دونون سردار ہین جوانان اہل جنت کے اور پدر بزرگوار
اونکے اونسے بہتر ہین بعد اسکے جناب رسولخداؐ نے فرمایا کہ دنیا مثل دریائے عمیق کے ہے
اور اوسمین بہت سے لوگ غرق ہوئے ہین اور اوس دریا سے نجات پانے کی
کشتی آل محمدؐ ہین اور وہ کشتی نجات علیؑ اور حسنؑ و حسینؑ اور اولاد حسینؑ ہین پس
جو اوس کشتی مین سوار ہوگا وہ نجات پائیگا اور جو اوس کشتی سے چھٹ رہے گا وہ
غرق ہوگا بعد اسکے ابوجہل سے فرمایا یہ سب سُنا تو نے اوسنے عرض کیا ہان سُنا
سبحان اللہ جناب رسولخداؐ نے قبل ولادت جناب حسنینؑ کے اونکے بارہ مین
فرمایا کہ وہ دونون سردار ہین جوانان اہل جنت کے اور بعد اونکی ولادت کے

اکثر اپنے اصحاب سے بھی یہ لقب اور فضائل اونکے بیان فرماتے تھے اور یہی لقب
قدیم ابنا جناب امام حسین علیہ السلام نے صحرائے کربلا مین بروز عاشورا اشقیائے
امت کو یاد دلایا فقال اَوَلَمْ یَبْلُغْکُمْ قَوْلُ نَبِیِّکُمْ اَلْحَسَنُ وَالْحُسَیْنُ سَیِّدَا
شَبَابِ اَھْلِ الْجَنَّۃِ اور فرمایا آیا تم تک یہ حدیث تمھارے نبی کی نہین پہونچی ہے
اور قول اونحضرت کا نہین سُنا ہے جو فرمایا یہ دونون فرزند میرے حسن اور حسین ؑ
سردار ہین جوانان اہل جنت کے آہ وہ اشقیا استہزا کرنے لگے اور شور و غل مچایا
تا کہ کلام اونحضرت کا نہ سنین اور کوفی ابو جہل سے بھی جہالت مین بڑھ گئی فقال
الْحُسَیْنُ یَا اَھْلَ الْعِرَاقِ فَاسْمَعُوْا قَوْلِیْ وَاِنَّمَا اَدْعُوْکُمْ اِلٰی سَبِیْلِ الرَّشَادِ
پس امام حسین علیہ السلام نے فرمایا اے ساکنان عراق والے ہو تم پر کلام تو میرا
سُن لو کہ مین کیا کہتا ہون بتحقیق کہ مین تمکو طرف راہ راست کے ہدایت کرتا
ہون اور راہ ضلالت و گمراہی کو چھوڑ دو ورنہ فردائے قیامت کو عذاب
سخت مین گرفتار ہوگے پس وہ اشقیا ایک دوسرے کو ملامت کرنے لگے
اور آپسمین کہنے لگے کہ سُن لو یہ کیا کہتے ہین اوسوقت مجمع عام مین شمر لعین نے
پکار کے کہا یَا حُسَیْنُ مَا ھٰذَا الَّذِیْ تَقُوْلُ اَفْھِمْنَا حَتّٰی نَفْھَمَ اے حسین
آپ کیا کہتے ہین ہمین سمجھائیے تا کہ ہم سمجھین فقال اَقُوْلُ اِتَّقُوا اللہَ رَبَّکُمْ
وَلَا تَقْتُلُوْنِیْ حضرت نے فرمایا مین یہ کہتا ہون کہ تم لوگ اپنے پروردگار سے
ڈرو اور میرے قتل سے باز رہو فَاِنَّہٗ لَا یَحِلُّ لَکُمْ قَتْلِیْ وَلَا انْتِھَاکُ حُرْمَتِیْ
اِسلیے کہ قتل میرا کسی طرح تمکو حلال نہین ہے اور ہتک حرمت میری تمھیر
جائز نہین ہے فَاِنِّیْ بْنُ بِنْتِ نَبِیِّکُمْ وَجَدَّتِیْ خَدِیْجَۃُ زَوْجَۃُ نَبِیِّکُمْ

غرا
ا

کیونکہ مین فرزند ہون تمھارے نبی کی بیٹی کا اور نانی میری خدیجہ کبریٰ زوجہ تمھارے پیغمبر کی ہین آہ اون اشقیانے جواب دیا قَدْ عَلِمْنَا ذٰلِكَ كُلَّهُ وَنَحْنُ غَيْرُ تَارِكِيْكَ حَتّٰى تَذُوْقَ الْمَوْتَ عَطَشًا ہم ان سب باتون کو جانتے ہین لیکن ہم آپکو نہ چھوڑینگے یہانتک کہ آپ ذائقہ موت کا تشنہ لبی مین چکھیں فَلَمَّا رَاٰهُمُ الْحُسَيْنُ مُصِرِّيْنَ عَلٰى قَتْلِهٖ اَخَذَ الْمُصْحَفَ وَنَشَرَهٗ پس جب امام حسین علیہ السلام نے اون اشقیا کو اپنے قتل پر مصر پایا تو قرآن مجید اپنے ہاتھ پر لیا اور اوسکو کھولا وَنَادٰى بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ كِتَابُ اللّٰهِ وَسُنَّةُ جَدِّيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلعم اور آواز دی کہ درمیان میرے اور تمھارے یہ کتاب اللہ اور سنت میرے نانا رسولخدا صلعم کی ہے سچ کھو کہ یہ حدیث جناب رسولخدا صلعم کی تم تک نہین پہونچی اور تمنے نہین سُنا ہے قول اوںحضرت کا جو میرے اور میرے بھائی کے حق مین فرمایا ہے اَلْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ سَيِّدَا شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ یعنی حسن اور حسین دونون سردار ہین جوانان اہل جنت کے آہ بعد اسکے حضرت نے عجب مظلومی کا کلام فرمایا کہ اے اہل عراق اگر تمکو اس حدیث مین شک ہے تو کیا میرے سبط رسول ہونے مین بھی شک کرتے ہو قسم ہے خدا کی درمیان تمھارے عرب و عجم مین مشرق سے مغرب تک کوئی نواسا تمھارے نبی کا سوا میرے نہین ہے آہ مومنین کس کسطرح سے اوس حجت خدا نے اتمام حجت فرمائی مگر اون سنگدلون کو کچھ اثر نہوا اور ہجوم کرکے محاصرہ کرلیا اور آمادۂ قتل ہوے جیساکہ معصوم زیارت ناحیہ مین فرماتے ہین وَبَسَطُوْا اِلَيْكَ اَكُفَّ الْاِصْطِلَامِ اے جدّ مظلوم اون اشقیا نے ہاتھ ظلم و ستم کے آپکی طرف کشادہ کیے وَاَنْتَ

مُتَفَکِّرٍ فِی الْھَبَوَاتِ وَمُحْتَمِلٌ لِلْاَذِیَّاتِ اور آپ بسبب اپنی دلیری کے
گرد و غبار حرب مین ہمیشہ آگے رہتے تھے اور آپنے اذیتون پر تحمل کیا قَدْ عَجِبَتْ
مِنْ صَبْرِكَ مَلٰٓئِكَةُ السَّمٰوَاتِ فَاَحْدَقُوْا بِكَ مِنْ كُلِّ الْجِهَاتِ تحقیق کہ
آپنے ایسا صبر و تحمل کیا کہ ملائکہ سماوات نے آپکے صبر سے تعجب کیا پس اعدانے
آپکو ہر طرف سے گھیر لیا دَلَمْ یَبْقَ لَكَ نَاصِرٌ وَاَنْتَ مُحْتَسِبٌ صَابِرٌ اور آپکا
کوئی ناصر و مددگار باقی نرہا اور آپ راضی برضا اور صابر رہے تَذُبُّ عَنْ
نِسْوَانِكَ وَاَوْلَادِكَ حَتّٰی نَكَسُوْكَ عَنْ جَوَادِكَ آپ دفع کرتے تھے اون
اشقیا کو اپنے الحرم اور اولاد سے یہانتک کہ آپکو زخمی کرکے منہ کے بل گھوڑے سے
گرا دیا فَهَوَیْتَ اِلَى الْاَرْضِ جَرِیْحًا تَطَاُكَ الْخُیُوْلُ بِحَوَافِرِهَا وَتَعْلُوْكَ الطُّغَاةُ
بِبَوَاتِرِهَا پس آپ کثرت سے زخمون کے ناتوان ہوکے زمین پر تشریف لائے
اور گھوڑے اپنے سمون سے آپکے بدن مجروح سے بے ادبی کرتے تھے اور اشقیا
تلوارین کھینچے ہوے آپکے قتل کرنے پر ٹوٹے پڑتے تھے قَدْ رَشَحَ لِلْمَوْتِ جَبِیْنُكَ
وَاخْتَلَفَتْ بِالْاِنْقِبَاضِ وَالْاِنْبِسَاطِ شِمَالُكَ وَیَمِیْنُكَ تحقیق کہ آپکی پیشانی
انور پر عرق موت کا آگیا تھا اوسوقت آپ کبھی دست چپ سمیٹ لیتے تھے اور
دست راست پھیلا دیتے تھے اور کبھی دست راست کھینچ لیتے تھے اور دست چپ
پھیلا دیتے تھے اَلَا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ

مجلس چہارم

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى مُخَاطِبًا لِحَبِیْبِهٖ صَلَوٰتُ اللّٰهِ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَكَانَ
فَضْلُ اللّٰهِ عَلَیْكَ عَظِیْمًا خداوند عالم خطاب کرکے اپنے حبیب سے فرماتا ہے

کہ آپ بفضل خدا ہمیشہ عظیم رہا۔ فی الواقع مومنین فضائل جناب رسولخدا صلے اللہ
علیہ وآلہ کے اسقدر ہین کہ ہرگز احصا اور احاطہ اونکا کسی انسان کا کیا ذکر ہے
ملائکہ اور جن وانس سب سے بھی ممکن نہین ہے مگر بعض فضائل سے اونحضرت کے یہ ہے
کہ حق سبحانہ تعالے اور تمام فرشتے صلوات بھیجتے ہین اونحضرت پر اور اہل مکہ نے
اکثر دیکھا کہ جب وہ جناب کسی درخت یا کسی پہاڑ کیطرف سے ہوکر گذرتے تھے
تو وہ جھک جاتا تھا اور تعظیم کرتا تھا اور صلوات بھیجتا تھا اور باواز بلند کہتا تھا
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللهِ وَرَحْمَةُ اللهِ
وَبَرَكَاتُهٗ سلام ہو آپ پر اے رسولخدا سلام ہو آپ پر اے نبی خدا اور رحمتین اور
برکتین اوسکی آپ پر نازل ہون اور فضائل سے اونحضرت کے یہ ہے کہ جب وہ
حضرت کہین دہوپ مین تشریف لیجاتے تھے تو ایک ٹکڑہ ابر سفید سر اقدس پر
بجائے چتر سایہ افگن ہوتا تھا اور ہمراہ حضرت کے چلتا تھا اور جس جگہ آپ ٹھہرتے
تھے تو وہ ابر بھی ٹھہر جاتا تھا اور فضائل سے اوس جناب کے یہ ہے کہ جو چیز پشت
آپکے ہوتی تھی اوسکو وہ حضرت اسطرح دیکھتے تھے کہ جسطرح سامنے کی چیز کو
دیکھتے تھے اور بسبب ظاہر آنکھین وقت سونے کے بند ہوجاتی تھین مگر قلب اقدس
اونحضرت کا بیدار رہتا تھا اور جب وہ حضرت کسی راہ سے گذر فرماتے تھے تو
کئی روز تک اوس راہ سے خوشبو بہتر عنبر و مشک سے آتی تھی اور بعض فضائل سے
اونحضرت کے یہ ہے کہ جب وہ حضرت شب تاریک مین کہین تشریف لیجاتے تھے
تو وہ شب بسبب نور چہرۂ انور کے بہتر روز روشن سے ہوجاتی تھی اور نور مہتاب
روبرو نور جمال اونحضرت کے مغلوب ہوجاتا تھا اور بعض فضائل سے اونحضرت کے

یہ ہے کہ حضرت ابراہیم کو بعد نبوت کے خلیل اللہ لقب ہوا جبکہ بکثرت صلوات بھیجتے تھے
حضرت محمد و آل محمد صلے اللہ علیہ و آلہ پر اور شیعہ علی مرتضیٰ ہونے کی تمنا کی تھی اور
جناب رسولخدا کا لقب حبیب اللہ قبل بعثت کے تھا اور بعد بعثت کے معراج
ہوئی اور یہ لقب بمراتب اوس سے افضل ہے پس جب وقت وفات اونحضرت کا
قریب آیا تو اپنے اصحاب سے اپنے اہلبیت کے بارے مین یہ تاکید فرمائی فِي الْبِحَارِ
وَغَيْرِهٖ اَنَّهٗ لَمَّا عَرَضَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ الْمَرَضُ الَّذِىْ
تُوُفِّيَ فِيْهِ عَرَجَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ فَقَالَ مَعْشَرَ النَّاسِ
اِنِّىْ مُخَلِّفٌ فِيْكُمُ الثَّقَلَيْنِ كِتَابَ اللّٰهِ وَعِتْرَتِىْ اَهْلَبَيْتِىْ چنانچہ بحار الانوار
وغیرہ مین منقول ہے کہ جب جناب رسولخدا نے حجۃ الوداع سے طرف مدینہ کے
مراجعت فرمائی تو اوسی اثنا مین اونحضرت کو وہ مرض عارض ہوا جسمین رحلت
فرمائی پس چند روز قبل اپنی وفات کے اپنے اصحاب کو جمع کیا اور منبر پر تشریف
لیگئے اور بعد حمد و ثنائے خدا کے فرمایا ایہا الناس اب وقت وفات میرا قریب
آپہونچا ہے اور مین درمیان تمھارے دو چیزین نفیس و بزرگ چھوڑے جاتا ہون
کتاب خدا اور عترت اہلبیت طاہرینؑ میرے مَا اِنْ تَمَسَّكْتُمْ بِهِمَا بَعْدِىْ
لَنْ تَضِلُّوْا فَاِنَّهُمَا لَنْ يَّفْتَرِقَا حَتّٰى يَرِدَا عَلَيَّ الْحَوْضَ وَلَا تَقَدَّمُوْا فَتَهْلِكُوْا
جبتک تم اِن دونون سے متمسک ہوگے تو ہرگز بعد میرے گمراہ نہوگے اسلیے کہ
یہ دونون آپسمین ایسے متحد ہین کہ کبھی جدا نہوگے یہانتک کہ یہ دونون بروز قیامت
حوض کوثر پر میرے پاس وارد ہونگے پس لازم ہے تمکو کہ ہرگز ان دونون کے
خلاف نہ کرنا اور انپر تقدم نہ کرنا اور راہ افراط و تفریط کو چھوڑ دو والا ہلاک ہوگے

غلاہ

آہ مومنین اشقیاے امت نے بعد وفات جناب رسولخدا کے اولاد امجاد آنحضرت کی
کہ ہنوز کفن آنحضرت کا میلا نہوا تھا ایسا چھوڑا کہ گھر جناب فاطمہ زہرا کا وہ گھر جسمین
فرشتے بھی بدون اجازت کے اندر نہ آتے تھے اوسے جلا دیا اور نامحرم اوس گھر مین
بیخوف داخل ہوے اور کچھ پاس جناب رسولخدا کا نہ کیا اور دروازہ شکم اطہر پر اون
معصومہ کے گرا دیا جسکے صدمہ سے شاہزادہ محسن کو شہید کیا اِلی اَنْ قَالَ وَاَوْفُوْا
بِعَهْدِیْ وَلَا تَنْکُثُوْا بَیْعَتِیَ الَّتِیْ بَایَعْتُمُوْنِیْ عَلَیْهَا الغرض آنحضرت نے یہانتک فرمایا
وفا کرو تم اوس عہد پر جو تمنے مجھ سے کیا ہے اور نہ توڑو اوس بعیت کو جو تمنے مجھ سے کی ہے
حضرت یہ اشارہ تھا طرف اوس بعیت کے جو خم غدیر مین آنحضرت نے بموجب حکم
خدا کے ہاتھ جناب علی بن ابیطالب علیہ السلام کا پکڑکے فرمایا تھا کہ اَیُّهَا النَّاسُ مَنْ کُنْتُ
مَوْلَاہُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاہُ جسکا مین مولا ہون پس علی بھی اوسکا مولا ہے اور سب اصحاب نے
یہ حکم سنکر جناب امیر المؤمنین علیہ السلام سے بعیت کی تھی اور مبارکباد دی تھی مگر
افسوس ہے کہ بعد وفات جناب رسولخدا کے اکثر اصحاب نے بعیت شکنی کی اور حکم خدا
اور رسول سے تجاوز کرکے کچھ لوگ خلیفہ بنگئے اور راہ خلاف اختیار کی اور آپ
خود بھی ہلاک ہوئے اور اپنے ساتھ لوگون کو بھی ہلاک کیا مَعْشَرَ النَّاسِ لَا نَبِیَّ
بَعْدِیْ وَلَا سُنَّةَ کَسُنَّتِیْ فَمَنِ ادَّعٰی بَعْدِیْ فَهُوَ فِی النَّارِ اِحْتَسِبُوا الْقِصَاصَ
وَاَجِیْبُوا الْحَقَّ لِصَاحِبِ الْحَقِّ اور فرمایا اے گروہ مردم اب بعد میرے کوئی
ولا نبی نہوگا اور نہ کوئی دین بہتر ہے میرے دین سے اور جو کوئی بعد میرے دعواے
نبوت کریگا پس وہ داخل نار ہوگا اور بیقین جانو کہ ادائے قصاص مین اجر و ثواب ہے
اور حق صاحب حق کا ادا کرنا ہر شخص کو ضرور ہے اِنَّ رَبِّیْ حَکَمَ وَاَقْسَمَ اَنَّهٗ

لَا یُجَاوِزُنِی الْمَظَالِمُ وَلَا یَعْفُوْ عَنِ الْقِصَاصِ وَلَیْسَ بَیْنَ اللّٰہِ وَبَیْنَ اَحَدٍ
شَیْئٌ مِّنَ الْقَرَابَۃِ اور حق کو کیسیکے غصب نہ کرو اسلیے کہ خداوند عالم نے حکم فرمایا اور
قسم یاد فرمائی ہے کہ ہرگز نہ بخشونگا اوسکو جسنے کسی پر ظلم کیا ہوگا یا کسی نے حق دوسریکا
چھین لیا ہوگا اور ہرگز نہ بخشونگا قصاص کسی کا اور حق سبحانہ تعالےٰ کو کسی سے
قرابت نہین ہے کہ بسبب اوسکے تمپر رعایت کرے بلکہ تم سب اوسکے بندے ہو پس
حضرات وائے ہے اون لوگونپر جنھون نے حق فاطمہ زہرا کا غصب کیا اور ارشاد
رسول پر عمل نہ کیا اَیُّھَا النَّاسُ اُنْشِدُکُمْ بِاللّٰہِ اَیُّ رَجُلٍ مِنْکُمْ کَانَتْ لَہٗ قِبَلَ مُحَمَّدٍ
مَظْلِمَۃٌ اَوْ قِصَاصٌ اِلَّا قَامَ فَلْیَقْتَصَّ مِنِّیْ فِی الدُّنْیَا قَبْلَ الْاٰخِرَۃِ ایہا الناس مین
تم سب کو قسم دلاتا ہون خدا کی کون شخص تم مین ہے جسکا میرے ذمہ پر کوئی حق یا
قصاص ہو تو چاہیئے کہ وہ کھڑا ہو اور ابھی مجھسے لیلے اور اوس حق اور قصاص کو
آخرت پر نہ رکھے فَقَامَ اِلَیْہِ رَجُلٌ یُقَالُ لَہٗ سَوَادَۃُ بْنُ قَیْسٍ وَقَالَ بِاَبِیْ اَنْتَ
وَاُمِّیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ لَمَّا اَقْبَلْتَ مِنَ الطَّآئِفِ اِسْتَقْبَلْتُکَ وَاَنْتَ عَلٰی
نَاقَتِکَ الْعَضْبَآءِ یہ سنکر ایک شخص کہ نام اوسکا سوادہ بن قیس تھا کھڑا ہوا اور
عرض کیا کہ یا رسول اللہؐ فدا ہون آپ پر ماں باپ میرے جسوقت کہ آپ سفر
طائف سے تشریف لاتے تھے تو مین آپکے استقبال کو گیا تھا اور آپ ناقۂ عضبا پر
سوار تھے وَبِیَدِکَ الْقَضِیْبُ الْمَمْشُوْقُ فَرَفَعْتَ الْقَضِیْبَ وَاَنْتَ تُرِیْدُ
الرَّاحِلَۃَ فَاَصَابَ بَطْنِیْ فَلَا اَدْرِیْ عَمَدًا اَکَانَ اَمْ خَطَأً اور اوسوقت
آپکے دستِ اقدس مین تازیانۂ ممشوق تھا بس آپنے وہ تازیانہ اوٹھایا اور چاہا کہ
ناقہ پر لگائین اور وہ میرے بطن پر لگا بس مین نہین جانتا کہ وہ مجھے عمداً لگایا تھا یا سہواً

؎ اپنے قول ہوا وہ دست تازیانہ بطن پر لگا ... [illegible]

فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ مَعَاذَ اللّٰہِ اَنْ اَکُوْنَ تَعَمَّدْتُ فَقَالَ یَا بِلَالُ قُمْ اِلٰی
مَنْزِلِ اِبْنَتِیْ فَاطِمَۃَ فَاْتِنِیْ بِالْقَضِیْبِ الْمَمْشُوْقِ جناب رسولخدا نے فرمایا کہ
معاذ اللہ یہ کب ہو سکتا تھا کہ مین تجھے عمداً بیگناہ تازیانہ مارتا یہ کہکر فرمایا ای بلال ح تو
میری بیٹی فاطمۂ زہرا کے گھر پر اور تازیانۂ ممشوق وہانسے لے آ فَخَرَجَ بِلَالٌ یُنَادِیْ
فِیْ شَوَارِعِ الْمَدِیْنَۃِ یَا مَعْشَرَ النَّاسِ مَنْ ذَا الَّذِیْ یُعْطِی الْقِصَاصَ مِنْ
نَفْسِہٖ قَبْلَ یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ پس بلال ہر کوچہ مین مدینہ کے باواز بلند کہتے تھے کہ
ایہا الناس کون شخص دنیا مین ایسا ہے جو قبل روز قیامت کے آپ قصاص
دینے پر راضی ہو بجز رسولخدا کے فَطَرَقَ بِلَالٌ بَابَ فَاطِمَۃَ وَھُوَ یَقُوْلُ یَا فَاطِمَۃُ
عَلَیْکِ السَّلَامُ قُوْمِیْ فَوَالِدُکِ یُرِیْدُ الْقَضِیْبَ الْمَمْشُوْقَ فَقَالَتْ فَاطِمَۃُ
یَا بِلَالُ وَمَا یَصْنَعُ وَالِدِیْ بِالْقَضِیْبِ وَلَیْسَ ھٰذَا یَوْمُ الْقَضِیْبِ
پس بلال دروازۂ جناب سیدہؑ پر حاضر ہوے اور کہنے لگے اے فاطمۂ زہرا سلام
ہو آپ پر آپکے پدر بزرگوار نے تازیانۂ ممشوق طلب فرمایا ہے جناب سیدہؑ نے
فرمایا اے بلال آج دن حضرت کی سواری کا نہین ہے کسلئے تازیانہ طلب
فرمایا ہے فَقَالَ بِلَالٌ یَا سَیِّدَتِیْ اَمَا عَلِمْتِ اَنَّ وَالِدَکِ قَدْ صَعِدَ
الْمِنْبَرَ وَھُوَ یُوَدِّعُ الدُّنْیَا وَاَھْلَھَا وَنَعٰی نَفْسَہٗ فَاَخْبَرَھَا بِقِصَّۃِ سَوَادَۃَ
بلال نے عرض کیا اے شاہزادی میری کیا آپکو خبر نہین ہے کہ اسوقت آپکے
پدر بزرگوار منبر پر تشریف لیگئے ہین اور اہل مدینہ سے رخصت ہوتے ہین اور
اپنی خبر موت دیتے ہین اور فرماتے ہین اب وقت وفات میرا قریب ہے پس
جس کسی کا حق یا قصاص مجھپر ہو وہ اسی وقت مجھ سے عوض اوسکا لیلے پس

بلال نے سوادہ کے طالب قصاص ہونے کا حال بیان کیا فَلَمَّا سَمِعَتْ فَاطِمَۃُ
عَلَیْہَا السَّلَامُ صَاحَتْ وَبَکَتْ وَنَادَتْ وَا اَبَتَاہُ وَا حُزْنَاہُ مَنْ لِلْفُقَرَآءِ
وَالْمَسَاکِیْنِ وَابْنِ السَّبِیْلِ جب جناب سیدہؑ نے یہ حال سنا سنتے ہی اسکے ایک
صیحہ کیا اور رونے لگین اور فریاد کرتی تھین ہائے اے بابا اب کون سرپرستی کریگا
فقراو مساکین کی اور کون پرورش کریگا غریب الوطن اور یتیمونکی بعد اسکے تازیانہ
بلال کے حوالے کیا اور بنا بر بعض روایات کے جناب سیدہؑ نے فرمایا اے بلال
میری طرف سے سوادہ سے کہنا کہ تو دیکھتا ہے حال میرے بابا کا کہ شدت مرض سے
ناتوان ہین پس تجھے قسم ہے خدا کی کہ ایسی حالت مین قصاص سے درگذر کر غرضکہ
جب بلال تازیانہ لیکر طرف مسجد رسولخداؐ کے روانہ ہوئے تو جناب سیدہؑ اپنے پدر
بزرگوار کے حال پر روتی تھین ناگاہ دونون شاہزادہ جناب حسنین علیہما السّلام
گھر مین داخل ہوئے پس دونون صاحبزادون نے عرض کیا اے مادر گرامی سبب
آپکے رونے کا کیا ہے جناب سیدہؑ نے فرمایا اے نور چشمو میرے نانا تمھارے بیمار ہین
اور اپنی حیات سے مایوس ہین اور اسوقت اہل مدینہ سے رخصت ہونے مین
اور سوادہ انحضرت سے طالب قصاص ہے پس تم دونون جلد اپنے نانا کی
خدمت مین حاضر ہو اور سوادہ سے کہو کہ نانا ہمارے ایسی ناتوانی مین متحمل قصاص
کے نہونگے پس اگر تجھے قصاص لینے سے چارہ نہین ہے تو تم دونون بھائی کہنا
کہ عوض مین ہمارے نانا کے ہمسے قصاص لے یہ سنکر وہ دونون صاحبزادے روتے
ہوئے طرف مسجد کے روانہ ہوئے جب داخل مسجد ہوئے اور جناب رسولخداؐ نے
حسنینؑ کو روتے دیکھا تو ہاتھ پھیلا کر سینۂ اقدس سے لگالیا اور پیار کیا اور آنسو

۷ این مضمون از روضۃ الشہداء وغیرہ نقل شد ۱۲ منہ

اونکے رخسار و نسے پونچھے اور فرمایا اے نور چشمو میرے تم کیون روتے ہوا ونھون نے
عرض کیا اے نانا ہمنے سنا ہے کہ سُوادہ آپ سے طالب قصاص ہے اور حال آپ کا
بسبب شدتِ مرض کے نہایت متغیر ہے پس ہم اسلیے آئے ہین کا شکے سُوادہ آپ کے
عوض مین ہم دونون سے قصاص لیلے اونحضرت نے فرمایا اے نور چشمو میرے اس
امر مین ایک دوسرے کا عوض اور بدل نہین ہوسکتا ہے جبتک کہ جو خود یعنے جسکے
ذمہ پر قصاص ہے آپ ادا نہ کرے یہ فرماکر فرمایا کہ اے سُوادہ اوٹھ اور قصاص اپنا مجھ سے لے
اوسنے عرض کیا یا رسول اللہ تازیانہ آپکا میرے بدنِ برہنہ پر پڑا تھا پس آپ بھی لباس اپنے
بطن اقدس سے ہٹا لین پس حضرت نے پیراہن کو بطن اطہر سے ہٹا لیا اوسوقت مسجد مین
جو اصحاب حاضر تھے وہ رونے لگے راوی کہتا ہے کہ سُوادہ نے جب بطن اقدس کو جناب
رسولخداؐ کے برہنہ دیکھا تو منھ اپنا اوسپر رکھدیا اور کہنے لگا کہ پناہ مانگتا ہون مین خدا سے
ببرکت اس بطن اقدس کے بروز قیامت مجھے آتش دوزخ سے نجات دے یہ دیکھکر
جناب رسولخداؐ نے فرمایا اے سُوادہ اب تجھے قصاص لینا منظور ہے یا عفو کرنا سوادہ نے
عرض کیا یا رسول اللہ اب مجھے ہرگز قصاص لینا منظور نہین ہے مین نے عفو کیا یہ سنکر
حضرت نے فرمایا خداوندا تو گناہو نسے سوادہ کے درگذر جسطرح کہ وہ تیرے نبیؐ سے
درگذرا کیون مومنین سُوادہ نے تو یہ احترام کیا جناب رسولخداؐ کا مگر واے ہو اشقیاے
امت پر کہ اون بیحیاؤن نے کچھ احترام اولاد رسولخداؐ کا نہ کیا آہ بعض کو زہر دیا بعض کو
تشنہ لب قتل و ذبح کیا اور اونکے فرزند بیمار کو تازیانہ سے اذیت دی اور فرش تک
لوٹ لیا اور دختران رسول کا زیور اور مقنعہ و چادرین تک چھین لین اور ضرب
تازیانون سے اذیت پہونچائی اور خیمونمین آگ لگائی اور وہ شعلہ ور ہوئی آہ اوس

ظالم ظلیم مین عورات ستم رسیدہ فریاد کرتی تھین کوئی اونکی فریاد رسی نہ کرتا تھا الغرض
بعد اسکے جناب رسولخدا مسجد سے اوٹھے اور داخل خانۂ ام سلمہ ہوئے اور اوسوقت
زبان اقدس پر جاری تھا کہ خداوندا اُمت محمد کو آتش دوزخ سے محفوظ رکھ اور
حساب کو اون سب پر سہل و آسان کر پس ضعف زیادہ ہونے لگا اور بار بار بحالت
مرض مین جناب امیر المومنین علی مرتضی علیہ السلام کو اپنے قریب طلب فرماتے تھے
چنانچہ ایک مرتبہ فرمایا میرے حبیب کو بلاؤ حبیب علی مرتضی علیہ السلام حاضر ہوے
تو جناب رسولخدا نے دیکھکر اشارہ فرمایا کہ میرے قریب آؤ حبیب وہ جناب قریب ہوے
تو اُسوقت جناب رسولخدا نے ردا اوڑھالی اور اپنے سینہ سے لگایا اور دیر تک کچھ
ارشاد فرمایا کیے بعد اسکے جناب علی بن ابیطالب نے سر اقدس اپنا اوٹھالیا اور باہر
تشریف لائے لوگون نے عرض کیا کہ یا علی آپ سے کیا راز و نیاز ہوئے اونحضرت نے
فرمایا کہ مجھے ہزار باب علم کے تعلیم فرمائے جن مین ہر باب سے اور ہزار باب علم کے
مجھ پر مفتوح ہوے اور بعد اسکے مجھ سے وہ وصیت فرمائی جو بعد اونحضرت کے
مین عمل مین لاؤنگا اور مصائب پر صبر و تحمل کرونگا واقعی جناب امیر المومنین نے
بعد جناب رسولخدا کے موافق وصیت کے صبر و تحمل فرمایا اور جمع کرنے مین
قرآن مجید کے موافق نزول اور تعلیم رسول کے مشغول رہے یہ بھی اعدا کو ناگوار
ہوا اور درپے اذیت و آزار ہوے یہانتک کہ گلوے انور مین رسن ڈالکر مسجد تک
لیگئے اور طالب بیعت ہوے جب انکار کیا تو آمادۂ قتل ہوے اور نہ وہ قرآن
منظور کیا اور نہ جاری ہونے دیا پس وہ قرآن اونکی اولاد مین ہر امام کے پاس
بعد ایک دوسرے کے آیا اور اب حضرت صاحب الامر کے پاس موجود ہے

۴ [illegible]

اور وہ انحضرت کے زمانہ ظہور مین جاری ہوگا اور تاآیاب ملت وہ مذہب ہوگا اور
ادیانِ باطلہ مفقود و نابود ہونگے الا لعنۃ اللہ علی القوم الظالمین

مجلس پنجم

قَالَ اللّٰہُ تعالےٰ مُخاطِباً لِحَبِیبِہٖ وَمَا اَرْسَلْنَاکَ اِلَّا رَحْمَۃً لِّلْعَالَمِیْنَ
حق سبحانہ تعالے قرآن مجید مین خطاب کرکے اپنے حبیب سے فرماتا ہے اور نہین بھیجا ہمنے
آپکو مگر رحمت واسطے عالمونکے اور کہین فرماتا ہے وَمَا اَرْسَلْنَاکَ اِلَّا کَافَّۃً لِّلنَّاس
اور نہین بھیجا مین نے آپکو مگر باز رکھنے والے واسطے لوگونکے نافرمانی سے آور حدیث
قدسی مین فرماتا ہے لَوْلَاکَ لَمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاکَ اگر آپ پیدا نہوتے تو نہ پیدا
کرتا مین آسمانونکو واقعی جناب رسولخدا احمد مصطفے صلے اللہ علیہ وآلہ رحمۃ للعالمین اور
باعث ایجاد عالم تھے ہرچند کفار قریش اور ساکنان مکہ نے طرح طرح کی اذیت
وتکلیف دی اور بدن انور پتھرونسے مجروح کیا آور کلماتِ نامناسب کہتے تھے
اور صدمات روحانی اور جسمانی پہونچاتے تھے مگر حضرت نہایت صبر و تحمل فرماتے تھے
اور کبھی نزول بلا اونکے لیے گوارا نہوا ہرچند ملائکہ حاضر خدمت ہوکر عرض کیا ہم
بحکم خدا تابع فرمان آپکے مین جو حکم ہو وہ بجا لائین چنانچہ مؤکلِ آفتاب نے عرض کیا
کہ مین حرارت آفتاب سے آپکے دشمنونکو ہلاک کرون آور مؤکل زمین نے عرض کیا
کہ مین زمین کو شق کرکے آپکے دشمنونکو فنا کرون آور مؤکل جبال نے عرض کیا کہ
مین انپر پہاڑ گرادون آور مؤکل دریا نے عرض کیا کہ مین پانی کو موجزن کرکے انکو
غرق کرون آور مالک خازن دوزخ نے عرض کہ مین شعلہ آتشین سے انکو جلادون
مگر حضرت کو گوارا نہوا اور بکمال ترحم دستِ اقدس اوٹھا کر دعا کی بارالٰہا یہ قوم

یعنے اُمت میری جاہل ہے تو انکو ہدایت فرما کیون ہوئیں ایسے شفیق اُمت کو وارِ
دنیا مین اشقیاے اُمت نے کیسے کیسے صدمات اور رنج پہونچائے بس جو بزرگوار رحمت
خدا ہو واسطے عالمونکے اور باز رکھنے والا ہو نافرمانی خدا سے اور باعثِ ایجادِ آسمان
و زمین ہو مقام غور ہے کہ جب وہ بزرگوار رخصت ہوا ور دنیا سے سفر آخرت کرنے
والا ہو تو اوس وقت اونکے اہلبیت پر کیا صدمہ ہوگا فِی الْبِحَارِ وَغَیْرِہٖ اَنَّہٗ لَمَّا
مَرَضَ النَّبِیُّ کَانَ فِی بَیْتِ اُمِّ سَلَمَۃَ چنانچہ بحار الانوار وغیرہ مین منقول ہے کہ جب
جناب رسولخدا صلّے اللہ علیہ وآلہ کے مرض نے شدت کی اور وقت رحلت کا قریب
پہونچا تو اوس وقت وہ حضرت گھر مین اُم سلمہ کے تھے فَقَالَتْ اُمُّ سَلَمَۃَ بِاَبِیْ اَنْتَ
وَاُمِّیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَالِیْ اَرَاکَ مُتَغَیِّرًا مَحْزُوْنًا قَالَ یَا اُمَّ سَلَمَۃَ نُعِیَتْ اِلَیَّ
نَفْسِیْ فَسَلَامٌ لَکِ مِنِّیْ فَلَا تَسْمَعِیْنَ بَعْدَ ذٰلِکَ صَوْتَ مُحَمَّدٍ اَبَدًا پس اُم سلمہ
عرض کیا فدا ہون آپ پر مان باپ میرے یا رسول اللہ کیا سبب ہے کہ اسوقت
مین حال آپکا متغیر اور محزون پاتی ہون اونحضرت نے فرمایا اے اُم سلمہ وقتِ
وفات میرا قریب ہے اب سلام میرا ہو تمپر اور بعد اسکے تم کبھی آواز محمد کی دار دنیا
مین نہ سنوگی فَبَکَتْ بُکَاءً شَدِیْدًا فَقَالَ یَا اُمَّ سَلَمَۃَ اُدْعِیْ لِیْ حَبِیْبَۃَ نَفْسِیْ
فَاطِمَۃَ الزَّھْرَاءَ ثُمَّ غُشِیَ عَلَیْہِ یہ سنکر اُم سلمہ بشدت روئین حضرت نے فرمایا اے
اُم سلمہ اب میری پارۂ جگر فاطمہ زہرا کو بلاؤ کہ مین اوس سے رخصت ہولون بعد اسکے
حضرت غش کر گئے فَجَاءَتْ فَاطِمَۃُ وَرَأَتْہُ مُغْشِیًّا عَلَیْہِ فَصَاحَتْ وَاَبَتَاہُ
وَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَنْ لِلْاَرَامِلِ وَالْیَتَامٰی فَاَخَذَتْ رَأْسَہٗ فِیْ حِجْرِھَا وَوَضَعَتْ
فَمَھَا عَلٰی فَمِہٖ وَقَبَّلَتْہُ وَبَکَتْ پس جناب فاطمہ زہرا تشریف لائین دیکھا کہ جناب

[illegible] ۱۲ ق

رسولخدا غش میں ہیں اور حال آنحضرت کا متغیر ہے یہ دیکھ کے بیتاب ہو کر سر اقدس اپنے باپ کا اپنے سینے سے لگالیا اور منہ پر منہ رکھ کر روتی تھیں ثم تنادت وا ابتاہ وا رسول اللہ نفسی لنفسک الفداء کلمنی فانی انظر الیک وا راک تفارق الدنیا پس پکارین اے بابا یا رسول اللہ فدا ہو جان میری آپ پر مجھ سے باتین کیجئے مین دیکھتی ہون کہ آپ دنیا سے رحلت کیا چاہتے ہین ففتح رسول اللہ عینیہ ورای ان فاطمۃ تبکی فاومی الیھا باللہ تو منہ پس جناب رسولخدا نے چشم انور کھولکر دیکھا کہ جناب فاطمہ زہرا رو رہی ہین اور بہت بیقرار ہین یہ دیکھ کے وہ جناب بھی بیقرار ہو گئے اور اشارہ کیا میرے قریب آؤ فادخلھا تحت ثیابہ فناجاھا طویلا فرفعت فاطمۃ راسھا وعیناھا تھملان باللہ موع پس جناب سیدہ سینۂ اقدس سے لپٹ گئین اوسوقت جناب رسولخدا نے اپنی عبا کے نیچے کرلیا اور دیر تک باہم کچھ باتین راز کی رہین بعد اسکے جناب سیدہ نے سر اپنا اوٹھالیا اور آنسو جاری تھے فقال رسول اللہ یا قرۃ عینی لا تجزعی علی ابیک فقد استجاب اللہ ربی فی ان یجعلک اول اھل بیتی لحوقا بی پس جناب رسولخدا نے فرمایا اے پارۂ جگر مفارقت مین اپنے باپ کی تو اسقدر بیتاب ہو خداوند عالم نے دعا میری تیرے بارے مین قبول فرمائی ہے اور وہ یہ ہے کہ عنقریب سب اہل بیت سے پہلے تو ہی مجھ سے ملے گی یہ سنکر جناب سیدہ خوش ہوئین ثم دخل الحسن والحسین علیھما السلام وھما یبکیان ویقولان انفسنا لنفسک الفداء یا رسول اللہ بعد اسکے جناب حسنین علیہما السلام داخل ہوے اور وہ دونون شاہزادے روتے تھے

اور کہتے تھے یا رسول اللہ جانین ہماری آپ پر فدا ہون یہ کہکے اپنے جد امجد سے
لپٹ گئے اوسوقت اوسحضرت پر غش طاری تھا فاراد علی علیہ السلام ان
ینحیھما عن صدرہ فقال رسول اللہ دعھما یا علی حتی اشمھما ویشمانی
فانھما مقتولان بعدی ظلما وعدوانا فلعنۃ اللہ علی من یقتلھما پس
جناب امیر المومنین علی بن ابیطالب نے بلحاظ ادب وتخفیف زحمت چاہا کہ حسنین کو
سینۂ اقدس سے اوسحضرت کے علیحدہ کرلین لیکن جناب رسولخدا نے آنکھین کھولکر
فرمایا یا علی ابھی انکو رہنے دو اور میرے سینہ سے جدا نہ کرو تاکہ مین بو انکی سونگھ لون
اور یہ میری بو سونگھ لین بتحقیق کہ یہ دونون میرے بعد بظلم وستم شہید کیے جائینگے
پس خدا لعنت کرے انکے قاتلون پر فبینما کذلک اذ نزل جبرئیل وقال
یا رسول اللہ ان اللہ یقرء لک السلام ویقول نحن نبلغک الی ما ترید
مما اعد لک من الکرامۃ اسی اثنا مین جبرئیل نازل ہوے اور عرض کیا یا رسول اللہ
حق سبحانہ تعالے آپکو سلام فرماتا ہے اور ارشاد کرتا ہے کہ ہمنے تمہارے لیے اپنی
نعمتون سے مہیا کیا ہے جو کچھ کہ چاہا اور وہ عنقریب ہم تمکو عطا فرمائینگے فقال یا رسول اللہ
ھذا کافور من الجنۃ خذ منہ حصۃ لحنوطک ثم قسمہ علی اھل
بیتک پس جبرئیل نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ کافور جنت خدا نے ہدیہ آپکے لیے
بھیجا ہے آپ اس سے اپنے حنوط کے لیے لیجیے اور باقی اپنے اہلبیت پر تقسیم کیجیے
پس اوسحضرت نے اوسکے تین حصے کیے ایک حصہ اپنے حنوط کے لیے لیا اور دوسرا
حصہ جناب امیر المومنین کو عنایت کیا اور تیسرا حصہ جناب سیدہ فاطمہ زہرا کو
دیا حضرات شاید جناب رسولخدا نے اوس کافور سے امام حسن علیہ السلام کو کوئی حصہ

اِسوجہ سے مرحمت نہ فرمایا کہ امام حسین علیہ السلام کو ملال ہوتا کہ مجھے مرحمت نہ فرمایا کیونکہ
خاطر شکنی اونکی کبھی گوارا نہ تھی اور وہ جناب جانتے تھے کہ یہ فرزند مظلوم اور غریب
الوطن ہوکر صحراے کربلا مین شہید ہوگا اور تین دن تک لاشِ مجروح اونکی خاک وخون
آلودہ پڑی رہیگی اور کوئی طرف غسل اور حنوط اور کفن و دفن کے متوجہ نہوگا افسوس
حال پر اوس مظلوم کے جسکی شہادت کا ذکر اونحضرت نے وقت آخر بھی کیا اور
اونسے رخصت ہوے اور سینہ سے لگایا اور بوسے دیے آہ اوسوقت جناب سیدہ
کی روتے روتے کیا حالت ہوئی ہوگی اور خانۂ رسولخدا مین کہرام برپا ہوا ہوگا جب
جناب رسولخدا اپنے اہلبیت سے رخصت آخری ہوتے تھے اور ذکر شہادت اپنے
نور عین امام حسین کا بھی فرمایا آپ تصور کیجیے کہ اگر روز عاشورا وہ جناب امام
حسین کو اوس حال مین مبتلا دیکھتے کہ جسکی خبر دی تھی تو اوسوقت حضرت کا
کیا حال ہوتا افسوس بعد شہادت کے لاش اوس مظلوم کی تین روز تک
بے غسل وکفن صحراے کربلا مین خاک وخون آلودہ پڑی رہی اور کوئی متوجہ
طرف غسل وکفن اور دفن اوس مظلوم کے نہوا بلکہ دامن صحرا کفن اور غسل
اوس تن اطہر کا خون بدن سے ہوا اور اعضاے سبعہ خصوصاً پیشانی انور کا
حنوط خاکِ گرم کربلا سے ہوا اور بجاے دفن کے سرانور نیزہ پر رکھا گیا اور
بازار کوفہ مین پھرایا گیا آہ اون لب و دندان انور کو جنکے بوسے جناب رسولخدا
لیا کہتے تھے ابن زیاد چھڑی لگاتا تھا یہ ظلم وستم دیکھکر زید بن ارقم بیتاب ہوا
اور آواز دی اے ابن زیاد اوٹھالے چھڑی کو ان لب و دندان انور پر سے
قسم ہے خدا کی مین نے کئی مرتبہ دیکھا ہے کہ جناب رسولخدا اس مقام کے بوسے

لیا کرتے تھے جہان تو چھری رکھے ہے الا لعنۃ اللہ علی القوم الظالمین

مجلس ششم

قال اللہ تعالے کل نفس ذائقۃ الموت حق سبحانہ تعالے قرآن مجید میں
فرماتا ہے ہر نفس ذائقہ موت کا چکھنے والا ہے اور اپنے حبیب سے خطاب
کرکے فرماتا ہے انک میت وانھم میتون اے حبیب ہمارے بتحقیق کہ تمہارے
لیے بھی ایک روز موت آئیگی اور وہ لوگ یعنے تمہاری امت کے لوگ بھی مرینگے
واقعی موت سے کسی کو چارہ نہین ہے اور خاصان خدا ہمیشہ خواہان موت اور
مشتاق لقاے الٰہی رہتے تھے جس سے وہ مدارج و مراتب عالیہ پر فائز ہوتے ہیں
اور آفات دنیا سے نجات پاتے ہین فی المجالس المفجعۃ وغیرہ انہ قبض
رسول اللہ یوم الاثنین للیلتین بقیتا من صفر سنۃ عشر من
ہجرتہ چنانچہ مجالس مفجعہ اور محرق القلوب وغیرہ مین منقول ہے کہ جناب رسول خدا نے
بروز دوشنبہ اٹھائیسوین تاریخ ماہ صفر سنہ دس بقولے سنہ گیارہ ہجری کو دنیا سے
رحلت فرمائی آہ سبب یہ تھا کہ زہر نے اثر کیا اور بشدت تپ آئی جسکے باعث سے
پے در پے غش آتا تھا وروی انہ لما تغیر حال رسول اللہ بکت فاطمۃ
بکاء شدیدا واخذت راسہ فی حجرھا اور منقول ہے جب حال
جناب رسول خدا کا شدت تپ سے متغیر ہوا تو جناب فاطمہ زہرا بشدت رونے
لگین اور سر اقدس آنحضرت کا اپنے سینہ سے لگایا اذ نادی رجل خلف
الباب السلام علیک یا نبی اللہ انا رجل غریب رسول الیک
فاذن لی حتی ادخل علیک ناگاہ ایک شخص نے پس در سے صدا دی

کہ سلام ہو آپ پر میرا یا رسول اللہ میں مرد مسافر قاصد پیام لیکر آپکی خدمت میں
حاضر ہوا ہون مجھے اجازت دیجیے تاکہ اندر حاضر ہون اور جو کچھ عرض کرنا ہے وہ
عرض کرون فَقَالَتْ فَاطِمَۃُ عَلَیْہَا السَّلَامُ یَا عَبْدَ اللّٰہِ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ
فِیْ شِدَّۃِ الْمَرَضِ قَدْ غُشِیَ عَلَیْہِ فَعَلَیْکَ اَنْ تَرْجِعَ فَسَکَتَ ھُنَیْئَۃً
وَلَمْ یَبْرَحْ عَنِ الْبَابِ جناب فاطمہ زہرا نے فرمایا اے بندۂ خدا جناب رسولخدا
شدتِ مرض سے اسوقت غش مین ہین پس تجھے مناسب ہے کہ تو پھر جا یہ سنکر وہ
ساکت ہو رہا اور دروازہ سے نہ ہٹا بعد تھوڑی دیر کے پھر اذن چاہا جناب سیدہ نے
جو جواب کہ پہلے دیا تھا وہی پھر ارشاد کیا یہ سنکر وہ شخص پھر چپ ہو رہا اور دروازہ پر
کھڑا رہا ثُمَّ اسْتَاْذَنَ وَقَالَ یَا سَیِّدَتِیْ اِنِّیْ رَسُوْلٌ فَلَا بُدَّ لِیْ مِنَ الدُّخُوْلِ
عَلَیْہِ وَاَفَاقَ رَسُوْلُ اللّٰہِ بعد اسکے اوس شخص نے پھر عرض کیا کہ اے سیدہ میری
مجھے خدمت مین جناب رسولخدا کی اسوقت حاضر ہونا بہت ضرور ہے کہ مین فرستادہ
حاضر ہوا ہون اسی اثنا مین جناب رسولخدا نے چشم انور غش سے کھولدین اور جناب
سیدہ سے فرمایا کہ تم جانتی ہو یہ کون ہے اون معصومہ نے عرض کیا خدا اور رسول
اوسکا بہتر جانتے ہین فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ھٰذَا قَاطِعُ اللَّذَّاتِ وَمُفَرِّقُ الْجَمَاعَاتِ
ھٰذَا مَلَکُ الْمَوْتِ مَا اسْتَاْذَنَ وَاللّٰہِ عَلٰی اَحَدٍ قَبْلِیْ فَاْذَنِیْ لَہٗ یہ سنکر
جناب رسولخدا نے فرمایا اے نور نظر کیا تمنے اوسے نہین پہچانا یہ لذتون کا قطع کرنیوالا
اور جماعتونکو متفرق کرنے والا ہے یہ ملک الموت ہے اور میری قبض روح کے لیے
آیا ہے قسم ہے خدا کی مجھ سے پہلے اسنے کسی نے اذن حضوری طلب نہین کیا ہے فاطمہ
یہ تمھارے گھر کے آستانہ کی حرمت کا لحاظ کرنا ہے پس تم اسکو اذن حضوری دو

یہ سنکر جناب سیدہ رونے لگین اور ملک الموت کو اجازت دی حضرات سنا آپ نے
کہ ملک الموت سا مقرب بدون اذن داخل حرم سرا ے جناب سیدہ نہوا مگر افسوس
بعد جناب رسولخدا کے اشقیا ے اُمت بے محابا اوسی گھر مین آگ لگا کر داخل ہوئے
اور کچھ پاس و لحاظ جناب رسولخدا اور فاطمہ زہرا کا نہ کیا بلکہ بکمال عداوت دروازہ
جلا دیا اور ضرب دروازہ اور تازیانہ سے جناب سیدہ کو ایسی اذیت دی کہ بچہ شکم اطہر
مین شہید ہوا فدخل ملک الموت وسلّم وقال یا رسول اللہ ان اللہ امرنی
ان لا اقبض روحک الا باذنک غرضکہ ملک الموت داخل ہوے اور سلام
بجالائے اور عرض کیا یا رسول اللہ خداوند عالم نے مجھے حکم دیا ہے کہ مین آپ کی
روح اقدس کو بغیر آپکی اجازت کے قبض نہ کرون فقال رسول اللہ یا ملک الموت
امھلنی حتّٰی یاتینی اخی جبرئیل فقال سمعا وطاعۃ فبینا کذلک اذ نزل
جبرئیل وقال یا رسول اللہ ان ربک مشتاق الیک ولسوف یعطیک
ربک فترضٰی پس جناب رسولخدا نے فرمایا اے ملک الموت مجھے اتنی مہلت دو کہ
اخی جبرئیل میرے پاس آئین تا کہ مین کچھ خوشخبری اونسے سن لون ملک الموت نے عرض کیا
بسروچشم مین تابع فرمان ہون اسی اثنا مین جبرئیل بھی نازل ہوے اور عرض کیا
یا رسول اللہ خوشخبری ہو آپکو کہ آپکا پروردگار آپکا مشتاق ہے اور عنقریب خالق آپکا
نعمتہاے اُخروی اسقدر آپکو بخشیگا کہ آپ راضی و خوشنود ہونگے فلمّا سمع رسول اللہ
ذٰلک سُرّبہ وقال یا ملک الموت فاصنع ما تؤمر فبکی جبرئیل وکان عن یمینہ
ومیکائیل عن یسارہ وملک الموت جالس بین یدیہ لیقبض روحہ پس
جناب رسولخدا نے یہ بشارت سنی تو مسرور ہوے اور ملک الموت سے فرمایا کہ اب وہ امر

بجالاؤ تم جو خدا نے حکم دیا ہے پس جبرئیلؑ رونے لگے اور وہ جانب راست تھے اور میکائیلؑ جانب چپ تھے اور ملک الموت سامنے حضرت کے بیٹھے تاکہ روح اقدس کو قبض کریں اوسوقت سر اطہر آنحضرت کا سینۂ اقدس پر جناب علی بن ابیطالب علیہ السلام کے تھا اور حضرت سے باتین کرتے تھے اور منھ قریب دہن اطہر کے تھا یہانتک کہ روح اقدس نے مثل بوئے گل کے طرف جنت کے رحلت فرمائی پس جناب امیر المؤمنینؑ رونے لگے اور صدا و ارسول اللہؐ کی بلند ہوئی اور سب اہلبیت رسالت گرد آنحضرت کے روتے تھے خصوصاً جناب سیدہؑ نہایت درد سے گریہ وزاری کرتی تھین اور خانۂ جناب رسولخداؐ مین کہرام بپا ہوا اوسوقت نظر مین اہلبیت رسالت کے تمام عالم تیرہ و تاریک ہو گیا حضرات اس مقام پر ذاکر کو یاد آگئی تنہائی اور بیکسی اوس مظلوم کی جو وقت آخر ریگ گرم کربلا پر تشنہ لب زخمونسے چور چور پڑے تھے اور رخسارۂ انور خاک آلودہ تھا اور قاتل تلوار آبدار لیے ہوئے آمادۂ ذبح تھا اور وہ مظلوم اَلعَطَش اَلعَطَش فرماتا تھا کوئی دادرسی نکرتا تھا الغرض راوی کہتا ہے کہ جناب امیر المؤمنین علی مرتضیٰ علیہ السلام نے ہاتھ اپنا روئے انور پر پھیرا بعد اسکے اپنے ہاتھ سے غسل دیا اور کفن دیکر ہمراہ ملائکۂ آسمان اور جماعت بنی ہاشم اور بعض اصحاب کے آنحضرت پر نماز جنازہ پڑھی اور دفن کیا اور کفایۃ الاثر وغیرہ مین بسند معتبر عمار بن یاسر سے روایت کی ہے کہ جب وقت وفات جناب رسولخداؐ کا قریب ہوا تو آنحضرت نے جناب امیر المؤمنین علی بن ابیطالب علیہ السلام کو اپنے پاس بلا کر بہت سے اسرار بیان فرمائے اور ارشاد کیا اے علیؑ تم میرے وصی و جانشین اور وارث ہوا ور خدا نے تمکو علم و فہم عطا کیا ہے جب میں دنیا سے

انتقال کرونگا تو اُسوقت کینہ ہاے دیرینہ جو ایک جماعت کے دلونمین مخفی ہین ظاہر کرینگے اور حق تمہارا غصب کرینگے یہ سنکر جناب فاطمہ زہراؑ اور حسنین علیہم السلام نے رونے لگے پس جناب رسولخداؐ نے جناب فاطمہ زہراؑ سے فرمایا اے پارۂ جگر کیون روتی ہو اون معصومہ نے عرض کیا اے بابا مین ڈرتی ہون کہ بعد آپکے لوگ میرا حق غصب کرینگے اور میری حرمت کی رعایت نہ کرینگے آنحضرت نے فرمایا اے نور دیدہ تمکو بشارت ہو کہ تم میرے سب اہلبیت سے پہلے مجھ سے آکر ملحق ہوگی اندوہناک نہو اور گریہ نکرو تحقیق کہ تم سیدۂ نساء العالمین اور بہترین اہل جنت ہو اور پدر تیرا بہترین انبیا و رسل ہے اور پسر عم شوہر تیرا بہترین اوصیاے انبیا ہے اور دونون فرزند تیرے حسنؑ حسینؑ بہترین جوانان اہل جنت ہین آور حق سبحانہ تعالے اصلاب سے حسینؑ کے نو فرزند ظاہر کریگا کہ وہ سب مطہر و معصوم اور امام ہونگے اور میری اولاد سے مہدیؑ اس امت کا ہوگا پس امیر المومنینؑ سے فرمایا اے علیؑ مجھے غسل وکفن بغیر تمہارے اور کوئی نہ دے آنحضرت نے عرض کیا کہ آپکے غسل دینے مین کون میری اعانت کریگا فرمایا جبرئیلؑ اعانت کرینگے اور فضلؑ بن عباس تمہین پانی لا دینگے آور بنابر دوسری روایت کے بعد رحلت آنحضرت کے جناب امیر المومنینؑ نے موافق وصیت کے پیراہن مین غسل دیا اور فضل بن عباس اپنی آنکھون پر پٹی باندھے ہوے پانی لا کر دیتے تھے جب غسل سے فارغ ہوے تو کافور جنت سے حنوط کیا اور کفن لپیٹا اور جناب سلمانؓ فارسی اور ابوذر اور مقداد اور عمار یاسر کو بلایا اور جنازہ اوٹھا کر اوس جگہ رکھا جہان نماز جنازہ پڑھائی بعد اسکے حجرۂ خاص مین متصل مسجد نبی کے دفن کیا اور قبر انور کو چار انگشت بقولے ایک بالشت بلند کیا آور عیاشی علیہ الرحمہ نے

ع فضل بن عباسؓ برادر عبداللہ

ع [illegible]

جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ فرمایا اوٓنحضرت نے جناب
رسولخداؐ کو عائشہ اور حفصہ نے زہر دیکر شہید کیا اور خانۂ نبوت کو ویران و برباد کیا اس
بعد او ۔۔۔ ہے کہ اوٓنحضرت نے جناب امیرالمؤمنین علی بن ابیطالبؑ کو غدیرخم مین اپنا
وصی وجانشین فرمایا تھا اور بعض اہلسنت وجماعت نے واسطے اونکی رفع بدنامی کے
لکھا ہے کہ ایک زن یہودیہ نے کہ نام اوسکا زینب تھا اوٓنحضرت کو زہر دیا جس کے
سبب سے تپ شدید ہوئی اور رحلت فرمائی پس حضرات جو ظلم وستم اور مصائب کہ
بعد جناب رسولخداؐ کے جناب علی مرتضیٰؑ اور فاطمۂ زہرا اور حسنین علیہم السلام پر گذرے
ممکن نہین کہ بیان اونکا کسی سے ہو سکے خصوصاً جناب سیدہؑ نے اسقدر رنج اوٹھائے
کہ تھوڑی مدت دنیا مین زندہ رہین اور روتے روتے رحلت فرمائی اور وہ معصومہ
جبتک زندہ رہین اپنے پدر بزرگوار کی مفارقت مین گریہ وزاری کرتی تھین اور اونکے
ماتم وغم مین روتی تھین چنانچہ ایک شب کو اپنے باپ کی قبرانور پر اپنے تئین گرادیا

وَتَقُولُ وَاَبَتَاهُ زَالَتْ قُوَّتِیْ		وَفَقَدْتُ بَعْدَکَ کَافِلًا وَّمُوَالِیَا

اور فرماتی تھین اسے بابا مفارقت مین آپکی قوت اس شیفتۂ دیدار کی جاچکی ہے
اور بعد آپکے میرا کوئی کفیل ومددگار نرہا

صُبَّتْ عَلَیَّ مَصَائِبٌ لَوْ اَنَّھَا		صُبَّتْ عَلَی الْاَیَّامِ صِرْنَ لَیَالِیَا

بعد آپکے مجھپر ایسی مصیبتین پڑین کہ اگر وہ دنون پر پڑتین تو وہ مثل شب تاریک کے
ہوجاتے

مَاذَا عَلٰی مَنْ شَمَّ تُرْبَۃَ اَحْمَدٍ		اَنْ لَّا یَشُمَّ مَدَی الزَّمَانِ غَوَالِیَا

اور کیا باک ہے اوس شخص پر جو خاک تربتِ رسولخداؐ کی سونگھے یہ کہ پھر مدتِ زمانہ تک

اور خوشبو بوئنگو نہ سونگھے یعنے پھر اور خوشبو سونگھنے کی حاجت اوسکو اپنی عمر بھر نہ ہوگی

وَيَطُولُ فِي عَدَمِ النَّبِيِّ مُحَمَّدٍ	حُزْنِي وَاِنْ لَسْتُ عَنْهُ بِسَالِيَا

اور طول کھینچیگا مفارقت و جدائی جناب رسولخدا احمد مصطفے صلے اللہ علیہ وآلہ مین اندوہ وغم میرا اور اگرچہ یہ حزن و ملال بھی باعث تسلی کا نہوگا یعنے مجکو اس غم سے کسی طرح سیری نہوگی اور مدت العمر رویا کرونگی آہ اب مقام تصور ہے کہ وہ مظلومہ بعد اپنے پدر بزرگوار کے صرف پچھتر روز یا بچانوے دن زندہ رہین اور اس مدت قلیل مین کیا کیا مصائب درپیش ہوئے آہ دنونکی رونے والی برسونکے رونے والونمین شامل ہوئین کیا تاثیر تھی اون معصومہ کے رونے کی اور رات و دن رونے مین گذرتا تھا جسکے سننے سے شیوخ مدینہ شکایت کرتے تھے آخر درد پہلوے شکستہ شدید ہوا اور غم مین اپنے پدر بزرگوار کے روتے روتے انتقال فرمایا اور بعد انتقال کے بھی اعدائے روح اقدس کو اونکے فرزندون کے غم مین بیچین کیا آہ امام حسن ؑ کو زہر دیا اور امام حسین ؑ کو تین دن کا بھوکا پیاسا صحراے کربلا مین مع اصحاب و اقربا کے شہید کیا اور اونکے اہلحرم کو اسیر و مقید کیا اور شہر بشہر لیے پھرے اور دربار عام مین سامنے ابن زیاد اور یزید لعین کے ٹھہرایا اور وہ اشقیا دیکھکر خوش و مسرور ہوئے

الا لعنۃ اللہ علے القوم الظالمین

مجلس ہفتم

قال اللہ تعالے سُبْحَانَ الَّذِي أَسْرَى بِعَبْدِهِ لَيْلًا مِنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ إِلَى الْمَسْجِدِ الْأَقْصَى الَّذِي بَارَكْنَا حَوْلَهُ لِنُرِيَهُ مِنْ آيَاتِنَا إِنَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ حق سبحانہ تعالے قرآن مجید مین فرماتا ہے پاک و منزہ ہے وہ خالق جو

از روے کرامت کے اپنے بندۂ خاص کو بوقتِ شب مسجد الحرام سے طرف مسجد اقصٰے کے لیگیا اور وہ ایسی مسجد ہے کہ ہمنے اوسکے اطراف کو برکت دی تاکہ ہم اوس بندۂ برگزیدہ کو صنائع و بدائع اور مخلوقاتِ آسمانی اور اپنی قدرتین دکھائین تحقیق کہ وہ خالق منزّہ سمیع بصیر ہے حضرات اس آیۂ شریفہ سے کئی امر مستفاد ہوتے ہین منجملہ اونکے یہ ہے کہ حق سبحانہ تعالیٰ نے اپنے حبیب کا اِسرا اسیلیے فرمایا کہ اونکو اپنی آیات عظیمہ کو دکھائے اور ایسے آیات کا دکھانا وہ امر عظیم ہے جو کسی نبی کو انبیاے سلف سے اسطرح حاصل نہین ہوا یہ قرب و منزلتِ خاص جناب رسولخدا احمد مصطفٰے صلے اللہ علیہ وآلہ کو حاصل ہے جو سیّد المرسلین اور خاتم النّبیّین ہین علاوہ اسکے خداوندعالم بعبدہٖ فرمایا اور خدا جسے اپنا بندۂ خاص فرمائے تو وہ کیسا ممدوح ہوگا اور اسی لفظ سے شبہ منکرین معراج جسمانی کا بھی رفع ہوگیا کیونکہ عبد کا اطلاق روح اور جسم دونون پر ہے نہ خالی روح نہ خالی جسم پر ورنہ بعبدہٖ کی جگہ بروحہٖ فرماتا پس صاف ظاہر ہے کہ اونحضرت کو معراج جسمانی ہوئی جسکا اعتقاد ضروریات اسلام سے ہے اور جو فرقہ صرف معراج روحانی کا قائل ہے وہ دائرہ اسلام سے خارج ہے چنانچہ تفسیر منہج الصادقین وغیرہ مین منقول ہے کہ معراج جسمانی جناب رسالتمآب بارھوین سال بعثت سے بحالت بیداری ستائیسوین تاریخ ماہ رجب بقولے سترھوین ماہ رمضان شب سہ شنبہ کو ہوئی ہے اور اس بارے مین احادیث و روایات کتب فریقین مین بکثرت ہین اور حاصل جنکا یہ ہے فرمایا جناب رسولخدا صلے اللہ علیہ وآلہ نے کہ جبرئیل بحکم ربّ جلیل آب کوثر اور آب زمزم مخلوط کرکے لائے اور مین نے اوس سے غسل اور وضو کیا اور لباس پہنکر مین باہر آیا دیکھا کہ

ایک فرشتہ براق مرکب بہشتی کی لگام ہاتھ مین لیے کھڑا ہے اور ساز اور زین بہشتی
مزین و آراستہ ہے اور اوسکے دو پر مثل طاؤس کے ہین آپس اوسکو میرے سامنے
لاکر کہا یا رسول اللہ آپ سوار ہون جب مین اوسپر سوار ہوا تو پہلے قدم بقدم چلا
بعد اسکے پرواز کی اور جبرئیل میری داہنی طرف تھے یہانتک کہ بیک چشم زدن
مسجد اقصیٰ تک پہونچے وہان بحکم خدا ارواح انبیا و اوصیا جمع تھین تا کہ مجھپر سلام
کرین اوسوقت جبرئیل نے مجھے مقدم کیا اور مین نے دو رکعت نماز باامامت و جماعت
انبیا و اوصیا اور ملائکہ کے ساتھ پڑھی بعد اسکے جبرئیل میرا ہاتھ پکڑ کے اوس سنگ
گران کے پاس لائے جسپر زینہ نورانی معراج کا رکھا تھا ایک پایہ اوسکا یاقوت کا
اور دوسرا پایہ زمرد کا تھا پس مجھے اور آسمان پر لیگئے وہان صنائع و بدائع الٰہی کو
دیکھا اور جبرئیل نے ہر چیز کا حال مجھسے بیان کیا بعد اسکے اور انبیا سے مین نے
ملاقات کی اسی طرح ایک آسمان سے دوسرے آسمان پر جاتا تھا اور ہر جگہ مخلوقات
اور عجائبات آسمانی اور قدرت الٰہی کو دیکھتا تھا یہانتک کہ سدرۃ المنتہے تک
پہونچا اور وہ نور الٰہی سے درخشان تھا اور اوسکے ہزارون شاخونپر ہزارون
فرشتے تھے جب مین وہان پہونچا تو جبرئیل ٹھہر گئے اور مجھسے کہا اب آپ آگے
تشریف لیجائین میرا مقام یہین تک ہے آگے تجاوز نہین کر سکتا پس جبرئیل نے
فرشتۂ حجاب الذہب کے سپرد کیا اور وہ خود باہر حجاب کے کھڑا رہا اور اوس فرشتہ نے
فرشتۂ حجاب گوہر تک پہونچایا اسی طرح اکثر حجاب کہ درمیان ہر حجاب کے
پانچسو برس کی راہ تھی مین نے براق پر طے کیے بعد اسکے براق پرواز اور رفتار سے
باز رہا اور اوس مقام مین ایسا نور تھا کہ میری آنکھین خیرگی کرنے لگین بعد اسکے

رفرف پر سوار ہوا اور اوسنے مجھے عرش تک پہونچایا جب نظر میری عرش پر پڑی تو
جو چیزین ہین نے قبل اوسکے دیکھین تھین بسبب عظمت و جلالتِ عرش کے وہ سب
میری نگاہ مین حقیر معلوم ہونے لگین حاصل یہ کہ جناب رسولخدا کو خانۂ جناب امّ سلمہ سے
خانہ کعبہ تک اور وہان سے بیت المقدس تک اور وہان سے آسمانِ اوّل اور
وہان سے آسمان دوم اور وہان سے آسمان سوم اور وہان سے آسمان چہارم
اور وہان سے آسمان پنجم اور وہان سے آسمان ششم اور وہان سے آسمان ہفتم
اور وہان سے عرش و کرسی اور وہان سے مقامِ قابَ قوسینِ اَوْ اَدنیٰ تک عروج
ہوا اور مہمان رب العزت کے ہوے اور اثناے راہ مین جہان سیر عجائباتِ
ملکوت کا جی چاہا بمجرد ارادہ کے براق اور رفرف خود ٹھہر جاتا تھا اور یہ تقرب اور
مرتبۂ جلیلہ سواے اونحضرت کے کسی نبی کو انبیاے سابق سے حاصل نہین ہوا اور
جناب امیر المومنینؑ نے جناب رسولخداؐ سے روایت کی ہے فرمایا اونحضرت نے
کہ جب مین آسمان پر گیا تو مین نے ستر ہزار حجاب طے کئے اور ہر حجاب کی سافت
دوسرے حجاب تک مقدار مین ستر ہزار فاصلۂ مشرق و مغرب کی تھی یہان تک
کہ حجاب قدرت تک پہونچا پھر خدا نے مجھے مسند عرش پر پہونچایا اور ہزار مرتبہ
جانبِ خدا سے خطاب آیا اُدْنُ مِنِّی میرے قریب آؤ اور ہر مرتبہ مجھے ترقی تازہ
بہم پہونچتی تھی یہانتک کہ مین نے قدم سریر ثُمَّ دَنَا فَتَدَلّٰی پر رکھا کہ قریب ہوکے
جھکا اور مین بخلوتِ فکَانَ قابَ قَوْسَیْنِ اَوْ اَدْنیٰ مشرف ہوا کہ تفاوت
بقدر دو کمان کے یا کمتر اس سے تھا اور بشرف سننے فَاَوْحٰی اِلٰی عَبْدِہٖ مَا اَوْحٰی
کے مشغول ہوا بعد اسکے عرش سے ایک قطرہ میری زبان پر آیا اوسوقت ایسا

ذائقہ معلوم ہوا کہ شیر نی مین ہرگز ایسی لذت نہین ہوتی ہے اور حق سبحانہ تعالی نے
مجھے سب علوم واخبار اولین وآخرین سے آگاہ کیا اور زبان میری کھل گئی اور
گویا ہوا حضرات سنا آپ نے کہ براق اور رفرف نے اپنے سوار کو آسمانو نمین مقام
قاب قوسین تک پہونچایا اور اس مقام پر ذاکر کو یاد آگیا کہ کربلا مین اسپ وفادار نے
اپنے سوار راکب دوش رسولخدا کو مقام امن مین پہونچایا تاکہ زمین پر گرتے وقت
اذیت وتکلیف نہو جبکہ وہ مظلوم و تشنہ لب بسبب زخمہائے کاری کے ناتوان
ہوکے زمین کیطرف مائل ہوے اور بسبب کمال غیرت کے کئی مرتبہ زمین سے
اوٹھے تاکہ دشمن شماتت نہ کرین مگر کوفیون نے ہجوم کیا اور تلوارون پر تلوارین
لگانے لگے اور آمادہ ذبح ہوے الغرض حق سبحانہ تعالے نے اپنا ید قدرت دوش
جناب رسولخدا پر رکھا اور امامت جناب امیرالمومنین علی مرتضی علیہ السلام کے
متعلق کلام فرمایا اور جب آسمان کے پردے اوٹھا دیے گئے تو نبی اور وصی النبیین
ہمکلام ہوئے اوسوقت ملائکہ زمین کیطرف متوجہ ہو کر حضرت علی بن ابیطالب علیہ
السلام کی زیارت کرنے لگے سبحان اللہ کیا مرتبہ ہے ہمارے آقا امیرالمومنین کا
کہ جس جگہ خدا نے ید قدرت رکھا اوس جگہ بحکم نبی قدم اقدس رکھے اور معراج دوش
اطہر رسولخدا پر ہوئی جیسا کہ ملا حسن کاشی لکھتے ہین۔

گر بدے بالاتر از عرش برین جاے دگر	گفتمے کانجاست جایت یا امیر المومنین

اور ایک شاعر نے نظم کیا ہے۔

چونکہ بد کتف نبی بالاتر از عرش برین	زان سبب شد جاے پایت یا امیرالمومنین

اور دوسرا شاعر کہتا ہے۔

شہ ۱۰۹ ۳

دوشِ پیمبر اسے رسد و رحمتِ یزدانِ پاک	دستِ قدرت را بدوشِ سیدِ بطحا نہاد
عزتِ شاہ ولایت را ببین قدر و شرف	کز رہِ تمکین بجاے دستِ قدرت پا نہاد

یہ رفعت اون حضرت کو حاصل ہے کہ دوش نبی اور مہر نبوت پر پاے
انور رکھ کے کھڑے ہوے اور بتون کو خانہ کعبہ سے دور کیا
چنانچہ کشف الغمہ وغیرہ مین منقول ہے کہ جب بروز فتح مکہ کہ وہ بیسوین تاریخ ماہِ رمضان
سنہ آٹھ ہجری کی تھی اور روز نوروز تھا جناب رسولخدا طواف خانہ کعبہ سی فارغ
ہوے تو بتونکو توڑنا شروع کیا جو گرد خانہ کعبہ کے کفار قریش نے جست اور رانگے
اور ریح سے مستحکم کرکے نصب کئے تھے حضرت اونکو نوک نیزہ سے گراتے تھے اور
فرماتے تھے جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوقًا حق آیا
اور باطل ہلاک ہوا بتحقیق کہ باطل ہلاک ہونے والا ہے اور وہ بُت باوجود اس
استحکام کے بمجرد اشارہ انحضرت کے منہ کے بل زمین پر گرتے تھے اور حضرت
نوک نیزہ اونکی آنکھوںمین چھوتے تھے تاکہ کفار جانین کہ ان اصنام سے کوئی
نفع وضرر متصور نہین ہے اور کفار قریش نے کچھ بُت بہت بلندی پر نصب کئے تھے
پس حضرت امیر المومنین نے جناب رسولخدا سے عرض کیا کہ آپ میرے دوش پر
کھڑے ہوکر ان بتونکو توڑین یہ سنکر انحضرت نے فرمایا اے علی تم میرے دوش پر
قدم رکھکر بت شکنی کرو پس موافق حکم جناب رسولخدا کے جناب امیر المومنین علی
ابن ابیطالب نے قدم اطہر دوش اقدس پر انحضرت کے رکھے اور مصداق
نور علی نور کے ہوے اور کھڑے ہوکر بتونکو گراتے تھے اور برابر توڑتے جاتے تھے
مقام غور ہے کہ اوس دن یہ حضرات کئی عبادتو نمین مشغول تھے جہاد فرما چکے تھے

۵۱ اثر نی فعل بعض در آنست بود دہم ماہ و در انتہا بعض بعض در بست و ہم ماہ ولادت ۱۲ ق

اور طواف بجالاچکے تھے اور بت شکنی ماہ رمضان مین فرما رہے تھے عجب نہین کہ
روزہ داحی بھی ہو کیونکہ اپنے وطن مین تھے پس جناب رسولخداؐ نے فرمایا ای علیؑ
اسوقت تم اپنے تئین کس حال مین پاتے ہو آنحضرت نے عرض کیا یا رسول اللہ مین
دیکھتا ہون کہ سب حجاب آسمانون کے اوٹھے ہین اور سر میرا عرش الٰہی تک پہونچا ہے
اور جس چیز کو چاہون ہاتھ بڑھا کر اوٹھا سکتا ہون یہ سنکر آنحضرت نے فرمایا اے علیؑ
خوشا حال تمہارا کہ تم کار حق کر رہے ہو یعنے خانہ کعبہ کو اصنام سے پاک وصاف کر رہے ہو
اور خوشا حال میرا کہ مین حق اوٹھائے ہوے ہون یعنے بار امامت و ولایت کو اوٹھائے
تھے پس جب امیر المومنین علیہ السلام تبونکو توڑ کے دوش جناب رسولخداؐ سے اوترے
تو بمقام میزاب ادب سے خاشع و متبسم ہوئے اوسوقت جناب رسولخداؐ نے
سبب تبسم کا دریافت کیا جناب امیر المومنینؑ نے عرض کیا یا رسول اللہ مین اتنی
بلندی سے کودا اور مجھے کچھ صدمہ نہ پہونچا آنحضرت نے فرمایا اے علیؑ جب سید
المرسلینؐ تمکو اوٹھائے اور جبرئیلؑ سا ملک مقرب تمکو اوتارے تو کیونکر صدمہ پہونچتا
حضرات سنا آپنے تتمہ معراج جسمانی جناب رسولخداؐ کا آہ اس مقام پر ذاکر کو یاد آگیا
معراج جسمانی اونکے پارۂ جگر فرزند مظلوم کا جو صحرائے کربلا مین تیر و نیزہ سے متعلق تھا
پس اوس لاش مجروح کو ملائکہ آسمان پنجم پر لیگئے اور پاس مثال امیر المومنینؑ کے
رکھا جسپر نشان ضربت ابن ملجم لعین کا موجود ہے اور ملائکہ یہ دیکھکر جمع ہوے اور
بشدت رونے لگے اور اعلا علیین مین ماتم بپا ہوا اور حوران جنت نے اپنے
منہ پر طمانچے مارے پس ملائکہ اوس لاش کو زمین کربلا پر واپس لائے جبکے سر انور کا
معراج نیزہ پر ہوا تھا اور نیزہ پر تلاوت قرآن مجید کی اسطرح سے کرتا تھا گویا

کلیم اللہؑ کوہ طور پر مناجات کرتے تھے آہ جو سر اقدس حالتِ حیات اور شدتِ
تشنگی مین بکمال ظلم و ستم بدن اطہر سے جدا کیا گیا اور خاک و خون مین آلودہ ہوا
جسکی ریش اقدس سے خون ٹپکتا تھا آہ جب نظر جناب زینبؑ کی اوس سر انور پر
پڑی تو بشدت رونے لگین اور فریاد کرنے لگین بِاَبِیْ مَنْ شَیْبَتُہٗ تَقْطُرُ
بِالدِّمَاءِ فدا ہو باپ میرا اوس شہید راہ خدا پر جسکی ریش اقدس سے خون ٹپکتا ہی
الغرض بعد معراج کے جناب رسولخداؐ کی خدمت مین سوال کیا گیا بِاَیِّ لُغَۃٍ
خَاطَبَکَ رَبُّکَ لَیْلَۃَ الْمِعْرَاجِ کس لغت و زبان سے آپکے پروردگار نے
آپسے شب معراج کلام کیا تھا فَقَالَ خَاطَبَنِیْ بِلُغَۃِ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْطَالِبٍؑ و آنحضرتؐ نے
فرمایا مجھ سے علی بن ابیطالبؑ کی زبان مین کلام کیا پس مین نے بالہام عرض کیا
اے معبود میرے آیا تو نے مجھ سے کلام کیا یا علیؑ نے ارشاد ہوا اے احمدؐ مین مانند
اور چیزونکے نہین ہون نہ لوگونکے ساتھ قیاس ہو سکتا ہون نہ مشابہ اور موصوف
ہو سکتا ہون اون چیزون سے جو مخلوق ہین اے حبیب میرے مین نے تمکو
اپنے نور سے پیدا کیا اور علیؑ کو تمہارے نور سے پیدا کیا پس مین تمہارے اسرار
دل پر مطلع ہوا اور مخلوقات مین سے تمہارے دل مین کسی کو دوست تر علی
بن ابیطالبؑ سے نہین پایا اسلیے مین نے تمسے اونکی زبان مین کلام کیا تاکہ
قلب تمہارا مطمئن ہو مومنین مقام غور ہے کہ خدا و رسول کو کیسا کلام اور لب لہجہ
حضرت علی بن ابیطالبؑ کا مرغوب و پسند تھا کہ مقام خلوت مین اونکی زبان مین
باہم کلام کیا تاکہ لطفِ مزید حاصل ہو اسی طرح اونکے فرزند دلبند کا کلام خدا کو
مرغوب و پسند تھا جبکہ وہ جناب کہین مناجات کرتے تھے تو جانب خدا سے

جواب آتا تھا		
لَبَّیْکَ عَبْدِیْ وَ اَنْتَ فِیْ کَنَفِیْ		وَ کُلُّمَا قُلْتَ قَدْ عَلِمْنَاہُ
اے بندہ میرے مین موجود ہون اور تو میری پناہ مین ہے اور جو کچھ تمنے کہا اوس سے ہم آگاہ ہوے		
صَوْتُکَ تَشْتَاقُہُ مَلَائِکَتِیْ		فَحَسْبُکَ الصَّوْتُ قَدْ سَمِعْنَاہُ
تمھاری آواز کے تو ملائکہ ہمارے مشتاق رہتے ہین بس کافی ہے آواز تمھاری جو ہمنے سُنی ہے۔		
دُعَاکَ عِنْدِیْ یَجُوْلُ فِیْ حُجُبٍ		فَحَسْبُکَ السِّتْرُ قَدْ سَفَرْنَاہُ

اے پیارے ہمارے دعا تمھاری گرد ہمارے حجابہاے قدرت کے پھر رہی ہے
پس ہمنے سراپردہاے عزت وجلال تمھارے سامنے سے اوٹھا دیے ہین کیونکہ
مومنین جس مقبول باری کی آواز حق سبحانہ تعالےٰ کو ایسی مرغوب وپسند ہو اور
وقت مناجات کے ندا آوے کہ تمھاری آوار کے تو ملائکہ ہمارے مشتاق رہتے
ہین ہاے افسوس روز عاشورا صحراے کربلا مین اشقیاے اُمت کلام اوس
فرزند رسول کا نہ سنین اور استہزا کرین اور فریاد رسی نہ کرین جبکہ وہ مظلوم
فرماتے تھے ھَلْ مِنْ ذَآبٍّ یَذُبُّ عَنْ حَرَمِ رَسُوْلِ اللّٰہِ آیا ہے کوئی دفع
کرنے والا کہ شر اعدا کو حرم رسولخدا سے دور کرے آہ عوض فریاد رسی کے
کوفیون نے تیرباران کیئے اور نیزہ اور پتھر اور تلوارون سے ایسا مجروح کیا
کہ خون جاری ہوا اور ناتوان ہوے الغرض جب جناب رسولخدا معراج سے
واپس تشریف لائے تو حالاتِ سموات اور عرش کو اپنے وصی امیرالمومنین سے

بیان فرماتے تھے اور وہ جناب بھی حالات سموات اور عرش کے اسطرح سے
بیان کرتے تھے کہ گویا ہمراہ اونحضرتؐ کے تھے کیونکہ سب حجاب سامنے سے ہٹا
دیے گئے تھے سبحان اللہ مومنین غور کیجئے کہ جب یہ حالات حضرت نے بیان
کیے ہونگے تو انکو سنکر مومنین کسقدر خوش و مسرور ہوے ہونگے اور درود بھیجا ہوگا حضرت
محمد و آل محمد صلی اللہ علیہ و آلہ پر جو درود کہ جناب حوا ام البشر کا ہے جسکے بکثرت
پڑھنے سے حضرت ابراہیم کو خلیل اللہی کا خطاب ہوا اگر واے ہوا شقیاے امت پر کہ
ادنھوں نے آل رسولؐ پر کیا کیا ظلم و ستم کیے آخر بعض کو زہر دیا اور بعض قتل کیا اور
اسپر اکتفا نہین کی اور لباس تک لوٹ لیا اور خیمون مین آگ لگا دی اور اونکے
اہل حرم اور بچونکو اسیر و مقید کیا اور کربلا سے کوفہ اور کوفہ سے شام تک اونٹوں پر
سوار کرکے پھرایا یہانتک کہ سامنے دشمن کے لائے اور وہ شقی دیکھکر خوش و مسرور ہوا
افسوس اعدانے آل رسول کو کمال عداوت درود سے بھی محروم رکھا اور اوسمین
شریک نہین کیا پھر بھی ادعاے اسلام ہے اور ابتک یہ عناد جاری ہے حالانکہ
حقیت اونکی قرآن و احادیث سے بخوبی ثابت ہے غرضکہ جب یزید نے سرانور
امام حسینؑ کا اور اونکے اہل حرم اور بچونکو دیکھا تو بہت خوش و مسرور ہوا اور کلمات
نامناسب کہے یہ سنکر جناب سکینہؑ بیتاب ہوئین وَقَالَتْ یَا یَزِیْدُ لَا تَفْرَحْ بِقَتْلِ
اَبِیْ فَاِنَّہٗ کَانَ عَبْدَ اللّٰہِ تَعَالٰی فَدَعَاہُ اِلَیْہِ فَاَجَابَ وَسَعِدَ بِذٰلِكَ
اور فرمایا اے یزید تو خوش نہو قتل سے میرے باپ کے اسلیے کہ وہ جناب ایک
بندہ خاص خدا کے تھے پس اوسنے اونکو اپنے جوار رحمت مین بلایا اور اونحضرت نے
قبول کیا اور رستگار ہوے وَاَمَّا اَنْتَ یَا یَزِیْدُ لَعْنَۃُ اللّٰہِ عَلَیْكَ فَاسْتَعِدَّ لِلْجَوَابِ

درر الایمان
کن الکمال
...

ہدین

لیکن تو اے یزید نفرین خدا ہو تجھپر اپنے جواب کا مستعد رہ یعنے تجھسے فرد اے قیامت کو سوال اس خون ناحق ریختہ اور ہتک حرمت آل رسول کا کیا جائیگا
اَلَا لَعْنَۃُ اللّٰہِ عَلَی الْقَوْمِ الظَّالِمِیْنَ ۝

مجلس ہشتم

قَالَ الْبَاقِرُ عَلَیْہِ السَّلَامُ اَنَّہٗ وُلِدَتْ فَاطِمَۃُ عَلَیْہَا السَّلَامُ بِمَکَّۃَ بَعْدَ مَبْعَثِ رَسُوْلِ اللّٰہِ بِخَمْسِ سِنِیْنَ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ عِشْرِیْنَ مِنْ جُمَادَی الْاٰخِرَۃِ
بحار الانوار مین منقول ہے فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ جناب فاطمہ زہرا علیہا السلام بیسوین تاریخ ماہ جمادی الثانی کو جمعہ کے دن پانچ برس بعد بعثت جناب رسولخدا کے مکہ مین پیدا ہوئین وَاَبُوْھَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ وَاُمُّھَا خَدِیْجَۃُ بِنْتُ خُوَیْلِدٍ وَاسْمُھَا فَاطِمَۃُ وَکُنْیَتُھَا اُمُّ الْحَسَنِ وَاُمُّ الْحُسَیْنِ وَاُمُّ الْاَئِمَّۃِ اور پدر بزرگوار اونکے حضرت محمد بن عبد اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ ہین اور مادر گرامی اونکی جناب خدیجہ کبری بنت خویلد ہین اور نام اون معظمہ کا فاطمہ ہے اور کنیت اونکی ام الحسن اور ام الحسین اور ام الائمہ ہے وَفِی الْاَمَالِیْ عَنِ الْمُفَضَّلِ بْنِ عُمَرَ اَنَّہٗ قَالَ قُلْتُ لِاَبِیْ عَبْدِ اللّٰہِ عَلَیْہِ السَّلَامُ کَیْفَ کَانَتْ وِلَادَۃُ فَاطِمَۃَ عَلَیْہَا السَّلَامُ اور امالی مین مفضل بن عمر سے روایت کی ہے کہا اونسے مین نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سؤال کیا جناب فاطمہ زہرا علیہا السلام کی ولادت کسطرح ہوئی تھی قَالَ نَعَمْ اِنَّ خَدِیْجَۃَ لَمَّا تَزَوَّجَ بِھَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ ھَجَرَھَا نِسْوَۃُ مَکَّۃَ فَکُنَّ لَا یَدْخُلْنَ عَلَیْھَا وَلَا یُسَلِّمْنَ عَلَیْھَا وَلَا یَتْرُکْنَ اِمْرَاَۃً تَدْخُلُ عَلَیْھَا فرمایا ہان تحقیق کہ جب جناب

ذر اپنیان ... شمع عزا ... (margin note, partly illegible)

رسولخدا صلی اللہ علیہ و آلہ حضرت خدیجہ کبرےٰ کو اپنے عقد مین لائے تو اوسوقت عورات
مکہ نے اونسے ملنا ترک کیا پس اونمین سے کوئی خدیجہ کبریٰ کے پاس نہ جاتی تھی
اور نہ کوئی اونکو سلام کرتی تھی اور نہ کسی عورت کو اونکے پاس جانے دیتی تھین
فَاسْتَوْحَشَتْ لِذٰلِكَ خَدِيْجَةُ الْكُبْرٰى وَكَانَ جَزَعُهَا وَغَمُّهَا حَذَرًا
عَلَيْهِ پس خدیجہ کبرےٰ بسبب اپنی تنہائی کے نہایت پریشان ہوئین اور زیادہ تر
بیقراری اور غم والم اونکو یہ تھا کہ ایسا نہو قریش انحضرت کو کچھ ضرر پہونچائین
فَلَمَّا حَمَلَتْ بِفَاطِمَةَ كَانَتْ تُحَدِّثُهَا مِنْ بَطْنِهَا وَتُصَبِّرُهَا وَكَانَتْ خَدِيْجَةُ
تَكْتُمُ ذٰلِكَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ص پس جب خدیجہ کبریٰ ساتھ فاطمہ زہرا کے حاملہ ہوئین
یعنے بطن مین اونکے قرار پایا تو وہ معصومۂ ہمیشہ اونسے باتین کیا کرتی تھین اور
تسکین دیتی تھین اور خدیجہ کبرےٰ کو اوس کلام سے تشفی ہوتی تھی اور اس امر کو
وہ جناب رسولخدا سے چھپاتی تھین فَدَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ
يَوْمًا فَسَمِعَ خَدِيْجَةَ تُحَدِّثُ فَاطِمَةَ فَقَالَ يَا خَدِيْجَةُ مَنْ تُحَدِّثِيْنَهُ قَالَتْ
يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ الْجَنِيْنُ الَّذِيْ فِيْ بَطْنِيْ پس ایک روز جناب رسولخدا صلی اللہ
علیہ و آلہ گھر مین تشریف لائے سنا کہ خدیجہ فاطمہ سے باتین کرتی ہین انحضرت نے
فرمایا اے خدیجہ تم ابھی کس سے باتین کرتی تھین خدیجہ کبریٰ نے عرض کیا
یا رسول اللہ یہ بچہ جو میرے شکم مین ہے مجھ سے باتین کیا کرتا ہے اور مجھے دلاسا
دیتا ہے قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ يَا خَدِيْجَةُ هٰذَا جَبْرَئِيْلُ يُبَشِّرُنِيْ اَنَّهَا اُنْثٰى وَاَنَّهَا
النَّسَمَةُ الطَّاهِرَةُ الْمَيْمُوْنَةُ جناب رسولخدا نے فرمایا اے خدیجہ یہ بچہ دختر
نیک اختر ہے اور ابھی جبرئیل بحکم خدا میرے پاس آئے اور مجھے بشارت دی

کہ یہ دختر پاک و پاکیزہ اور صاحب برکت و فضیلت ہے وان اللہ تعالے
سیجعل نسلی منہا وسیجعل نسلہا ائمۃ ویجعلہم خلفاء فی ارضہ
بعد انقضاء وحیہ اور تحقیق کہ خداوند عالم عنقریب نسل میری اسکی نسل سے
گردانے گا اور عنقریب نسل سے اوسکی پیشوائے دین ہونگے اور وہ روئے زمین پر
خلفا ہونگے جبکہ مین دنیا سے رحلت کرونگا اور نازل ہونا وحی کا بعد میرے
موقوف ہوجائیگا تو اولاد لو اسکی خلیفہ میرا کریگا فلم یزل خدیجۃ علی ذلک
الی ان حضرت ولادتہا فوجہت الی نساء قریش ان تعالین لتلین
منی ما تلی النساء من النساء پس خدیجہ کبری ہمیشہ اسی طرح سے بسر اوقات کرتی
تھین یہانتک کہ وقت ولادت جناب سیدہ کا قریب پہونچا پس خدیجہ کبری نے
عورات قریش کو کہلا بھیجا کہ اب وقت وضع حمل میرا قریب ہے اور یہ امر بدون
عورتونکے تمام نہین ہوتا ہے اسلیے اسوقت تم میری شرکت کرو فارسلن الیہا
انت عصیتنا ولم تقبلی قولنا وتزوجت محمدا یتیم ابیطالب فقیرا
فلسنا نجیئ ولا نلی من امرک شیئا پس اون عورتون نے جواب مین کہلا بھیجا
کہ تمنے ہمارے خلاف کیا اور ہمارے کہنے پر عمل نہ کیا اور محمد سے کہ وہ یتیم
ابوطالب اور مرد فقیر ہے تمنے عقد کیا اسلیے ہم کسی طرح سے تمہارے گھر مین
نہ آئینگے اور کوئی شریک تمہارا نہو گا فاغتمت لذلک خدیجۃ اذ دخل
علیہا اربع نسوۃ کانہن من نساء بنی ہاشم ففزعت خدیجۃ منہن
یہ سنکر خدیجہ کبرے نہایت مغموم و رنجیدہ ہوئین اور اس فکر مین تھین ناگاہ
چار عورتین داخل ہوئین گویا کہ وہ عورات بنی ہاشم سے تھین پس خدیجہ کبری

اونکو دیکھ کے خوفناک ہوئین فقالت احدیھن لا تحزنی نحن رسل ربك
الیك ونحن اخواتك سارۃ وھذہ اسیۃ بنت مزاحم وھذہ
مریم وھذہ کلثم اخت موسی لنلی منك ما تلی النساء پس ایک نے
اونمین سے کہا تم خوف نہ کرو کہ ہم تمھارے پروردگار کے بھیجے ہین اور ہم سب
تمھاری بہنین ہین مین سارہ ہون اور یہ آسیہ بنت مزاحم اور یہ مریم مادر عیسے
اور یہ کلثم بہن موسیٰ کی ہین ہم تمھاری وہ خدمت کرینگے جو قابلہ کرتی ہین
فجلست واحدۃ منھن عن یمینھا واخری عن یسارھا والثالثۃ
بین یدیھا والرابعۃ من خلفھا پس اونمین سے ایک داہنی طرف اونکے
اور دوسری بائین طرف اور تیسری سامنے اور چوتھی پس پشت اونکے بیٹھی فوضعت
فاطمۃ طاھرۃ مطھرۃ فلما سقطت الی الارض اشرق منھا النور
حتی دخل بیوتات مکۃ پس جناب فاطمہ زہرا پاک وپاکیزہ پیدا ہوئین
جب جناب سیدہ پیدا ہوئین تو اوسوقت ایک نور اوس معصومہ سے ایسا
ساطع ہوا کہ ہر گھر مکہ معظمہ کا اوس نور سے روشن ہوا ولم یبق فی شرق الارض
وغربھا موضع الا اشرق ذلك النور فیہ اور وہ نور تمام عالم مین
منتشر ہوا اور مشرق سے مغرب تک کوئی مقام ایسا نہ تھا کہ اوس نور سے
منور نہوا ہو ثم دخل عشر من الحور العین مع کل واحدۃ منھن
طست وابریق من الجنۃ وفی الابریق ماء الکوثر بعد اسکے دس
حور العین سے داخل ہوئین کہ ہر ایک کے ساتھ ایک طشت وآفتابہ جنت کا
اور ہر آفتابہ مین آب کوثر تھا فتناولتھا المراۃ التی بین یدیھا فغسلتھا

بماءِ الکوثر پس وہ جو ساتھ خدیجہ کبریٰ کے بیٹھی تھین اونھون نے جناب سیدہ کو
اپنی گود مین لیکر آب کوثر سے غسل دیا فاخرجت خرقتین بیضاوین اشدّ
بیاضًا من اللبن واطیب ریحًا من المسک والعنبر فلفتها بواحدۃ
وقنعتها بالثانیۃ پس دو پارچہ سفید بہشتی نکالے کہ وہ دونون سفیدی مین زیادہ
سفید دودھ سے تھے اور خوشبو مین بہتر خوشبوے مشک وعنبر سے تھے پس ایک پارچہ مین
جناب سیدہ کو لپیٹا اور دوسرے کو بطور مقنعہ اوس معصومہ کے سر پر ڈال دیا ثمّ
استنطقتها فنطقت فاطمۃ علیہا السلام بأشھد ان لا الٰہ الا اللہ و
اشھد ان ابی محمدًا رسول اللہ واشھد ان بعلی علیًا سید الاوصیاء
وولدی سادات الاسباط بعد اوسکے اون معظمہ نے فاطمہ زہرا سے کہا اے
معصومہ کچھ کلام کیجیے پس جناب سیدہ گویا ہوئین گواہی دیتی ہوئین کہ کوئی
معبود بجز ذات باری تعالیٰ کے لائق پرستش نہین ہے اور گواہی دیتی ہون تحقیق
کہ پدر بزرگوار میرے جناب محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وآلہ رسول خدا اور سردار انبیا ہین
اور گواہی دیتی ہون مین کہ شوہر میرے علی بن ابیطالب سردار اوصیا ہین اور
فرزند میرے حسنؑ اور حسینؑ سردار اسباط انبیا اور جوانان اہل جنت کے ہین
ثمّ سلّمت علیھنّ ودعت کلّ واحدۃ منھنّ باسمھا واقبلن یضحکن
علیھا وتباشرت الحور العین وبشّر اھل السمٰوات بعضھم بعضًا
بعد اسکے جناب سیدہ نے اون عورتونکو نام بنام سلام کیا اور وہ متبسم ہوئین اور
حور العین نے اظہار خوشی کیا اور اہل آسمان نے بھی اوسوقت ایک دوسرے کو
مبارکبادی دی وحدث فی السماء نور ظاھر لم تره الملائکۃ قبل ذلک

اور آسمان مین ایک نور تابان ایسا ظاہر ہوا کہ قبل اوسکے ملائکہ نے ایسا نور کبھی نہ دیکھا تھا اور اون عورتون نے جناب فاطمہ کو جناب خدیجہ کے سپرد کیا اور کہا کہ لو اس دختر کو کہ یہ پاک و پاکیزہ اور بابرکت ہے خدا نے اسمین اور اسکی نسل مین برکت عطا فرمائی ہے فَتَنَاوَلَتْهَا خَدِيجَةُ الْكُبْرٰى فَرِحَةً وَالْقَمَتْهَا ثَدْيَهَا فَدَرَّ عَلَيْهَا فَكَانَتْ فَاطِمَةُ عَلَيْهَا السَّلَامُ تَنْمِيْ فِي الْيَوْمِ كَمَا يَنْمِي الصَّبِيُّ فِي الشَّهْرِ وَهِيَ تَنْمِيْ فِي الشَّهْرِ كَمَا يَنْمِيْ فِي السَّنَةِ پس خدیجہ کبریٰ نے جناب سیدہ کو اپنی گود مین لیا اور نہایت مسرور ہوکے اوس معصومہ کو دودھ پلایا پس جناب فاطمۂ زہرا ہر روز اسقدر بڑھتی تھین جسقدر اور بچے ایک مہینہ مین بڑھتے ہین اور جناب سیدہ ہر مہینہ مین اسقدر بڑھتی تھین جسقدر اور بچے ایک سال مین بڑھتے ہین اس سرعت سے نشو و نما ہوا غرضکہ جب حدِ بلوغ تک پہونچین تو عقد اونکا حضرت امیر المومنینؑ کے ساتھ ہوا چنانچہ علامہ مجلسی علیہ الرحمہ نے جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے فرمایا اونحضرت نے کہ حق سبحانہ تعالےٰ نے مہر جناب سیدہ کا چہارم حصہ دنیا کو اور بہشت و دوزخ کو مقرر فرمایا ہے تاکہ اپنے محبونکو داخل جنت اور اپنے دشمنونکو داخل جہنم فرمائینگی آور وہ معصومہ صدیقہ کبریٰ ہین اور سب انبیاے گذشتہ اونکی معرفت اور ولایت پر مبعوث ہوے ہین اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے فرمایا اونحضرت نے کہ خدا نے جناب رسولخدا صلے اللہ علیہ وآلہ کو وحی فرمائی کہ مین نے علی مرتضیٰؑ کیطرف سے فاطمۂ زہرا کو پانچوان حصہ دنیا کا اور تیسرا حصہ جنت کا عطا کیا اور اوسکے لیے دنیا مین چار نہرین مہر مین معین کین نہر فرات

اور نہر نیل اور نہر نہروان اور نہر بلخ اور تم فاطمۂ زہرا کو زمین پر پانچسو درہم مہر پر علی مرتضیٰ سے تزویج کرو تاکہ تمہاری امت کے لیے یہ سنت جاری رہے کیون مومنین جس معصومہ کے مہر مین چار نہرین دنیا مین جاری ہون افسوس ہزار افسوس اونکے فرزند مظلوم کو کنارۂ نہر فرات پر اشقیا نے تین دن تک پانی کی ایسی تنگی کی کہ شدتِ تشنگی سے الحرم الحرم اور بچے اونکے فریاد العطش العطش کرتے تھے حالانکہ اونکا حصہ اوس نہر مین زائد تھا

از آب ہم مضائقہ کردند کوفیان	خوش داشتند حرمتِ مہمانِ کربلا
بودند دام و دد ہمہ سیراب و می کید	خاتم ز قحط آب سلیمانِ کربلا
زان تشنگان ہنوز بعیوق میرسد	آوازِ العطش ز بیابانِ کربلا

اور فردوس الاخبار مین جو کتب اہلسنت سے ہے ابن عباس سے روایت کی ہے وہ کہتے ہین کہ جناب رسولخدا نے جناب علی بن ابیطالبؑ سے فرمایا اے علیؑ حق سبحانہ تعالےٰ نے فاطمۂ زہرا کو تمسے ملاء اعلےٰ مین تزویج فرمایا اور تمام زمین اوسکے مہر مین عطا کی ہے پس جو کوئی زمین پر راہ چلے اور وہ تمہارا دشمن ہو وہ زمین پر از روے حرام کے راہ چلتا ہے اور سید علی بن طاؤس علیہ الرحمہ وغیرہ نے ابوسعید خدری سے روایت کی ہے کہ ایک مرتبہ بادشاہ حبش نے ایک چادر زرین جناب رسولخدا کی خدمت مین بطور ہدیہ کے بھیجی آپس اونحضرت نے دیکھکر فرمایا یہ چادر اوس شخص کو دونگا جو خدا اور رسول کو دوست رکھتا ہے اور خدا و رسول اوسکو دوست رکھتے ہین یہ سنکر اصحاب نے اپنی گردنین بلند کین کہ شاید ہم مین سے کسی کو مرحمت فرمائینگے پس جناب رسولخدا نے فرمایا علی بن ابیطالب

کہان ہین یہ سنکر عمار بن یاسر فوراً اونحضرت کے گھر کیطرف گئے اور یہ حال بیان کیا جب
جناب امیر المومنین علی بن ابیطالب تشریف لائے تو جناب رسولخدا نے وہ چادر ان
حضرت کو مرحمت فرمائی اور ارشاد کیا اے علی تمھین اس چادر کے سزاوار ہو پس وہ
جناب اوس چادر کو لیکر طرف بازار کے تشریف لیگئے اور تار تار اوسکے الگ کر کے وہ سب
مہاجرین و انصار کو تقسیم فرما کر جب اپنے گھر مین تشریف لائے تو کوئی چیز اوس چادر کے
ساتھ نہ تھی سب راہ خدا مین دیچکے تھے جب دوسرا دن ہوا تو جناب رسولخدا نے فرمایا
اے علی کل تمکو تین ہزار مثقال طلا ملا ہے اسلیے مین چاہتا ہون مع مہاجرین و انصار کے
تمھارے یہان طعام چاشت تناول کرون اونحضرت نے عرض کیا انشاءاللہ ایسا ہوگا
پس جناب رسولخدا مع مہاجرین و انصار کے تشریف فرما ہوے اور دق الباب کیا
اور حضرت امیر المومنین باہر تشریف لاے جب اونپر نظر پڑی تو پسینہ پیشانی سے بہنے
لگا کیونکہ اونحضرت کے گھر مین کوئی چیز موجود نہ تھی پس جناب رسولخدا مع اصحاب تشریف
بیٹھے اوسوقت جناب امیر المومنین جناب فاطمہ زہرا کے پاس تشریف لیگئے ناگاہ
ایک کاسہ بزرگ روٹیونسے بھرا ہوا دیکھا اور اوسپر ایک پارچہ گوشت بریان رکھا ہوا تھا
کہ اوس سے خوشبو بہتر مشک و عنبر سے آتی تھی پس وہ کاسہ لاکر جناب رسولخدا کے
سامنے رکھا اور اونحضرت نے جناب سیدہ سے پوچھا اے پارۂ جگر یہ کھانا کہان سے
لائین اون معصومہ نے عرض کیا اے پدر بزرگوار پروردگار عالم نے بھیجا ہے تحقیق
کہ خدا جسے چاہتا ہے روزی بےحساب عطا کرتا ہے یہ سنکر جناب رسولخدا نے فرمایا الحمدللہ
کہ خدا نے مجھے دنیا سے نہین اوٹھایا جبتک کہ مین نے اپنی دختر مین وہ نپایا جو زکریا نے
مریم دختر عمران مین پایا یعنے جب حضرت زکریا مریم کے پاس جاتے تھے اور میوہ کیکر

پوچھتے تھے کہ یہ کہاں سے آئے ہین اور مریم کہتی تہین کہ پروردگار عالم نے بھیجا ہے خدا
جسے چاہتا ہے روزی بحساب عطا کرتا ہے سبحان اللہ جس سیدہ عالم کا یہ
مرتبہ ہوا افسوس ہزار افسوس اوس معصومہ پر بعد جناب رسولخدا کے ظلم وستم اشقیائے
امت سے کیا کیا مصائب گذرے آہ اعدا نے تمام حقوق غصب کیے اور درپے اذیت
وآزار ہوے اور دروازہ جلا کر اوس مخدومہ پر گرا دیا جسکے صدمہ سے پہلوے جناب
سیدہ ع شکستہ ہوا اور بچہ شکم مین شہید ہوا اور نامحرم داخل حرم سرا ہوے اور امیر المومنین ع کو
رسن بستہ واسطے بیعت کے طرف مسجد کے لیگئے جب انکار کیا تو آمادہ قتل ہوئے

آن در کہ جبرئیل امین بود خادمش		اہل ستم بہ پہلوے خیر النسا زدند
وانگہ بہر ادب ملک محرمش نبود		کند ندا از مدینہ و در کربلا زدند

آہ اگر مدینہ مین جناب سیدہ ع کا پہلو شکستہ اور بازو ضرب تازیانہ سے متاثر نہوتا تو کربلا مین
جناب زینب ع کو ضرب تازیانہ سے اذیت نہوتی اگر مدینہ مین دروازہ جلا کر نامحرم
حرم سرا مین داخل نہوتے تو کربلا مین اشقیا خیمون مین بے محابا نہ جاتے نہ آگ لگاتے
اگر مدینہ مین امیر المومنین ع کے گلے مین رسن نہ ڈالتے تو کربلا مین سید سجاد ع بیمار کے
گلے مین طوق آہنی نہ پڑتا آہ اگر مدینہ مین ضرب دروازہ سے شاہزادہ محسن علیہ السلام شکم
مادر مین شہید نہوتا تو کربلا مین شاہزادہ علی اصغر اپنے پدر مظلوم کے ہاتھون پر
تیر ستم سے پیاسا ذبح نہوتا اگر مدینہ مین امیر المومنین ع کو مسجد تک بکمال ظلم وستم
نہ لاتے تو کربلا مین ذریت وعترت رسول اسیر و مقید ہوکر بہجوم عام اور بازار کوفہ
وشام مین پھرائے نہ جاتے اور دربار ابن زیاد اور یزید لعین مین نہ لائے جاتے

آن قصہ کہ کس نتواند شنیدنش		یارب بر اہلبیت چہ آمد ز دیدنش

اَلَا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ

مجلس نہم

عَنْ جَابِرٍ عَنْ اَبِیْ عَبْدِ اللّٰهِ عَلَیْهِ السَّلَامُ اَنَّهٗ قَالَ قُلْتُ لَهٗ یَا ابْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ لِمَ سُمِّیَتْ فَاطِمَةُ الزَّهْرَاءَ۔ بحار الانوار وغیرہ مین جابر جعفی سے منقول ہے کہا اونھون مین نے جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ یا ابن رسول اللہ جناب فاطمہ علیہا السلام کو زہرا کیون کہتے ہین فَقَالَ لِاَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی خَلَقَهَا مِنْ نُوْرِ عَظَمَتِهٖ فَلَمَّا اَضَاءَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ بِنُوْرِهَا غَشِیَتْ اَبْصَارَ الْمَلٰٓئِکَةِ پس مجھ سے فرمایا کہ سبب زہرا کہنے کا یہ ہے کہ خداوند عالم نے اوس معظمہ کو اپنے نور عظمت وجلال سے خلق فرمایا ہے اور جب نور کو اوس معظمہ کے پیدا کیا تو اوسوقت ساتون آسمان اور زمین اوس نور سے ایسے روشن ہوے کہ بسبب چمک اوس نور کے آنکھین فرشتون کی خیرگی کرنے لگین فَخَرَّتِ الْمَلٰٓئِکَةُ لِلّٰهِ سَاجِدِیْنَ وَقَالُوْا اِلٰهَنَا وَسَیِّدَنَا مَا هٰذَا النُّوْرُ پس فرشتون نے سرونکو سجدے کے لیے جھکا دیا اور سجدہ خالق بجالائے اور عرض کیا خداوندا یہ نور کیا ہے فَاَوْحَی اللّٰهُ تَعَالٰی اِلَیْهِمْ یَا مَلٰٓئِکَتِیْ هٰذَا نُوْرٌ مِّنْ نُّوْرِیْ اَسْکَنْتُهٗ فِیْ سَمٰوٰتِیْ خَلَقْتُهٗ مِنْ عَظَمَتِیْ خداوندعالم نے وحی کی اے ملائکہ میرے یہ وہ نور ہے جسکو ہمنے اپنے نور سے خلق کیا ہے اور درمیان آسمانونکے اسے ساکن کیا ہے ہمنے اس نور کو اپنی عظمت وجلال سے پیدا کیا ہے وَاُخْرِجُهٗ مِنْ صُلْبِ نَبِیٍّ مِّنْ اَنْبِیَآئِیْ اُفَضِّلُهٗ عَلٰی جَمِیْعِ الْاَنْبِیَآءِ اے ملائکہ ہم اس نور کو صلب سے ایک اپنے نبی کی باہر لائینگے اور اوس نبی کو ہمنے سب انبیا سے افضل کیا ہے

وَاَخْرَجَ مِنْ ذٰلِكَ النُّوْرِ اَئِمَّةً يَقُوْمُوْنَ بِاَمْرِيْ يَهْدُوْنَ اِلٰى خَلْقِيْ وَاَجْعَلُهُمْ خُلَفَائِيْ فِيْ اَرْضِيْ بَعْدَ اِنْقِضَاءِ وَحْيِيْ اور اوس نور سے پیدا کرینگے ہم کئی امام اور پیشوائے دین کہ وہ سب ہمارے حکم کے تابع ہونگے اور خلق کو ہدایت کرینگے اور اونکو روے زمین پر اپنے خلفا گردانونگا بعد موقوف ہونے ہماری وحی کے ۔ عَنِ ابْنِ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمِ الثَّقَفِيِّ اَنَّهٗ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ اور علل الشرائع مین روایت کی ہے ابن محمد بن مسلم ثقفی سے کہا اوس مین نے جناب امام محمد باقر علیہ السلام سے سنا ہے اَنَّهٗ يَقُوْلُ اِنَّ فَاطِمَةَ تَقِفُ عَلٰى بَابِ جَهَنَّمَ فَاِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيٰمَةِ كُتِبَ بَيْنَ عَيْنَيْ كُلِّ رَجُلٍ مُؤْمِنٌ اَوْ كَافِرٌ کہ وہ جناب فرماتے تھے جب جناب فاطمہ زہرا بروز قیامت دروازۂ جہنم پر کھڑی ہونگی اور پیشانی پر ہر شخص کے لفظ مومن یا کافر لکھا ہوگا فَيُؤْمَرُ بِرَجُلٍ قَدْ اَكْثَرَتْ ذُنُوْبُهٗ اِلَى النَّارِ فَتَقْرَاُ فَاطِمَةُ عَلَيْهَا السَّلَامُ بَيْنَ عَيْنَيْهِ مُحِبًّا پس ایک شخص کو کہ اوسنے گناہ بہت کئے ہونگے حکم ہوگا کہ اسکو داخل جہنم کرو پس فرشتے اوس بندہ کو لیجائینگے جب وہ دروازۂ جہنم پر پہونچے گا تو جناب فاطمہ زہرا علیہا السلام دیکھین گی کہ پیشانی پر اوسکی لکھا ہے کہ یہ محب ہے فَتَقُوْلُ اِلٰهِيْ وَسَيِّدِيْ سَمَّيْتَنِيْ فَاطِمَةَ وَفَطَمْتَ بِيْ مِنَ النَّارِ مَنْ تَوَلَّانِيْ وَذُرِّيَّتِيْ وَوَعْدُكَ الْحَقُّ وَاَنْتَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ اوسوقت وہ شفیعۂ روز جزا درگاہ خدا مین عرض کرینگی کہ اے سید و مالک میرے تونے نام میرا فاطمہ رکھا ہے اور میری خاطر سے نار جہنم سے باز رہنے والے ہین وہ جو مجھے اور میری ذریت کو دوست رکھین گے اور وعدہ تیرا سچ ہے اور تو کبھی اپنے

وعدہ کے خلاف نہین کرتا ہے فیقول اللہ عز وجل صدقتِ یا فاطمۃ انی سمیتکِ فاطمۃ وفطمت بک من احبکِ وتولاکِ واحب ذریتکِ ووعدی الحق وانا لا اخلف المیعاد پس درگاہ خدا سے ارشاد ہوگا ای فاطمہ تمنے سچ کہا کہ ہمنے نام تمہارا فاطمہ رکھا ہے اور تمہاری خاطر سے ہمنے آتش دوزخ سے اوسکو باز رکھا جو تمسے اور تمہاری ذریت سے محبت رکھے اور وعدہ میرا حق ہے اور مین خلاف اپنے وعدہ کے نہین کرتا ہون وانما امرت لعبدی ھذا الی النار لتشفعی فیہ فاشفعکِ اور اس بندہ کے لیے جو مین نے حکم نار کا کیا وہ اسلیے تھا تاکہ تم اسکی شفاعت کرو اور مین تمہاری شفاعت کو اسکے بارہ مین قبول کرون لیتبین علی ملائکتی وانبیائی ورسلی واہل الموقف موقفکِ ومکانکِ عندی تاکہ ظاہر ہو اور دیکھین فرشتے اور انبیاے سلف اور رسول اور اہل محشر رتبہ تمہارا جو میرے نزدیک ہے فمن قرأت بین عینیہ مؤمنا فخذی بیدہ وادخلیہ الجنۃ پس جسکی پیشانی پر مؤمن لکھا ہو تو بے تامل تم اوسکو لیکر داخل بہشت کرو وعن ابی عبد اللہ علیہ السلام انہ قال لفاطمۃ علیہا السلام تسعۃ اسماءٍ عند اللہ عز وجل فاطمۃ والصدیقۃ والمبارکۃ والطاہرۃ والزکیۃ والراضیۃ والمرضیۃ والمحدثۃ والزہراء اور امالی اور خصال وغیرہ مین حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ اونحضرت نے فرمایا جناب سیدہ کے نو نام نزدیک خدا کے ہین فاطمہ اور صدیقہ اور مبارکہ اور طاہرہ اور زکیہ اور راضیہ اور مرضیہ اور محدثہ اور زہرا فقال لِے اتدری ای شیٔ تفسیر فاطمۃ قلت اخبرنی یا سیدی قال فطمت من الشر

ثم قال لولا امیر المؤمنین تزوجہا لما کان لہا کفو الی یوم القیمۃ علی وجہ الارض آدم فمن دونہ راوی کہتا ہے بعد اسکے مجھسے فرمایا آیا تو جانتا ہے کہ معنے فاطمہ کے کیا ہین مین نے عرض کیا اے آقا میرے مجھے آگاہ کیجئے آنحضرت نے فرمایا معنے فاطمہ کے یہ ہین کہ وہ معصومہ ہر بدی سے پاک و پاکیزہ ہین بعد اسکے فرمایا اگر جناب امیر المؤمنین علی بن ابیطالبؑ اونکے شوہر نہوتے تو کوئی اونکا کفو اور ہمسر نہ تھا اور کوئی شخص ابتدائے خلقت آدم سے قیامت تک ایسا نہ تھا جس سے عقد اونکا ہوتا مؤمنین اس حدیث سے بھی ہمارے علمانے استدلال کیا ہے افضلیت جناب امیر المؤمنینؑ اور جناب سیدہ پر اور ثابت کیا ہے کہ جناب سیدہ بھی مثل جناب امیر المؤمنینؑ کے افضل ہین تمام انبیائے سلف سے وعن حسن بن یزید انہ قال قلت لابی عبد اللہ علیہ السلام یا بی انت و امی لم سمیت فاطمۃ الزہراءؑ اور بحار الانوار مین حسن بن یزید سے منقول ہے وہ کہتا ہے کہ مین نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا یا ابن رسول اللہ فدا ہون آپ پر مان باپ میرے جناب فاطمہ علیہا السلام کو زہرا کیون کہتے ہین قال لان لہا فی الجنۃ قبۃ من یاقوت احمر ارتفاعہا فی الھواء مسیرۃ سنۃ معلقۃ بقدرۃ اللہ لا علاقۃ لہا من فوقہا ولا دعامۃ لہا من تحتہا فرمایا مجھسے کہ جناب فاطمہ کو زہرا اسلیے کہتے ہین کہ اوس معصومہ کا ایک محل جنت مین ہے کہ وہ یاقوت سرخ کا ہے اور وہ محل بمسافت ایک سالہ راہ کے زمین جنت سے بلند ہے اور درمیان ہوا کے بقدرت خدا معلق ہے نہ کسی علاقہ سے آویزان ہے اور نہ کسی ستون پر رکھا ہوا ہے

وَلَهَا مِائَۃُ اَلْفِ بَابٍ وَعَلٰی کُلِّ بَابٍ اَلْفٌ مِنَ الْمَلٰٓئِکَۃِ یَرَاھَا اَھْلُ الْجَنَّۃِ
کَمَا یَرَا اَحَدُکُمُ الْکَوْکَبَ الدُّرِّیَّ الزَّاھِرَ فِیْ اُفُقِ السَّمَآءِ اور اوس محل کے لاکھ
دروازے ہین اور ہر دروازہ پر اوسکے ہزار فرشتے دربان ہین اہل جنت اوسکی طرف
نگاہ کرتے ہین وہ محل ایسا نورانی نظر آتا ہے کہ جسطرح اہل زمین کو ستارہ درخشان
آسمان پر روشن نظر آتا ہے فَیَقُوْلُوْنَ ھٰذِہِ الزَّھْرَآءُ لِفَاطِمَۃَ پس اہل جنت
اوسکو دیکھکر کہتے ہین کہ وہ محل کہ زہرا یعنے روشن نظر آتا ہے مالک اسکی جناب فاطمہ
زہرا ہین پس جناب سیدہ کا اسم مبارک بھی بسبب اوس مکان کے زہرا مشہور ہے
وَفِی الْبِحَارِ عَنْ صَحِیْحِ الدَّارِ قُطْنِیْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ص اَمَرَ بِقَطْعِ لِصٍّ فَقَالَ اللِّصُّ
یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَدَّمْتُہٗ فِی الْاِسْلَامِ وَتَاْمُرُہٗ بِالْقَطْعِ فَقَالَ لَوْ کَانَتْ اِبْنَتِیْ
فَاطِمَۃُ اور بحار الانوار مین صحیح دار قطنی سے کہ کتب اہلسنت وجماعت سے ہے
منقول ہے کہ ایک مرتبہ جناب رسولخدا صلے اللہ علیہ وآلہ نے ایک سارق کے
ہاتھ قطع کرنے کا حکم دیا پس اوس سارق نے عرض کیا یا رسول اللہ مین نے
ان ہاتھونکو طرف بیعت اسلام کے بڑہایا ہے اور آپ انکے قطع کا حکم دیتے ہین
آنحضرت نے فرمایا حکم خدا کا جاری ہونا ضرور ہے اگرچہ میری بیٹی فاطمہ زہرا بھی ہو
فَسَمِعَتْ فَاطِمَۃُ فَحَزِنَتْ فَنَزَلَ جَبْرَئِیْلُ بِقَوْلِہٖ تَعَالٰی لَئِنْ اَشْرَکْتَ
لَیَحْبَطَنَّ عَمَلُکَ فَحَزِنَ رَسُوْلُ اللّٰہِ فَنَزَلَ لَوْ کَانَ فِیْہِمَا اٰلِھَۃٌ اِلَّا اللّٰہُ لَفَسَدَتَا
پس جب یہ کلام آنحضرت کا جناب سیدہ نے سنا تو محزون وغمگین ہوئین کہ حضرت نے
ایسے محل پر میرا ذکر کیون فرمایا فوراً جبرئیل نازل ہوے اور یہ آیت لائے کہ اگر
آپ اَلْعِیَاذُ بِاللّٰہِ شرک کرینگے تو آپکے اعمال حبط ہوجائینگے یہ سنکر آنحضرت کو

رنج وملال ہوا فوراً جبرئیلؑ نازل ہوے اور یہ آیہ لائے کہ اگر سواے خدا کے
درمیان آسمان وزمین کے کوئی اور خدا ہوتا تو ہر آئینہ وہ دونون فاسد ہوجاتے
فَتَعَجَّبَ النَّبِیُّ مِنْ ذٰلِکَ فَنَزَلَ جِبْرَئِیْلُ وَقَالَ کَانَتْ فَاطِمَۃُ حَزِنَتْ
مِنْ قَوْلِکَ ھٰذِہِ الْاَبْیَاتُ لِمُوَافَقَتِھَا لِتَرْضٰی پس جناب رسولخدا کو اس سے
تعجب ہوا پھر جبرئیلؑ نازل ہوے اور عرض کیا چونکہ آپکے اوس کلمہ کے فرمانے سے
جناب فاطمۂ زہراؑ کو رنج ہوا تھا اسلیے خداوند عالم نے موافق اوس کلام کے
یہ آیات نازل کیے تاکہ وہ راضی ہون اور باعث اونکی تسکین کا ہو حضرات
سنا آپنے کہ درگاہ خدا مین کیا مرتبہ ہے جناب سیدۂ عالم کا اور جناب باری کو
کسقدر خاطرداری اوس معصومہ کی منظور ہے اور کس عنوان خاص سے تسکین دی
مگر افسوس ہے کہ بعد جناب رسولخداؐ کے اشقیاے امت نے اوس معصومہ کو
کیسی کیسی اذیت وتکلیف دی اور رنجیدہ کیا یہانتک کہ دروازہ جلا کر نامحرم
اندر حرم سرا کے داخل ہوے اور ضربت دروازہ سے شاہزادہ محسنؑ کو شکم اطہر مین
شہید کیا جسکے صدمہ سے پچھتر دن یا پچانوے روز سے زیادہ زندہ نہ رہین اور
درد پہلو شدید ہوا اور مفارقت مین اپنے پدر بزرگوار کے روتے روتے انتقال
کیا افسوس آخر اثر اوس آتش ظلم وستم کا کربلا تک پہونچا یہانتک کہ اشقیاے
کوفہ نے امام حسین علیہ السلام کو مہمان بلا کر صحراے کربلا مین بحکم ابن زیاد کے
مع اصحاب واقربا تین دن کا بھوکا پیاسا شہید کیا اور خیمہ ہاے حرم محترم کو
آگ لگائی اور دختران فاطمۂ زہراؑ کو سر برہنہ بے مقنعہ وچادر کربلا سے کوفہ اور
کوفہ سے شام تک اونٹون پر پھرایا اور کبھی اشقیا مثل بندیان ترک وروم کے

طرف صحرا کے لیے پھرتے تھے کبھی شہر وںمین ہجوم عام مین پھراتے تھے اور یہ حالت
اون بیکسونکی اعداے دین کو کافی نہوئی بلکہ شہر دمشق مین ایسے مکان مین
مقید کیا تھا جسمین بسبب دن کی دہوپ اور رات کی شبنم کے اون بیکسونکو
یہ اذیت پہونچی تھی کہ پوست چہرونکے متغیر ہو گئے تھے اور اوس مدت قید مین
کوئی آب و طعام کی خبر گیری بھی نہ کرتا تھا بلکہ بنی امیہ چاہتے تھے کہ عترت رسول
بھوک پیاس ہی سے ہلاک ہوجاے الا لعنۃ اللہ علی القوم الظالمین

مجلس دہم

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّہٗ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ اِنَّ فَاطِمَۃَ
الزَّھْرَاءَ ابْنَتِیْ سَیِّدَۃُ نِسَاءِ الْعَالَمِیْنَ الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ بحار الانوار
وغیرہ مین عبد اللہ بن عباس سے منقول ہے کہ کہا اونھون نے فرمایا جناب رسولخدا
صلی اللہ علیہ وآلہ نے بہ تحقیق کہ فاطمہ زہرا بیٹی میری سردار ہے عورات عالمین
اولین و آخرین کی وَھِیَ بَضْعَۃٌ مِّنِّیْ وَھِیَ نُوْرُ عَیْنِیْ وَھِیَ ثَمَرَۃُ فُؤَادِیْ وَھِیَ
رُوْحِیْ وَھِیَ الْحَوْرَاءُ الْاِنْسِیَّۃُ اور وہ ایک ٹکڑا ہے میرے بدن سے اور وہ
نور ہے میری آنکھونکا اور میوہ ہے میرے دلکا اور وہ حور انسیہ ہے مَتٰی قَامَتْ
فِیْ مِحْرَابِھَا بَیْنَ یَدَیْ رَبِّھَا جَلَّ جَلَالُہٗ زَھَرَ نُوْرُھَا لِمَلٰٓئِکَۃِ السَّمَاءِ
کَمَا یَزْھَرُ نُوْرُ الْکَوَاکِبِ لِاَھْلِ الْاَرْضِ جب وہ محراب عبادت مین عبادت کے
لیے سامنے اپنے پروردگار کے کھڑی ہوتی ہے تو اوس وقت ایک نور چہرے سے
اوسکے ملائکہ آسمان کے لیے ایسا روشن ہوتا ہے جسطرح اہل زمین کے لیے
نور ستارونکا چمکتا ہے وَیَقُوْلُ اللّٰہُ تَعَالٰی لِمَلٰٓئِکَتِہٖ اُنْظُرُوْا اِلٰی اَمَتِیْ

مطبوعہ ۵۸
بہ شکل انسان
۱۲ ق

سَبَّدَۃَ اِمَائِی قَائِمَۃٌ بَیْنَ یَدَیَّ تَرْتَعِدُ فَرَائِصُھَا مِنْ خِیفَتِی وَقَدْ
اَقْبَلَتْ بِقَلْبِھَا عَلٰی عِبَادَتِی اور خدا وند عالم فرماتا ہے اپنے فرشتون سے
کہ دیکھو تم کنیز خاص میری جو سردار ہے میری کنیزونکی کسطرح سے بحضور قلب میرے
سامنے کھڑی ہے اور اعضا اسکے میرے خوف سے کانپتے ہین فَاشْھَدُ کُمْ
اَنِّی قَدْ اٰمَنْتُ شِیْعَتَھَا مِنَ النَّارِ ثُمَّ قَالَ اِنِّی لَمَّا رَاَیْتُ ابْنَتِیْ فَاطِمَۃَ
ذَکَرْتُ مَا یُصْنَعُ بِھَا بَعْدِیْ پس اے ملائکہ مین تمکو گواہ کرتا ہون مین نے
امن و امان دی شیعیانِ فاطمہؑ کو آتش دوزخ سے بعد اسکے جناب رسولخدا نے
فرمایا بہ تحقیق کہ جب مین نے فاطمہؑ کو دیکھا تو اسوقت مجھے یاد آئین وہ مصیبتیں جو
بعد میرے اسپر ہونگی کَاَنِّیْ بِھَا وَقَدْ اُدْخِلَ الذُّلُّ بَیْتَھَا وَانْتُھِکَتْ حُرْمَتُھَا
وَغُصِبَ حَقُّھَا وَکُسِرَ جَنْبُھَا وَاُسْقِطَ جَنِیْنُھَا وَھِیَ تُنَادِیْ وَااَبَتَاہُ
وَتَسْتَغِیْثُ فَلَا تُغَاثُ گویا وہ وقت میرے پیش نظر ہے کہ اشقیای امت نے
اسے ایسا ذلیل جانا ہے کہ بیخوف گھر مین اسکے بے اجازت داخل ہوے ہین
اور کسی نے پاس اسکی حرمت کا نہ کیا اور حق اسکا غصب کیا اور دروازہ
پہلو پر اسکے اس زور سے گرا دیا ہے کہ پہلو اسکا ٹوٹ گیا اور صدمہ سے اسکے
بچہ شکم مین اسکے شہید ہوگیا ہے اور وہ اوس حالت مین روتی ہے اور مجھے
وَااَبَتَاہُ کہکے پکارتی ہے اور استغاثہ و فریاد کرتی ہے لیکن کوئی اسکی فریاد کو
نہین پہونچتا ہے فَلَا تَزَالُ بَعْدِیْ مَحْزُوْنَۃً مَکْرُوْبَۃً بَاکِیَۃً تَتَذَکَّرُ
اِنْقِطَاعَ الْوَحْیِ عَنْ بَیْتِھَا مَرَّۃً وَّتَتَذَکَّرُ فِرَاقِیْ اُخْرٰی پس بعد میرے وہ
اسی طرح دن و رات محزون و مغموم ہے اور ہر وقت روتی ہے کبھی اسپر

روتی ہے کہ افسوس میرے گھر سے آنا وحی کا موقوف ہوگیا اور کبھی میری مفارقت پر
بیقرار ہوتی ہے اور کبھی اپنی مذلت پر روتی ہے اور یاد کرتی ہے اوس عزت و حرمت کو
جو سامنے میرے اسکے لیے تھی تو یبتدی بھا الوجع فیبعث اللہ تعالیٰ الیھا
مریم بنت عمران تمرضھا و تونسھا فی علتھا بعد اسکے درد پہلوے شکستہ نے
اسکے شدت کی ہے اور اوس حالت درد مین حق سبحانہ تعالےٰ نے مریم دختر
عمران کو واسطے بیمارداری کے بھیجا ہے اور وہ اوس شدت مرض مین اوسکی
مونس ہے فتقول یارب انی قد سئمت من الحیوٰة و تبرمت باھل
الدنیا فالحقنی بابی فیلحقھا اللہ تعالیٰ بی پس اوس حالت کرب مین درگاہ
خدا مین عرض کرتی ہے کہ اے پروردگار میرے اب مجھے دنیا سے اوٹھا لے
اور مجھے میرے باپ سے ملا دے کہ مین اب زندگی سے سیر ہو چکی ہون او راہل
دنیا سے بیزار ہون پس حق سبحانہ تعالےٰ دعا اوسکی قبول کریگا اور اوسکو مجھ سے
ملائیگا فتقدم علی محزونة مکروبة مغمومة مغصوبة مقتولة فاقول
عند ذلک اللھم العن من ظلمھا و عاقب من غصبھا و ذلل من اذلھا
و خلد فی نارک من ضرب جنبھا حتی القت ولدھا فتقول الملائکة
عند ذلک امین پس وہ ملیگی مجھ سے مغموم و محزون و رانحالیکہ حق اوسکا
غصب کیا گیا ہوگا اور اوسے شہید کیا ہوگا پس اوسوقت مین یہ حال دیکھکر
درگاہ خدا مین عرض کرونگا خداوندا تو اپنی رحمت سے دور کر اوسکو جسنے میری
بیٹی پر ظلم کیا ہے اور عذاب سخت مین اوسکو گرفتار کر جسنے حق اوسکا بعد میرے
غصب کیا اور ذلیل و رسوا کر تو آج اوس شقی کو جسنے اوسکو بعد میرے ذلیل کیا

اور داخل نار کر تو اوسکو جسنے اوسکے پہلو پر صدمہ پہونچایا یہانتک کہ فرزند اوسکا شہید ہوگیا پس جب مین یہ دعا کرونگا تو اوسوقت فرشتے آمین کہین گے مومنین جو کچھ کہ مخبر صادقؐ نے قبل اپنی وفات کے خبر دی تھی بعد اونحضرتؐ کے وہی ظلم و ستم واقع ہوا کہ بعد وفات جناب رسولخداؐ کے اعدا نے جناب سیدہؑ کو طرح طرح کی تکلیف دی اور وہ معصومہؑ جبتک کہ زندہ رہین ہمیشہ اونپر نفرین کرتی رہین اور کبھی اونسے بات نہ کی یہانتک کہ اس دار دنیا سے انتقال فرمایا آہ جناب فاطمہؑ زہرا کو شدت درد پہلو اور مفارقت رسولخداؐ مین کسی وقت تسکین نہ تھی بلکہ ہر وقت رویا کرتی تھین۔

وَتَقُوْلُ وَا اَبَتَاہُ زَالَتْ قُوَّتِیْ	وَفَقَدْتُ بَعْدَكَ كَافِلًا وَمُوَالِيًا
صُبَّتْ عَلَیَّ مَصَائِبٌ لَوْاَنَّهَا	صُبَّتْ عَلَى الْاَيَّامِ صِرْنَ لَيَالِيًا

اور فرماتی تھین اے بابا مفارقت مین آپکی قوت اس شیفتۂ دیدار کی جا چکی ہی اور اب کوئی بعد آپکے میرا کفیل و مددگار نہین ہے اور بعد آپکے مجھپر وہ مصیبتین پڑین کہ اگر یہ مصائب دنون پر پڑتے تو وہ مثل راتونکے تیرہ و تاریک ہو جاتے اور سُلیم بن قیس ہلالی علیہ الرحمہ وغیرہ نے جناب سلمان فارسیؓ سے یون روایت کی ہے جسکا حاصل یہ ہے کہ جب اشقیاے اُمت غصب خلافت کر چکے اوسپر بھی راضی نہوئے اور چاہا فدک کو بھی جناب فاطمہؑ زہرا سے غصب کرین اور فدک قلعۂ چند تھے اور جناب رسولخداؐ بغیر جہاد کے اوسپر قابض ہوے تھے اور حق سبحانہ تعالے نے حکم فرمایا تھا وَاٰتِ ذَاالْقُرْبٰی حَقَّهٗ اپنے صاحب قرابتکو حق اونکا دیدو اور جبرئیلؑ نے عرض کیا تھا کہ حق سبحانہ تعالے فرماتا ہے فدک

ذکر جناب سیدۂ نسا بعد وفات

فاطمہ زہرا کو دیدو کہ روز قیامت تک اونکے اور اونکی اولاد کے ملک مین ہے
پس اونحضرت نے بحکم خدا فدک جناب فاطمہ زہرا کو دیدیا اور اون معصومہ
کیطرف سے اونکے کارکنونکے تصرف مین رہا یہانتک کہ جناب رسولخداؐ نے
رحلت فرمائی پس ابوبکر اور عمر نے آپسمین مشورہ کیا کہ فدک کی آمدنی بہت ہی
اگر یہ اہل بیت رسالت کے تصرف مین رہیگا تو اونکے علم وفضل اور جلالت قدر
اور استحقاق خلافت مین جسکے وہ مستحق ہین معین ہوگا اور لوگ اونکی طرف
میلان کرینگے پس منافقون نے ملکر یہ حدیث وضع کی اور جناب رسولخداؐ پر
اتہام کیا نَحْنُ مَعَاشِرُ الاَنْبِیَاءِ لَانُوْرِثُ مَاتَرَکْنَاہُ صَدَقَۃٌ ہم گروہ انبیا
کوئی چیز میراث نہین چھوڑتے اور ہمارے بعد جو کچھ ہمسے باقی رہے وہ مسلمانونکے
لیے صدقہ ہے حالانکہ حق سبحانہ تعالیٰ قرآن مجید مین فرماتا ہے وَوَرِثَ
سُلَیْمَانُ دَاوٗدَ اور وارث ہوے سلیمانؑ اپنے باپ داؤدؑ پیغمبر کے اور
حضرت زکریاؑ نے درگاہ خدا مین وارث کے لیے دعا کی جسکی خبر خداوند عالم نے
قرآن مجید مین دی ہے فَہَبْ لِیْ مِنْ لَّدُنْکَ وَلِیًّا یَّرِثُنِیْ وَیَرِثُ مِنْ اٰلِ
یَعْقُوْبَ یعنی مجھے عطا کر اپنی درگاہ سے ایک ولی جو میرا وارث ہوا ور وارث ہو
آل یعقوبؑ مین پس اون منافقون نے لوگونکو بھیجکر فدک سے عاملونکو ہٹا دیا
جب یہ خبر جناب فاطمہ زہرا کو پہونچی تو ہمراہ عورات بنی ہاشم کے ابوبکر کے
پاس تشریف لائین اور فرمایا اب تو یہ چاہتا ہے کہ فدک جو میرے پدر بزرگوار نے
مجھے بحکم خدا دیا ہے وہ بھی چھین لے اور جناب رسولخداؐ نے اپنی اولاد کے لیے
سواے اسکے اور کوئی چیز نہین چھوڑی ہے کیا تو نے نہین سنا ہے کہ اونحضرت نے

فرمایا ہے ہر شخص کی حرمت کی رعایت اوسکی اولاد مین رکھنی چاہیئے پس ابوبکر نے
بخوف طعن و تشنیع مردم کے چاہا نامہ لکھے اور فدک اون معصومہ کو واپس دیدے
اوسوقت عمر نے کہا جبتک فاطمہؑ گواہ نہ لائین نامہ نہ لکھنا یہ سنکر جناب سیدہؑ نے
فرمایا اسلام مین شہادت مدعی سے طلب کرنی چاہیئے اور مین فدک پر متصرف
ہون اور تو چاہتا ہے مجھ سے لیلے پس تجھے لازم ہے کہ گواہ پیش کرے یہ سنکر
عمر نے کہا جبتک کہ گواہ نہ لاؤگی ہم ہرگز فدک نہ دینگے پس جناب سیدہؑ حضرت
امیرالمؤمنین اصدق الصادقین علی بن ابیطالبؑ اور شاہزادہ کونین جناب حسنینؑ
سرداران جوانان اہل جنت اور اُمّ ایمن امین و معتمد کو معرض شہادت مین
لائین اوسوقت عمر نے کہا علیؑ کی گواہی کا اعتبار نہین ہے کیونکہ وہ اپنے اور
اپنے فرزندونکے نفع کے لیئے گواہی دینگے اور حسنینؑ کم سن ہین اور اُمّ ایمن
زن عجمیہ ہے اُنکی گواہی معتبر نہین ہے اور بنابر دوسری روایت کے ابوبکر نے
نامہ لکھکر جناب سیدہؑ کو دیا اور عمر نے چھین لیا اور اوسپر تھوکا اور ریزہ ریزہ کر کے
پھینکدیا اون معصومہؑ نے فرمایا جسطرح تو نے میرا نامہ چاک کیا اسیطرح تیرا
شکم خدا چاک کریگا بقولے یہ وہ ہبہ نامہ تھا جو جناب رسول خداؐ نے فدک کے
بارہ مین تحریر فرما کر جناب سیدہ کو مرحمت کیا تھا اور وہ معصومہ بنا بر حجت اور
سند کے ساتھ لائی تھین اور عمر نے ہاتھ سے لیکر اوسپر تھوکا اور پارہ پارہ کر کے
پھینکدیا پس جناب سیدہؑ نے اون منافقونپر اتمام حجت خدا کے واسطے کی
اور سب لوگونپر اون دشمنونکے کفر و نفاق ظاہر کرنے کے لیے ایک خطبہ نہایت
فصیح و بلیغ ادا فرمایا اور اوامر و نواہی حق تعالےٰ کو اونکے واسطے بیان کیا

حاشیہ: نہایت عمدہ … بسند معتبر … منہاج الدین … بسم … [illegible]

اوراون اشقیا کو عذاب خدا سے ڈرایا اور حجتہاے ثانی فدک کے بارہین اون
لوگونپر القا فرمائین اور جو کچھ اون معصومہ نے ارشاد کیا سب مہاجرین وانصار نے
جو وہان حاضر تھے اوسکی تصدیق کی بعد اسکے جناب سیدہؑ نے حاضرین سے گواہی
طلب کی کہ جناب رسولخداؐ نے میرے حق مین فرمایا ہے فَاطِمَۃُ بَضْعَۃٌ مِّنِّی
مَنْ اٰذٰھَا فَقَدْ اٰذَانِیْ وَمَنْ اٰذَانِیْ فَقَدْ اٰذَی اللّٰہَ فاطمہ زہرا پارہ بدن ہے
میری جسنے اوسے ایذا دی اوسنے مجھے ایذا دی اور جسنے مجھے ایذا دی اوسنے خدا کو
ایذا دی پس سب مہاجرین وانصار نے اس کلام کی حقیت پر بھی تصدیق کی اور
کہا بیشک ہمنے زبان رسولخداؐ سے سنا ہے اوسوقت جناب سیدہؑ نے فرمایا تم لوگ
گواہ رہنا کہ ابوبکر اور عمر نے مجھے اذیت دی ہے بس اونپر نفرین ثابت کر کے اس
آیہ کی تلاوت فرمائی اِنَّ الَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ لَعَنَھُمُ اللّٰہُ فِی
الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ وَاَعَدَّ لَھُمْ عَذَابًا مُّھِیْنًا تحقیق کہ جو لوگ ایذا دیتے ہین
خدا اور اوسکے رسول کو اونپر نفرین خدا ہے دنیا و آخرت مین اور اونکے لیے
عذاب سخت اور ذلیل و خوار کنندہ مہیا ہے بعد اسکے محزون و مغموم طرف گھر کے
تشریف لائین وہ انکا لیکہ اذیت و آزار رسیدہ او وصدمۂ ضربت دروازہ سے
بیمار تھین چنانچہ ابن عباس کہتے ہین کہ جب مرض جناب فاطمہ زہراؑ کا شدید ہوا
تو ایک دن حضرت امیرالمومنین علیہ السلام سے وصیت کی کہ بعد میرے اُمامہ
دختر زینب سے عقد کیجیئے گا اور تابوت میرے لیے بنائیے گا جیسا کہ ملائکہ نے
مصوّر کر کے دکھایا ہے پس اوسکی شکل بیان کی اور کہا میرے جنازہ پر میرے
دشمنونکو نہ آنے دیجیئے گا نہ اونکو اطلاع کیجیئے گا پس اوسی دن اون معصومہ نے

دنیا سے رحلت فرمائی اور اہل مدینہ اور زن و مرد بنی ہاشم بشدت رونے لگے اور
صدائے گریہ و بکا سے مدینہ کو زلزلہ ہوا اور لوگوں پر دہشت عظیم مانند روز وفات
جناب رسولخدا کے طاری ہوئی پس حضرت امیر المومنین علی مرتضیٰ نے اون معصومہ کو
غسل و کفن دیا اور بوقت شب عباس بن عبد المطلب اور فضل بن عباس اور
سلمان فارسی اور ابو ذر اور مقداد اور عمار بن یاسر کو ملا کر نماز جنازہ پڑھ کے
اون مظلومہ کو دفن کیا اوسوقت سن شریف اون معصومہ کا بروایت معتبرہ
اٹھارہ برس کا تھا ۱۸ اور بعد اپنے پدر بزرگوار کے صرف پچھتر روز یا بچانوے دن ۷۵ ۹۵
زندہ رہیں افسوس اس مدت قلیل مین کیا کیا ظلم و ستم ہوے اور طرح طرح کے
مصائب مین مبتلا رہین اور بعد رحلت کے بھی اونکی روح اقدس کو اشقیاے
اُمت نے اونکے فرزندونکے غم مین بھین کیا افسوس امام حسن علیہ السلام کو زہر دیا
اور جگر اوٹھکے ٹکڑے ہو کے خونکے ساتھ باہر نکلا اور جنازہ پر تیر لگائے اور روضہ رسولخدا
مین دفن ہونے دیا اور امام حسینؑ کو اشقیاے امت نے آوارہ وطن کیا اور مدینہ
اور مکہ مین بھی رہنے نہ دیا اور روضۂ رسول اور حرم خدا سے جدا کیا آخر صحراے
کربلا مین گھیر کر روز عاشورا مع اصحاب و اقربا کے بحکم ابن زیاد لعین تین دن کا
بھوکا پیاسا شہید کیا اور اونکے بچۂ شیرخوار کو تیر ستم سے ذبح کیا اور لباس تک
لوٹ لیا اور لاشہاے شہدا کو خاک و خون آلودہ ریگ گرم پر چھوڑ دیا اور حرم کو
مع اسیرونکے طرف کوفہ کے لیگئے اور ہجوم عام او ربازار و نمین پھرایا بعد اسکے
جب سامنے ابن زیاد کے لائے تو وہ شقی دیکھکر خوش و مسرور ہوا اور سر انور سے
بے ادبی کرنے لگا یہ دیکھکر زید بن ارقم بیتاب ہوا اور آواز دی اے ابن زیاد

اوسکے ہمارے چھری کو ان لب و دندان انور پر سے قسم ہے خدا کی میں نے جناب سولخدا کو
مکرر دیکھا ہے کہ اس مقام کے بوسے لیا کرتے تھے جہان تو چھری رکھے ہے اَلَا
لَعْنَۃُ اللّٰہِ عَلَی الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْن

مجلسِ یازدہم

عَنْ اُمِّ اَیْمَنَ اَنَّہَا قَالَتْ مَضَیْتُ ذَاتَ یَوْمٍ حَآزًا اِلٰی مَنْزِلِ سَیِّدَتِیْ وَمَوْلَاتِیْ فَاطِمَۃَ الزَّہْرَآءِ صَلَوٰاتُ اللّٰہِ عَلَیْہَا فَاِذَا الْبَابُ مُغْلَقٌ منتخب وغیرہ مین اُمِّ ایمن سے منقول ہے کہا اوسنے ایک روز مین ہوسم گرما مین طرف حرم سرائے جناب سیدہ فاطمہ زہرا کے گئی دیکھا مین نے کہ دروازہ بند ہے فَنَظَرْتُ مِنْ شُقُوْقِ الْبَابِ وَاِذَا بِفَاطِمَۃَ نَآئِمَۃٌ عِنْدَ الرَّحٰی وَہِیَ تَدُوْرُ مِنْ غَیْرِ یَدٍ وَالْمَہْدُ اِلٰی جَانِبِہَا وَالْحُسَیْنُ نَآئِمٌ فِیْہِ وَہُوَ یَہْتَزُّ وَلَا اَرٰی مَنْ یَّہُزُّہٗ پس مین نے شگاف در سے نظر کی ناگاہ دیکھا مین نے کہ وہ معصومہ قریب چکی کے سو رہی ہین اور چکی خود بخود پھرتی ہے اور کوئی پھرانے والا اوسکا نظر نہین آتا ہے اور قریب اون معصومہ کے جھولا شاہزادہ کونین امام حسین علیہ السّلام کا خودبخود ہلتا ہے اور وہ اوسمین آرام کرتے ہین اور کوئی ہلانے والا اوسکا نظر نہین آتا ہے وَرَاَیْتُ کَفًّا یُسَبِّحُ اللّٰہَ تَعَالٰی قَرِیْبًا مِنْ کَفِّ فَاطِمَۃَ عَلَیْہَا السَّلَامُ اور دیکھا مین نے کہ قریب دست اطہر جناب سیدہ فاطمہ زہرا کے ایک ہاتھ باہر نکلا ہوا ہے اور وہ ہاتھ تسبیح خدا کرتا ہے فَتَعَجَّبْتُ مِنْہُ وَمَضَیْتُ اِلٰی سَیِّدِیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ فَسَلَّمْتُ عَلَیْہِ وَقُلْتُ یَا سَیِّدِیْ اِنِّیْ رَاَیْتُ الْیَوْمَ عَجَبًا مَا رَاَیْتُ مِثْلَہٗ قَطُّ

بس یہ عجائبات دیکھکر اوسیوقت مین خدمت مین جناب رسولخدا کی حاضر ہوئی اور بعد سلام کے عرض کیا یارسول اللہ آج مین نے ایسا امر عجیب دیکھا ہے جو آجتک مین نے نہ دیکھا تھا فَقَالَ لِی رَسُوْلُ اللّٰہِ اَیَّ شَیْءٍ رَاَیْتِ فَقُلْتُ قَصَدْتُ مَنْزِلَ سَیِّدَتِیْ فَاطِمَۃَ وَرَاَیْتُ الْبَابَ مُعَلَّقًا وَالرَّحٰی تَدُوْرُ مِنْ غَیْرِ یَدٍ وَھِیَ نَائِمَۃٌ یہ سنکر جناب رسولخدا نے مجھ سے فرمایا بیان کر کیا دیکھا تو نے مین نے عرض کیا اِسوقت مین واسطے زیارت جناب فاطمۂ زہرا کے گئی تھی اور دروازہ بند تھا پس شکاف در سے دیکھا مین نے کہ چکی خود بخود پھر رہی ہے اور جناب سیدہ قریب اوسکے سوتی ہین وَرَاَیْتُ مَھْدَ الْحُسَیْنِ یَھْتَزُّ وَرَاَیْتُ کَفًّا یُسَبِّحُ اللّٰہَ عَزَّ وَجَلَّ قَرِیْبًا مِنْ کَفِّ فَاطِمَۃَ الزَّھْرَاءِ وَلَمْ اَرَ شَخْصًا اور دیکھا مین نے کہ جھولا آپکے فرزند حسین کا خود بخود ہل رہا ہے اور قریب جناب سیدہ کے ہاتھ کے ایک ہاتھ تسبیح خدا کرتا ہے اور صاحب اوس ہاتھ کا دکھائی نہین دیتا فَلَمَّا سَمِعَ ذٰلِکَ مِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ قَالَ لِیْ یَا اُمَّ اَیْمَنَ اِعْلَمِیْ اَنَّ فَاطِمَۃَ الزَّھْرَاءَ صَائِمَۃٌ وَھِیَ جَائِعَۃٌ مُتْعَبَۃٌ فِی الصَّیْفِ اَلْقَی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْھَا النُّعَاسَ یہ سنکر جناب رسولخدا نے مجھ سے فرمایا اے اُمّ ایمن آگاہ ہو کہ آج فاطمۂ زہرا روزہ سے ہے اور بہت بھوکی اور تشنگی بھی اوسکو کمال درجہ تھی اور بوجہ موسم گرما کے نہایت تعب مین تھی پس خدا نے اوس معصومہ پر نیند کو غالب کیا تاکہ بھوک اور پیاس سے تکلیف نہو اور بسبب سو جانیکے اوسے راحت ملے فَوَکَّلَ اللّٰہُ سُبْحَانَہٗ مَلَکًا یَطْحَنُ الشَّعِیْرَ لِقُوْتِ عِیَالِھَا وَاَرْسَلَ مَلَکًا اٰخَرَ یَھُزُّ مَھْدَ الْحُسَیْنِ لِئَلَّا یُزْعِجَھَا عَنْ نَوْمِھَا اور حق سبحانہ تعالےٰ نے ایک فرشتہ کو حکم کیا کہ جبتک فاطمہ سوتی ہین تو اوسکی عوض چکی پیس

تاکہ بچے اوسکے بھوکے نہ رہین اور ایک فرشتہ کو حکم کیا کہ جا کر جھولا حسین علیہ السلام جھلائے
تاکہ بسبب رونے اپنے فرزند کے وہ معصومہ خواب مین بےچین نہو وکّل اللہ تعالےٰ
مَلَکاً اٰخر یُسبّحُ اللہَ عزّوجلّ قریباً من کتف فاطمۃ یکون ثواب تسبیحہ لہا
لِاَنّ فاطمۃ لم تفتر عن ذکر اللہ اور حق سبحانہ تعالیٰ نے اور ایک فرشتہ کو حکم کیا
کہ جبتک فاطمہ سوتی ہے تو قریب اوسکے تسبیح خدا بجا لا اور ثواب اوس تسبیح کا نامۂ
عمل مین اوسکے لکھا جائے اسلیے کہ فاطمہ زہرا کسی وقت ذکر خدا سے غافل نہین ہوتی ہین
فقلت لہ یا رسول اللہ اخبرنی من یکون الطحان ومن الذی یہز مہد
الحسین ویناغیہ ومن المسبح یہ سنکر مین نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ ارشاد ہو
کہ وہ فرشتہ جو چکی پیسا ہے کون ہے اور وہ فرشتہ جو جھولا جھلاتا ہے وہ کون ہے
اور وہ فرشتہ جو تسبیح خدا کرتا ہے وہ کون ہے فتبسّم رسول اللہ وقال
یا امّ ایمن امّا الطحان فہو جبرئیل واَمّا الذی یہز مہد الحسین
فہو میکائیل واَمّا المسبح فہو اسرافیل پس حضرت متبسم ہوے اور فرمایا
اے امّ ایمن وہ فرشتہ جو چکی پیسا ہے وہ جبرئیل ہے اور وہ فرشتہ جو جھولا حسین کا
جھلاتا ہے وہ میکائیل ہے اور وہ فرشتہ جو تسبیح خدا مین مصروف ہے وہ اسرافیل ہے
اب مقام غور ہے کہ جس سیدۂ عالم کا درگاہ خدا مین یہ رتبہ ہوا اوسپر بعد جناب
رسولخدا کے اعداے دین نے کیا کیا ظلم وستم کیے تعزیہ پرسی کے عوض دروازہ
جلاکے گرا دیا جسکی وجہ سے اوس معصومہ کے پہلو کو صدمۂ عظیم پہونچا اور نامحرم
حرم سرا مین داخل ہوے اور کچھ پاس و لحاظ رسولخدا کا نہ کیا اور جناب امیر المؤمنین کو
رسن بستہ باہر لائے اور طرف مسجد کے لے چلے عن سلمان انہ لما استخرج

امیر المؤمنین علیہ السلام من منزلہ خرجت فاطمۃ علیہا السلام فچنانچہ
شیخ ابو جعفر طوسی علیہ الرحمہ نے سلمان فارسی سے روایت کی ہے کہ جب اعدا جناب
امیر المؤمنین علی مرتضیٰ علیہ السلام کو حرم سرا سے باہر لائے تو اوسوقت جناب فاطمہ
زہرا ؑ بیقرار ہو کر باہر نکل آئیں اور مسجد نبوی تک پہونچیں قالت ایھا الناس خلوا
ابا الحسن والا لا نشرت شعری ولاضعن قمیص رسول اللہ علی راسی
ولاصرخن الی اللہ عزوجل فما ناقۃ صالح باکرم علی اللہ من ولد رسول اللہ
اوسوقت فرمایا ایہا الناس ابوالحسن کو چھوڑ دو ورنہ مین ابھی بال اپنے سر کے کھولتی ہون اور پیراہن
رسولخدا کا اپنے سر پر رکھکر درگاہ خدا مین فریاد کرتی ہون اور تمہیر یہ امر بخوبی ظاہر ہے کہ قدر و منزلت
ناقہ صالح کی نزدیک خدا کے اولاد رسولخدا سے زیادہ نہین ہے قال سلمان فرایت فی اللہ حیطان
المسجد تقلعت من اسفلہا حتی لو اراد رجل ان ینفذ من تحتہا النفذ سلمان فارسی کہتے ہیں
قسم بخدا جناب سیدہ ؑ ابھی یہ فرما رہی تھین ناگاہ دیکھا مین نے کہ دیوارین مسجد نبوی کی
زمین سے اوکھڑین اور اسقدر بلند ہوئین کہ اگر کوئی شخص چاہتا تو اونکے نیچے سے
بخوبی نکل جاتا فقلت لہا یا سیدتی ان اللہ تعالیٰ بعث اباک رحمۃ للعالمین
فلا تکونی نقمۃ فرجعت الحیطان حتی سطعت الغبرۃ من اسفلہا فدخلت
فی خیاشیمنا پس یہ آثار نزول غضب الٰہی کے دیکھ کے مین نے عرض کیا اے
سیدہ ؑ میری آپکے پدر بزرگوار کو خدا نے رحمت واسطے عالمین کے کیا ہے بس
آپ باعث نزول بلا اس امت کی نہون یہ سنکر اوس معصومہ کو رحم آگیا اور
صبر کیا پس دیکھا مین نے کہ دیوارین مسجد رسولخدا کی اپنی جگہ پر اس زور سے
قائم ہوئین کہ اونکے غبار سے تمام مسجد غبار آلودہ ہو گئی اور وہ غبار ہم سبکے

دماغ تک بہونچا حضرت تصور کیجئے کہ جناب سیدہؑ نے بال سر کے نہیں کھولے صرف
فرمایا تھا اگر ابو الحسنؑ کو نہ چھوڑوگے تو مین بال سر کے کھولونگی تو یہ آثار غضب آلہی کے
نمودار ہوئے مگر افسوس کیا انقلاب ہے کہ دختران فاطمہ زہراؑ کو اعدا نے
بعد شہادت امام حسینؑ کے اسباب لوٹ کر سر برہنہ بے مقنعہ وچادر مجمع عام مین
اونٹون پر پھرایا آہ اوسوقت آسمان وزمین شق نہوئے وَعَنِ الصَّادِقِ عَلَیْہِ
السَّلَامُ اَنَّہٗ قَالَ لَمَّا اُخْرِجَ اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ عَلَیْہِ السَّلَامُ مِنْ مَنْزِلِہٖ اَتَوا
بِہٖ اِلٰی قَبْرِ رَسُوْلِ اللّٰہِ فَوَقَفَ عَلِیٌّ عِنْدَ قَبْرِہٖ اور بصائر الدرجات مین
حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جب اعدا حرم سرا سے جناب
امیر المومنین علیہ السلام کو باہر لائے اور مسجد رسول خدا تک پہونچے تو اوسوقت
اونحضرت نے کچھ توقف کیا اور قبر مطہر جناب رسول خدا سے خطاب کیا وَقَالَ یَابْنَ
اُمَّ اِنَّ الْقَوْمَ اسْتَضْعَفُوْنِیْ وَکَادُوْا یَقْتُلُوْنَنِیْ فَخَرَجَتْ یَدٌ مِنْ قَبْرِ
رَسُوْلِ اللّٰہِ اِلٰی اَبِیْ بَکْرٍ وَعَرَفَہَا النَّاسُ اَنَّہَا یَدُ رَسُوْلِ اللّٰہِ وَسَمِعُوْا صَوْتًا
عَلِمُوْا صَوْتَہٗ یَا اَبَا بَکْرٍ اَکَفَرْتَ بِالَّذِیْ خَلَقَکَ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُّطْفَۃٍ
ثُمَّ سَوَّاکَ رَجُلًا اور عرض کیا اے برادر اس قوم نے بعد آپکے مجھے ناتوان جانکر
اس حال سے باہر نکالا اور قریب ہے کہ مجھے قتل کرین اوسوقت قبر رسولخدا سے
ایک ہاتھ باہر نکلا اور آواز رسولخدا کی قبر سے آئی اور لوگون نے پہچانا اور سنا
کہ اے ابو بکر آیا کافر ہو گیا تو اور نافرمانی کی تو نے اوس خدا کی جسنے تجھے خاک سے
پیدا کیا اور تجھے ایک قطرہ نجس سے بصورت انسان بنایا اور دوسری روایت مین
یون ہے کہ جب جناب امیر المومنین علیہ السلام نے شکایت امت جفا کار کی

جناب رسولخدا نے کی تو اوسوقت قبر مطہر سے ایک ہاتھ نکلا اور اوسپر یہ لکھا تھا
اے ابوبکر آیا کافر ہو گیا تو اور پھر گیا تو اوس سے جسنے تجھے خلق کیا اور بصورت انسان
بنایا مومنین اب مقام غور ہے کہ کیسے بد اعتقاد تھے وہ لوگ کہ باوصف دیکھنے
ایسے معجزات ظاہرہ کے کچھ خوف خدا نہ کیا اور کسی طرح ظلم وستم سے آل رسول کے
دست بردار نہوے پس اوس روز سے وہ ظلم جاری رہا اور روز بروز اوس ظلم کی
زیادتی ہوئی یہانتک کہ بروز عاشورا امام حسینؑ فرزند رسول اوسی ظلم سے کربلا مین
شہید ہوے اور اوسی ظلم سے خیمے اونحضرت کے جلاے گئے اور بیٹیان رسولخدا کی
لوٹی گئین اور بے مقنعہ و چادر اسیر ہوئین اور کوفہ و شام مین پھرائی گئین اور
سر ہا زار بروز روشن مجمع عام مین دربار یزید شر انجوار مین لائی گئین پس یہ ظلم و ستم
اوس ثانی اظلم کے ظلم کا ثمر ہے جیسا کہ شاعر کہتا ہے ؎

خون شہدا تمام بر گردن اوست	بد کردن شمر ہم ز بد کردن اوست

چنانچہ عبداللہ بن عمر نے یزید کو سرزنش اس ظلم وستم کی بروقت ملاقات کے کی
تو اوس شقی نے وصیت نامہ مہری اوسکے باپ کا نکالکر دکھا دیا اوسکو عبداللہ
دیکھکر ساکت ہوا اور جانا کہ بنا قتل آل رسول کی وہی قائم کر گیا ہے آہ اگر دو غنیم مین
جناب امیر المومنینؑ اور جناب سیدہؑ پر ظلم وستم نہوتے تو کربلا مین اونکی اولاد پر
ظلم وستم نہوتے اگر مدینہ مین دروازہ جلاکر نا محرم اندر داخل نہوتے تو کربلا مین
اعدا اسباب لوٹ کر خیمے نہ جلاتے نہ بے محابا اندر چلے آتے الا لعنۃ اللہ
علے القوم الظالمین

مجلس دوازدہم

عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِیِّ اَنَّہٗ قَالَ کَانَتْ فَاطِمَۃُ عَلَیْہَا السَّلَامُ جَالِسَۃً وَقُدَّامَہَا
رَحًی تَطْحَنُ بِہَا الشَّعِیْرَ بحار الانوار مین جناب سلمان فارسی سے منقول ہی وہ کہتے
کہ ایک روز جناب سیدہ فاطمہ زہرا بیت الشرف مین تشریف رکھتی تھین اور آگے
اونکے چکی رکھی تھی اور وہ معصومہ جو اپنے ہاتھ سے پیس رہی تھین وَعَلٰی عَمُوْدِ الرَّحٰی
دَمٌ سَائِلٌ وَالْحُسَیْنُ فِیْ نَاحِیَۃِ الدَّارِ یَتَضَوَّرُ مِنَ الْجُوْعِ اور دیکھا مین نے
کہ چوب آسیہ خون مین تر ہے اور ایک طرف گھر کے فرزند اونکے امام حسین بھوک کی
شدت سے رو رہے ہین فَقُلْتُ لَہَا یَا بِنْتَ رَسُوْلِ اللّٰہِ دَبِرَتْ کَفَّاکِ
وَھٰذِہٖ فِضَّۃُ یہ حال دیکھ کر مین نے عرض کیا کہ اے دختر رسول خدا ہاتھ آپکے
بسبب مشقت کے زخمی ہو گئے ہین اور یہ فضہ کنیز آپکی موجود ہے اس سے کیون
نہین آپ کام لیتی ہین فَقَالَتْ اَوْصَانِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ اَنْ تَکُوْنَ الْخِدْمَۃُ
لَہَا یَوْمًا یہ سنکر فرمایا کہ مجھے میرے بابا رسولخدا نے فرمایا ہے ایک دن گھر کا کام
فضہ کرے اور ایک روز تم کیا کرو پس کل روز خدمت فضہ کا تھا اور آج میری
باری ہے قَالَ سَلْمَانُ یَا سَیِّدَتِیْ اِنِّیْ مَوْلٰی عَتَاقَۃٍ فَاِمَّا اَنَا اَطْحَنُ الشَّعِیْرَ
اَوْ اُسْکِتُ الْحُسَیْنَ لَکِ سلمان کہتے ہین مین نے عرض کیا اے شاہزادی
میری مین بھی تو غلام آزاد کردہ آپکا ہون مجھ سے ارشاد ہو یا مین چکی پیسون یا
حسین علیہ السلام کو بہلاؤن تاکہ رونے سے خاموش ہون فَقَالَتْ اَنَا بِتَسْکِیْنِہٖ
اَرْفَقُ وَاَنْتَ تَطْحَنُ الشَّعِیْرَ فَطَحَنْتُ شَیْئًا مِّنَ الشَّعِیْرِ فَاِذَا اَنَا بِالْاِقَامَۃِ
فَمَضَیْتُ وَصَلَّیْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ فرمایا اے سلمان حسین پارۂ جگر میرا
مجھ سے مانوس ہے اور میرا بہلانا اوسکے لیے زیادہ مناسب ہوگا اور تم جو پیسو

ہیں چکی پیسنے لگا تمہوڑے سے جو پیسے تھے یکایک مین نے آواز اقامت کی سُنی پس مین طرف مسجد کے گیا اور ہمراہ جناب رسولخدا کے نماز بجماعت پڑھی فَلَمَّا فَرَغْتُ قُلْتُ بِعَلِیٍّ مَا رَأَیْتُ فَبَکٰی وَخَرَجَ ثُمَّ عَادَ فَتَبَسَّمَ جب مین نماز سے فارغ ہوا تو مین نے جناب امیر المومنین علی ابن ابیطالب علیہ السلام سے وہ تمام حال بیان کیا جو دیکھا تھا یہ سنکر وہ جناب روئے اور مسجد سے گھر کیطرف تشریف لیگئے بعد اسکے متبسم مسجد مین تشریف لائے فَسَأَلَہٗ عَنْ ذٰلِکَ رَسُوْلُ اللّٰہِ فَقَالَ دَخَلْتُ عَلٰی فَاطِمَۃَ پس جناب رسولخدا نے اونحضرت کو متبسم دیکھ کر سبب اسکا دریافت فرمایا اونحضرت نے عرض کیا ابھی مین فاطمہ زہرا کے پاس گیا وَہِیَ مُسْتَلْقِیَۃٌ لِقَفَاہَا وَالْحُسَیْنُ نَائِمٌ عَلٰی صَدْرِہَا وَقُدَّامَہَا رَحًی تَدُوْرُ مِنْ غَیْرِ یَدٍ اور وہ پشت پر زمین سو رہی ہین اور حسینؑ سینہ پر اونکے سوتا ہے اور چکی سامنے اونکے بغیر کسی ہاتھ کے خود بخود پھر رہی ہے فَتَبَسَّمَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلعم وَقَالَ یَا عَلِیُّ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّ اللّٰہِ تَعَالٰی مَلٰٓئِکَۃً سَیَّارَۃً فِی الْاَرْضِ یَخْدِمُوْنَ مُحَمَّدًا وَاٰلَ مُحَمَّدٍ اِلٰی اَنْ تَقُوْمَ السَّاعَۃُ پس جناب رسولخدا متبسم ہوے اور فرمایا یا علیؑ آیا تم نہین جانتے کہ خداوند عالم کے کچھ فرشتے زمین پر پھرتے رہتے ہین واسطے خدمت محمدؐ و آل محمدؐ کے جبتک کہ قیامت بپا ہو حضرات اب مقام غور ہے کہ جس معصومہ کی راحت و آرام جناب اقدس الٰہی کو اسقدر منظور ہو اور فرشتہ ہاے مقرب اوسکے خادم ہون افسوس ہے کہ اشقیاے امت اوس معظمہ کو ایسی ایذا اور تکلیف دین کہ جسکے صدمہ سے وہ محزون و مغموم رہین اور روتے روتے دنیا سے رحلت کی اور وہ گھر کہ جسمین فرشتہ ہاے مقرب

بدون اجازت کے داخل نہوتے تھے اوسی گھر کے دروازہ کو منافقوں نے جلادیا
اور بے تامل اوس گھر مین داخل ہوے اور کچھ پاس و لحاظ رسولخدا اور فاطمہ زہرا کا
نہ کیا عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهُمَا قَالَا لَمَّا تُوُفِّيَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ اجْتَمَعَ النَّاسُ عَلٰى خِلَافَةِ اَبِيْ بَكْرٍ قَبْلَ اَنْ يُدْفَنَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ فِيْ قَبْرِهٖ چنانچہ بحارالانوار وغیرہ مین سلمان فارسیؓ اور ابن عباسؓ سے
منقول ہے جسکا حاصل یہ ہے وہ دونون کہتے ہین کہ جب جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ
وآلہ نے رحلت فرمائی تو لوگ دین خدا سے پھر گئے اور جمع ہو کر ابوبکر سے بیعت کی
اور دفن رسولخدا سے پہلے اپنے کام درست کر لیے آہ اکثر اصحاب حصول دنیا کیطرف
ایسے متوجہ ہوے کہ کوئی شریک نماز جنازہ اور دفن جناب رسولخدا کے بھی نہ ہوا
وَاشْتَغَلَ عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ وَفَاطِمَةُ وَالْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ
اِلَى الْجَزَعِ وَالْبُكَاءِ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ فَغَسَّلَهٗ عَلِيٌّ بِيَدِهٖ ثُمَّ كَفَّنَهٗ وَصَلّٰى
عَلَيْهِ وَدَفَنَهٗ اور جناب امیرالمؤمنین علی بن ابیطالب اور فاطمہ زہرا اور حسنین
علیہم السلام مفارقت پر رسولخدا کی مشغول گریہ و بکا اور جزع و فزع تھے پس جناب
امیرالمومنین علیہ السلام نے اپنے ہاتھ سے اوںحضرت کو غسل و کفن دیا اور مع حسنینؑ
اور چند اصحاب دیندار کے جنازہ پر نماز پڑھی اور اوںحضرت کو اپنے ہاتھ سے
دفن کیا فَغَلَّقَ الْبَابَ وَاشْتَغَلَ بِالْبُكَاءِ وَاَقْبَلَ عَلٰى جَمْعِ الْقُرْاٰنِ لِمُضِلَّةٍ
لِوَصِيَّتِهٖ بعد اسکے اوںحضرت نے دروازہ گھر کا بند کر لیا اور غم والم مین جناب
رسولخدا کے روتے تھے اور حسب وصیت اوںحضرت کے طرف جمع کرنے قرآن کے
متوجہ ہوتے آہ بعد جناب رسولخدا کے عوض تعزیت و ماتم پرسے کے اہلبیت

رسالت پر طرح طرح کے ظلم وستم شروع ہوئے فقال عمر بن الخطاب لمولاہ
المسمی بقنفذ انطلق الی علی بن ابیطالب وقل لہ اجب خلیفۃ
رسول اللہ ابابکر فجاء ورأی الباب مغلقا ورجع الی عمر اوسوقت عمر بن
الخطاب نے بحکم ابوبکر اپنے غلام قنفذ سے کہا کہ تو علی بن ابیطالب کے پاس جاؤ
کہو کہ خلیفہ رسول ابوبکر کے پاس چلئے اوس سے بیعت کرو پس وہ شقی گیا دیکھا کہ
دروازہ بند ہے اور وہ عمر کے پاس واپس آیا اور حال بیان کیا فغضب عمر
وارسلہ ثانیا الی علی فابی علی ان یاتیھم فوثب عمر غضبان وامر
اصحابہ ان یحملوا حطبا ونارا حتی انتھی الی باب علی وفاطمۃ علیھما
السلام وفاطمۃ قاعدۃ خلف الباب قد عصبت راسھا ونحل
جسمھا فی وفاۃ رسول اللہ یہ سنکر عمر غضبناک ہوا اور پھر اوس غلام کو بھیجدیا
جب وہ مکرر خدمت میں امیر المومنین علیہ السلام کے واسطے طلب کے آیا پس
اونحضرت نے اونکے پاس جانیسے انکار فرمایا اوسوقت عمر نہایت برہم ہوکر کھڑا ہوا
اور خالد بن ولید او قنفذ اور اپنے رفقا سے کہا کہ آگ اور لکڑیاں لیکر میرے ہمراہ چلو
یہانتک کہ وہ سب دروازہ پر حضرت کے آگئے دیکھا کہ دروازہ بند ہے اور جناب
سیدہ پیچھے دروازہ کے بیٹھی تھین اور بسبب وفات جناب رسولخدا کے حال اوس
معصومہ کا یہ تھا کہ بدن اقدس نہایت ناتوان ہوگیا تھا اور درد سر سے عصابہ سر اقدس
بندھا رہتا تھا فاقبل عمر حتی ضرب الباب ثم نادی یا ابن ابیطالب
افتح الباب پس عمر نے دروازہ پر ٹھوکر ماری اور آواز دی اے پسر ابوطالب
دروازہ کھولدو فقالت فاطمۃ یا ابن الخطاب ما لنا ولک لا تدعنا وما

نَحْنُ فِیْهِ قَالَ اِفْتَحِی الْبَابَ وَاِلَّا اَحْرَقْنَاهُ عَلَیْکُمْ پس جناب سیدہؑ نے فرمایا اے پسر خطاب ہم غمزدوں کو کیوں ستاتا ہے اور ہمیں اپنے حال پر کیوں نہیں چھوڑتا ہے اور کیوں ناحق ہماری تکلیف اور ایذا کے درپے ہے اوسنے جواب دیا کہ دروازہ کھولدو ورنہ میں تم سب کو جلادونگا فَقَالَتْ یَا عُمَرُ اَمَا تَتَّقِی اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ تَدْخُلُ فِیْ بَیْتِیْ وَتَهْجُمُ عَلٰی دَارِیْ فَاَبٰی اَنْ یَنْصَرِفَ فَدَعَا بِالنَّارِ فَاَضْرَمَهَا فِی الْبَابِ یہ سنکر جناب سیدہؑ نے فرمایا اے عمر خدا سے نہیں ڈرتا ہے کہ میرے گھر میں چلا آتا ہے اور ناحق میرے گھر پر تونے چڑھائی کی ہے ہرچند جناب سیدہؑ نے سمجھایا اور منع کیا لیکن اوسنے ہرگز کہنا اوس معصومہ کا نہ مانا اور آگ طلب کرکے دروازہ کو لگادی فَاَحْرَقَ الْبَابَ ثُمَّ دَفَعَهٗ فَاسْتَقْبَلَتْهُ فَاطِمَةُ عَلَیْهَا السَّلَامُ وَصَاحَتْ یَا اَبَتَاهُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَرَفَعَ السَّیْفَ وَهُوَ فِیْ غِمْدِهٖ فَوَجَاَ بِهٖ جَنْبَهَا پس دروازہ کو جلایا بعد اسکے اوس دروازہ کو زور سے ڈھکیلا کہ پٹ اوسکا جناب سیدہؑ پر گرا پس وہ معصومہ پکارین کہ یا ابتاہ یا رسول اللہ فریاد ہے یہ سنکے وہ ظالم اور زیادہ غیظ میں آیا اور تلوار اپنی کہ میان میں تھی اوٹھا کر پہلوے جناب سیدہؑ پر ماری فَصَرَخَتْ فَرَفَعَ السَّوْطَ وَضَرَبَ بِهٖ ذِرَاعَهَا فَوَثَبَ بِهٖ عَلِیُّ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ فَاَخَذَ بِتَلَابِیْبِ عُمَرَ ثُمَّ هَزَّهٗ فَصَرَعَهٗ وَوَجَاَ اَنْفَهٗ وَرَقَبَتَهٗ پس اوس مظلومہ نے صداے گریہ و بکا بلند کی یہ سنکے اوسنے ایک تازیانہ بازوے جناب سیدہؑ پر مارا جب جناب امیر المومنین علی مرتضیٰ نے یہ جور و ستم مشاہدہ کیا تو اپنی جگہ سے اوٹھے اور چادر عمر کی جو اوسکے گلے میں پڑی تھی پکڑکر کھینچی کہ وہ منھ کے بل زمین پہ گرا اور ناک اوسکی رگڑ گئی اور گردن پر اوسکی صدمہ پہونچا وَهَمَّ بِقَتْلِهٖ

فلما ذکر قول رسول اللہ وما اوصاہ بہ من الصبر والطاعۃ فقال
والذی اکرم محمدا صلی اللہ علیہ والہ بالنبوۃ یا ابن صہاک لولا کتاب
من اللہ سبق لعلمت انک لا تدخل فی بیتی اور حضرت نے چاہا کہ اوسکو قتل
کریں اوسوقت ذکر کیا وصیت جناب رسولخدا کو کہ امر باطاعت خدا اور بصبر تھا
پس فرمایا اے پسر صہاک قسم ہے اوس خدا کی جسنے جناب محمد مصطفے صلے اللہ علیہ
والہ کو مبعوث بنبوت کیا ہے اگر حکم خدا اور ارشاد رسول مجھے بصبر نہوتا تو تیری یہ مجال
نتھی کہ تو میرے گھر مین بے محابا چلا آتا فارسل عمر یستغیث فاقبل الناس حتی
دخلوا الدار فکاثروہ والقوا حبلا فی عنق علی بن ابیطالب پس عمر نے
اپنے رفقا کو آواز دی کہ میری فریاد رسی کرو پس لوگ ہجوم کرکے تلوارین کھینچے ہوے
گھر مین جناب علی مرتضی علیہ السلام کے چلے آئے یہانتک کہ اونحضرت کو گھیر لیا اور
ریسمان ستم گلوے انور مین ڈالی اوسوقت سلمان فارسی اور ابوذر اور مقداد
اور عمار بن یاسر اور بریدۂ اسلمی حضرت کی نصرت کے لیے آمادہ ہوے اور قریب تھا
کہ فساد برپا ہو پس امیر المومنین ع نے اونکو بسبب کمی انصار کے منع کیا اور فرمایا مجھے
انہین چھوڑدو اسلیے کہ حکم خدا نہین ہے اسوقت انسے جہاد کرون اور جناب
رسولخدا نے وصیت بصبر وتحمل فرمائی ہے اونکے حکم کی تعمیل ضرور ہے فحالت
بینھم وبینہ فاطمۃ عند الباب فالحّت فضربھا قنفذ لعنہ اللہ
بالسوط فماتت حین ماتت وان فی عضدھا کمثل الدملج من
ضربتہ پس جناب سیدہ دروازہ کے نزدیک درمیان منافقون اور امیر المومنین
کے حائل ہوگئین اور چھڑانے مین الحاح وزاری کی ہاے افسوس عوض اسکے

قنفذ ملعون نے ایک تازیانہ اس زور سے بازوے اقدس پر مارا کہ وہ جگہ مثل بازوبند کے
ورم کر آئی اور وقت رحلت تک وہ ورم بازو پر باقی رہا فَالْجَاهَا اِلٰی عِضَادَۃِ
بَیْتِهَا وَ دَفَعَهَا فَکَسَرَ ضِلْعَهَا فَاَلْقَتْ جَنِیْنَهَا مِنْ بَطْنِهَا پس وہ معصومہ
اپنے دروازہ سوختہ کی آڑ مین آئین اوسوقت منافقون نے بازوے دروازہ
اس زور سے دبایا کہ اوسکے صدمہ سے پہلوے اطہر اوس معصومہ کا شکستہ ہوگیا
اور بچہ شکم مین شہید ہوا افسوس ہزار افسوس آخر اوسے صدمہ ورد پہلوے شکستہ
اور مفارقت پدر بزرگوار سے اوس معصومہ نے روتے روتے دنیا سے رحلت فرمائی
اور بعد جناب رسولخدا کے صرف پچہتر روز زندہ رہین افسوس اس مدت قلیل مین
اشقیاے امت نے کیا کیا ظلم وستم کیے حالانکہ وہ لوگ اپنے تئین مسلمان گمان
کرتے تھے مگر بمجرد انتقال رسولخدا کے آل رسول سے ایسے منحرف اور روگردان ہوے
کہ کچھ خوف عقاب آخرت کا نہ کیا اور نہ خیال کیا کہ بروز قیامت رسولخدا کو کیا
جواب دینگے جب وہ جناب اس ظلم وستم کا سوال کرینگے الغرض حضرت امیرالمومنین کو
مسجد مین لائے تو ابوبکر منبر پر خاموش تھا عمر نے کہا منبر پر کیا بیٹھا ہے علی منبر کے
نیچے مقام محاربہ مین بیٹھے ہین اور بیعت نہین کرتے ہین مجھے اجازت دے کہ انکو قتل
کرون اوسوقت جناب حسنین عقب مین اپنے پدر بزرگوار کے کھڑے تھے اور عمر کا کلام
سنکر رونے لگے اور روضۂ رسول کیطرف متوجہ ہو کر فریاد کرنے لگے یا جَدَّاہُ یا رسول اللہ
ہماری حالت کو دیکھیے کہ ہم بے ناصر و مددگار ہین پس فوراً جناب امیرالمومنین علیہ
السلام نے اپنے فرزندونکو اپنے سینہ سے لگایا اور تسلی و دلاسا دیا اور جناب سیدہ بھی
مسجد مین تشریف لائی تھین اور پیراہن جناب رسولخدا کا سر اقدس پر تھا اور

ناقہ حسینؑ کے پکڑے ہوئے تھین پس فریاد کی کہ اے ابوبکر تو چاہتا ہے کہ میرے
فرزند دون حسنؑ اور حسینؑ کو یتیم کرے قسم ہے خدا کی اگر سر کھولنا برا نہوتا تو مین اپنے
سر کے بال کھولکر درگاہ خدا مین فریاد کرتی یہ سنکر ایک شخص نے ابوبکر سے کہا کیا تو
چاہتا ہے کہ سب کو ہلاک کرے اوسوقت وہ خائف ہوا اور حضرت سے دست بردار
ہوا اور وہ جناب اپنے گھر مین تشریف لائے اور جناب امام محمد باقر علیہ السلام سے
روایت کی ہے فرمایا اونحضرت نے قسم ہے خدا کی اگر جناب سیدہؑ اوسوقت اپنے
بالونکو کھول دیتین تو وہ لوگ سبکے سب ہلاک ہوتے اور ایک منافق بھی زندہ
نرہتا حضرات اس مقام پر ذاکر کو یاد آگیا روز عاشورا آہ اشقیاے امت نے
دیدہ و دانستہ بکمال ظلم وستم صحراے کربلا مین بعد شہادت امام حسینؑ کے اسباب
لوٹ لیا اور خیمونکو آگ لگادی اور دختران جناب سیدہؑ کی مقنعہ و چادرین تک
چھین لین اور سر برہنہ ہجوم عام مین اسیر و مقید کرکے شتران بے پردہ پر سوار کیا
اور طرف کوفہ کے لیگئے اور بازار و نمین پھرایا آخر مجمع عام مین سامنے ابن زیاد کے
لائے اور وہ شقی دیکھکر خوش و مسرور ہوا اور ہر ایک کا نام و نسب دریافت کیا

الا لعنۃ اللہ علی القوم الظالمین

مجلس سیزدھم

عَنْ اَبِیْ جَعْفَرٍ عَلَیْہِ السَّلَامُ اَنَّہٗ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَاٰلِہٖ اِذَا کَانَ یَوْمُ الْقِیٰمَۃِ تُقْبِلُ ابْنَتِیْ فَاطِمَۃُ الزَّہْرَاءُ عَلٰی نَاقَۃٍ مِّنْ نُّوْقِ
الْجَنَّۃِ بحار الانوار مین جناب امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے وہ جناب
فرماتے ہین فرمایا جناب رسولخدا صلے اللہ علیہ وآلہ نے جب روز قیامت آئیگا

تو اوس روز فاطمہ زہرا بنتی میری ایک ناقہ پر ناقہائے جنت سے سوار ہونگی
مُدَبَّجَۃِ الْجَنْبَیْنِ خِطَامُھَا مِنْ لُؤْلُؤٍ رَطْبٍ قَوَائِمُھَا مِنَ الزَّبَرْجَدِ
الْاَخْضَرِ ذَنَبُھَا مِنَ الْمِسْکِ الْاَذْفَرِ عَیْنَاھَا یَاقُوْتَتَانِ حَمْرَاوَانِ
اور پیشانی اوس ناقہ کی مزین ہوگی دیبائے بہشت سے اور مہار اوسکی گوہر آبدار سے
ہوگی اور پانؤن اوسکے زمرد سبز کے ہونگے اور دُم اوسکی مُشکِ خالص کی ہوگی
اور آنکھین اوسکی دونون یاقوت سرخ کی ہونگی وَعَلَیْھَا قُبَّۃٌ مِنْ نُوْرٍ یُرٰی
ظَاھِرُھَا مِنْ بَاطِنِھَا وَبَاطِنُھَا مِنْ ظَاھِرِھَا دَاخِلُھَا عَفْوُ اللہِ وَ
خَارِجُھَا رَحْمَۃُ اللہِ اور اوس ناقہ پر ایک عماری نور کی ایسی شفاف ہوگی
کہ اندر سے اوسکے حال باہر کا اور باہر سے حال اندر کا معلوم ہوگا اور اندر اوسکے
بخشش خدا بھری ہوگی اور باہر سے اوسکے رحمت خدا گھیرے ہوگی وَعَلٰی رَاْسِھَا
تَاجٌ مِنْ نُوْرٍ لِلتَّاجِ سَبْعُوْنَ رُکْنًا کُلُّ رُکْنٍ مُرَصَّعٌ بِالدُّرِّ وَالْیَاقُوْتِ
یُضِیْءُ کَمَا یُضِیْءُ الْکَوْکَبُ الدُّرِّیُّ فِیْ اُفُقِ السَّمَآءِ عَنْ یَمِیْنِھَا سَبْعُوْنَ اَلْفَ
مَلَکٍ وَعَنْ شِمَالِھَا سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلَکٍ اور سر پر جناب سیدہ کے ایک تاج ہوگا
نور کا اور اوس تاج کے ستر گوشے ہونگے اور ہر گوشہ اوسکا مرصع ہوگا دُر اور
یاقوت سے اور وہ اسطرح سے روشن ہوگا جسطرح ستارۂ درخشان آسمان پر
روشن ہوتا ہے اور داہنی طرف اوس ناقہ کے ستر ہزار فرشتے اور بائین طرف
اوسکے ستر ہزار فرشتے ہونگے وَجِبْرَئِیْلُ اٰخِذٌ بِخِطَامِ النَّاقَۃِ یُنَادِیْ بِاَعْلٰی
صَوْتِہٖ غُضُّوْا اَبْصَارَکُمْ حَتّٰی تَجُوْزَ فَاطِمَۃُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ
اور مہار اوس ناقہ کی ہاتھ مین جبرئیل کے ہوگی اور وہ بآواز بلند ندا کرینگے کہ اے

اہل محشر آنکھیں اپنی بند کر لو جبتک کہ جناب فاطمہ زہرا دختر محمد مصطفٰے صلے اللہ علیہ
و آلہ عرصہ محشر سے گذر جائیں فلا یبقے یومئذ نبی ولا رسول ولا صدیق
ولا شہید الا غضوا ابصارھم حتی تجوز فاطمۃ علیہا السلام پس کوئی
نبی اور رسول اور صدیق اور شہید اوسدن ایسا باقی نہ رہے گا جو آنکھیں اپنی
بند نکرینگے اور کوئی شخص اہل محشر سے آنکھ اپنی نہ کھولے گا جبتک کہ فاطمہ زہرا
عرصہ محشر سے نہ گذر جائینگی حضرات اب مقام تصور ہے کہ جس مخدومہ کونین کا
یہ رتبہ ہو کہ ناقہ بہشت پے سوار اور ہزاروں فرشتے داہنے بائیں اور جبرئیل امین سے
فرشتہ مقرب کے ہاتھ مین اوس ناقہ کی مہار ہو اور کسی نبی اور رسول اور صدیق
اور شہید کو حکم ہو کہ نظر اوٹھا کر دیکھیں افسوس کیا انقلاب ہے کہ بعد شہادت امام
حسین کے بیٹیان اوس سیدہ عالم کی اونٹوں پر سوار مثل بندیان ترک و روم کے
سر برہنہ بازار ونمین پھرائی جائیں اور اشقیا اونکو مجمع عام مین دیکھکر مسرور ہون
او جب اہلبیت رسالت مع سرہائے شہدا کے داخل دربار یزید ہوے اور اونکا
حال دیکھکر وہ ملعون خوش ہوا پس اوس حالت سرور مین اپنے ملازموں سے
کہا کہ یہ اسیر کون کون ہین اون اشقیا نے کہا اے یزید یہ زینب اور یہ ام کلثوم
دختران علی بن ابیطالب ہین اور یہ فاطمہ اور یہ سکینہ بیٹیان حسین بن علی کی ہین
الغرض کلینی علیہ الرحمہ وغیرہ نے جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت
کی ہے کہ جناب فاطمہ زہرا بعد اپنے پدر بزرگوار کے پچتر روز دنیا مین زندہ رہین
اور مفارقت سے اوحضرت کی نہایت محزون و مغموم رہتی تھین پس جبرئیل آتے
اور اوس معصومہ کو تسلی و دلاسا دیتے تھے اور دل اونکا خوش کرتے تھے اور جناب

رسولخدا اور اونحضرت کے مکان اور مقام دفع کی خبر دیتے تھے اور جو کچھ بعد اونحضرت کے
اونکے اہلبیت اور اولاد پر گذرنے والا تھا اوسکی خبر بیان کرتے تھے اور جناب امیر
المؤمنین علی بن ابیطالب اون احکام واخبار کو تحریر فرماتے تھے یہی صحف فاطمہ ہے
کیون مؤمنین کیا حالت بیقراری تھی اون معصومہ کی بعد رحلت اپنے پدر بزرگوار کے
کہ ملک مقرب کو دلجوئی کرنی پڑی آہ وہ مظلومہ بڑے مصائب و شدائد مین مبتلا
مؤمنین اور اشقیاے امت نے ایسی ایذا اور تکلیف دی کہ اوسکی متحمل نہوسکین
یہانتک کہ اپنے پدر بزرگوار سے ملحق ہوئین فی البحار وغیرہ اِنَّ فَاطِمَۃَ عَلَیْہَا
السَّلَامُ مَا زَالَتْ بَعْدَ اَبِیْہَا مُعَصَّبَۃَ الرَّاْسِ نَاحِلَۃَ الْجِسْمِ بَاکِیَۃَ
الْعَیْنِ مُحْتَرِقَۃَ الْقَلْبِ یُغْشٰی عَلَیْہَا سَاعَۃً بَعْدَ سَاعَۃٍ جنابچہ بحار الانوار
وغیرہ مین منقول ہے کہ مفارقت مین جناب رسولخدا کی جناب سیدہ اسقدر ناتوان
ہوگئی تھین کہ اوٹھنا اور بیٹھنا اونپر دشوار تھا اور بسبب ناتوانی اور درد سر کے
ایک عصابہ سر اقدس پر بندھا رہتا تھا اور اشک چشم انور سے جاری تھے اور
سوزش دل سے ہروقت بیقرار رہتی تھین اور ساعت بساعت اون معصومہ کو
غش آتا تھا وتقول لولدیہا این ابوکما الذی کان یکرمکما ویحملکما مرۃ بعد
مرۃ این ابوکما الذی کان اشد الناس شفقۃ علیکما فلا یدعکما
تمشیان علی الارض ولا اراہ یفتح ہذا الباب ابدا ولا یحملکما علی
عاتقہ کما لم یزل یفعل اور اپنے دونون فرزندون حسنین سے فرماتی تھین
اے نور چشمو میرے کہان ہین وہ باپ تمہارے جو تمہارا اکرام کرتے تھے
اور بار بار تمکو گود مین لیتے تھے اور کہان ہین وہ باپ تمہارے جو سب سے

زیادہ تمہارے حال پر شفقت و مہربانی فرماتے تھے جنکو اپنے پانونسے زمین پر
چلنا تمہارا ناگوار تھا اور تمہیں فرط محبت سے اپنی گود مین لیے رہتے تھے افسوس
اب وہ جناب اس گھر مین کبھی دروازہ کھولکر تشریف نہ لائینگے آہ جسطرح
برابر تمکو اپنی دوش اقدس پر سوار کرتے تھے اب سوار نہ کرینگے آہ مومنین
وہ معصومہ اسیطرح شب و روز روتی تھیں یہانتک کہ روتے روتے دنیا سے
رحلت کر گئیں آہ اوسوقت خانۂ جناب سیدہؑ مین کہرام بپا ہوا گویا اوسی دن جناب
رسولخداؐ نے انتقال فرمایا اور جناب امیر المومنینؑ اور جناب حسنینؑ اور جناب
زینبؑ و ام کلثومؑ بشدت روتے تھے اور حجرۂ طاہرہ مین جناب سیدہؑ کے
ماتم بپا تھا بس امیر المومنینؑ نے اوس معصومہ کو غسل و کفن دیا اور مع جماعت
اقربا اور جناب سلمان اور ابوذر اور مقداد اور عمار یاسر کے نماز جنازہ پڑھکے
وقت شب اونکو دفن کیا اور محزون و مغموم گھر مین تشریف لائے آہ اوسوقت
اوس معصومہ کا حجرہ خالی دیکھکر کیا صدمہ ہوا ہوگا

آن قصۂ کہ کس نتواند شنیدنش		یارب براہلبیت چہ آمد زدیدنش

الا لعنۃ اللہ علی القوم الظالمین

مجلس چہاردہم

عَنْ وَرَقَۃَ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ الْاَزْدِیِّ اَنَّہٗ قَالَ خَرَجْتُ حَاجًّا اِلٰی
بَیْتِ اللّٰہِ الْحَرَامِ۔ بحار الانوار مین ورقہ بن عبد اللہ ازدی سے روایت کی ہے
جسکا حاصل یہ ہے کہ کہا اوسنے مین ایک سال حج کے لیے روانۂ خانۂ کعبہ ہوا
فَبَیْنَمَا اَطُوْفُ وَاِذَا اَنَا بِجَارِیَۃٍ سَمْرَاءَ مَلِیْحَۃِ الْوَجْہِ عَذْبَۃِ الْکَلَامِ

وهي تنادي بفصاحة منطقها پس طواف کرنے مین مین مشغول ہوا ناگاہ
دیکھا مین نے کہ ایک عورت گندم گون خوش رو شیرین کلام بفصاحت درگاہ
خدا مین ندا کر رہی ہے وهي تقول اللهم رب الكعبة الحرام والحفظة
الكرام وزمزم والمقام والمشاعر العظام ورب محمد خير الانام
صلى الله عليه وآله البررة الكرام ان تحشرني مع سادات الطاهرين
وابنائهم الغر المحجلين الميامين اور وہ یہ دعا کر رہی تھی کہ اے مالک کعبہ
محترم اور اے پروردگار حافظین مکرم اور اے مالک مقام زمزم اور اے
پروردگار عرفات ومشعر معظم اور اے پروردگار محمد وآل محمد صلے اللہ علیہ وآلہ
بہترین عالم مجھے محشور کرنا میرے آقاؤنکے ساتھ جو طاہر وپاک ہین اور محشور
کرنا ہمراہ اونکی اولاد امجاد کے جو روشن رخ اور نورانی اعضا اور صاحبان
برکات ہین الا فاشهدوا يا جماعة الحجاج والمعتمرين ان موالي خيرة
الاخيار وصفوة الابرار الذين علا قدرهم على الاقدار وارتفع
ذكرهم في سائر الامصار المرتدين بالفخار آگاہ ہوا اور شاہد رہو اے
جماعت حجاج ومعتمرین بتحقیق کہ آقا میرے بہتر ہین اونسے جو بہترین خلق ہین
اور برگزیدہ ہین اونسے جو نیکوکار ہین جنکا رتبہ بلند اور برتر ہے کل مخلوقات کے
رتبہ سے اور فضائل ومناقب اونکے تمام عالم مین مشہور ہین اور چادرین فخر
وشرف کی اونکے دوشہاے اقدس پر پڑی ہین فقلت يا جارية اني
لاظنك من موالي اهل البيت فقالت اجل قلت لها من انت
قالت انا فضة امة فاطمة الزهراء پس مین نے اونسے کہا کہ اے ضعیفہ

ظاہر ہے اس کلام سے گمان ہوتا ہے کہ تم آزادکردگان اہلبیت رسالت سے ہو
اوسنے کہا البتہ مین نے کہا کہ نام تمہارا کیا ہے اوسنے کہا نام میرا فضہ ہے مین
کنیز ہون جناب فاطمہ زہرا کی فَقُلْتُ لَهَا مَرْحَباً وَاَهْلاً لَقَدْ كُنْتُ مُشْتَاقاً
اِلٰى كَلَامِكِ وَمَنْطِقِكِ فَاُرِيْدُ مِنْكِ السَّاعَةَ اَنْ تُجِيْبِيْنِيْ عَنْ مَسْئَلَةٍ
اَسْئَلُكِ مین نے کہا مرحبا مین مشتاق آپکے کلام کا تھا بس مین آپسے اسوقت
ایک بات کا سؤال کرتا ہون مجھے جواب اوسکا دیجیے فَاِذَا اَنْتَ فَرَغْتَ مِنَ
الطَّوَافِ قِفْ عِنْدَ سُوْقِ الطَّعَامِ حَتّٰى اٰتِيَكَ وَاَنْتَ مُثَابٌ مَاجُوْرٌ
پس جب تم طواف سے فارغ ہو تو نزدیک بازار طعام فروشونکے ٹھہرنا اور میرا
انتظار کرنا کہ مین بھی تمھارے پاس آؤن عوض مین اسکے آپ مثاب ماجور ہونگی
فَافْتَرَقْنَا فِي الطَّوَافِ فَلَمَّا فَرَغْتُ مِنْهُ وَاَرَدْتُ الرُّجُوْعَ اِلٰى مَنْزِلِيْ جَعَلْتُ
طَرِيْقِيْ عَلٰى سُوْقِ الطَّعَامِ وَاِذَا اَنَا بِهَا جَالِسَةٌ فِيْ مُعْتَزَلٍ عَنِ النَّاسِ
یہ کہکر ہم دونون مشغول طواف ہوے جب مین نے طواف سے فراغ حاصل کیا
اور طرف اپنے مقام کے چلا تو بازار طعام فروشونمین گیا دیکھا مین نے کہ وہ ضعیفہ
لوگونسے علیحدہ ایک گوشہ مین منتظر میری بیٹھی ہین فَقُلْتُ لَهَا يَا فِضَّةُ اَخْبِرِيْنِيْ
عَنْ مَوْلَاتِكِ فَاطِمَةَ الزَّهْرَاۗءِ وَمَا الَّذِيْ رَاَيْتِ عِنْدَ وَفَاتِهَا بَعْدَ مَوْتِ
اَبِيْهَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ پس مین نے کہا کہ اے فضہ مین چاہتا ہون کہ
بیان کرو مجھسے حال اپنی سیدہ جناب فاطمہ زہرا کا جو کچھ کہ بعد وفات اونکے
پدر بزرگوار حضرت محمد مصطفی صلے اللہ علیہ وآلہ کے اونپر گذرا ہو اور تمنے دیکھا ہو
قَالَ فَلَمَّا سَمِعَتْ كَلَامِيْ تَغَرْغَرَتْ عَيْنَاهَا بِالدُّمُوْعِ ثُمَّ انْتَحَبَتْ بَادِيَةً

وَقَالَتْ یَا وَرْقَةُ هَيَّجْتَ عَلَيَّ حُزْنًا سَاكِنًا وَأَشْجَانًا فِي فُؤَادِي كَانَتْ كَامِنَةً ورقہ کہتا ہے جب اوسنے میرا کلام سُنا تو آنکھوں مین آنسو بھر لائین بعد اسکے ایک آہ کی اور کہا اے ورقہ اسوقت میرے اندوہ کو تونے تازہ کیا اور دلکے غمونکو ہیجان مین لایا فَاسْمَعِ الْآنَ مَا شَاهَدْتُ مِنْهَا اِعْلَمْ اَنَّهُ لَمَّا قُبِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ افْتَجَعَ لَهُ الْكَبِيْرُ وَالصَّغِيْرُ وَكَثُرَ عَلَيْهِ الْبُكَاءُ وَعَظُمَ رُزْءُهُ عَلَى الْاَقْرِبَاءِ وَالْاَصْحَابِ پس مین نے جو دیکھا ہے اب اوسے بگوش دل سُن آگاہ ہو جب جناب رسولخدا نے دنیا سے رحلت فرمائی تو سب چھوٹے بڑے اون حضرت کے درد فراق سے بیقرار و بیتاب ہوے اور سب سے زیادہ حزن و غم اس مصیبت مین اونکے اقربا اہلبیت اطہار اور اصحاب اخیار کو تھا وَلَمْ يَبْقَ اِلَّا كُلُّ بَاكٍ وَبَاكِيَةٍ اور زن و مرد سے کوئی ایسا نہ تھا کہ مین نے اوسے روتے نہ دیکھا ہو وَلَمْ يَكُنْ فِي اَهْلِ الْاَرْضِ وَالْاَقْرِبَاءِ اَشَدُّ حُزْنًا وَاَعْظَمُ بُكَاءً مِنْ مَوْلَاتِي فَاطِمَةَ الزَّهْرَاءِ اور اہل مدینہ اور اقربا سے زیادہ بیقراری اور بیتابی جناب سیدہ فاطمہ زہرا کی تھی اور روز بروز اندوہ و غم اونکا زیادہ ہوتا تھا اور گریہ وزاری اونکی کم نہوتی تھی فَجَلَسَتْ سَبْعَةَ اَيَّامٍ لَا يَهْدَأُ لَهَا اَنِيْنٌ وَلَا يَسْكُنُ مِنْهَا حَنِيْنٌ یہانتک کہ سات شبانہ روز صف ماتم سے نہ اوٹھین اور اون مومنین کوئی دن اونکو آہ وزاری اور نالہ و بیقراری سے سکون نہ تھا وَكُلُّ يَوْمٍ جَاءَ كَانَ بُكَاؤُهَا اَكْثَرَ مِنَ الْيَوْمِ الْاَوَّلِ اور جو دن کہ آتا تھا غم اونکا بڑھتا جاتا تھا فَلَمَّا كَانَ فِي الْيَوْمِ الثَّامِنِ اَبْدَتْ مَا كَتَمَتْ مِنَ الْحُزْنِ فَلَمْ تُطِقْ صَبْرًا اِذْ خَرَجَتْ وَصَرَخَتْ

فَکَانَتْ ھَا مِنْ قَبْرِ رَسُوْلِ اللّٰہِ تَنْطِقُ جب آٹھواں دن فراقِ پدر کا ہوا تو اونسے
ضبط نہو سکا اور جو رنج و غم دلمین تھا اوسکا تحمل و صبر نہ رہا اور روتے روتے طاقتِ
ضبط نرہی یکایک وہ معصومہ بیقرار ہوکر شام کو گھر سے باہر نکل آئین اور فریاد کرنی تھین
یہ معلوم ہوتا تھا کہ گویا جناب رسولخدا فرماتے ہین فَتَبَادَرَتِ النِّسْوَانُ
وَخَرَجَتِ الْوَلَائِدُ وَالْوِلْدَانُ وَضَجَّ النَّاسُ بِالْبُکَاءِ وَالنَّحِیْبِ وَجَاءَ
النَّاسُ مِنْ کُلِّ مَکَانٍ وَاُطْفِئَتِ الْمَصَابِیْحُ لِئَلَّا تَتَبَیَّنَ صَفَحَاتُ
النِّسَاءِ یہ آواز گریہ و بکا سنکر عورتین دوڑین اور اپنے گھرونسے مع اطفال کے
باہر نکل آئین اور لوگ بشدت رونے لگے اور کچھ لوگون نے بڑھکر راستے کے
چراغ بجھا دیے تاکہ نظر نامحرمونکی چہرۂ پر عورتونکے نہ پڑے وَخُیِّلَ اِلَی النِّسْوَانِ
اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ قَدْ قَامَ مِنْ قَبْرِہٖ وَصَارَتِ النَّاسُ فِیْ دَھْشَۃٍ وَحَیْرَۃٍ
لِمَا قَدْ رَھِقَھُمْ اور عورتونکو یہ گمان ہوا کہ اسوقت جناب رسولخدا قبر سے باہر
تشریف لائے ہین اور سب زن و مرد متحیر و مدہوش ہوگئے کہ یہ کیا ماجرا ہے
وَھِیَ تُنَادِیْ وَتَنْدُبُ اَبَاہُ وَااَبَتَاہُ وَاصَفِیَّاہُ وَامُحَمَّدَاہُ وَااَبَا الْقَاسِمُ
وَارَبِیْعَ الْاَرَامِلِ وَالْیَتَامٰی مَنْ لِلْقِبْلَۃِ وَالْمُصَلّٰی مَنْ لِابْنَتِکَ الْوَالِھَۃِ
الثَّکْلٰی اور اوسوقت جناب سیدہ اپنے پدر بزرگوار کے غم مین باواز بلند یہ نوحہ
اور بین کرتی تھین کہ ہاے اے بابا ہاے اے برگزیدۂ خدا ہاے اے محمد مصطفٰے
ہاے اے ابو القاسم ہاے اے سرپرست بیوون اور یتیمونکے اب کون ہے
بعد آپکے جو زینت قبلہ اور جانماز ہوا اور کون ہے بعد آپکے کہ فریادرس ہو اپنی
اوس بیٹی غمدیدہ و مصیبت رسیدہ کا ثُمَّ اَقْبَلَتْ تَعْثُرُ فِیْ اَذْیَالِھَا وَھِیَ لَا تُبْصِرُ

شیئا من عبرتها و تواترت دمعتها حتی دنت من قبر ابیها محمد صلی اللہ
علیہ و آلہ بعد اوسکے معصومہ روضۂ اقدس کیطرف متوجہ ہوئین اور کثرت سے
آنسوؤنکے اونکو کچھ دکھائی نہ دیتا تھا اور بیتابی سے پانون دامن مین اولجھ جاتا تھا
یہانتک کہ بدشواری قریب قبر مطہر اپنے باپ رسولخدا کے پہونچین فلما نظرت
الی الحجرۃ و وقع طرفها علی الماذنۃ فقصرت خطاها و دام نحیبها
و بکائها الی ان اغمی علیها جب جناب سیدہؑ نے حجرۂ مقدسہ کو دیکھا تو گوشۂ
چشم سے ماذنہ پر نگاہ کی جسپر بلال اذان کہتے تھے بس دیکھتے ہی اسکے پاہاے اٹھنے
چلنے سے کوتاہی کی اور بے اختیار فریاد وا ابتاہ و امحمداہ زبان اقدس پر جاری ہوا
اور اسقدر روئین کہ روتے روتے غش آگیا فتبادرت النسوان الیها فنضحن
الماء علیها و علی صدرها و جبینها حتی افاقت بس عورتین جلد اوس معصومہ
تک پہونچین اور پانی سینہ اور پیشانی پر چھڑکا یہانتک کہ اونکو افاقہ ہوا فلما افاقت
من غشیتها قامت وهی تقول رفعت قوتی و خاننی جلدی و شمت بی
عدوی و الکمد قاتلی جب اونکو غش سے افاقہ ہوا تو اوٹھین اور کھڑی ہوئین
اور یہ کہتی تھین کہ اے بابا آپکی مفارقت مین قوت میری زائل ہوگئی اور توانائی نے
مجھسے وفاداری نہ کی اور اب نوبت یہ پہونچی ہے کہ دشمن میرے حال زار کو دیکھکر
شماتت کرتے ہین اور غم و اندوہ دلی آپکی مفارقت کا مجھے زندہ نہ چھوڑیگا یا ابتاہ
بقیت والهۃ وحیدۃ و حیرانۃ فریدۃ قد انخمد صوتی و انقطع ظهری
و تنغص عیشی و تکدر دهری اے بابا بعد آپکے مین یکہ و تنہا حیران و پریشان
بے معین و مددگار رہگئی بہ تحقیق کہ مفارقت مین آپکی اب ایسی ناتوان ہون کہ کلام

کہنا بھی دشوار ہے اور کمر میری ٹوٹ گئی اور زندگی میری بے لطف ہو گئی اور زمانہ تیرہ
وتاریک ہوگیا فَمَا اَجِدُ یَا اَبَتَاہُ بَعْدَکَ اَنِیْسًا لِوَحْشَتِیْ وَلَا رَادًّا لِدَمْعَتِیْ وَلَا
مُعِیْنًا لِضَعْفِیْ اے بابا کوئی مونس وغمخوار ایسا اس محزون کا بعد آپکے نظر نہیں آتا ہے
جو اس وحشت وتنہائی مین میرا انیس اور غمگسار ہوا اور مجھے تسکین اور دلاسا دے اور
نہ کوئی بعد آپکے ایسا ہے جسکے سبب سے رونا میرا کم ہوا اور نہ کوئی ایسا معین ہے
کہ اس ناتوان کی مدد کرے فَقَدْ فَنِیَ بَعْدَکَ مُحْکَمُ التَّنْزِیْلِ وَمَهْبِطُ جِبْرَئِیْلَ
وَمَحَلُّ مِیْکَائِیْلَ یَا اَبَتَاہُ انْقَلَبَتْ بَعْدَکَ الْاَسْبَابُ وَتَغَلَّقَتْ دُوْنِیَ
الْاَبْوَابُ بتحقیق کہ بعد آپکے وحی خدا کا نازل ہونا ہمارے گھر سے موقوف ہوگیا اور
وہ بزرگوار جو مہبط جبرئیلؑ اور محل نزول میکائیلؑ تھے نہ رہے اے بابا بعد آپکے اسباب
راحت کے مبدل بہ مصیبت ہوگئے اور دروازے چارہ کار کے بند ہوگئے فَاَنَا
لِلدُّنْیَا قَالِیَۃٌ وَعَلَیْکَ مَا تَرَدَّدَتْ اَنْفَاسِیْ بَاکِیَۃٌ لَا یَنْفَدُ شَوْقِیْ اِلَیْکَ
وَلَا حُزْنِیْ عَلَیْکَ ثُمَّ نَادَتْ وَا اَبَتَاہُ ثُمَّ قَالَتْ بس مین اس دنیاے ناپایدار سے
نہایت بیزار ہون اور جبتک کہ مین زندہ ہون آپکی مفارقت مین ہمیشہ رویا کرونگی
اور شوق دیدار آپکا ہرگز مجھے کم نہوگا اور غم والم آپکی جدائی کا میرے دلسے دور نہوگا
بعد اسکے صدا وا اَبَتَاہُ کی بلند کی اور چند شعر پڑھے جنکا ماحصل ترجمہ یہ ہے اے بابا
غم والم آپکی مفارقت کا وہ غم ہے کہ ہر لحظہ تازہ ہے اور قسم ہے خدا کی کہ یہ دل پُر درد
میرا ہر وقت مشتاق دیدار رہتا ہے اور ہر روز غم واندوہ آپکی مفارقت کا میرے
دلمین زیادہ ہوتا ہے اور کسیطرح تمام نہین ہوتا اے بابا یہ مصیبت جو مجھ پر پڑی ہے

عظیم ترین مصائب ہے پس صبر میرا مجھ سے جدا ہو گیا اور رونا میرا ہر وقت تازہ ہے
اور کون قلب ایسا ہے کہ آپکے ماتم مین صبر و تحمل کر سکے اور اپنے تئین گریہ و بکا سے
باز رکھے اور جو دل اس مصیبت مین صبر کر سکے وہ سخت ہے تو منادی یا ابتاہ
انقطعت بک الدنیا بانوارھا وذوت زھرتھا وقد اسود نھارھا
بعد اسکے فریاد کی کہ اے بابا بعد آپکے دنیا کے نور منقطع ہو گئے اور شگوفے اوسکے
مرجھا گئے اور روز روشن اسکا مثل شب کے تاریک ہو گیا یا ابتاہ لا زلت آسفۃ
علیک الی التلاق یا ابتاہ زال غمضی منذ حق الفراق اے بابا مین ہمیشہ
مفارقت مین آپکی محزون رہونگی جبتک کہ آپسے نہ ملونگی اے بابا جبسے آپکی مفارقت
ہوئی ہے مجھ کو نیند نہین آتی ہے یا ابتاہ امسینا بعدک من المستضعفین
یا ابتاہ اصبحت الناس عنا معرضین ولقد کنا بک معظمین اے بابا
بعد آپکے لوگون نے ہمین ناتوان سمجھا اور سب نے ہمسے روگردانی کی بتحقیق کہ ہم
بسبب آپکے مکرم و معظم تھے فای دمعۃ لفراقک لا تھمل وای حزن علیک
لا یتصل وای جفن بعدک بالنوم یکتحل پس کون آنسو ہے کہ آپکی جدائی مین
جاری نہین ہے اور کونسا غم ایسا ہے کہ آپکی وفات پر متصل نہین ہے اور کون چشم ہی
کہ آپکی مفارقت مین خواب راحت سے سوئی ہو فکیف للجبال لا تمور وللبحار بعدک
لا تغور والارض کیف لم تتزلزل پس مجھے حیرت ہے کہ ایسی مصیبت و غم مین
کیون پہاڑ حرکت مین نہین آتے ہین اور کیون دریا بعد آپکے خشک نہین ہو جاتے
اور کیون زمین کو زلزلہ نہین ہوتا فمنبرک بعدک مستوحش ومحرابک
خال من مناجاتک وقبرک فرح بمواراتک والجنۃ مشتاقۃ الیک

بین

افسوس جس منبر پر آپ خطبہ پڑھتے تھے آپکے نہونیسے وہ وحشت ناک نظر آتا ہے
اور محراب عبادت آپکی مناجات سے آپکی خالی ہے اور قبر آپکی تشریف رکھنے سے
آپکے مسرور ہے اور جنت آپکی مشتاق ہے مَا اَعْظَمَ ظُلْمَةَ مَجَالِسِكَ فَوَا اَسَفَا
عَلَيْكَ اِلٰى اَنْ اَقْدَمَ عَلَيْكَ وہ جگہ کہ جہان آپ تشریف رکھتے تھے
آپ کے نہونیسے کسقدر سیاہ نظر آتی ہے اور مین آپکے نہونے پر تاسف کیا کرونگی
جبتک کہ آپسے نہ ملونگی وَاثْكَلُ اَبُو الْحَسَنِ الْمُؤْمِنُ اَبُو وُلْدِكَ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ
وَاَخُوكَ وَوَلِيُّكَ وَحَبِيْبُكَ وَمَنْ رَبَّيْتَهُ صَغِيْرًا وَاٰخَيْتَهُ كَبِيْرًا وَاَجَلَّ
اَحْبَابِكَ وَاَصْحَابِكَ اِلَيْكَ مَنْ كَانَ مِنْهُمْ سَابِقًا وَمُهَاجِرًا وَنَاصِرًا اور
ابوالحسن کہ وہ باپ ہین آپکے دونون فرزندون حسنین کے اور بھائی اور جانشین اور
دوست ہین آپکے اور جنکو آپنے صغر سن مین اپنی آغوش مین پالا اور سن شباب مین
آپنے اونکو اپنا بھائی فرمایا اور وہ آپکے تمام اصحاب واحباب مہاجرین وانصار سے آپکے
دوست تر اور سابق تھے اور ہمیشہ آپکے معین وناصر رہے وہ آپکی مصیبت مین محزون
ومغموم ہین وَالثُّكْلُ شَامِلُنَا وَالْبُكَاءُ قَاتِلُنَا وَالْاَسٰى لَازِمُنَا ثُمَّ زَفَرَتْ
وَاَنَّتْ اَنَّةً كَادَتْ رُوْحُهَا اَنْ تَخْرُجَ ثُمَّ قَالَتْ اور اب حال ہمارا یہ ہے
کہ گریہ وبکا ہر وقت ہمارے شامل ہے اور یہ رونا ہر وقت کا ہمین زندہ نہ چھوڑیگا
اور رنج واندوہ آپکی جدائی کا کبھی ہمسے جدا نہوگا بعد اسکے اوس معصومہ نے ایک آہ
سرد دل پر درد سے ایسی کھینچی کہ قریب تھا کہ روح اقدس جسم سے مفارقت کرجائے
بعد اسکے اون معصومہ نے چند شعر حضرت کی مصیبت مین پڑھے فَرَجَعَتْ اِلٰى
مَنْزِلِهَا وَهِيَ لَاتَرْقَى دَمْعَتُهَا وَلَاتَهْدَأُ زَفْرَتُهَا پس وہ معصومہ گھر مین

تشریف لائیں اور کسی وقت آنسو آنکھوں سے نہ تھمتے تھے اور آواز نالہ و بیقراری کی
کم ہوتی تھی آہ کیا تاثیر تھی اوس رونے کی وَاجتَمَعَ شُیُوخُ اَھلِ المَدِینَۃِ
وَاَقبَلُوا اِلیٰ اَمِیرِ المُؤمِنِینَ عَلِیٍّ عَلَیہِ السَّلَامُ فَقَالُوا لَہٗ یَا اَبَا الحَسَنِ اِنَّ
فَاطِمَۃَ تَبکِی اللَّیلَ وَالنَّھَارَ فَلَا اَحَدٌ مِنَّا یَتَھَنَّأُ بِالنَّومِ فِی اللَّیلِ عَلیٰ فُرُشِہٖ
وَلَا بِالنَّھَارِ لَنَا قَرَارٌ عَلیٰ اَشغَالِنَا وَطَلَبِ مَعَایِشِنَا وَاِنَّا نُخبِرُکَ اَن تَسأَلَھَا
اِمَّا اَن تَبکِیَ لَیلًا اَو نَھَارًا اور شیوخ مدینہ جمع ہو کر حضرت امیر المؤمنین علی بن
ابیطالب کی خدمت مین حاضر ہوے اور عرض کیا اے ابو الحسن جناب فاطمہ زہرا
رات اور دن روتی ہین اور اونکے رونیسے نہ ہمین رات کو اپنے فرش خواب پر
نیند آتی ہے اور نہ کوئی ہم مین سے دنکو اپنے کاروبار اور طلب معیشت مین مشغول
ہو سکتا ہے پس آپ مخیر ہین کہ ہماری جانب سے جناب سیدہ سے عرض کرین
کہ آپ یا شب کو رو یا کرین یا دنکو رو یا کرین فَاَقبَلَ اَمِیرُ المُؤمِنِینَ عَلَیہِ السَّلَامُ
حَتّٰی دَخَلَ عَلیٰ فَاطِمَۃَ وَھِیَ لَا تُفِیقُ مِنَ البُکَاءِ وَلَا یَنفَعُ فِیھَا العَزَاءُ فَلَمَّا رَأَتہُ
سَکَنَت ھُنَیئَۃً لَہٗ یہ سنکر جناب امیر المؤمنین علیہ السلام گھر مین داخل ہوے
دیکھا کہ فاطمہ زہرا گریہ و بکا مین مشغول ہین اور ہرگز تسلی دینا کسی کا کچھ فائدہ نہین
کرتا ہے جب اون معصومہ نے حضرت کو آتے دیکھا تو تھوڑی دیر اونکے لحاظ سے
چپ ہو رہین فَقَالَ یَا بِنتَ رَسُولِ اللہِ اِنَّ شُیُوخَ المَدِینَۃِ یَسئَلُونِی
اَن اَسأَلَکِ اِمَّا اَن تَبکِی اَبَاکِ لَیلًا وَاِمَّا نَھَارًا پس حضرت نے فرمایا اے
دختر رسول خدا اسوقت شیوخ مدینہ نے مجھسے التماس کیا ہے کہ مین تمسے کہون کہ
تم اپنے پدر بزرگوار کو یا رات کو رو یا کرو یا دن کو رو یا کرو فَقَالَت یَا اَبَا الحَسَنِ

ما اقل علیٰ بینھم وما اقرب مغیبی من بین اظھرھم فو اللہ لا اسکت لیلا ولا نھارا او الحق بابی رسول اللہ پس جناب سیدہ نے عرض کی کہ اے ابوالحسن بہت ہی کم ہے زندگانی میری اون لوگون مین اور بہت قریب ہے رحلت میری اونمین سے قسم ہے خدا کی مین رات و دن رونا اپنا ترک نہ کرونگی یہانتک کہ اپنے باپ جناب رسولخدا سے ملحق ہون فقال لھا علی علیہ السلام افعلی یابنت رسول اللہ ما بدالک ثم انہ بنی لھا بیتا فی البقیع نازحا عن المدینۃ یسمی بیت الاحزان پس جناب علی ابن ابیطالب علیہ السلام نے فرمایا اے دختر رسولخدا اس امر مین تمکو اختیار ہے جو چاہو وہ کرو مین رونیسے اس مصیبت مین منع نہین کرتا ہون بعد اسکے اونحضرت نے قبرستان بقیع مین علحدہ شہر سے ایک حجرہ واسطے رونے اوس معصومہ کے بنوایا کہ نام اوسکا بیت الاحزان ہے وکانت اذا اصبحت قدمت الحسن والحسین علیھما السلام امامھا وخرجت الی البقیع باکیۃ فلا تزال بین القبور باکیۃ اور جناب سیدہ ہر صبح کو اپنے فرزند حسنین علیہما السلام کو آگے آگے اور آپ پیچھے پیچھے روتی ہوئی قبرستان بقیع مین تشریف لیجاتی تھین اور وہان دن بھر رویا کرتی تھین فاذا جاء اللیل اقبل امیر المومنین علیہ السلام الیھا وساقھا بین یدایہ الی منزلھا جب شام ہوتی تھی تو اوسوقت جناب امیرالمومنین وہان تشریف لیجاتے تھے اور اوس معصومہ کو اپنے ساتھ گھر مین لے آتے تھے ولم تزل علی ذلک الی ان مضی لھا بعد موت ابیھا سبعۃ وعشرون یوما واعتلت العلۃ التی توفیت فیھا فبقیت الی یوم الاربعین پس بعد وفات اونکے پدر بزرگوار

ستائیس روز اوس معصومہ کو گریہ وزاری مین گذرے اور وہ بیماری لاحق ہوئی جسمین اوس مخدومہ نے دنیا سے رحلت فرمائی آہ وہ بیماری درد پہلوے شکستہ اور مفارقت جناب رسولخدا تھی پس وہ معصومہ چالیس دن تک بہت بیمار رہین وَصَلّٰی اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ صَلٰوۃَ الظُّھْرِ وَاَقْبَلَ یُرِیْدُ الْمَنْزِلَ اِذَا اسْتَقْبَلَتْہُ الْجَوَارِیْ بَاکِیَاتٍ حَزِیْنَاتٍ اور حضرت امیرالمومنین نے نماز ظہر مسجد مین پڑھی اور بعد نماز کے چاہا کہ حرم سرا کو تشریف لیجائین ناگاہ دیکھا کہ کنیزین اونحضرت کی روتی ہوئی چلی آتی ہین فَقَالَ لَھُنَّ مَا الْخَبَرُ وَمَالِیْ اَرَاکُنَّ مُتَغَیِّرَاتٍ پس حضرت نے اونسے فرمایا کیا خبر ہے اور کیا سبب ہے کہ تمہاری صورتین متغیر ہین فَقُلْنَ یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ اَدْرِکْ اِبْنَۃَ عَمِّکَ الزَّھْرَاءَ وَمَا نَظُنُّکَ تُدْرِکُھَا پس اونھون نے عرض کی کہ یا امیرالمومنین آپ جلد جناب سیدہ کی خبر لیجئے کہ حال اونکا اسوقت ایسا متغیر ہے کہ ہمین گمان ہے آپ اونکو زندہ نہ پائینگے فَاَقْبَلَ اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ مُسْرِعًا حَتّٰی دَخَلَ عَلَیْھَا وَاِذَا بِھَا مُلْقَاۃٌ عَلٰی فِرَاشِھَا وَھُوَ مِنْ قَبَاطِیِّ مِصْرٍ وَھِیَ تَقْبِضُ یَمِیْنًا وَتَمُدُّ شِمَالًا پس جناب امیرالمومنین علیہ السلام جلد تشریف لائے یہانتک کہ گھر مین داخل ہوے دیکھا کہ وہ معصومہ فرش قباطی مصری پر بیہوش حالت احتضار مین ہین اور ہاتھ پاؤن داہنے بائین طرف پھیلا دیتی ہین کبھی سمیٹ لیتی ہین فَاَلْقَی الرِّدَاءَ عَنْ عَاتِقِہٖ وَالْعِمَامَۃَ عَنْ رَاْسِہٖ وَحَلَّ اَزْرَارَہٗ وَاَقْبَلَ حَتّٰی اَخَذَ رَاْسَھَا وَتَرَکَہٗ فِیْ حِجْرِہٖ آہ حضرت یہ حالت دیکھکر بیتاب ہوئے اور ردا دوش اطہر سے اور عمامہ سر اقدس سے اوتارا اور سر اطہر اون معصومہ کا اوٹھا کر اپنی آغوش مین رکھا وَنَادَاھَا یَا زَھْرَاءُ فَلَمْ تُکَلِّمْہُ

فنادَاھا یا بنتَ محمدٍ المصطفٰی فلم تکلمہ فنادٰیھا یا بنتَ من حمل الزکوٰۃ
فی طرفِ ردائہ وبذلھا علی الفقراءِ فلم تکلمہ اور باواز بلند فرمایا ای زہرا
اون معصومہ نے کچھ جواب نہ دیا پھر فرمایا اے بیٹی رسولخدا کی پھر کچھ جواب نہ دیا پھر فرمایا
اے بیٹی اوس برگزیدہ کی جو مالِ زکوٰۃ کو اپنے گوشۂ چادر مین لیکر فقرا وساکین پر
تقسیم فرماتے تھے پھر کچھ جواب نہ دیا فنادٰیھا یا ابنۃَ من صلّی بالملائکۃِ فی
السماءِ مثنٰی مثنٰی فلم تکلمہ فنادٰیھا یا فاطمۃُ کلمینی فانا ابنُ عمک علی بنُ ابیطالب
ففتحت عینیھا فی وجھہ ونظرت الیہ وبکت وبکٰی پھر آواز دی کہ
اے بیٹی اونحضرت کی جسنے ملائکہ کو آسمان پر دو دو رکعت نماز پڑھوائی پس کچھ جواب نہ دیا پھر
آواز دی اے فاطمہ مجھ سے کچھ کلام کرو کہ مین ہون ابن عم تمھارا علی بن ابیطالب
پس ایکمرتبہ حضرت کا نام سنکر غش سے آنکھین کھولدین اور اونحضرت کے چہرۂ انور کو
دیکھا اور رونے لگین اور حضرت بھی رونے لگے فقال امیرُ المومنین علیہ السلام
ما الذی تجدینہ فقالت انّی اجدُ الموتَ الذی لا بدّ منہ ولا محیص
جناب امیرالمومنین علیہ السلام نے فرمایا اسوقت کیا حال اپنا پاتی ہو اوس معصومہ نے
عرض کی اسوقت مین اپنے مین آثار موت کے پاتی ہون جس سے کسی ذیحیات کو
چارہ نہین ہے وانا اعلم انک لا تصبر بعدی علی قلۃ التزویج فان انت تزوجت
امرأۃً اجعل لھا یوماً ولیلۃً واجعل لاولادی یوماً ولیلۃً اور مین
جانتی ہون کہ بعد میرے آپ قلت تزویج پر صبر نہ کرسکینگے پس اگر آپ کسی عورت سے
عقد کرین تو ایک شبانہ روز اوسکے یہان رہین اور ایک شبانہ روز میری اولاد کے
پاس رہین ولا تصخب فی وجوھما فیصبحان یتیمین غریبین منکسرین فانھما

بِالْاَمْسِ فَقَدَ اَحَدَهُمَا وَالْيَوْمَ يَفْقِدُ اَنِ اُمَّهُمَا فَالْوَيْلُ لِاُمَّةٍ تَقْتُلُهُمَا
وَتَبْغِضُهُمَا اور میرے دونون فرزندونکے سامنے عنقریب آمیز کلام نہ کیجئے گا اسلیئے کہ یہ
دونون میرے مرنیسے یتیم اور غریب اور شکستہ خاطر ہونگے کل کی بات ہے کہ یہ دونون
اپنے نانا کی مصیبت مین مغموم ہو چکے ہین اور آج اپنی مان سے جدا ہونگے پس وائے ہو
اون لوگون پر جو میرے ان دونون فرزندونکو قتل کرینگے اور انسے بغض وعداوت
پیش آئینگے پس اپنے فرزندونکے مصائب یاد کرکے بشدت روئین اور چند شعر پڑھے
حضرات سنا آپنے کہ یہ وصیت جناب سیدہ نے جناب امیرالمومنین سے حسینؑ کے
بارے مین فرمائی آہ کہان تھین وہ معظمہ اوس روز کہ جس روز ایک شاہزادہ کو اعدا نے
زہر دیکر شہید کیا اور جنازہ پر تیر لگائے اور روضہ رسول مین دفن ہونے دیا اور دوسرے
شاہزادہ کو مہمان بلاکر رو گردان ہوے اور بحکم ابن زیاد لعین تین دن کا بھوکا پیاسا
صحرائے کربلا مین قتل کیا اور سر انور اونکا نیزہ پر رکھکر شہر بشہر پھرایا اور بطور ہدیہ سامنے
یزید شرابخوار کے لیگئے اور وہ لعین دیکھکر خوش و مسرور ہوا فَقَالَ لَهَا عَلِيٌّ مِنْ اَيْنَ
لَكِ يَا بِنْتَ رَسُوْلِ اللّٰهِ هٰذَا الْخَبَرُ وَالْوَحْيُ قَدِ انْقَطَعَ عَنَّا الغرض جناب
امیرالمومنین علیہ السلام نے فرمایا اے دختر رسولخدا تمھین حال اپنی وفات کا کیونکر
معلوم ہوا حالانکہ روز وفات رسولخدا سے وحی کا آنا موقوف ہو گیا ہے فَقَالَتْ
يَا اَبَا الْحَسَنِ اِنِّيْ رَقَدْتُ السَّاعَةَ فَرَاَيْتُ حَبِيْبِيْ رَسُوْلَ اللّٰهِ فِيْ قَصْرٍ مِنَ
الدُّرِّ الْاَبْيَضِ فَلَمَّا رَاٰنِيْ قَالَ هَلُمِّيْ اِلَيَّ يَا بُنَيَّةُ فَاِنِّيْ اِلَيْكِ مُشْتَاقٌ جناب
سیدہ نے عرض کیا اے ابوالحسن ابھی میری آنکھ لگ گئی تھی دیکھا مین نے اپنے باپ
رسولخدا کو ایک قصر مین کہ وہ موتی سفید سے بنا ہے تشریف رکھتے ہین جب اونحضرت

حاشیہ: کہ زینب بنت علی ... بنت ... حسن بن علی ... حسین بن علی

مجھے دیکھا تو فرمایا اے بیٹی اب میرے پاس چلی آؤ کہ میں تیرا اشتاق ہوں فقلت
وَاللّٰہِ اِنِّی لَاَشَدُّ شَوْقًا مِّنْکَ اِلٰی لِقَائِکَ فَقَالَ اَنْتِ اللَّیْلَۃَ عِنْدِیْ وَھُوَ
الصَّادِقُ لِمَا وَعَدَ وَالْمُوْفِیْ لِمَا عَاھَدَ پس میں نے عرض کی کہ قسم ہے
خدا کی میں زیادہ تر مشتاق آپکی ہوں اوحضرتؐ نے فرمایا آجکی شب تو میرے پاس
ہوگی اور وہ حضرت صادق ہیں اپنے وعدہ میں اور وفا کرنے والے ہیں اپنے عہد کے
فَاِذَا اَنْتَ قَرَأْتَ یٰسٓ فَاعْلَمْ اَنِّیْ قَدْ قَضَیْتُ نَحْبِیْ جب آپ تلاوت سے
سورہ یٰسین کی فارغ ہوں تو اوسوقت بیقین جان لیجئے گا کہ میں نے وفات پائی
فَغَسِّلْنِیْ وَلَا تَکْشِفْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ طَاھِرَۃٌ مُّطَھَّرَۃٌ پس آپ ہی مجھے غسل دیجئے گا
اور میرا لباس نہ اُتاریے گا اسلیے کہ میں پاک وپاکیزہ ہوں وَلْیُصَلِّ عَلَیَّ مَعَکَ مِنْ
اَھْلِیْ الْاَدْنٰی فَالْاَدْنٰی مَنْ رُزِقَ اَجْرِیْ وَادْفِنِّیْ لَیْلًا فِیْ قَبْرِیْ بِھٰذَا
اَخْبَرَنِیْ حَبِیْبِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ اور آپ میرے جنازہ پر نماز پڑہیں ساتھ میرے عزیز
واقربا کے اور وہ لوگ کہ جنکے نصیب میں ثواب اسکا مقدر ہوا ہے اور کھڑے ہوں
نماز میں بحسب مراتب کے اور مجھے شب کو دفن کر دیجئے گا ان سب باتوں سے مجھے
خبر دی ہے میرے حبیب جناب رسولخداؐ نے حضرات سنا آپنے کہ جناب سیدہؑ نے
جناب امیر المؤمنینؑ سے وصیت کی جنازہ میرا شب کو اوٹھائیے گا آپ کیا حاجت
بیان ہے افسوس اونھین کی بیٹیاں روز عاشورا صحراے کربلا میں بعد شہادت
امام حسینؑ کے سر برہنہ بے مقنعہ وچادر مجمع عام میں خیمہ سے بظلم وستم باہر نکالی گئیں اور
اعدا نے اسباب اونکا لوٹ لیا اور خیموں میں آگ لگا دی اور اہل حرم اور بچے اونکے
فریاد کرتے تھے کوئی فریاد رسی اونکی نہ کرتا تھا بلکہ عوض اسکے اسیر ومقید کیا اور طرف

کو نہ کہ سکیگئے فقال علیؑ واللہ لقد اخذت فی امرہا و غسلتہا فی قمیصہا
ولم اکشف عنہا فو اللہ لقد کانت میمونۃ طاہرۃ مطہرۃ ثم حنطتہا
من فضلۃ حنوط رسول اللہ و کفنتہا و ادرجتہا فی اکفانہا غرضکہ جناب
امیر المومنین علیہ السلام فرماتے ہین کہ جب اون معصومہ نے رحلت کی تو مین نے اونکے
امر مین اہتمام کیا اور غسل دیا مین نے اونکے پیراہن مین اور وہ اونکے بدن سے جدا نہ کیا
قسم ہے خدا کی وہ معصومہ صاف و پاک و پاکیزہ تھین جب غسل سے مین فارغ ہوا تو
حنوط کیا مین نے اوس کافور جنت سے جو باقی رہا تھا حنوط جناب رسولخدا سے اور کفن پہنایا
مین نے اون معصومہ کو فلما ہممت ان اعقد الرداء نادیت یا ام کلثوم
یا زینب یا فضۃ یا حسن یا حسین ہلموا تزودوا من امکم ہذا الفراق
واللقاء فی الجنۃ جب مین نے چاہا کہ بند کفن کو باندہون تو مین نے آواز دی کہ
اے ام کلثوم اے زینب اے فضہ اے حسنؑ اے حسینؑ آؤ اپنی والدہ کی زیارت
آخری کر لو کہ بعد اسکے پھر ملاقات سوائے جنت کے نہو گی فاقبل الحسن و الحسین
وہما ینادیان واحسرتاہ لا تنطفی ابدا من فقد جدنا محمد ن المصطفیٰ و
امنا فاطمۃ الزہراء یا ام الحسن یا ام الحسین اذا لقیت جدنا محمد ن المصطفیٰ
فاقرئیہ منا السلام وقولی لہ انا قد بقینا بعدک یتیمین فی دار الدنیا
پس حسنینؑ آئے اور باواز بلند اور سوزش قلب سے یہ کہتے تھے ہائے افسوس یہ آتش
حسرت جدائی ہمارے نانا رسولخدا اور ہماری ماں فاطمہ زہرا کی کبھی نہ بجھے گی اے
مادر گرامی حسنؑ اور حسینؑ کی جسوقت آپ خدمت مین ہمارے نانا رسولخدا کی حاضر
ہون اوسوقت آپ ہماری طرف سے سلام عرض کیجئے گا اور کہدیجئے گا کہ ہم

بعد آپکے وارد دنیا مین یتیم ہو گئے فقال امیر المومنین علیہ السلام انی اشہد اللہ انہا قد حنت و انت و مدت یدیہا و ضمتہما الی صدرہا ملیا جناب امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا مین گواہ کرتا ہون خدا کو کہ اوسوقت نعش مطہر نے اون معصومۂ کی طرف حسنین ع کے میل کیا اور باواز حزین آہ سرد کی اور دونون ہاتھ پھیلا کے اونکو سینہ سے تھوڑی دیر لگایا واذا بہاتف من السماء ینادی یا ابا الحسن ارفعہما عنہا فلقد ابکیا واللہ ملائکۃ السموات وقد اشتاق الحبیب الی المحبوب ناگاہ ہاتف نے آسمان سے ندا دی کہ اسے ابو الحسن ع جدا کرو حسنین ع کو سینہ فاطمہ ع سے قسم بخدا کہ اُنھون نے فرشتہہائے آسمانکو رُلایا ہے اور بتحقیق کہ مشتاق ہین رسولخدا دیدار فاطمہ ع کے فرفعتہما عن صدرہا وجعلت اعقد الرداء وانا انشد بہذہ الابیات پس مین نے حسنین ع کو بتسلی و تشفی سینۂ سیدہ ع کے جدا کیا آہ اسوقت یاد آگیا ذاکر کو حال بیکسی جناب سکینہ دختر مظلوم کربلا کا کہ وہ ستم رسیدہ لاش پارہ پارہ سے اپنے پدر مظلوم کے لپٹ کر رو رہی تھین اور رونا اوس یتیمہ کا اعدا کو ناگوار ہوا او ربجبر و قہر لاش اطہر سے جدا کیا اور کچھ اوس یتیمہ پر رحم نہ کیا غرضکہ جناب امیر المومنین علیہ السلام فرماتے ہین کہ مین نے اوسوقت بکمال حزن و ملال بند کفن باندھنے شروع کیے اور اونکی مفارقت مین

یہ اشعار پڑھتا تھا۔

فراقک اعظم الاشیاء عندی	و فقدک فاطم ادھی الثکول

جدائی تمہاری نزدیک میرے امر عظیم ہے اور تمہارا نہونا عظیم ترین مصیبت ہے

سابکی حسرۃ و انوح شجوا	علی خل مضی اسنی السبیل

رویا کرونگا مین حسرت و افسوس سے اور نوحہ کیا کرونگا مین درد دل سے مفارقت پر اوس دوست کی جو ابھی راہ گیا ہے

اَلَا یَا عَیْنُ جُوْدِیْ وَاسْعِدِیْنِیْ	فَحُزْنِیْ دَآئِمًا اَبْکِیْ خَلِیْلِیْ

اے آنکھ بخل نہ کر اور میری مددگاری کر یعنے اشک بہا اسواسطے کہ حزن میرا مستمر ہے اور روتا ہون مین اپنے دوست کو ثُمَّ حَمَلَهَا عَلٰی یَدَیْہِ وَاَقْبَلَ اِلٰی قَبْرِ اَبِیْہَا وَنَادٰی اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نُوْرَ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا صَفْوَۃَ اللّٰہِ بعد اسکے جنازہ اون معصومہ کو اپنے ہاتھون پر اوٹھایا اور اوسکو لیے ہوے قبر اطہر رسولخدا کے قریب لیگئے اور آواز بلند سے کہا کہ سلام ہو آپ پر یا رسول اللہ سلام ہو آپ پر یا حبیب اللہ سلام ہو آپ پر اے نور خدا سلام ہو آپ پر اے برگزیدۂ خدا مِنِّیْ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ وَالتَّحِیَّۃُ وَاصِلَۃٌ اِلَیْكَ وَلَدَیْكَ وَمِنْ اِبْنَتِكَ النَّازِلَۃِ عَلَیْكَ بِفِنَائِكَ وَاَنَّ الْوَدِیْعَۃَ قَدِ اسْتُرِدَّتْ وَالرَّهِیْنَۃَ قَدْ اُخِذَتْ میرا سلام اور تحیت ہو آپ پر اور آپکی بیٹی کی جانب سے جو آپکے حرم روضہ مین حاضر اور آپکے سامنے موجود ہے فَوَاحُزْنَاہُ عَلَی الرَّسُوْلِ ثُمَّ بَعْدَہٗ عَلَی الْبَتُوْلِ وَلَقَدِ اسْوَدَّتْ عَلَیَّ الْغَبْرَاءُ وَبَعُدَتْ عَنِّی الْخَضْرَاءُ فَوَاحُزْنَاہُ ثُمَّ وَااَسَفَاہُ ہاے حزن وملال جدائی رسولخدا اور فاطمہ زہرا پر اور بتحقیق کہ اب زمین وزمان میری نظر و نمین تیرہ و تاریک ہے اور نامساعدت کی وجہ سے آسمان نے بس مقام حزن و افسوس ہے ثُمَّ عَدَلَ بِهَا اِلَی الرَّوْضَۃِ فَصَلّٰی عَلَیْهَا فِیْ اَهْلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَمَوَالِیْهِ وَاَحِبَّائِہٖ وَطَائِفَۃٍ مِّنَ الْمُهَاجِرِیْنَ وَالْاَنْصَارِ

ثم یعنے اوس کے بعد حضرت امیر نے اون معصومہ کو ۔۔۔ (حاشیہ)

بعد اسکے حضرت جنازۂ معصومہ کو مقام روضہ پر لائے اور وہان اوحضرت نے مع اپنی
اولاد و اصحاب اور محب و موالی اور چند اشخاص مہاجرین و انصار خاص کے جنازۂ
معصومہ پر نماز پڑھی فلما واراھا والحدھا فی لحدھا انشا ھذہ الابیات
جب حضرت نے اوس معصومہ کو اونکی لحد مین اوتارا اور دفن کرچکے تو اوسوقت
یہ اشعار مقام حسرت مین انشا فرمائے آہ جدائی جناب سیدہؑ کی سخت مصیبت تھی
بعد رسولخداؐ کے جبھی تو فرماتے تھے

ارٰی علل الدنیا علیّ کثیرۃ	وصاحبہا حتی الممات علیل
لکل اجتماع من خلیلین فرقۃ	وان بقائی بعدکم لقلیل

پاتاہون مین اپنے پر آلام دنیا کے بہت سے اور جو کہ دنیا مین آیا ہے مرتے دم تک
وہ گویا ہمیشہ بیمار رہتا ہے اور جو دوست کہ باہم ہوتے ہین آخرکار اونمین جدائی ہوتی ہے
اور میری زندگانی بھی بعد تمھارے بہت قلیل ہے

وان افتقادی فاطما بعد احمد	دلیل علی ان لا یدوم خلیل

یہ تحقیق کہ مفارقت فاطمۂ زہراؑ کی بعد رسولخداؐ کے دلیل ہے اسپر کہ کوئی دوست باقی
نہین رہتا ہے آہ مومنین اس دار دنیا مین کیا کیا مصائب گذرے جناب سیدہؑ
اور امیر المومنینؑ پر ہاتھ سے اشقیاے امت کے جسکی انتہا نہین ہے اور بعد انتقال
کے بھی اونکی ارواح مقدسہ کو اعدانے بےچین کیا غم مین اونکے فرزندون حسنینؑ کے
کہ ایک صاحبزادہ کو زہر دیا اور دوسرے صاحبزادہ کو صحراے کربلا مین بھوکا پیاسا
قتل و ذبح کیا اور اونکے اہل حرم کو اسیر و مقید کیا اور مع سرہاے شہدا کے شہر بشہر
پھرایا اور سامنے یزید لعین کے لائے اور وہ شقی دیکھکر خوش و مسرور ہوا الا لعنۃ

اللّٰہِ عَلَی الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ

مجلس پانزدہم

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّہٗ قَالَ سَمِعْتُ اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ عَلِیَّ بْنَ اَبِیْطَالِبٍ عَلَیْہِ السَّلَامُ اَنَّہٗ قَالَ دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ ذَاتَ یَوْمٍ عَلٰی فَاطِمَۃَ عَلَیْہَا السَّلَامُ بحار الانوار وغیرہ مین عبد اللہ بن عباسؓ سے منقول ہے وہ کہتے ہین کہ سنا مین نے جناب امیر المؤمنین علی بن ابیطالب علیہ السلام سے کہ فرمایا ایک روز جناب رسولخدا صلے اللہ علیہ وآلہ خانہ فاطمہ زہرا مین تشریف لائے وَھِیَ حَزِیْنَۃٌ فَقَالَ لَھَا مَا حُزْنُکِ یَا بُنَیَّۃُ قَالَتْ یَا اَبَتِ ذَکَرْتُ الْمَحْشَرَ وَوُقُوْفَ النَّاسِ عُرَاۃً یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ اور وہ محزون ومغموم تھین پس حضرت نے ازراہ شفقت کے فرمایا سبب تمھارے حزن وملال کا کیا ہے اون معصومہ نے عرض کیا اے بابا مجھے یاد آگیا حال محشر کا اور حاضر ہونا خلائق کا کہ وہ بروز قیامت بے لباس کے کھڑے ہونگے قَالَ یَا بُنَیَّۃُ اِنَّہٗ لَیَوْمٌ عَظِیْمٌ وَلٰکِنْ قَدْ اَخْبَرَنِیْ جَبْرَئِیْلُ عَنِ اللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ اَنَّہٗ قَالَ اَوَّلُ مَنْ یَنْشَقُّ عَنْہُ الْاَرْضُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ اَنَا ثُمَّ اَبِیْ اِبْرَاہِیْمُ ثُمَّ بَعْلُکِ عَلِیُّ بْنُ اَبِیْطَالِبٍ یہ سنکر اونحضرت نے فرمایا اے پارۂ جگر البتہ وہ روز عظیم ہے لیکن وحی لائے جبرئیل میرے پاس جانب خدا سے اور مجھے خبر دی کہ بروز قیامت سب سے پہلے قبر سے مین باہر آونگا بعد اوسکے جد میرے حضرت ابراہیمؑ بعد اونکے شوہر تمھارے علی بن ابیطالبؑ ثُمَّ یَبْعَثُ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ اِلَیْکِ جَبْرَئِیْلَ فِیْ سَبْعِیْنَ اَلْفَ مَلَکٍ فَیَضْرِبُ عَلٰی قَبْرِکِ سَبْعَ قِبَابٍ مِّنْ نُوْرٍ بعد اوسکے جبرئیل بحکم خدا

ستر ہزار فرشتے لیکر تمہاری قبر پر آوینگے اور سات خیمہ نور کے وہان نصب کرینگے تو وہ
یاْتیكِ اسرافیل بثلاث حللٍ من نور فیقف عند راسك فینادیك
یا فاطمة بنت محمد بن المصطفیٰ قومی الیٰ محشرك فتقومین اٰمنة روعتك
مستورة عورتك بعد اسکے اسرافیل تین حلّے نور کے لیکر آئینگے اور تمہارے سرہانے
کھڑے ہونگے اور ندا کرینگے اے فاطمہ دختر محمد مصطفے صلے اللہ علیہ وآلہ قبر سے باہر آؤ
اور عرصہ محشر مین تشریف لیچلو پس تم قبر سے باامن وامان باہر آؤگی اور اوسوقت
تم برہنہ ہوگی فیناولك اسرافیل الحلل فتلبسیها ویاْتیك زوقائیل
بنجیبة من نور زمامها من لؤلؤ رطب علیها محفة من ذهب
فترکبینها پس اسرافیل حلّے بہشت کے تمہین دینگے اور تم اونکو پہنوگی اور زوقائیل
ایک ناقۂ نور تمہارے لیے لیکر آوینگے اور مہار اوس ناقہ کی مروارید آبدار سے بنی ہوگی
اور اوسپر ایک عماری طلائی ہوگی پس تم اوسپر سوار ہوگی ویقود زوقائیل
بزمامها وبین یدیها سبعون الف ملك بایدیهم الویة التسبیح
اور مہار اوس ناقہ کی ہاتھ مین زوقائیل کے ہوگی اور سامنے اوسکے ستر ہزار فرشتے
ہونگے کہ ہاتھونمین اونکے لواہاے تسبیح ہونگے فاذا جدّ بك السیر استقبلتك
سبعون الف حوراء ویستبشرون بالنظر الیك وبید کل واحدة
منهن مجمرة من نور یسطع منها ریح العود من غیر نار پس جب تم
اس عزت سے چلوگی تو اوسوقت ستر ہزار حورین تمہارے استقبال کو آئینگی اور
وہ تمکو دیکھکر مسرور ہونگی اور ہاتھونمین اونکے اگردان ہونگے کہ اونسے خوشبو عود کی
بے آگ کے مہکتی ہوگی وعلیهن اکالیل الجواهر مرصعة بالزبرجد

الا خضر فیسیرن عن یمینک اور سروں پر اون حوروں کے تاج ہاے
جواہر نگار مرصع زمرد سبز سے ہونگے پس وہ حوریں تمہارے داہنی جانب چلینگی
فاذا سرت مثل الذی سرت من قبرک الی ان لقینک استقبلتک
مریم بنت عمران فی مثل من معک من الحور فتسلم علیک وتسیر
ھے ومن معھا عن یسارک پس جب تم وہانسے روانہ ہوگی اور اسقدر مسافت
طے کروگی کہ جسقدر اپنی قبر سے وہانتک طے کی تھی جہاں ستر ہزار حوریں تمہاری
خدمت مین حاضر ہوئی تھین پس اوس مقام پر استقبال کریگی تمہارا مریم دختر
عمران اور ساتھ اونکے بھی ستر ہزار حوریں ہونگی پس وہ مع اپنی حوروںکے سلام
کرینگی اور وہ سب بائین جانب تمہارے چلینگی ثم تستقبلک امک خدیجۃ
بنت خویلد اول المؤمنات باللہ ورسولہ ومعھا سبعون الف
ملک بایدیھم الویۃ التکبیر بعد اسکے تمہاری پیشوائی کو آئینگی ماں تمہاری
خدیجہ کبرے دختر خویلد جو سب عورتوں سے پہلے ایمان بخدا و رسول لائی ہین اور
ہمراہ اونکے ستر ہزار فرشتے ہونگے اور ہاتھوں مین سبکے لواہاے تکبیر ہونگے فاذا
قربت من الجمع استقبلتک حواء فی سبعین الف حور آء ومعھا اسیۃ
بنت مزاحم فتسیر ھے ومن معھا معک جب تم نزدیک مجمع اہل محشر کے
پہونچوگی تو اوسوقت حوا ستر ہزار حوریں لیکر ساتھ آسیہ دختر مزاحم کے تمہاری
پیشوائی کو آئینگی پس وہ بھی مع اپنے ہمراہیونکے ساتھ تمہارے ہونگی فاذا
توسطت الجمع وذلک ان اللہ تعالی یجمع الخلائق فی صعید واحد
فیستوی بھم الاقدام پس جب تم وسط مجمع اہل محشر مین پہونچوگی اور یہ آنا تمہارا

زمان ایسا ہوگا کہ اوس روز خداوند عالم خلائق کو ایک سطح زمین ہموار پر جمع کرے گا
اور اوس زمین پر بسیار ابر گھرے ہونگے نَادٰی مُنَادٍ مِنْ تَحْتِ الْعَرْشِ
یَا مَعْشَرَ الْخَلَائِقِ غُضُّوْا اَبْصَارَکُمْ حَتّٰی تَجُوْزَ فَاطِمَۃُ الصِّدِّیْقَۃُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ
صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَمَنْ مَعَھَا اوسوقت ایک منادی زیر عرش سے مخلوقات کو
ندا کرکے سنائے گا کہ اے اہلِ محشر آنکھیں اپنی بند کرلو تا کہ جناب فاطمہ صدیقہ دختر
محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ ساتھ اپنے ہمراہیوں کے محشر سے گذر جائیں فَلَا یَنْظُرُ اِلَیْھَا
یَوْمَئِذٍ اِلَّا اِبْرَاھِیْمُ خَلِیْلُ الرَّحْمٰنِ وَعَلِیُّ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ پس کوئی شخص تمکو نہ دیکھے گا
مگر حضرت ابراہیم خلیل اللہ اور شوہر تمہارے علی بن ابیطالب ولی اللہ وَیَطْلُبُ اٰدَمُ
حَوَّا فَیَرَاھَا مَعَ اُمِّکِ خَدِیْجَۃَ اَمَامَکِ اور اوسوقت حضرت آدم حوا کی تلاش
کرینگے پس دیکھینگے کہ وہ ہمراہ تمہاری ماں خدیجہ کبرا کے سامنے تمہارے ہیں ثُمَّ
یُنْصَبُ لَکِ مِنْبَرٌ مِّنَ النُّوْرِ فِیْہِ سَبْعُ مَرَاقٍ فِیْ بَیْنَ الْمِرْقَاتِ اِلَی الْمِرْقَاتِ
صُفُوْفُ الْمَلٰئِکَۃِ بِاَیْدِیْھِمْ اَلْوِیَۃُ النُّوْرِ بعد اوسکے ایک منبر نور کا تمہارے سبب
نصب ہوگا اوسکے سات زینہ ہونگے اور ہر ایک زینہ سے دوسرے زینہ تک متعدد
صفوف ملائکہ ہونگے اور ہاتھونمین اونکے لواہاے نور ہونگے وَیَصْطَفُّ الْحُوْرُ الْعِیْنُ
عَنْ یَمِیْنِ الْمِنْبَرِ وَعَنْ یَسَارِہٖ وَاَقْرَبُ النِّسَاءِ مَعَکِ عَنْ یَسَارِکِ حَوَّا وَاٰسِیَۃُ
اور داہنے اور بائین طرف منبر کے حور العین صف بستہ کھڑی ہونگی اور وہ عورتین
جو تمہارے بائین جانب کھڑی ہونگی بہ نسبت اون سبکے حوا اور آسیہ تمسے بہت قریب
ہونگی فَاِذَا اسْتَوَیْتِ فِیْ اَعْلَی الْمِنْبَرِ اَتَاکِ جِبْرَئِیْلُ فَیَقُوْلُ لَکِ یَا فَاطِمَۃُ سَلِیْ
حَاجَتَکِ پس جب تم تمہارے منبر پر پہونچو گی تو اوسوقت جبرئیل حاضر ہونگے اور

تم سے کہینگے اے فاطمہؑ اسوقت جو چاہو درگاہ خدامین حاجت عرض کرو فتقولین
یَارَبِّ اَرِنِی الْحَسَنَ وَالْحُسَیْنَ پس تم درگاہ خدامین عرض کروگی کہ اے
پروردگار میرے اسوقت مجھے دکھا دے میرے فرزندون حسنؑ اور حسینؑ کو فیاتیان
وَاَوْدَاجُ الْحُسَیْنِ تَشْخُبُ دَمًا اوسوقت وہ دونون فرزند سامنے تمہارے
آئینگے اور رگہاے گردن سے حسینؑ کی خون جاری ہوگا آہ بروایتے جناب سیدہؑ یہ
حال اپنے پارۂ جگر کا دیکہکر صیحہ کرینگی اور اسقدر روئینگی کہ غش کہا کر گر پڑینگی اور اونکی
یہ حالت دیکہکر جناب رسولخداؐ اور ائمۂ ہدیٰ اور ملائکہ روئینگے اور اونکے رونے سے
سب انبیأ واوصیا اور مومنین ومومنات گریہ وبکا کرینگے وَهُوَ یَقُوْلُ یَارَبِّ
خُذْلِیَ الْیَوْمَ حَقِّیْ مِمَّنْ ظَلَمَنِیْ فَیَغْضَبُ عِنْدَ ذٰلِكَ الْجَلِیْلُ وَیَغْضَبُ
بِغَضَبِهٖ جَهَنَّمُ وَالْمَلَائِکَةُ اَجْمَعُوْنَ غرضکہ اوسوقت امام حسینؑ درگاہ خدامین
عرض کرتے ہونگے اے پروردگار میرے آج انتقام میرا میرے ظالمون سے لے پس
دریاے غضب الٰہی جوش مین آئیگا اور جہنم اور سب فرشتے بسبب غضب خدا کے
غضبناک ہونگے فَتَزْفُرُ جَهَنَّمُ عِنْدَ ذٰلِكَ زَفْرَةً ثُمَّ یَخْرُجُ فَوْجٌ مِّنَ النَّارِ وَیَلْتَقِفُ قَتَلَةَ
الْحُسَیْنِ وَاَبْنَاءَهُمْ وَاَبْنَاءَ اَبْنَائِهِمْ پس اوسوقت جہنم ایک نعرۂ شدید کریگا بعد اسکے اوس سے
شعلہاے آتشین نکلین گے اور قاتلان حسینؑ مظلوم کو مع اونکی اولاد اور اولاد کی اولاد
چن لینگے وَیَقُوْلُوْنَ یَارَبِّ اِنَّا لَمْ نَحْضُرِ الْحُسَیْنَ فَیَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰی لِزَبَانِیَةِ
جَهَنَّمَ خُذُوْهُمْ بِسِیْمَاهُمْ بِزُرْقَةِ الْاَعْیُنِ وَسَوَادِ الْوُجُوْهِ خُذُوْا بِنَوَاصِیْهِمْ
فَاَلْقُوْهُمْ فِی الدَّرْكِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ پس اون ظالمونکی اولاد اور اولاد کی اولاد
یہ عرض کرینگے کہ اے پروردگار ہمارے ہم وقت شہادت امام حسینؑ کے حاضر نہ تھے

پس حق سبحانہ تعالیٰ زبانیۂ جہنم سے فرمائیگا کہ انکو انکی علامت سے کہ کبود چشم اور سیاہی رو ہے پہچان کر پکڑ لو اور انکی پیشانیونکو پکڑ کے انکو درک اسفل نار مین ڈال دو ثُمَّ یَقُوْلُ جِبْرَئِیْلُ یَا فَاطِمَۃُ سَلِیْ حَاجَتَکِ فَتَقُوْلِیْنَ یَا رَبِّ شِیْعَتِیْ پھر جبرئیل عرض کرینگے کہ اے فاطمہ زہرا اور جو چاہو درگاہ خدا مین سوال کرو پس تم اوسوقت عرض کروگی اے پروردگار میرے شیعونکو میرے بخشدے فَیَقُوْلُ اللّٰہُ قَدْ غَفَرْتُ لَھُمْ اوسوقت خداوند عالم ارشاد فرمائیگا کہ ہمنے تمھارے شیعونکو بخشدیا فَتَقُوْلِیْنَ یَا رَبِّ شِیْعَۃَ وُلْدِیْ فَیَقُوْلُ اللّٰہُ قَدْ غَفَرْتُ لَھُمْ فَتَقُوْلِیْنَ یَا رَبِّ شِیْعَۃَ شِیْعَتِیْ فَیَقُوْلُ اللّٰہُ فَمَنِ اعْتَصَمَ بِکِ فَھُوَ مَعَکِ فِی الْجَنَّۃِ فَعِنْدَ ذٰلِکَ یَوَدُّ الْخَلَائِقُ اَنَّھُمْ کَانُوْا فَاطِمِیِّیْنَ پس تم پھر جناب اقدس الٰہی مین عرض کروگی کہ خداوندا مین اپنی اولاد کے شیعونکو چاہتی ہون خدا فرمائیگا ہمنے انکو بھی بخشدیا پس تم عرض کروگی اے پروردگار میرے میرے شیعونکے دوستونکو بھی بخشدے جانب خدا سے ارشاد ہوگا کہ جاؤ تم عرصۂ محشر مین پس جو شخص تمسے پناہ لے وہ بھی تمھارے ساتھ داخل بہشت ہوگا پس اوسوقت وہ لوگ خلائق مین سے جو تمسے محبت نہین رکھتے ہین وہ سب پچتائینگے اور آرزو کرینگے کہ کاش ہم بھی شیعیان فاطمہ زہرا سے اور اونکی اولاد کے شیعون سے ہوتے تو آج رستگار ہوتے فَتَسِیْرِیْنَ وَمَعَکِ شِیْعَتُکِ وَشِیْعَۃُ وُلْدِکِ وَشِیْعَۃُ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ اٰمِنَۃً رُوْعَاتُھُمْ مَسْتُوْرَۃً عَوْرَاتُھُمْ قَدْ ذَھَبَتْ عَنْھُمُ الشَّدَائِدُ وَسُھِّلَتْ لَھُمُ الْمَوَارِدُ پس تم طرف بہشت کے خوش ہوکر روانہ ہوگی اوسوقت شیعہ تمھارے اور شیعہ تمھاری اولاد کے اور شیعہ امیر المومنین علی بن ابیطالب کے تمھارے ہمراہ ہونگے

درحالیکہ وہ سب بامن و امان لباس پہنے ہونگے اور نیز کسیطرح کی شدت اور سختی باقی
نرہیگی اور وہ سب مقامات اور عقبات سے بآسانی گذر جائینگے یخاف الناس
وھو لایخافون ویظما الناس وھو لایظمؤن اور سب اہل محشر خوفناک
ہونگے مگر شیعہ تمھارے مطمئن اور بیخوف ہونگے اور تمام اہل محشر شدت تشنگی سے
بیتاب ہونگے مگر شیعہ تمھارے پیاسے نہونگے فاذا ابلغت باب الجنۃ
تلقتک اثنتا عشر الف حوراء لم یتلقین احدا قبلک ولا یتلقین
احدا بعدک حضرت فرماتے ہیں اے فاطمہ زہرا جب تم دروازۂ جنت پر ساتھ
اگروہ شیعہ کے پہونچوگی تو اوسوقت تمھاری پیشوائی کو آئینگی وہ بارہ ہزار حورین
کہ کبھی اونھوں نے قبل تمھارے نہ کسی سے ملاقات کی ہوگی اور نہ بعد تمھارے
وہ کسی سے ملاقات کرینگی بایدیھن حراب من نور علی نجائب من نور
رحائلھا من الذھب الاصفر والیاقوت ازمتھا من لؤلؤ رطب
علی الکل نجیب نمرقۃ من سندس منضود اور ہاتھوں میں اونکے عمود نور کے
ہونگے اور وہ سب سوار ہونگی ناقہاے نور پر کہ اونپر عماریان طلائی مرصع بیاقوت
ہونگی اور مہار اون ناقوں کی مروارید آبدار سے ہوگی اور ہر ناقہ پر جھول سندس
بہشت سے ہوگی فاذا دخلت الجنۃ تباشرت اھلھا ووضع
لشیعتک موائد من جوھر علی اعمدۃ من نور فیاکلون منھا
والناس فی الحساب وھو فیھا اشتھت انفسھم خالدون
پس جب تم داخل بہشت ہوگی تو اوسوقت اہل جنت تمھارے آنے سے مسرور ہونگے
اور تمھارے شیعوں کے لیے خوانہاے جواہر عمودہاے نور پر رکھے جائینگے پس شیعہ

تمہارے اون خوانوں سے نعمتیں جنت کی کھائینگے اور سوا اونکے تمام اہل محشر
معرض حساب مین کھڑے ہونگے اور شیعہ تمہارے جس نعمت کی خواہش کرینگے اور
جس چیز کو چاہینگے برابر اوس سے محظوظ رہینگے وَاِذَا اسْتَقَرَّ اَوْلِیَاءُ اللّٰهِ
فِی الْجَنَّةِ زَارَكَ اٰدَمُ وَمَنْ دُوْنَهٗ مِنَ النَّبِیِّیْنَ اور جبکہ دوستان خدا بہشت
مین ساکن ہونگے اوسوقت تمہاری زیارت کے لیے حضرت آدمؑ اور سوا اونکے
انبیا آئینگے وَاِنَّ فِیْ بُطْنَانِ الْفِرْدَوْسِ لُؤْلُؤَتَیْنِ مِنْ عِرْقٍ وَاحِدٍ
لُؤْلُؤَةٌ بَیْضَاءُ وَلُؤْلُؤَةٌ صَفْرَاءُ فِیْهِمَا قُصُوْرٌ وَدُوْرٌ فِیْ كُلِّ وَاحِدَةٍ
سَبْعُوْنَ اَلْفَ دَارٍ اور وسط فردوس مین دو موتی ہین کہ وہ ایک اصل سے
نکلے ہین ایک موتی سفید ہے اور دوسرا زرد رنگ ہے اور اندر اون موتیون کے
قصر اور مکانات ہین ہر موتی مین ستر ہزار گھر ہین فَالْبَیْضَاءُ مَنَازِلُ لَنَا وَ
لِشِیْعَتِنَا وَالصَّفْرَاءُ مَنَازِلُ لِاِبْرَاهِیْمَ وَاٰلِ اِبْرَاهِیْمَ پس سفید موتی کے
مکانات ہمارے اور ہمارے شیعونکے لیے اور زرد موتی کے مکانات حضرت ابراہیمؑ
اور آل ابراہیم کے لیے ہین قَالَتْ یَا اَبَتِ فَمَا كُنْتُ اُحِبُّ اَنْ اَرٰی یَوْمَكَ
وَلَا اَبْقٰی بَعْدَكَ قَالَ یَا بُنَیَّ لَقَدْ اَخْبَرَنِیْ جَبْرَئِیْلُ عَنِ اللّٰهِ اَنَّكِ اَوَّلُ
مَنْ یَلْحَقُنِیْ مِنْ اَهْلِ بَیْتِیْ فَالْوَیْلُ كُلُّهٗ لِمَنْ ظَلَمَكِ وَالْفَوْزُ الْعَظِیْمُ لِمَنْ
نَصَرَكِ جب اونحضرت نے یہ ارشاد فرمایا تو اوسوقت جناب سیدہؑ نے عرض کیا
اے بابا مجھے ہرگز یہ خوش نہین آتا ہے کہ مین آپکا روز وفات دیکھون اور بعد آپکے
دنیا مین زندہ رہون حضرت نے فرمایا کہ اے پارۂ جگر مجھے خبر دی ہے جبرئیلؑ نے
حکم خدا سے کہ تم سب اہلبیت سے میرے پہلے مجھ سے لوگی پس عذاب سخت ہے

اوسکے لیے جو تمپر ظلم کرے اور فوز عظیم ہے اوسکے لیے جو تمہاری نصرت کرے حضرات
سنا آپنے مرتبہ جناب سیدۂ شفیعۂ روز جزا کا مگر افسوس وہ معصومہ بعد اپنے پدر بزرگوار
ظلم و ستم سے اشقیاے امت کے کیسے مصائب مین مبتلا ہوئین جسکے سبب سے
دن اور رات رویا کین اور نالہ و زاری اور آہ و بیقراری مفارقت مین اپنے
باپ کی بیتاب تھین اور کسی طرح تسکین نہوتی تھی اور روز بروز درد پہلوے
شکستہ شدید ہوتا تھا اور جدائی مین اپنے باپ کی بیقرار تھین عَنْ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ
عَلَیْہِ السَّلَامُ اَنَّہٗ قَالَ لَمَّا تُوُفِّیَ رَسُوْلُ اللّٰہِ غَسَّلْتُہٗ فِیْ قَمِیْصِہٖ کَانَ
عِنْدِیْ چنانچہ بحار الانوار وغیرہ مین جناب امیر المومنین علی مرتضی علیہ السلام سے
منقول ہے فرمایا اونحضرت نے کہ جب جناب رسولخدا صلے اللہ علیہ وآلہ نے رحلت
فرمائی تو مین نے اونحضرت کو اونکے پیراہن مین غسل دیا اور وہ میرے پاس تھا
فَمَا زَالَتْ فَاطِمَۃُ الزَّہْرَاءُ تَطْلُبُہٗ مِنِّیْ وَتَقُوْلُ اَرِنِی الْقَمِیْصَ یَا عَلِیُّ
پس فاطمۂ زہرا مجھ سے اوس پیراہن کو مانگتی تھین اور ہر روز کہتی تھین یا علی
وہ پیراہن مجھے دکھا دو فَلَمَّا اَرَیْتُہَا ذٰلِکَ شَمَّتْہُ فَغُشِیَ عَلَیْہَا فَحِیْنَ رَاَیْتُ
ذٰلِکَ غَیَّبْتُہٗ جب مین نے وہ پیراہن اونکو دکھایا تو اوس سے خوشبو اپنے
باپ کی سونگھی اور ساتھ ہی اوسکے بسبب رنج عظیم کے غش آگیا جب مین نے یہ حال
دیکھا تو اوس پیراہن کو اوسوقت سے چھپا دیا حضرات سنا آپنے کہ جب جناب
سیدۂ اوس پیراہن کو دیکھتی تھین اور اوسکی خوشبو سونگھتی تھین تو اپنے پدر بزرگوار کو
یاد کرکے روتے روتے غش آتا تھا آہ اسوقت ذاکر کو یاد آگیا حال راہ کوفہ و شام کا
افسوس ہے حال پر دختران جناب سیدۂ کے کہ وہ ستم رسیدہ اپنے برادر مظلوم کا سر اطہر

بر اہکوفہ و شام مین کبھی نیزہ پر نصب کیے کبھی شاخ درخت پر آویزان کبھی تو بر سے
مین دیکھکر بشدت روتی تھین اور اشقیا بعوض تسلی و تشفی کے تازیانہ سے اذیت
دیتے تھے اور رونیسے منع کرتے تھے آہ اوسوقت کوئی اونکا تسلی و تشفی دینے والا
اور حمایت کرنے والا نہ تھا بلکہ اعدا اون اسیرونکو دیکھکر خوش و مسرور ہوتے تھے
آخر اسی حال سے دربار مین یزید لعین کے مع سرہاے شہدا کے لائے اور وہ شقی دیکھکر
بہت خوش ہوا اور سرانور سے بے ادبی کرنے لگا۔

سر حسین کجا مجلس شراب کجا		ہجوم عام کجا آل بوتراب کجا

الا لعنۃ اللہ علی القوم الظالمین

مجلس شانزدہم

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی کُلُّ مَنْ عَلَیْہَا فَانٍ وَیَبْقٰی وَجْہُ رَبِّکَ ذُوالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ

حق سبحانہ تعالے نے قرآن مجید مین اپنے حبیب سے خطاب کرکے فرماتا ہے کہ ہر وہ نفس
کہ روے زمین پر ہی فنا ہونے والا ہے اور باقی رہے گی تیرے پروردگار کی ذات اقدس
واقعی دنیا مین بقا کسی مخلوق کے لیے نہین ہے سب کے لیے ایک دن مرنا ضرور ہے
اور خاصان خدا ہمیشہ مشتاق لقاے الٰہی رہتے ہین اور بعد موت کے اونکو راحت
ہوتی ہے چنانچہ محرق القلوب وغیرہ مین منقول ہے کہ جب جناب رسولخدا صلی اللہ
علیہ وآلہ نے وفات پائی تو جناب سیدہ شب و روز رویا کرتی تھین اور بعد انحضرت
پچھتر روز زندہ رہین پس جب دو مہینہ اور چودہ روز اون معصومہ کو گذرے او
شب آخر زندگی کی آئی تو اوس معصومہ کو بالہام الٰہی معلوم ہوا کہ وفات میری
قریب ہے جب صبح ہوئی تو سامان کھانے اور نہلانے اور پوشاک بدلوانے

اپنے فرزندون حسینؑ کا حصہ کیا اسی اثنا مین جناب امیر المومنین علیہ السلام داخل حرم سرا ہوے دیکھا کہ وہ معصومہ کئی کامونمین مشغول ہین فرمایا اے دختر رسول خدا کبھی مین نے تمکو دو کام دنیا کے ایک وقت مین کرتے ہوے ابتک نہین دیکھا تھا لیکن آج کیا سبب ہے کہ تم تین کامونمین مشغول ہو جب جناب سیدہؑ نے یہ سُنا تو آنسو آنکھونسے جاری ہوے اور کہا اے ابو الحسنؑ وقت جدائی میرا قریب ہے بس عرض کیا مین نے شب گذشتہ کو خواب مین اپنے پدر بزرگوار کو ایک مکان مین دیکھا کہ وہ مروارید سفید کا ہے تشریف رکھتے ہین پس مین اوس جناب کو دیکھکر بیتاب ہو گئی اور مین نے عرض کیا اے بابا مین نہایت مشتاق دیدار آپکی تھی اور بعد آپکے مین نے دنیا مین بہت رنج والم اوٹھائے اور شعلہاے آتش فراق سے دل میرا جلتا ہے یہ سنکر فرمایا اے فاطمہؑ زہرا مین تمسے زیادہ تمھارا مشتاق ہون اور اب مجھے زیادہ اس سے تاب مفارقت نہین ہے اور مین منتظر تمھارے آنیکا ہون پس اب آمادہ رہو کہ کل کی رات تم میرے پاس ہوگی پس جسوقت سے بیدار ہوئی ہون مجھے یقین ہوا کہ آج آخر روز یا شب کو ضرور اپنے باپ سے ملونگی جسکا وعدہ فرمایا ہے پس مین نے اسلیے آٹا خمیر کیا کہ روٹی حسنینؑ کے لیے تیار کرون اور چاہا کہ سر اپنے فرزندونکے دُھلاؤن اور کپڑے انکے دہوکے پہناؤن اسلیے کہ آپ میرے غم مین مبتلا اور میری تجہیز و تکفین مین مشغول ہونگے پھر کون میرے بچونکی خبر لیگا اور انکے حال پر مہربانی کریگا اور کون میرے فرزندونکو کھانا کھلائیگا اور کون انکے گیسو دُھلائیگا و نہلائیگا اور کون انکی پوشاک بدلوائیگا آہ صبح کو یہ گرسنہ اور غبار آلودہ ہونگے حضرات کیا اُلفت ہوتی ہے مان کو اپنے

یہ بھی محل مقام غور ہے کہ وقت آخر بھی جناب سیدہؑ کو اپنے فرزندونکا یہ خیال تھا افسوس
کہ کہان تھین وہ معصومہ جب ایک شاہزادہ کو زہر دیکر اعدا نے شہید کیا اور جنازہ پر
تیر لگائے اور روضۂ رسولخدؐا مین دفن ہونے دیا اور دوسرے شاہزادیکو مہمان
بلاکر صحراے کربلا مین مع اصحاب و اقربا اور بچۂ شیرخوار کے تین دن کا بھوکا پیاسا
ذبح کیا اور لاش اقدس اونکی خاک و خون مین آلودہ ریگ گرم پر تمازت آفتاب مین
چھوڑکر چلے گئے اور سر انور اونکا نیزہ پر رکھکر شہر بشہر پھرایا اور بطور ہدیہ واسطے یزید پر انحو کے
کے لیگئے اور وہ لعین دیکھکر خوش و مسرور ہوا اور لب و دندان انور پر چھڑی سے
بے ادبی کرتا تھا غرضکہ جب جناب امیر المومنین علی مرتضیٰ علیہ السلام نے جناب سیدہؑ سے
یہ سنا تو اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ کہا اور رونے لگے اور فرمایا اے دختر رسولخدؐا جسدن سے
کہ تمھارے پدر بزرگوار نے رحلت فرمائی ہے اوسدن سے مین طرح طرح کے مصائب
و آلام مین مبتلا رہا اور ہمیشہ مفارقت رسولخدؐا مین مغموم و محزون رہتا ہون اور مجھے تمسے
تسکین ہوتی تھی اور اب تم بھی مجھ سے جدا ہوتی ہو اور مصیبت اور حزن و ملال کو
تازہ کیے جاتی ہو پھر کون بعد تمھارے ایسا ہے جو باعث میری تسکین کا ہوگا اور
جدائی تمھاری وہ مصیبت عظمیٰ ہے کہ تمام مصیبتین عالم کی اسکے سامنے کمتر ہین
جناب سیدہؑ نے عرض کی اے ابوالحسنؑ صبر کیجیے کہ سوا ے صبر کے کچھ چارہ نہین ہے
ہنوز وہ مخدومہ اوںحضرت سے یہ بیان کر رہی تھین کہ دفعتًہ حال اونکا متغیر ہوا
اور نقاہت و ضعف غالب ہوا لیکن بسبب فرط محبت مادری کے کام مین اپنے
فرزندونکے مصروف رہین اور بنگاہ حسرت و یاس طرف حسنینؑ کے دیکھتی تھین
اور روتی تھین اور فرماتی تھین اے نور چشمو میرے جب مین مرجاؤنگی تو کون

تمہاری دلداری کریگا اور کون تمسے شفقت و مہربانی پیش آئیگا جب حسنین نے
یہ کلام اپنی مادر گرامی سے سنا تو رونے لگے پس رونا اونکا اون معصومہ پر بہت دشوار ہوا
بیتاب ہوکر اپنے سینہ سے لگالیا اور فرمایا اے نور چشمو میرے اسوقت تم دونون
بھائی قبرستان بقیع مین جاؤ اور اپنی مان کے لیے دعا کرو پس دونون صاحبزادے
طرف بقیع کے روانہ ہوے اور جناب سیدہ حجرہ مین بستر بیماری پر لیٹین اور اسماء بنت
عمیس سے ارشاد کیا کہ واسطے حسنین کے کھانا تیار کر جب وہ گھر مین آئین تو اونکو کھانا
کھلانا اور میرے پاس نہ آنے دینا تاکہ وہ دونون مجھے اس حال مین نہ دیکھین پس
تھوڑی دیر نہ گذری تھی کہ وہ دونون صاحبزادے گھر مین آئے اسماء نے اونکو
ایک گوشہ مین بٹھایا اور کھانا حاضر کیا پس صاحبزادون نے فرمایا کہ اے اسماء کبھی
دیکھا ہے تونے کہ ہمنے بے انکے کھانا کھایا ہے جو آج کھائین یہ کہکر کھانا چھوڑکر وہ
شاہزادے کھڑے ہوے اور حجرۂ جناب سیدہ مین داخل ہوے جب اون معصومہ نے
بیتابی حسنین کی دیکھی تو بیقرار ہوگئین اور حضرت سے کہا یا علی انھین روضہ رسولخدا پر
بھیدیجئے تاکہ مجھے اس حال مین نہ دیکھین پس آنحضرت نے حسنین سے فرمایا اے
نور چشمو میرے تمھاری مان بیمار ہین روضہ رسولخدا پر جاکر دعا کرو یہ سنکر وہ دونون
صاحبزادے روضۂ اقدس کیطرف چلے گئے پس اون معصومہ نے خدمت مین امیر
المومنین کی عرض کی اے ابو الحسن اب وقت رحلت اور وداع کا قریب آپہونچا
مین چاہتی ہون کہ جو کچھ مین کہون وہ آپ سُنلین پس وہ جناب سرہانے جناب
سیدہ کے بیٹھ گئے اور سر اونکا اپنی آغوش مین رکھ لیا اسی اثنا مین جناب سیدہ کو
غش آگیا یہ دیکھکر حضرت رونے لگے اور عمامہ سر اقدس سے اور عبا دوش اطہر سے

اوتاری اور یا زہرؑ کو کہکے آواز دی مگر کچھ جواب نہ آیا بعد اسکے کئی مرتبہ اونحضرت نے
پکارا لیکن اون معصومہؑ نے کچھ جواب نہ دیا جب کئی آنسو اونحضرت کے اون معصومہ کے
رخسارہ پر گرے تو آنکھیں کھولدیں اور اونحضرت کے چہرۂ انور پر نگاہ کی دیکھا کہ
وہ جناب رو رہے ہیں اور عرض کیا اے ابوالحسنؑ میں آپسے چند چیزونکی وصیت
کرتی ہون پہلے یہ کہ اگر مجھ سے کوئی امر خلاف آپکی مرضی کے ہوا ہو تو عفو فرمائیگا
حضرت نے فرمایا کہ تم بضعۂ رسول اور معصومہ ہو حاشا تمسے کوئی چیز ایسی صادر نہیں
ہوئی جو باعث میری ملال خاطر کی ہو اور ہمیشہ مین نے تمسے نیکوکاری اور وفاداری
دیکھی ہے اور تمنے اپنی مرضی پر میری مرضی کو مقدم جانا ہے بعد اسکے جناب سیدہ نے
عرض کیا دوسرے یہ کہ آپ میرے فرزندونکو عزیز رکھیئے گا اور کوئی غم اون تک
نہ پہونچنے دیجیے گا اور اونکی دلجوئی فرمائیے گا اور تیسرے یہ کہ میری قبر کی زیارت میں
کمی نہ کیجیے گا اور مجھے خاطر سے فراموش نفرمائیے گا اور چوتھے یہ کہ مجھے شب ہی میں
دفن کیجیے گا تاکہ دشمنان خدا کی نظر میرے جنازہ پر نہ پڑے اور ایسا تابوت میرے لیے
درست کیجیے گا جیسا کہ ملائکہ نے مصوّر کر کے مجھے دکھایا ہے پس شکل اوسکی بیان کی
اور پانچوین یہ کہ مردون کو عورتونسے چارہ نہیں ہے آپ بعد میرے اُمامہ سے
عقد کیجیے گا کہ وہ میرے فرزندونسے بہ محبت و شفقت پیش آئیگی جب جناب
امیرالمومنین علیہ السلام نے یہ سنا تو رونے لگے اور فرمایا اے فاطمہ زہراؑ جسوقت
تم خدمت مین جناب رسولخدا کی پہونچو تو میری جانب سے سلام عرض کرنا اور
جو کچھ کہ بعد اونحضرت کے ہاتھ سے اس امت جفاکار کے مجھ پر ظلم ہوے ہیں وہ سب
عرض کرنا اسی اثنا مین جناب حسنینؑ روتے ہوے گھر مین داخل ہوے پس جناب

امیر المومنین علیہ السلام حجرہ سے سیدہؑ کے باہر تشریف لائے اور اونکی طرف متوجہ
ہوئے اور فرمایا اے نور چشمو سبب تمھارے رونے کا کیا ہے اونھون نے عرض کیا
اے بابا جب ہم روضہ پرنانا کے پہونچے تو ہمنے سنا کہ فرماتے ہین اے فرزندو میرے
تم دونون گھر مین جاؤ اور اپنی ماں سے رخصت ہو لو کہ وہ دنیا سے رحلت کرتی ہین
پس حسنینؑ داخل حجرہ ہوئے دیکھا کہ وہ معصومہ غش مین ہین یہ دیکھتے ہی اپنے تئین
قدموں پر اپنی ماں کے گرا دیا اور اپنا منھ پاؤن پر اون معصومہ کے ملتے تھے اور
کہتے تھے اے مادر گرامی کچھ ہمسے کلام کیجئے کہ قریب ہے اس غم مین جان ہماری نکلجائے
یہ سنکر جناب سیدہؑ نے آنکھیں کھولدین اور دونون ہاتھ پھیلا کر اونکو اپنے سینہ سے
لگالیا بعد اسکے حضرت امیر المومنینؑ نے حسنینؑ کو سینہ سے اون معصومہ کے بہ تسلی
و تشفی جدا کیا اور اپنے ساتھ روضۂ رسولخداؐ پر لیگئے پس جناب سیدہؑ نے جناب رسولخداؐ
اور جبرئیلؑ پر سلام کیا بعد اسکے ملک الموت پر سلام کیا اور جو زن و مرد بنی ہاشم
وہان حاضر تھے وہ ملائکہ کے پرونکی آواز سنتے تھے اور اونسے ایسی خوشبو دماغ مین
پہونچتی تھی کہ کبھی نہ سونگھی تھی اور جناب سیدہؑ نے وضو کیا اور کپڑے بدلے اور
خوشبو لگائی اور کافور جنت اپنے سرہانے رکھوا دیا اور روبقبلہ لیٹین اور ردا اوڑھلی
اور اسماء کو طلب کیا اور فرمایا کہ ایک ساعت تک تم میرے پاس نہ آنا اور بعد ایک
ساعت کے مجھے پکارنا اگر مین نے جواب دیا تو بہتر ورنہ سمجھنا کہ مین دنیا سے رحلت
کر گئی پس ابو الحسن کو بلانا اسماء بنت عمیس کہتی ہین کہ جب مین باہر حجرہ کے آئی تو سنا
مین نے کہ وہ معصومہ درگاہ خدا مین مناجات کرتی ہین اور یہ دعا کرتی ہین کہ اے
پروردگار اور سید میرے واسطے اون لوگونکے جنکو تو نے برگزیدہ کیا ہے اور واسطے

غم و الم میرے فرزندونکے میری مفارقت مین بخشدے میرے شیعونکو اور میری اولاد کے
شیعونکو بس مین نے ایک ساعت تک توقف کیا بعد اسکے آواز دی اور کچھ جواب نسنا
اوسوقت مین داخل حجرہ ہوئی اور ردا چہرہ سے اونکے اوٹھائی دیکھا مین نے کہ اون
معصومہؑ نے انتقال فرمایا ہے پس مین رونے لگی اسی اثنا مین حسنینؑ داخل حجرہ ہوے
اور پوچھا اے اسما ہماری مان کا کیا حال ہے یہ سنکر مجھے تاب ضبط نرہی مین نے کہا
اے شاہزادو میرے مان نے تمھاری دنیا سے انتقال کیا اور خدمت مین رسولخداؐ کے
پہونچین یہ سنکر دونون شاہزادون نے عمامے اپنے سرونسے اوتارے اور روتے ہوے
مسجد رسول مین داخل ہوے اور اپنے پدر بزرگوار علی بن ابیطالبؑ کو خبر کی سنتے ہی
اوس خبر کے اونحضرت کو غش آگیا راوی کہتا ہے کہ جسطرح سے مدینہ مین شور گریہ وبکا کا
اوسروز بپا ہوا مین نے بعد جناب رسولخداؐ کے کبھی ایسا نہین دیکھا اور اوسوقت
کوئی ایسا نتھا کہ اس غم مین نہ روتا ہوا اور سب مرد و زن ہاشمیہ ہمراہ علی بن ابیطالبؑ کے
روتے ہوے داخل خانۂ جناب سیدہؑ ہوے اور ماتم اوس معصومہؑ کا بپا کیا اور
کسی طرح جوش رقت کم نہوتا تھا لیکن جب جناب امیرالمومنین علیہ السلام روتے
ہوے محزون و مغموم داخل حجرہ ہوے تو سرہانے جناب سیدہؑ کے بیٹھ گئے اور ردا
چہرۂ معصومہؑ سے ہٹائی وہان ایک کاغذ پایا اوسپر بعد بسم اللہ کے یہ لکھا تھا یہ وصیت
نامہ ہے فاطمہ زہرا دختر رسولخداؐ کا گواہی دیتی ہون مین کہ کوئی معبود بحق سواے
خداے یگانہ کے نہین ہے اور گواہی دیتی ہون مین کہ حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ
وآلہ رسول خداؐ ہین اور جنت و دوزخ اور قیامت حق ہے یا علیؑ مین دختر محمد مصطفےٰ
صلے اللہ علیہ وآلہ برگزیدۂ خدا ہون اور خدا نے عقد میرا آپکے ساتھ ملاء اعلےٰ مین

۴ در وقت وفات سن شریف بتول معظمہ ۱۸ سال یا ۲۸ یا ۳۰ سال بود ۱۲ ن

فرمایا اور ہین دنیا و آخرت مین آپکی طرف منسوب ہون اور کوئی قریب تر میرا آپ سے
زیادہ نہین ہے پس مجھے خود ہی غسل و کفن دیکے نماز میرے جنازہ پر پڑھ کے شب ہی کو
مجھے دفن کردیجیئے گا اور آپکو خدا کے سپرد کرتی ہون اور سلام ہو میرا آپ پر اور آپکی
اولاد پر پس جب شب تاریک ہوئی تو جناب امیرالمومنینؑ نے اون معصومہ کو غسل
و کفن دیا اور تابوت مین رکھا اور حسن مجتبےٰ علیہ السلام سے فرمایا کہ سلمانؓ اور ابوذرؓ کو
بلاؤ جب وہ حاضر ہوے تو ایک جانب سے خود حضرت نے اور ایک جانب سے
سلمان اور ابوذر نے تابوت کو اوٹھا کر جہان نماز پڑھنے کی جگہ تھی رکھا اور اون معصومہ
نماز جنازہ پڑھی بعد اسکے امیرالمومنینؑ نے دو رکعت نماز پڑھی اور دست اقدس واسطے
دعا کے طرف آسمان کے بلند کیے پس عرض کیا خداوندا یہ فاطمہؑ دختر رسول خدا حاضر ہے
اسکو ظلمت دنیا سے طرف نور آخرت کے پہونچا ناگاہ زمین ایک میل کے طول و عرض میں
نورانی ہوگئی جب اوسحضرتؑ نے چاہا کہ اون معصومہ کو دفن کرین تو ایک جگہ سے
جنت البقیع کے آواز آئی کہ یہان لاؤ اسلیے کہ خاک اونکی اسی جگہ ہے پس اوس طرف کو
نگاہ کی دیکھا کہ ایک قبر کھدی ہوئی تیار ہے یہ دیکھکر تابوت کو اوس جگہ لے آئے
اور اون معصومہ کو اوس قبر مین دفن کیا اور خاک کو برابر کر دیا تاکہ اونکے ظالمونکو
نشان نہ ملے اور ابن بابویہ علیہ الرحمہ نے روایت کی ہے کہ جناب امام جعفر صادق
علیہ السلام سے سوال کیا گیا کہ جناب سیدہؑ کو کیون شب کو دفن کیا فرمایا اون
معصومہؑ نے وصیت کی تھی تاکہ دو اعرابی اونکے ظالم جو ایمان بخدا و رسول نہ لائے تھے
اونپر نماز جنازہ نہ پڑھین نہ شریک ہو سکین غرضکہ حضرت کنارۂ قبر پر بیٹھے اور فرمایا
اے زمین مین دختر رسول خدا کو تجھے سپرد کرتا ہون پس قبر سے آواز آئی یا علیؑ مین

مہربان تر ہون واسطے فاطمہ زہرا کے بہ نسبت آپکے آپ واپس جائیے اوسوقت
اوحضرت نے مغموم و محزون وہانسے مراجعت فرمائی اور قبر بند ہوئی اور زمین برابر
ہوگئی بس نشان قبر کسیکو معلوم نہ دیا اور قیامت تک معلوم نہ ہوگا اور بعض روایات
مین ہے کہ وہ معصومہ درمیان قبر اور منبر رسولخدا کے مدفون ہین اور بقولے اپنے
حجرہ مین دفن ہوئین غرضکہ جناب امیرالمومنین علیہ السلام بعد دفن کے بشدت رونے
اور اشک چہرۂ انور پر جاری ہوے اور روضۂ رسول کیطرف متوجہ ہوکے کہنے لگے
یارسول اللہ آپکی پارۂ جگر دار دنیا مین بعد آپکے ہاتھ سے اس امت جفاکار کے بہت سے
جور وستم اوٹھا کے آپکی خدمت مین پہونچین اب مجھے بعد اونکی مفارقت کے طاقت
صبر کی نہین ہے اور دنیا میری نظرون مین تیرہ و تاریک ہے اور جو کچھ کہ مین نے
بعد آپکے مصیبتین اوٹھائین وہ سب آپکی پارۂ جگر آپکی خدمت مین عرض کرینگی
پس جب اوحضرت نے گھر کی طرف مراجعت فرمائی تو مہاجرین و انصار اوحضرت کی
خدمت مین حاضر ہوے اور رسم تعزیت بجالائے حضرات سنا آپنے کہ حسب دستور
عالم لوگ خدمت مین جناب امیرالمومنین کی بنا بر تعزیت و ماتم پرسے کے حاضر
ہوے جو شریعت مین سنت ہے اور وہ حضرت مفارقت جناب سیدہ مین محزون
و مغموم تھے اور اہل مدینہ تسلی و تشفی دیتے تھے مگر افسوس ہے حال پر امام زین العابدین
علیہ السلام کے کہ اوس مظلوم و بیمار کو کوفیون نے بعد شہادت مظلوم کربلا سید الشہدا کے
عوض ماتم پرسے کے طوق و زنجیرون مین مقید کیا اور مع اہل حرم کے اسیر و مقید کرکے
طرف کوفہ کے اونٹون پر سوار کر کے لیگئے اور اون بیکسونکو بجاے تسلی و تشفی کے تازیانے سے
اذیت دیتے تھے اور رونیسے منع کرتے تھے افسوس اوسوقت کوئی اونکا حمایت

۴ [illegible]

کرنے والا نہ تھا بلکہ اعدا دیکھکر خوش و مسرور تھے یہانتک کہ مع سرہائے شہدا اسکے شہر شہر مجمع عام مین لیے پھرے آخر دربار یزید لعین مین پہونچایا اور وہ شقی دیکھکر خوش و مسرور ہوا اور ہر ایک کا نام و نسب دریافت کیا الا لعنۃ اللہ علے القوم الظالمین۔

مجلس ہفتم

رُوِیَ عَنْ عَائِشَۃَ اَنَّہَا قَالَتْ مَارَاَیْتُ اَحَدًا اَشْبَہَ سَمْتًا وَّدَلًّا وَّہَدْیًا بِرَسُوْلِ اللّٰہِ فِیْ قِیَامِہٖ وَقُعُوْدِہٖ مِنْ فَاطِمَۃَ بِنْتِ رَسُوْلِ اللّٰہِ ترمذی نے عائشہ سے روایت کی ہے کہا اوسنے مین نے کسی کو روش اور حسن شمائل اور سیرت حسن مین مشابہ زیادہ نہین دیکھا ساتھ جناب رسولخدا کے قیام و قعود مین فاطمہ دختر رسولخدا سے قَالَتْ وَکَانَتْ اِذَا دَخَلَتْ عَلَی النَّبِیِّ قَامَ اِلَیْہَا فَقَبَّلَہَا وَاَجْلَسَہَا فِیْ مَجْلِسِہٖ وہ کہتی ہے کہ جب سیدہ رسولخدا کی خدمت مین حاضر ہوتی تھین تو حضرت اونکے لیے کھڑے ہوتے تھے پس اونکی پیشانی کو بوسہ دیتے تھے اور اونکو اپنی جگہ بٹھاتے تھے سبحان اللہ کیا مرتبہ ہے جناب سیدہ کا پیش خدا و رسول اور کیا قدر و منزلت اون معصومہ کی درگاہ خدا مین ہے فِی الْبِحَارِ اَنَّ الْیَہُوْدَ کَانَ لَہُمْ عُرْسٌ فَجَاؤُا اِلَی النَّبِیِّ وَقَالُوْا لَنَا حَقُّ الْجِوَارِ چنانچہ بحار الانوار مین منقول ہے کہ ایک مرتبہ یہودیو نمین کوئی شادی درپیش تھی پس وہ لوگ جناب رسولخدا کی خدمت مین حاضر ہوے اور عرض کیا ہم آپکے ہمسایہ مین رہتے ہین اور حق ہمسایہ آپ پر ہے فَنَسْاَلُکَ اَنْ تَبْعَثَ فَاطِمَۃَ بِنْتَکَ اِلٰی دَارِنَا حَتّٰی یَزْدَادَ عُرْسُنَا بِہَآءً وَّاَلَحُّوْا عَلَیْہِ پس ہم چاہتے ہین کہ آپ

اپنی بیٹی فاطمہ زہرا کو ہمارے گھر میں مسجد بھیجے تا کہ اونکی تشریف آوری سے ہماری شادی کی رونق زیادہ ہو جاوے اور اون سب نے اِس بارے میں اصرار کیا فَقَالَ اِنَّھَا زَوجَۃُ عَلِیِّ بنِ اَبِیطَالِبٍ وَھِیَ بِحُکمِہٖ فَسَأَلُوہُ اَن یَشفَعَ اِلٰی عَلِیٍّ فِی ذٰلِکَ یہ سنکر اونحضرت نے فرمایا کہ وہ زوجہ علی ابن ابیطالبؑ کی ہین اور اونکے تابع حکم ہین اون لوگون نے عرض کیا کہ آپ علی ابن ابیطالبؑ سے اِس بارے مین سفارش فرمایئے وَقَد جَمَعَ الیَھُودُ الطِّیبَ وَالزِّینَ مِنَ الحُلِیِّ وَالحُلَلِ وَظَنَّ الیَھُودُ اَنَّ فَاطِمَۃَ تَدخُلُ فِی بِذلَتِھَا وَاَرَادُوا اِستِھَانَۃً بِھَا اور یہودیون نے اوس شادی کے لیے طرح طرح کے عمدہ لباس اور زیور جمع کیے تھے اور بہت سامان وتزکِ ظاہری کیا تھا اور اونھون نے یہ گمان کیا تھا کہ جناب فاطمہ زہراؑ جو لباس اپنے گھر مین پہنتی مین وہی پہنے ہوے تشریف لاونگی اور مقصود اونکا اس سے معاذ اللہ توہین اونکی تھی فَجَاءَ جِبرَئِیلُ بِثِیَابٍ مِنَ الجَنَّۃِ وَحُلِیٍّ وَحُلَلٍ لَم یَرَوا مِثلَھَا فَلَبِسَتھَا فَاطِمَۃُ وَتَحَلَّت بِھَا فَتَعَجَّبَ النَّاسُ مِن زِینَتِھَا وَاَلوَانِھَا وَطِیبِھَا فوراً جبرئیلؑ حلہاے پرنور وضیا اور زیورہاے خوشنما جنت سے لیکر حاضر ہوے کہ ایسے لباس وزیور ہرگز کسی نے نہ دیکھے پس جناب فاطمہ زہرا نے وہ حلے اور زیور پہنے اور لوگ اوس لباس وزیور کی زینت ورنگ اور خوشبو سے متعجب ہوے فَلَمَّا دَخَلَت فَاطِمَۃُ عَلَیھَا السَّلَامُ دَارَ الیَھُودِ سَجَدَ لَھَا نِسَاؤُھُم یُقَبِّلنَ الاَرضَ بَینَ یَدَیھَا وَاَسلَمَ بِسَبَبِ مَا رَاَوا خَلقٌ کَثِیرٌ مِنَ الیَھُودِ جب جناب فاطمہ زہرا مکان شادی مین داخل ہوئین توبسبب کمال جلالت وعظمت شان اون معصومہ کے

یہود کی عورتون نے دیکھکر سجدہ تعظیمی کیا اور اوس مخدومہ کے سامنے زمین کے بوسے
دیے اور بسبب اس کرامت کے ایک بڑی جماعت یہود یونکی مسلمان ہوئی سبحان اللہ
جس مخدومہ کا پیش خدا یہ مرتبہ ہوا وجنت سے پوشاک فاخرہ آوے اور جسکے
گھر سے رواج پردہ داری کا عالم مین جاری ہوا ہو آہ اوسی معظمہ کی بیٹیان روز
عاشورا صحرائے کربلا مین بعد شہادت امام حسین علیہ السلام کے مجمع عام مین لائی
گیئن آہ اشقیائے کوفہ نے مقنعہ و چادر بن تک چھین لین اور خیمونمین آگ
لگادی اور وہ شعلہ ور ہوئی اور اون ستم رسیدونکو لوہے مین جکڑ کے اسیر و مقید
کیا اور اونکو اونٹونپر سوار کرکے طرف کوفہ و شام کے لیگئے جیسا کہ جناب مفتی صاحب
علیہ الرحمہ نے اس مضمون کو نظم فرمایا ہے۔

بِنَفْسِی فَاطِمِیَّاتٌ سَبَایَا		بِلَا حُجُبٍ عَلٰی ظَهْرِ الْمَطَایَا

فدا ہوون مین دختران جناب فاطمہ زہرا پر جو اسیر ہو کے پشت شتران برہنہ اور
بے پردہ پر سوار کرکے جا بجا پھرائی گیئن ہائے افسوس یہ مصیبت کسقدر عظیم ہے
کہ دختران جناب فاطمہ زہرا اس حال سے وارد دمشق ہوئین کہ روز روشن بازار دمشق
باب ساعات سے جہان ہجوم عام تھا پھراتے ہوے لیگئے یہانتک کہ دروازہ قصر
یزید پر پہونچے چنانچہ امام زین العابدین علیہ السلام فرماتے ہین فَاُدْخِلْنَا بَیْنَ
یَدَیْ یَزِیْدَ وَنَحْنُ اِثْنَا عَشَرَ نَفَرًا مُغَلَّلُوْنَ پس ہم سب کو دربار عام مین سامنے
یزید کے ٹھہرایا اور ہم بارہ نفر اہلبیت رسالت سے طوق و زنجیر اور ریسمان ستم سے
بندھے ہوے تھے افسوس کیا انقلاب ہے کہ حجت خدا فرزند رسول نے اجازت
کلام کی یزید شرابخوار سے طلب کی اور فرمایا اے یزید مجھے اجازت ہے کہ مین تجھ سے

بجز کلام کرون اوس شقی نے بے ادبانہ جواب دیا اور کہا کہو مگر کوئی بات نامناسب
نہ کہنا اوحضرت نے فرمایا اے یزید مین تو اس حال سے ہون مجھے زیبا نہین ہے
کہ کلام نامناسب کہون مین تجھ سے پوچھتا ہون فَمَا ظَنُّكَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ لَوْ يَرَانَا
عَلٰى هٰذِهِ الْحَالِ کیا گمان ہے تیرا اگر جناب رسولخدا ہمین اس حال سے
تیرے سامنے کھڑا دیکھتے تو کیا فرماتے آہ مومنین کیسی توہین و ہتک حرمت کیگئی
اہلبیت رسالتؐ کی کہ معصومؑ زیارت ناحیہ مین فرماتے ہین اَلسَّلَامُ عَلٰى
مَنْ هُتِكَتْ حُرْمَتُهٗ سلام ہو اوس فرزند رسول پر جسکی ہتک حرمت کی گئی
اَلَا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْقَوْمِ الظَّالِمِيْنَ ۞

مجلس ہجدہم

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى حَمَلَتْهُ اُمُّهٗ كُرْهًا وَّوَضَعَتْهُ كُرْهًا وَحَمْلُهٗ وَفِصَالُهٗ
ثَلٰثُوْنَ شَهْرًا خداوند عالم قرآن مجید مین فرماتا ہے حاملہ ہوئی ماں اوسکی ساتھ
حزن و تاسف کے اور وضع حمل ہوا اوسکا ساتھ حزن و تاسف کے اور مدت
حمل اور رضاعت اوسکی تیس مہینہ یعنے مدت حمل چھ مہینہ اور مدتِ رضاعت
جو بیس مہینہ کی ہے اور علما نے لکھا ہے کہ یہ آیۂ کریمہ حق مین امام حسین علیہ السلام کے
نازل ہوا ہے چنانچہ بحار الانوار وغیرہ مین منقول ہے کہ جب جناب سیدہ حاملہ ہوئین
اور اوس فرزند نے بطن اطہر مین قرار پایا تو جبرئیل خدمت بابرکت مین جناب رسولخدا
صلے اللہ علیہ و آلہٖ کی نازل ہوے اور عرض کیا یا رسول اللہ خداوند عالم بعد
سلام کے آپکو بشارت دیتا ہے اوس مولود کی جو سیدہ کے یہان پیدا ہونیوالا ہے
اوسکو بعد آپکے اشقیاے امت آپکے قتل کرینگے اوحضرت نے جواب دیا مجھے

ولادت فرزند رسول صلی اللہ علیہ وآلہ

ایسے فرزند کی حاجت نہین ہے جسے میری امت قتل کریگی پس جبرئیل آسمان پر گئے
اور پھر نازل ہوے اور وہی پیام عرض کیا اور حضرت نے وہی جواب دیا پھر
جبرئیلؑ آسمان پر گئے اور فوراً نازل ہوے اور عرض کیا حق سبحانہ تعالے آپ کو
بشارت دیتا ہے کہ امامت و وصایت آپکی اس فرزند کی ذریت مین ہوگی
اور شفاعت عاصیانِ امت کی قبول ہوگی یہ سنکر وہ جناب راضی ہوے بعد
اسکے اونحضرت نے حضرت علی مرتضیٰؑ سے بیان فرمایا پس اونحضرت نے عرض کیا
مجھے ایسے فرزند کی حاجت نہین ہے حضرت نے فرمایا خداوند عالم نے اوس
فرزند کی ذریت مین امامت اور وصایت میری مقرر فرمائی ہے پس وہ جناب
راضی ہوے بعد اسکے جناب فاطمہ زہراؑ سے بیان کیا اون معصومہؑ نے
عرض کیا اے بابا مجھے ایسے فرزند کی حاجت نہین ہے جو اشقیاے امت کے
ہاتھ سے قتل ہو پس حضرت نے فرمایا خدانے امامت اور وصایت میری اوس
فرزند کی ذریت مین قرار دی ہے پس جناب سیدہؑ بھی راضی ہوئین اللہ اکبر
کیسے شفیق امت تھے جناب رسولخداؐ کہ ایسے پیارے فرزند کی شہادت ہاتھ سے
اشقیاے امت کے گوارا فرمائی اور بعد ولادت اوس فرزند کے اونکے اعضاے
بدن کو بوسے دیتے تھے اور اونکے مصائب کو یاد کرکے رویا کرتے تھے وَفِی رِوَایَۃٍ
اُخْرٰی لَمَّا اَخْبَرَ النَّبِیُّ ابْنَتَہٗ فَاطِمَۃَ الزَّہْرَاءَ بِقَتْلِ وَلَدِہَا الْحُسَیْنِ وَمَا
یَجْرِیْ عَلَیْہِ مِنَ الْمِحَنِ اور دوسری روایت مین ہے کہ جب جناب رسولخداؐ
اپنی دختر فاطمہ زہراؑ کو قتل فرزند دلبند امام حسینؑ کی خبر دی اور اون مصائب پر
آگاہ کیا جو اونکے پارۂ جگر پر گذرنے والے تھے فَبَکَتْ فَاطِمَۃُ بُکَاءً شَدِیْدًا

فیہ مراد از عاصیان امت کسانیکہ از محبان و موالیان آل رسول باشند و در دنیا آلودہ معصیت گشتہ شدہ باشند ۱۲ واق

وَقَالَتْ یَا اَبَتَاہُ مَتٰی یَکُوْنُ ذٰلِکَ قَالَ فِیْ زَمَانٍ خَالٍ مِنِّیْ وَمِنْکِ وَمِنْ عَلِیٍّ پس جناب فاطمہ زہرا بشدت روئین اور عرض کی اے بابا یہ مصائب کس زمانہ مین میرے نور عین حسینؑ پر گذرینگے افسوس ہے حال بیکسی پر اوس فرزند رسولؐ کے جناب رسولخداؐ نے فرمایا اے پارۂ جگر وہ زمانہ خالی ہوگا مجھ سے اور تجھ سے اور علیؑ سے یعنے ہم مین سے کوئی نہوگا نہ مین ہونگا نہ تم ہوگی نہ علیؑ ہونگے قَالَتْ یَا اَبَتَاہُ فَمَنْ یَبْکِیْ عَلَیْہِ وَمَنْ یَلْتَزِمُ بِاِقَامَۃِ الْعَزَآءِ جناب سیدہؑ نے عرض کی اے بابا جب ایسے زمانے مین میرا فرزند شہید ہوگا تو کون روئے گا اوسکی مصیبت کو اور کون اوسکا ماتم وعزا برپا کریگا قَالَ نِسَآءُ اُمَّتِیْ یَبْکِیْنَ عَلٰی نِسَآءِ اَھْلِبَیْتِیْ وَرِجَالُھُمْ یَبْکُوْنَ عَلٰی رِجَالِ اَھْلِبَیْتِیْ آنحضرتؐ نے فرمایا اے نور نظر تو اس امر کی فکر نہ کر آگاہ ہو کہ عورتین میری امت کی میرے عورات اہلبیت کے حال پر روئینگی اور مرد میری امت کے میرے مردان اہلبیت کے حال پر روئینگے وَیُجَدِّدُوْنَ الْعَزَآءَ جِیْلًا بَعْدَ جِیْلٍ فِیْ کُلِّ سَنَۃٍ اور ہرسال تازہ کریگی عزاداری کو تیرے فرزند کی ایک قوم بعد ایک قوم کے فَاِذَا کَانَ یَوْمُ الْقِیٰمَۃِ تَشْفَعِیْنَ اَنْتِ لِلنِّسَآءِ وَاَنَا اَشْفَعُ لِلرِّجَالِ وَکُلُّ مَنْ بَکٰی عَلٰی مَصَائِبِ الْحُسَیْنِ اَخَذْنَا بِیَدِہٖ وَاَدْخَلْنَاہُ الْجَنَّۃَ جب روز قیامت آئیگا تم اے فاطمہؑ شفاعت عورتونکی کروگی اور مین شفاعت مردونکی کرونگا اور جو مومن کہ مصائب پر میرے نور عین حسینؑ مظلوم کے روئے گا تو ہم ہاتھ اوس کا پکڑ کے داخل جنت کرینگے پس مومنین جسطرح کہ جناب رسولخداؐ نے فرمایا تھا بعد شہادت مظلوم کربلا کے وہ ابتک بظہور آیا کیونکر نہو کہ مخبر صادق نے خبر دی تھی

اشبہ قوی ہے کہ یہ سلسلہ عزاداری سید الشہدا کا ظہور قائم آل محمد صلے اللہ علیہ وآلہ تک انشاء اللہ جاری رہے گا پس خوشحال آپکا کہ آپ ہمیشہ بدل وجان گریہ وزاری اور عزاداری مین اوس مظلوم کی مشغول رہتے ہین جسکا رونے والا دار دنیا مین نہ مان ہے نہ باپ اور شاد ومسرور کرتے ہین ارواح مقدسہ حضرات ائمہ ہدیٰ کو کیونکہ حدیث مین وارد ہے کہ افضل اعمال بعد نماز کے مسرور کرنا ہے مومن کا چہ جائیکہ کوئی عمل نیک ایسا ہو جس سے جناب رسولخدا اور فاطمہ زہرا اور ائمہ ہدیٰ علیہم السلام شاد ومسرور ہون تو کیونکر حق تعالےٰ بھی راضی وخوشنود ہوگا اسلیئے کہ خوشنودی ان حضرات کی تو عین خوشنودی خدا ہے اور خدا اپنی خوشنودی کے باب مین فرماتا ہے وَرِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ اَكْبَرُ رضامندی خدا سب سے بزرگتر ہے اور کوئی ثواب اوس سے زیادہ اور بہتر نہین ہے بالجملہ یہ امر قابل تصور ہے کہ جب جناب سیدہ کی یہ حالت تھی کہ وہ معظمہ سالہاے سال قبل شہادت اپنے فرزند کے محض خبر شہادت سنکر بیتاب ہوئین اور گریہ وبکا فرمایا پھر جبکہ وہی فرزند دلبند اونکا وارد کربلا ہوا جو محل شہادت اوس مظلوم کا تھا تو اوسوقت روح جناب سیدہ کی کیسی بیچین ہوئی ہوگی کیونکہ درد اولاد کا سخت تر ہوتا ہے اور بعد موت کے روح کو صدمہ ہوتا ہے چنانچہ ہدایت السعدا مین عجب مضمون جگرخراش لکھا ہے کہ شب عاشورا کو ایک شخص نے خواب مین دیکھا ایک عورت کمربستہ صحن کربلا مین جاروب دیتی ہین اور خار وخاشاک دور کرتی ہین اور زمین کو ہموار کرکے اوسپر پانی چھڑکتی ہین یہ دیکھکر اوس شخص نے کہا اے مخدومہ آپ کون ہین اور یہ اہتمام کیسلیے کرتی ہین فرمایا مین فاطمہ زہرا ہون کل فرزند میرا حسین مظلوم اس زمین پر

عه [illegible] ۱۲

سلطان ہوگا پس مین اسلیے صاف کرتی ہون تاکہ خار وخاشاک اونکے بدن نازنین پر
حضرت نہ پہونچائے واقعی یہ وہ معظمہ ہین جسنے اپنے فرزند کو کیسی محنت وشفقت
اور ناز ونعم سے پالا تھا اور آنکھونکے سامنے سے تھوڑی دیر غائب ہونا اونکا دشوار
ہوتا تھا اور بیقرار ہوتی تھین آب فریاد ہے اے سیدۂ عالم کہان تھین آپ
روز عاشورا جبکہ وہ پارۂ جگر آپکا زخمونسے چورچور خاک وخون مین آلودہ تیرونیزونسے
غربال اور پتھراور تلوارونسے مجروح زمین کربلا اور ریگ گرم پر غلطان تھا اور
پیشانی انور پر عرق موت کا آگیا تھا اور اوس حالت مین کبھی اپنا دست چپ
سمیٹ لیتے تھے اور دست راست پھیلا دیتے تھے اور کبھی دست راست کھینچ
لیتے تھے اور دست چپ پھیلا دیتے تھے یہانتک کہ وہ جناب بظلم وستم بالب تشنہ
شہید کئے گئے اور تین دن تک خاک وخون مین اُفتادہ رہے اور کوئی متوجہ
طرف دفن کے نہوا اور اعدانے سرانور جدا کرکے نیزہ پر بلند کیا اور طرف کوفہ وشام کے
لیگئے الا لعنۃ اللہ علے القوم الظالمین

مجلس نوزدھم

عن ابان بن تغلب انہ قال قلت لابی عبد اللہ علیہ السلام
یابن رسول اللہ لم سمیت فاطمۃ الزہرا علل الشرائع مین ابان بن تغلب سے
منقول ہے کہا اونسے مین نے خدمت مین جناب امام جعفر صادق علیہ السلام کی
عرض کیا یابن رسول اللہ جناب فاطمہ کو زہرا کیون کہتے ہین فقال علیہ السلام
لانہا کانت تزہر لامیر المومنین علیہ السلام فی النہار ثلث مرات
بالنور اونحضرت نے فرمایا اسلیے کہ نور اوس معظمہ کا ہر روز تین مرتبہ جناب

امیر المومنین علی مرتضی علیہ السلام کے لیے روشن ہوتا تھا فکان یزھر نور وجھہا
بعد صلوٰۃ الغداۃ والناس فی فراشھم فیدخل بیاض ذٰلک
النور الی حجراتھم بالمدینۃ فتبیض حیطانھم پس نور سفید اونکے چہرہ انور کا
نماز صبح کے وقت چمکتا تھا جب محراب عبادت مین کھڑی ہوتی تھین اور لوگ
اوسوقت اپنے فرش خواب پر ہوتے تھے اور سفیدی اوس نور کی اونکے گھروںمین
پہونچتی تھی اور گھر اونکے سفید ہو جاتے تھے اور دیوارین مدینہ کی نورانی ہو جاتی تھین
فکان الناس یتعجبون من ذٰلک فیسألونہ عن رسول اللہ فیرسلھم
الی منزل فاطمۃ علیہا السلام پس لوگ اوس نور سے متعجب ہوتے تھے اور
وہ سب جناب رسولخدا کی خدمت مین حاضر ہوتے تھے اور عرض کرتے تھے کہ یہ
کیسا نور ہے جسکی چمک سے در و دیوار منور ہو گئے ہین پس وہ جناب اونکو خانۂ فاطمۂ
زہرا پر بھیجتے تھے تاکہ وہان سبب ظاہر ہوگا فیاتون منزلھا فیرونھا قاعدۃ
فی محرابھا تصلی والنور یسطع من وجھھا فیعلمون انہ کان من
نور فاطمۃ علیہا السلام پس وہ سب دروازۂ بیت الشرف پر جناب
سیدہ کے حاضر ہوتے تھے اور دریافت کرتے تھے کہ وہ معصومہ محراب عبادت مین
مشغول نماز ہین اور چہرۂ انور سے نور ساطع ہے اوسوقت اونکو معلوم ہوتا تھا
کہ وہ نور جناب سیدہ کے رخ انور سے ہے فاذا انتصف النھار وتھیأت
للصلوٰۃ زھر وجھھا فی الصفرۃ فتدخل الصفرۃ فی الحجرات
الناس فتصفر الوانھم وثیابھم جب زوال آفتاب ہوتا تھا اور وہ
مخدومہ مہیاے نماز ظہر ہوتی تھین اوسوقت ایک نور اونکے چہرہ کا مائل بزردی

ایسا روشن ہوتا تھا کہ سب گھر اور در و دیوار اوس نور سے زرد ہو جاتے تھے اور رنگ
ہر شخص کے چہرہ اور لباس کا مائل بزردی نظر آتا تھا فَیَأتُونَ النَّبِیَّ وَیَسْئَلُونَہُ
عَنْہُ فَیُرْسِلُھُمْ اِلٰی مَنْزِلِ فَاطِمَۃَ عَلَیْہَا السَّلَامُ اوسوقت وہ سب خدمت
جناب رسولخدا کی حاضر ہوتے تھے اور سبب زرد ہونے در و دیوار کا اونحضرت سے
پوچھتے تھے پس وہ جناب فرماتے تھے کہ جاؤ تم خانۂ فاطمۂ زہرا پر کہ وہان تم سکو
معلوم ہو جائیگا فَیَاتُونَ فَیَرَوْنَھَا قَائِمَۃً فِیْ مِحْرَابِہَا وَقَدْ زَھَرَ نُوْرُ وَجْہِہَا
بِالصُّفْرَۃِ فَیَعْلَمُوْنَ اَنَّ النُّوْرَ الَّذِیْ رَاَوْہُ کَانَ نُوْرَ فَاطِمَۃَ عَلَیْہَا
السَّلَامُ پس وہ حاضر ہوتے تھے تو معلوم کرتے تھے کہ وہ معصومہ محراب عبادت مین
مشغول نماز ہین اور اوسوقت ایک نور زرد چہرۂ انور سے ساطع ہے پس وہ
جانتے تھے کہ سب گھر اور لباس بسبب اسی نور کے مائل بزردی ہین فَاِذَا
کَانَ اٰخِرُ النَّھَارِ وَغَرَبَتِ الشَّمْسُ احْمَرَّ وَجْہُہَا فَرَحًا وَشُکْرًا لِلّٰہِ
فَکَانَ تَحْمَرُّ بِہٖ حِیْطَانُ الْمَدِیْنَۃِ جب آخر روز ہوتا تھا اور آفتاب غروب
کرتا تھا تو اون معصومہ کا چہرۂ انور از روے فرحت و شکر کے سرخ ہوتا تھا پس
در و دیوار مدینہ کے بسبب اوس نور کے سرخ ہو جاتے تھے فَیَسْئَلُوْنَ عَنْ
رَسُوْلِ اللّٰہِ عَنْہُ فَیُرْسِلُھُمْ اِلٰی مَنْزِلِ فَاطِمَۃَ عَلَیْہَا السَّلَامُ اوسوقت
اہل مدینہ جناب رسولخدا کی خدمت مین حاضر ہوتے تھے اور سبب اوسکا پوچھتے تھے
پس حضرت اون سب کو خانۂ جناب سیدہ پر بھیجتے تھے فَیَرَوْنَھَا جَالِسَۃً
تُسَبِّحُ اللّٰہَ سُبْحَانَہٗ وَنُوْرُ وَجْہِہَا یَزْھَرُ بِالْحُمْرَۃِ فَیَعْلَمُوْنَ اَنَّ النُّوْرَ الَّذِیْ
رَاَوْہُ کَانَ مِنْ نُوْرِ فَاطِمَۃَ عَلَیْہَا السَّلَامُ پس وہ سب حاضر ہوتے تھے

اوسوقت ظاہر ہوتا تھا کہ وہ معصومہ محراب عبادت مین بیٹھی ہین اور تسبیح اور شکر
خدا مین مصروف ہین اور ایک نور سرخ چہرۂ انور سے ایسا روشن ہے کہ سب در
و دیوار چمک سے اوسکے منور ہو رہے ہین پس سب کو معلوم ہوتا تھا کہ وہ نور آسی
نور کی روشنی ہے فَلَمْ یَزَلْ ذٰلِكَ النُّوْرُ فِیْ وَجْهِهَا حَتّٰی وُلِدَ الْحُسَیْنُ عَلَیْهِ
السَّلَامُ فَهُوَ یَتَقَلَّبُ فِیْ وُجُوْهِنَا اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَةِ حضرت فرماتے ہین پس
وہ نور مدت تک اسیطرح جناب سیدہ کی پیشانی انور سے روشن رہا یہانتک کہ
امام حسین علیہ السلام پیدا ہوے پس وہ نور اوس روز سے اونحضرت کی پیشانی
کیطرف منتقل ہوا بعد اونحضرت کے اسیطرح طرف ہر امام کے ہم ائمہ ہدیٰ سے
قیامت تک منتقل ہوتا رہے گا حضرات اب تصور کیجئے کہ روز عاشورا وہ نور کسوقت
اور کس حالت مین امام حسینؑ سے ظاہر ہوا فِی الْبِحَارِ عَنْ هِلَالِ بْنِ نَافِعٍ اَنَّهٗ
قَالَ اِنِّیْ كُنْتُ وَاقِفًا مَعَ اَصْحَابِ عُمَرَ بْنِ سَعْدٍ اِذْ صَرَخَ صَارِخٌ
اَبْشِرْ اَیُّهَا الْاَمِیْرُ فَهٰذَا شِمْرٌ قَدْ قَتَلَ الْحُسَیْنَ چنانچہ بحار الانوار مین
ہلال بن نافع سے منقول ہے کہا اوسنے مین روز عاشورا ساتھ اصحاب عمر بن سعد کے
کھڑا تھا ناگاہ ایک شخص نے آواز دی اے امیر بشارت ہو تجھے کہ شمر ملعون نے
حسین بن علیؑ کو قتل کیا فَخَرَجْتُ مِنْهُمْ وَوَقَفْتُ عَلَی الْحُسَیْنِؑ وَهُوَ
یَجُوْدُ بِنَفْسِهٖ پس مین اوس جماعت سے باہر نکلا اور پاس حسین بن علیؑ کے
جا پہونچا دیکھا مین نے کہ وہ ابھی جان بلب ہین فَوَاللّٰهِ مَا رَاَیْتُ مُضَمَّخًا بِدَمِهٖ
اَحْسَنَ مِنْهُ وَلَا اَنْوَرَ وَجْهًا عَنْهُ وَلَقَدْ شَغَلَنِیْ نُوْرُ وَجْهِهٖ وَجَمَالِ
هَیْبَتِهٖ عَنِ الْفِكْرَةِ فِیْ قَتْلِهٖ قسم ہے خدا کی مین نے آجتک کوئی مجروح آلودہ

تحاک و خون اس حسن و جمال کا نہین دیکھا تھا جیسا کہ اوسوقت اونحضرت کو دیکھا
چنانچہ فکر اونکے مقتول ہونے کی بھی میرے ذہن سے بوجہ محویت نور چہرۂ انور او ر
جمال کے جاتی رہی فَاسْتَسْقَى الْمَاءَ فَسَمِعْتُ رَجُلًا يَقُولُ لَهُ يَا حُسَيْنُ لَا تَذُوقُ
الْمَاءَ حَتَّى تَرِدَ الْحَامِيَةَ فَتَشْرَبَ مِنْ حَمِيمِهَا پس حضرت نے اوسی حالتمیں
پانی طلب کیا پس سنا مین نے کہ ایک لعین نے بے ادبانہ نام اونکا لیکر جواب دیا
اور حامیہ اور حمیم کا ذکر کیا جسکا وہ خود مستحق تھا آہ بعد اسکے شمر لعین نے وہ ظلم و ستم کیا
کہ جس سے زمین کو زلزلہ ہوا اور آندھی سیاہ چلنے لگی اور دریا جوش و خروش مین آگئے
اور مچھلیان مضطرب ہوئین اور آفتاب کو گہن لگا اور منادی نے ندا کی أَلَا قُتِلَ
الْحُسَيْنُ بِكَرْبَلَا آگاہ ہو کہ امام حسینؑ زمین کربلا پر تشنہ لب قتل کیے گئے أَلَا ذُبِحَ
الْحُسَيْنُ بِكَرْبَلَا آگاہ ہو کہ امام حسینؑ زمین نینوا پر ذبح کیے گئے أَلَا لَعْنَةُ اللّٰهِ
عَلَى الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ

تمت بالخیر والعافیہ

وآخر دعونا انِ الحمد للّٰہ ربّ العالمین والصّلوٰۃ والسّلام علی
سیّدنا محمّد وآلہ الطّاہرین صلوات اللّٰہ وسلامہ علیہم اجمعین
وقد فرغتُ من تسوید ھٰذہ الرّسالۃ ۱۵ من شہر جمادی الثّانی
سنہ ۱۳۲۶ھ حرّرہ الرّاجی الی رحمۃ ربّہ القوی اثم قاسم علی عفی اللّٰہ
عن جرائمہ الخفیّ والجلی بالنّبیّ وآلہٖ

بسم اللہ الرحمن الرحیم الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی محمد اشرف المرسلین وابن عمہ ونفسہ ووصیہ وخلیفتہ علی امیر المؤمنین وآلہ الطیبین الطاہرین ولعنۃ اللہ علی اعدائھم وظالمیھم ومعاندیھم وقاتلیھم ابد الآبدین

امّا بعد الواح صافیہ برادران ایمانی اور خواطر زاکیۂ اخلای روحانی پر مخفی نرہے کہ یہ حصۂ دوم نسخۂ موسومہ بہ تذکرۃ الطاہرین کا ہی جو شامل ہے پارۂ فضائل ومناقب اور ولادت وشہادت پر حضرت امیر المؤمنین علی بن ابیطالب علیہ السلام کے کہ تفصیل اسکی فہرست بالا سے ظاہر ہی وباللہ التوفیق وبہ نستعین

مجلس اول

فِی الْاِرْشَادِ وَالْبِحَارِ اَنَّ اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ وُلِدَ بِمَکَّۃَ فِیْ بَیْتِ اللّٰہِ الْحَرَامِ وَلَمْ یُوْلَدْ قَبْلَہٗ وَلَا بَعْدَہٗ مَوْلُوْدٌ فِیْہِ سِوَاہُ اِکْرَامًا مِّنَ اللّٰہِ لَہٗ بِذٰلِکَ ارشاد اور بحار الانوار وغیرہ مین منقول ہے کہ جناب امیر المؤمنین علی بن ابیطالب علیہ السلام شہر مکہ خانۂ کعبہ مین پیدا ہوے اور قبل انکی ولادت باسعادت اور بعد انکی ولادت کے کوئی مولود سواے آنحضرت کے خانۂ کعبہ مین پیدا نہین ہوا اور یہ شرف جانب خدا سے خاص آنحضرت کے لیے ہے وَکَانَ مَوْلِدُہٗ فِیْہِ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ لِثَلٰثَ عَشَرَ خَلَتْ مِنْ رَجَبٍ اور وہ حضرت خانۂ کعبہ مین بروز جمعہ تیرھوین ۱۳ تاریخ ماہ رجب کی بعد تیس سال عام الفیل کے پیدا ہوے اور وہ جناب جبتک شکم مادر مین تھے انکو تسکین دیتے تھے اور انسے

عجائب وغرائب ظاہر ہوتے تھے وَسُمِّیَ بِعَلِیٍّ بِاَمرِ اللہِ العَلِیِّ وَکُنیَتُہٗ
اَبُو تُرابٍ وَاَبُو الحَسَنِ وَالقابُہٗ اَکثَرُ مِن اَن تُحصٰی وَاَبُوہُ
اَبُو طالِبِ بنِ عَبدِ المُطَّلِبِ بنِ ہاشِمِ بنِ عَبدِ مَنافٍ اور اسم اقدس
آنحضرت کا بحکم خدا علیؑ رکھا گیا اور کنیت آنحضرت کی ابوتراب اور ابوالحسنؑ ہے
اور القاب انکے اسقدر ہین کہ کوئی احاطہ انکا نہین کرسکتا ہے اور پدر بزرگوار انکے
حضرت ابوطالبؑ ابن شیبۃ الحمد معروف بہ عبدالمطلبؑ ہین جنکی کنیت ابوالحارث
تھی اور فرزند ہاشم بن عبد مناف کے ہین وَاُمُّہٗ فاطِمَۃُ بِنتُ اَسَدِ بنِ
ہاشِمِ بنِ عَبدِ مَنافٍ وَلَقَد اٰمَنَت بِاللہِ فِی الاَوَّلِینَ وَھاجَرَت
مَعَ رَسُولِ اللہِ فِی جُملَۃِ المُھاجِرِینَ اور جناب فاطمہ بنتِ اسد بن
ہاشم بن عبد مناف مادر گرامی آنحضرت کی ہین اور وہ مخدومہ اُن عورتون مین سے ہین
جو اوّل بوحدانیّت خدا اور برسالت جناب رسولخداؐ ایمان لائی ہین اور ہمراہ
آنحضرت کے مکّہ سے طرف مدینہ کے ہجرت فرمائی اور اُس مخدومہ نے آنحضرت کو
مانند اپنے فرزندون کے پرورش کی ہے اور جناب رسولخداؐ اُنکو بجائے والدہ کے
ہمیشہ سمجھتے رہے اور اُنکی پرورش کرنے کے حالات بیان فرماتے تھے اور
جب اُن مخدومہ نے دنیا سے رحلت فرمائی تو جناب رسولخدا روئے اور اپنی
ردا کا کفن دیا اور نماز جنازہ پڑھکے دفن کیا وَعَن یَزِیدَ بنِ قَعنَبٍ اَنَّہٗ قالَ
کُنتُ یَومًا جالِسًا مَعَ العَبّاسِ وَفَرِیقٍ مِن عَبدِ العُزّٰی بِاِزاءِ
بَیتِ اللہِ الحَرامِ اِذ اَقبَلَت فاطِمَۃُ بِنتُ اَسَدٍ اُمُّ اَمِیرِ المُؤمِنِینَ
وَھِیَ کانَت حامِلَۃً بِہٖ وَقَد اَخَذَھا الطَّلقُ اور یزید بن قعنب سے

منقول ہے وہ کہتا ہے ایک روز مین اور عباس ساتھ جماعتِ عبد العزیٰ کے
سامنے خانۂ کعبہ کے بیٹھے تھے یکایک جناب فاطمہ بنت اسد مادر امیر المومنینؑ
تشریف لائین اور وہ حاملہ تھین اور اُسوقت اُن معظمہ کو دردِ زِہ عارض تھا
فَقَالَتْ یَارَبِّ اِنِّی مُؤْمِنَۃٌ بِکَ وَ بِمَا جَاءَ مِنْ عِنْدِکَ مِنْ
رُسُلٍ وَ کُتُبٍ وَ اِنِّی مُصَدِّقَۃٌ بِکَلَامِ جَدِّی اِبْرَاهِیْمَ الْخَلِیْلِ
الَّذِیْ بَنٰی هٰذَا الْبَیْتَ الْعَتِیْقَ فَبِحَقِّهٖ وَ بِحَقِّ الْمَوْلُوْدِ الَّذِیْ
فِیْ بَطْنِیْ لَمَا یَسَّرْتَ عَلَیَّ وِلَادَتَهٗ پس وہ مخدومہ قریب خانۂ کعبہ کے
آئین اور عرض کی کہ اے پروردگار میرے مین ایمان لائی ہون تیری وحدانیّت کا
اور اُسکا جسکو تونے واسطے ہماری ہدایت کے رسالت اور کتب نازل
کیے ہین اور اقرار کرتی ہون مین حقیّت کلام اپنے جدّ امجد حضرت ابراہیمؑ
خلیل کا کہ وہ جناب بانی خانۂ کعبہ ہین پس بحق اُنحضرت کے اور اس مولود کے
جو میرے بطن مین ہے اس وضع حمل کو مجھپر سہل و آسان کر فَرَاَیْنَا الْبَیْتَ
قَدِ انْفَتَحَ عَنْ ظَهْرِهٖ وَ دَخَلَتْ فِیْهِ وَ غَابَتْ عَنْ اَبْصَارِنَا
وَالْتَزَقَ الْحَائِطُ فَرُمْنَا اَنْ یَنْفَتِحَ لَنَا قُفْلُ الْبَابِ فَلَمْ یَنْفَتِحْ
پس دیکھا ہمنے کہ دیوار خانۂ کعبہ کی پس پشت سے شق ہوئی اور وہ مخدومہ
اندر داخل ہوئین اور بعد اسکے وہ دیوار ایسی ملگئی کہ گویا شق نہوئی تھی یہ دیکھکر
ہم سب نہایت متعجب ہوے اور چاہا کہ قفل خانۂ کعبہ کا کھولین لیکن کسیطرح کسی سے
وہ نہ کھل سکا ثُمَّ خَرَجَتْ فَاطِمَۃُ بَعْدَ الرَّابِعِ وَ بِیَدِهَا اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ
وَ قَالَتْ اِنِّیْ فُضِّلْتُ عَلٰی مَنْ تَقَدَّمَنِیْ مِنَ النِّسَاءِ پس بعد چار دن کے

جناب فاطمہ بنت اسد حضرت امیر المومنینؑ کو ہاتھون پر لیے ہوے باہر تشریف لائین
اور فرمایا کہ حق سبحانہ تعالیٰ نے مجھے فضیلت دی اُن عورتون پر جو مجھ سے پہلے
گذری ہین فَاِنَّ مَرْیَمَ بِنْتَ عِمْرَانَ ھَزَّتِ النَّخْلَۃَ بِیَدِھَا حَتّٰی اَکَلَتْ
مِنْھَا رُطَبًا جَنِیًّا وَاِنِّیْ دَخَلْتُ بَیْتَ اللّٰہِ الْحَرَامَ وَ اَکَلْتُ مِنْ
ثِمَارِ الْجَنَّۃِ اسلیے کہ مریم دختر عمران مادر عیسیٰؑ نے بعد وضع حمل کے اپنے
ہاتھ سے درخت خرما کو ہلایا اور اُس سے رطب تازہ کھائے اور مین خانۂ کعبہ
مین کئی روز بآرام تمام مقیم رہی اور وہین وضع حمل ہوا اور ہر روز میوہ ہای جنت
کھائے فَلَمَّا خَرَجْتُ نَادٰنِیْ مُنَادٍ یَا فَاطِمَۃُ سَمِّیْہِ عَلِیًّا فَھُوَ
عَلِیٌّ وَاللّٰہُ الْعَلِیُّ الْاَعْلٰی یَقُوْلُ اِنِّیْ شَقَقْتُ اِسْمَہٗ مِنْ اِسْمِیْ
پس جب مین باہر آئی تو ایک ہاتف غیب نے آواز دی اے فاطمہ نام اس
مولود کا علیؑ رکھو پس وہ علیؑ ہے اور خداے علیؑ اعلیٰ فرماتا ہے کہ ہمنے
نام انکا اپنے نام سے مشتق کیا ہے وَوَقَفْتُہٗ عَلٰی غَامِضِ عِلْمِیْ وَ
ھُوَ الَّذِیْ یَکْسِرُ الْاَصْنَامَ فِیْ بَیْتِیْ وَ یُقَدِّسُنِیْ فَطُوْبٰی لِمَنْ
اَحَبَّہٗ وَوَیْلٌ لِّمَنْ اَبْغَضَہٗ اور انکو ہمنے اپنے غوامض علم پر آگاہ کیا ہی
اور یہ وہ شخص ہے کہ توڑیگا اُن بتون کو کہ جو ہمارے گھر مین ہین اور ہمیشہ ہماری
تسبیح اور تقدیس اور پرستش مین مصروف رہیگا پس خوشا بحال اُس شخص کے
جو اس مولود کو دوست رکھے اور واے برحال اُس شخص کے جو اس سے
دشمنی رکھے وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیْ اَنَّہٗ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ
لَقَدْ ھَبَطَ جِبْرَئِیْلُ عِنْدَ وِلَادَۃِ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ وَ قَالَ لِیْ

یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ اِنَّ رَبَّکَ یَقْرَأُکَ السَّلَامَ وَیُھَنِّئُکَ بِوِلَادَۃِ اَخِیْکَ اور ابوسعید خدری سے منقول ہے جسکا حاصل یہ ہے فرمایا جناب رسولخدا نے قریب وقت ولادت علیؑ ابن ابیطالبؑ کے جبرئیل بحکم خدا نازل ہوے اور کہا مجھ سے کہ یا حبیب اللہ پروردگار عالم آپکو بعد تحفۂ سلام کے پیدا ہونے آپکے بھائی علیؑ کی تہنیت اور مبارکباد فرماتا ہے وَھٰذَا اَوَانُ ظُھُوْرِ نُبُوَّتِکَ وَاِعْلَانِ وَحْیِکَ وَکَشْفِ رِسَالَتِکَ اِذْ اَیَّدْتُکَ بِاَخِیْکَ وَوَزِیْرِکَ وَصِنْوِکَ وَخَلِیْفَتِکَ فَقُمْ اِلَیْہِ وَاسْتَقْبِلْہُ بِیَدِکَ الْیُمْنٰی فَاِنَّہٗ مِنْ اَصْحَابِ الْیَمِیْنِ وَالْغُرِّ الْمُحَجَّلِیْنَ اور اب وقت ظاہر ہونے تمھاری نبوت کا اور اعلان وحی اور کشف رسالت کا آپہونچا اسلیے کہ ہمنے تائید کی تمھاری اُس شخص سے جو تمھارا بھائی اور وزیر اور تمھارا نظیر اور جانشین ہے اور بازو تمھارا جسکے باعث سے قوی کیا پس اُنکی طرف جاکر اُنکا استقبال کرو اُنکے داہنے ہاتھ سے کہ وہ سردار اصحاب یمین کا ہے اور وہ اُن خاصان خدا سے ہے کہ جنکے اعضاے وضو نورانی ہونگے قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ فَقُمْتُ مُبَادِرًا فَوَجَدْتُ اُمَّ عَلِیٍّ وَقَدْ جَاءَ ھَا الْمَخَاضُ فَقَالَ لِیْ جِبْرَئِیْلُ یَا مُحَمَّدُ اَسْجِفْ بَیْنَھَا وَبَیْنَکَ سِجْفًا جناب رسولخدا صلے اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا کہ میں سنتے ہی اس خوشخبری کے کھڑا ہوا اور قریب مادر علیؑ ابن ابیطالبؑ کے ہونچا معلوم کیا مین نے کہ اُنکو دردزہ عارض ہے پس جبرئیل نے مجھ سے کہا یا رسول اللہ مین ایک پردہ درمیان آپکے اور اُنکے حائل کرتاہون آپ پردہ کے پاس

تشریف رکھیں فَاِذَا وَضَعَتْ اُمُّهُ فَاسْتَقْبِلْهُ فَفَعَلْتُ مَا اُمِرْتُ
بِهٖ جسوقت وہ پیدا ہوں تو آپ اُنکا استقبال کریں پس میں حکم خدا بجا لایا
اور قریب پردہ کے جا بیٹھا ثُمَّ قَالَ لِیْ جِبْرَئِیْلُ اُمْدُدْ یَدَكَ
فَمَدَدْتُ یَدِیَ الْیُمْنٰی نَحْوَ اُمِّهٖ فَاِذَا عَلِیٌّ عَلٰی یَدِیْ وَاضِعًا
یَدَهُ الْیُمْنٰی فِیْ اُذُنِهِ الْیُمْنٰی وَهُوَ یُؤَذِّنُ وَیُقِیْمُ بعد اسکے مجھسے
جبرئیلؑ نے کہا آپ ہاتھ بڑھائیے پس میں نے داہنا ہاتھ طرف اُنکی والدہ کے
بڑھایا ناگاہ علی ابن ابیطالبؑ میرے ہاتھ پر آئے اور داہنا ہاتھ اپنا داہنے
کان پر رکھے ہوے تھے اور وہ اذان اور اقامت کہتے تھے وَیَشْهَدُ
بِیْ حُدَانِیَّةِ اللّٰهِ وَبِرِسَالَتِیْ ثُمَّ قَالَ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
وَقَالَ لِیَ اقْرَأْ قُلْتُ اِقْرَأْ اور گواہی دی بوحدانیّت خدا اور میری
رسالت کی اور مجھے دیکھا اور کہا اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بعد اسکے
مجھسے کہا میں پڑھوں میں نے کہا پڑھو فَوَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ
لَقَدِ ابْتَدَأَ بِالصُّحُفِ الَّتِیْ اَنْزَلَهَا اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی اٰدَمَ فَقَامَ
بِهَا ابْنُهٗ شِیْثُ فَتَلَاهَا مِنْ اَوَّلِ حَرْفٍ فِیْهَا اِلٰی اٰخِرِ حَرْفٍ
فِیْهَا حَتّٰی لَوْ حَضَرَ شِیْثُ بْنُ اٰدَمَ لَاَقَرَّ اَنَّهٗ اَحْفَظُ بِهَا مِنْهُ
قسم ہے مجھے اُس خدا کی کہ جان میری جسکے قبضہ قدرت میں ہی تحقیق کہ
پڑھنا شروع کیا اُن صحیفوں کا جنکو نازل کیا ہی خدا نے آدمؑ صفی اللہ پر اور وصی
اور فرزند اُن کے شیث نے اُنپر عمل کیا پس علیؑ نے اُنکو اول سے آخر
تک حرف بحرف پڑھا اسطرح سے کہ اگر شیثؑ بن آدم اُسوقت حاضر

ہوتے تو اقرار کرتے کہ علیؑ ابن ابیطالبؑ کو صحیفے ہم سے بہتر حفظ ہین ثُمَّ
تَلاَ صُحُفَ نُوحٍ وَ اِبْرَاھِیْمَ وَ تَوْرَاۃَ مُوْسٰی وَ زَبُوْرَ دَاؤُدَ
وَ اِنْجِیْلَ عِیْسٰی حَتّٰی لَوْ حَضَرُوْا لَاَقَرُّوْا بِاَنَّہٗ اَحْفَظُ لَھَا مِنْھُمْ
بعد اسکے صحیفے نوحؑ اور ابراہیمؑ اور توراۃ موسیٰؑ اور زبور داوٗدؑ اور انجیل
عیسیٰؑ کو ابتدا سے انتہا تک پڑھا اگر اُسوقت وہ سب انبیا حاضر ہوتے
تو اقرار کرتے کہ علیؑ ابن ابیطالبؑ کو یہ صحیفے اور کتابین ہم سے بہتر حفظ ہین
ثُمَّ قَرَأَ الْقُرْاٰنَ الَّذِیْ اَنْزَلَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیَّ مِنْ اَوَّلِہٖ اِلٰی اٰخِرِہٖ
فَوَجَدْتُہٗ یَحْفَظُ کَحِفْظِیْ لَہُ السَّاعَۃَ مِنْ غَیْرِ اَنْ یَّسْمَعَ مِنِّیْ اٰیَۃً
بعد اسکے علیؑ نے تلاوت قرآن مجید کی شروع کی جو خدا نے مجھپر نازل کیا ہی
اور اول سے آخر تک پڑھا پس پایا مین نے علیؑ کو حافظ قرآن مثل اپنے
حالانکہ علیؑ نے ایک آیت بھی مجھ سے اُسوقت تک نہ سنی تھی ثُمَّ خَاطَبَنِیْ
وَ خَاطَبْتُہٗ بِمَا یُخَاطِبُ الْاَنْبِیَاۤءُ الْاَوْصِیَاۤءَ ثُمَّ عَادَ اِلٰی
حَالِ الصِّبٰی وَ کَذَا اَحَدَ عَشَرَ اِمَامًا مِنْ نَسْلِہٖ بعد اسکے مجھ سے
علیؑ ہمکلام ہوے اور مین اُنسے ہمکلام ہوا ساتھ اُن اسرار کے جو انبیا اپنے
اوصیا پر ظاہر کرتے ہین بعد اسکے علیؑ ابن ابیطالبؑ نے طرف حالتِ طفلی کے
عود کیا اور اسیطرح سے ہوگی ولادت گیارہ امامون کی جو علیؑ کی نسل سے
ہونگے اور ایک روایت مین وارد ہوا ہے کہ بعد ولادت باسعادت حضرت
امیرالمومنین علیؑ ابن ابیطالبؑ کے آنحضرت کے پدر بزرگوار جناب ابوطالبؑ نے
منادی کی اور اہل مکہ کو آواز دی کہ ولیمہ مین میرے فرزند کے حاضر ہون پس

آنحضرت نے تین سو شتر نحر کیے اور ایک ہزار گاؤ اور گوسفند ذبح کیا اور سب اہل مکہ کو نان اور گوشت کھلایا اور لوگون کو آواز دیتے تھے جسکو میرے فرزند علیؑ کا ولیمہ کھانا منظور ہو وہ پہلے سات مرتبہ خانۂ کعبہ کا طواف کرے اور یہان آکر میرے فرزند کو سلام کرے کہ حق سبحانہ تعالیٰ نے اُسے شرف اور برگزیدہ کیا ہے بعد اسکے کھانا کھائے یہ سنکر لوگ گروہ گروہ طواف کرتے تھے اور اُنکے فرزند کو سلام کرکے کھانا کھاتے تھے وَ فِی الْبِحَارِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ جَعَلَ عِنْدَ وِلَادَۃِ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَؑ مَھْدَہٗ قُرْبَ فِرَاشِہٖ وَ یَلِیْ تَرْبِیَتَہٗ کَثِیْرًا وَ یُطَھِّرُہٗ بِنَفْسِہٖ عِنْدَ غُسْلِہٖ اور بحار الانوار مین منقول ہے کہ جب جناب امیر المومنینؑ پیدا ہوے اُسی وقت جناب رسول خداؐ نے گہوارہ اُنحضرت کا قریب اپنی خوابگاہ کے رکھوایا اور اکثر اوقات اُنحضرت کے نہلانے مین آپ متوجہ ہوتے تھے اور ہمیشہ آپ تربیت مین اُنحضرت کی مصروف رہتے تھے وَ یُوْجِرُہُ اللَّبَنَ عِنْدَ شُرْبِہٖ وَ یُحَرِّکُ مَھْدَہٗ عِنْدَ نَوْمِہٖ وَ یُنَاغِیْہِ فِیْ یَقْظَتِہٖ وَ یَحْمِلُہٗ عَلٰی صَدْرِہٖ وَ یَاْخُذُہٗ فِیْ حِجْرِہٖ وَ یَطُوْفُ بِہٖ جِبَالَ مَکَّۃَ وَ اَوْدِیَتَھَا اور جب اُنکو رغبت طرف شیر کے ہوتی تھی تو وہ جناب اپنے ہاتھ سے دودھ حلق مین اُنکے ٹپکاتے تھے اور جب وہ جناب سونا چاہتے تھے تو اُسوقت جناب رسولخداؐ اُنکو گہوارہ ہلاکے سُلا دیتے تھے اور وقت بیداری کے اُنسے ہمکلام ہوتے تھے اور اُنکو اپنے سینۂ اقدس سے لگاتے تھے اور اکثر اوقات وہ جناب اپنی

آغوش مین لیکر پہاڑ اور صحرائے مکہ کی طرف تشریف لیجاتے تھے وَیَقُوْلُ ھٰذَا
اَخِیْ وَوَصِیِّیْ وَوَزِیْرِیْ وَنَاصِرِیْ فَمَنِ اقْتَدٰی بِهٖ بَعْدِیْ
فَقَدِ اهْتَدٰی وَمَنِ اقْتَدٰی بِغَیْرِهٖ فَقَدْ غَوٰی اور وہ جناب
فرماتے تھے کہ یہ بھائی اور وصی اور وزیر میرا اور مددگار ہے میرا ہے پس جو شخص کہ
انکو اپنا پیشوا اور امام جانے اُسنے راہ ہدایت اختیار کی اور جو شخص کہ اور
کسی کو اپنا پیشوا اور امام جانے وہ گمراہ ہے الغرض وہ جناب ہمیشہ جناب
رسول خدا کے ساتھ رہے اور اُنھین کی آغوش مین تربیت پائی اور اُنھین کے
آداب سے مُتَادِّب ہوے اور خداوند عالم نے روز بروز اُنکو مراتب عالیہ
عطا فرمائے اور جناب رسولخدا نے اُنکے فضائل و مناقب کو مکرر بالاعلان
بیان فرمایا اور اُنکی افضلیت تمام خلائق پر ظاہر کی پس یہ امر منافقون پر
نہایت ناگوار ہوا اور جناب رسولخدا سے اس امر مین منافقانہ سوال کیے
عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ دَخَلَ اَبُوْبَکْرٍ وَّعُمَرُ وَ
عُثْمَانُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ فَقَالُوْا مَا بَالُکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ تُفَضِّلُ
عَلَیْنَا عَلِیًّا فِیْ کُلِّ حَالٍ چنانچہ ارشاد القلوب وغیرہ مین سلمان فارسی رض سے
منقول ہے وہ کہتے ہین کہ ایک روز ابوبکر اور عمر اور عثمان خدمت مین جناب
رسولخدا کی حاضر ہوے اور عرض کیا یا رسول اللہ کیا سبب ہے آپ ہر حال مین
علی بن ابیطالب کو ہمپر فضیلت دیتے ہین فَقَالَ مَا اَنَا فَضَّلْتُہٗ بَلِ اللّٰہُ
تَعَالٰی فَضَّلَہٗ فَقَالُوْا وَمَا ھُوَ فَقَالَ اِذَا لَمْ تَقْبَلُوْا مِنِّیْ فَلَیْسَ مِنَ
الْمَوْتٰی عِنْدَکُمْ اَصْدَقُ مِنْ اَھْلِ الْکَھْفِ پس حضرت نے فرمایا مین

اپنی طرف سے اُنکو فضیلت نہین دیتا ہون بلکہ حق سبحانہ تعالیٰ نے اُنکو تم پر فضیلت
عطا کی ہے شبلا تم نے کہا اسکی حقیقت بیان فرمائیے حضرت نے ارشاد کیا کہ اگر
یہ کہنا میرا تمھین کافی نہین ہے تو جو لوگ کہ مردہ ہین اُنہین سے تمھارے نزدیک
کوئی اصحاب کہف سے زیادہ راست گو نہین ہے وَاَنَا اَبْعَثُكُمْ وَعَلِيًّا
اِلَى اَصْحَابِ الْكَهْفِ وَاَجْعَلُ سَلْمَانَ شَاهِدًا عَلَيْكُمْ حَتّٰى تُسَلِّمُوْا
عَلَيْهِمْ فَمَنْ اَحْيَاهُمُ اللّٰهُ لَهٗ وَاَجَابُوْهُ كَانَ اَلْاَفْضَلَ قَالُوْا
رَضِيْنَا آپ مین تمھین اور علیؑ بن ابیطالبؑ کو اصحاب کہف کے پاس بھیجتا
ہون اور سلمان فارسیؓ کو تمھارا گواہ کرتا ہون یہانتک کہ تم سب وہان جا کے
اصحاب کہف پر سلام کرو پس جسکی خاطر سے خدا اُنکو زندہ کرے اور وہ جسکے
سلام کا جواب دین وہی تم مین افضل ہے اللہ اکبر مخبر صادقؐ کا فرمانا کافی ہوا
اُن لوگون نے عرض کیا ہم اسپر راضی ہین فَاَمَرَ فَبَسَطَ بِسَاطًا لَهُمْ وَ
دَعَا بِعَلِيٍّ فَاَجْلَسَهٗ فِيْ وَسْطِ الْبِسَاطِ وَاَجْلَسَ كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ
عَلٰى قَرْنَةٍ مِنَ الْبِسَاطِ وَاَجْلَسَ سَلْمَانَ مِنَ الْقَرْنَةِ الرَّابِعَةِ
پس حضرت نے حکم کیا کہ انکے لیے ایک فرش بچھے اور جناب امیر المومنین
علی ابن ابیطالبؑ کو بلایا اور اُنکو از راہ اکرام کے بیچ مین بساط کے بٹھلایا اور
ہر ایک کو اُنہین سے ایک ایک گوشہ پر جگہ دی اور سلمانؓ فارسی کو چوتھے
گوشہ پر بٹھایا ثُمَّ قَالَ يَا رِيْحُ احْمِلِيْهِمْ اِلَى اَصْحَابِ الْكَهْفِ وَرُدِّيْهِمْ
اِلَيَّ بَعْدُ اسکے ہوا کو حکم فرمایا کہ انکو اصحاب کہف کے پاس لیجا کے میرے پاس
پھیر لا قَالَ سَلْمَانُ فَدَخَلَتِ الرِّيْحُ تَحْتَ الْبِسَاطِ وَسَارَتْ

بِنَا وَ اِذَا نَحْنُ بِكَهْفٍ عَظِيْمٍ فَحَطَّتْنَا عَلَيْهِ سلمان فارسیؓ کہتے ہیں پس ہوا نے
اُس بساط کو اُٹھایا اور ناگاہ ایک غار عظیم پر ہمکو اوتارا فَقَالَ اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ
يَا سَلْمَانُ هٰذَا الْكَهْفُ الرَّقِيْمُ فَقَالَ لِلْقَوْمِ تَتَقَدَّمُوْنَ اَوْ اَتَقَدَّمُ
فَقَالُوْا نَحْنُ نَتَقَدَّمُ فَقَامَ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمْ فَصَلّٰى وَدَعَا وَقَالَ اَلسَّلَامُ
عَلَيْكُمْ يَا اَصْحَابَ الْكَهْفِ فَلَمْ يُجِبْهُ اَحَدٌ اُسوقت حضرت امیر المؤمنینؑ نے
فرمایا کہ اے سلمانؓ یہی غار اصحاب کہف و رقیم کا ہے بعد اسکے حضرت نے
اُن لوگوں سے فرمایا آیا تم پہلے اصحاب کہف پر سلام کروگے یا میں کروں اُنھوں نے
کہا کہ ہم ہی پہلے سلام کرینگے پس ہر ایک اُنمیں سے ایک بعد دوسرے کے
اُٹھا اور نماز پڑھی اور دعا کی اور اصحاب کہف پر سلام کیا کسی نے جواب سلام نہ دیا
فَقَامَ اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ بَعْدَهُمْ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَدَعَا وَنَادٰى يَا
اَصْحَابَ الْكَهْفِ فَصَاحَ الْكَهْفُ وَصَاحَ الْقَوْمُ مِنْ دَاخِلِهٖ
بِالتَّلْبِيَةِ پس امیر المؤمنین علی ابن ابیطالبؑ اُٹھے اور دو رکعت نماز پڑھی
اور دعا کی اور آواز دی اے اصحاب کہف بمجرد آواز کے ایک دفعہ آواز غار سے
آئی اور اصحاب کہف نے اندر سے لبیک لبیک کہکر جواب دیا فَقَالَ
اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ اَيُّهَا الْفِتْيَةُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِرَبِّهِمْ
فَزَادَهُمْ هُدًى پس جناب امیر المؤمنین علیہ السّلام نے فرمایا کہ سلام ہو
تمپر اے جوانان صالحین کہ ایمان لائے ہو تم ساتھ پروردگار اپنے کے پس خدا نے
بسبب اسکے مراتب ہدایت کے تمھارے زیادہ کیے فَقَالُوْا وَعَلَيْكَ
السَّلَامُ يَا خَلِيْفَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَوَصِيَّهٗ وَاَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ لَقَدْ

أَخَذَ اللّٰهُ عَلَيْنَا الْعَهْدَ بَعْدَ إِيْمَانِنَا بِاللّٰهِ وَبِرَسُوْلِهٖ مُحَمَّدٍ وَبِالْوِلَايَةِ لَكَ إِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ پس بمجرد اسکے اصحاب کہف نے جواب سلام دیا اور کہا اے برادر رسول خداؐ اور اے وصی وجانشین اُنکے اور اے امیر المؤمنینؑ بتحقیق کہ حق سبحانہ تعالیٰ نے ہم سے عہد وپیمان لیا ہے بعد ایمان ہمارے کے ساتھ وحدانیت اپنی کے اور رسالت محمدؐ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ کے اور ساتھ ولایت ومحبت آپکے روز جزا تک فَسَقَطَ الْقَوْمُ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ وَقَالُوْا لِسَلْمَانَ يَا أَبَا عَبْدِ اللّٰهِ رُدَّنَا فَقَالَ مَا ذٰلِكَ إِلَيَّ فَقَالُوْا يَا أَبَا الْحَسَنِ رُدَّنَا فَقَالَ يَا رِيْحُ رُدِّيْنَا إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ پس ثلثہ خوف ودہشت سے مُنھ کے بھل زمین پر گر پڑے اور سلمانؓ سے کہا یا ابا عبد اللہ تم ہمکو یہاںسے واپس لیچلو سلمانؓ نے کہا کہ یہ میرے امکان مین نہین ہے پس اُنھون نے عرض کیا یا ابا الحسنؑ آپ ہمین یہاںسے لیچلیں اُن حضرت نے ہوا کو حکم کیا کہ لیچل ہمین خدمت مین جناب رسولخداؐ کی فَحَمَلَتْنَا فَإِذَا نَحْنُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَقَصَّ عَلَيْهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ كُلَّ مَا جَرٰى پس ہوا نے ہمارے بساط کو اُٹھا کے دفعۃً سامنے اُنحضرت کے پہونچایا اور جناب رسولخداؐ نے قبل اسکے کہ ہم حال اپنا عرض کرین تمام ماجرا بیان فرمایا وَقَالَ هٰذَا حَبِيْبِيْ جَبْرَئِيْلُ أَخْبَرَنِيْ بِهٖ فَقَالُوْا الْآنَ عَلِمْنَا فَضْلَ عَلِيٍّ عَلَيْنَا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ لَا مِنْكَ اور فرمایا کہ ابھی جبرئیلؑ نے مجھے اس حال کی خبر دی ہی پس ثلثہ نے کہا کہ اب ہمین معلوم ہوا کہ علیؑ بن ابیطالبؑ کو تفضیلات ہمپر جانب خدا سے ہی اور آپکی طرف سے نہین ہی حضرات باوجود جاننے

اور دیکھنے ایسے حالات اور مراتب کے وہ لوگ حسد و کینہ سے باز نرہے اور
درپئے اذیت و آزار ہوا اور بعد جناب رسولخدا کے تمام حقوق غصب کئے اور طرح طرح کے مصائب و
شدائد مین مبتلا کیا اور وہ جناب صبر و تحمل فرماتے تھے افسوس آخر ابن ملجم لعین نے
مسجد کوفہ مین بحالت روزہ و نماز شہید کیا اور روح اقدس کو رسولخدا کی رنجیدہ کیا
اور اشقیائے امت نے اسپر اکتفانہ کی بلکہ بعد اُنکے اُنکی اولاد پر طرح طرح کے
جور و جفا کیے یہانتک کہ ایک صاحبزادے کو زہر دیکر شہید کیا اور دوسرے
صاحبزادے کو آوارہ وطن کیا اور صحرائے کربلا مین گھیر لیا اور مع اصحاب و
اقربا کے تشنہ لب قتل و ذبح کیا اور اُنکے اہلحرم کو اسیر و مقید کیا اور شہر بشہر لیے
پھرے یہانتک کہ سامنے ابن زیاد اور یزید لعین کے لائے اور وہ اشقیا دیکھکر
خوش و مسرور ہوے الا لعنۃ اللہ علی القوم الظالمین

مجلس دوم

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ اٰلِہٖ عَلِیٌّ خَیْرُ الْبَشَرِ مَنْ اَبٰی
فَقَدْ کَفَرَ عبقات الانوار مین منقول ہے فرمایا جناب رسولخدا صلے اللہ علیہ
و آلہ نے کہ علی بن ابی طالب بہترین خلائق ہین پس جو شخص اُنکے فضائل و
مناقب سے انکار کرے تحقیق کہ وہ کافر ہے وَرَوَی الطُّوْسِیُّ وَغَیْرُہٗ
اَنَّ اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ عَلَیْہِ السَّلَامُ کَانَ مُصَلِّیًا فَبَیْنَا ھُوَ کَذٰلِکَ
اِذْ سَئَلَہٗ سَائِلٌ فَتَصَدَّقَ بِخَاتَمِہٖ اور شیخ طوسی علیہ الرحمہ وغیرہ نے
روایت کی ہے کہ ایک روز جناب امیر المؤمنین علیہ السلام نماز مین مشغول تھے

کہ اسی حال مین ایک سائل نے اُنسے سؤال کیا پس حضرت نے انگشتری اپنی
حالتِ نماز مین اُس سائل کو عطا فرمائی فَنَزَلَ جِبْرَئِیْلُ بِهٰذِهِ الْاٰیَةِ
اِنَّمَا وَلِیُّکُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوا الَّذِیْنَ یُقِیْمُوْنَ
الصَّلٰوةَ وَیُؤْتُوْنَ الزَّکٰوةَ وَهُمْ رَاکِعُوْنَ اُسوقت جبرئیل بحکم
خدا یہ آیہ لیکر نازل ہوے یعنی بدرستیکہ نہین ہے صاحب اختیار اور اَولیٰ بتصرف
تمھارے اُمور مین مگر خدا اور رسول اُسکا اور وہ جو ایمان بخدا و رسول لائے ہین
اور مشغول بہ نماز ہین اور راہ خدا مین بحالت رکوع زکوٰۃ دیتے ہین قَالَ
عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰیَةُ فِیْ عَلِیٍّ اَخْرَجْتُ مِنْ
مَالِیْ صَدَقَةً یُتَصَدَّقُ بِهَا وَاَنَا رَاکِعٌ اَرْبَعًا وَعِشْرِیْنَ مَرَّةً
عَلٰی اَنْ یَنْزِلَ فِیَّ مَا نَزَلَ فِیْ عَلِیٍّ فَمَا نَزَلَ اور عمر بن الخطاب کہتا ہے
کہ جب یہ آیہ شان مین علیؑ بن ابیطالبؑ کی نازل ہوا تو مین نے اپنے مال مین
سے کچھ مال نکالا تاکہ میری طرف سے تصدق دیا جاے اُس حالت مین
کہ مین رکوع مین ہون اور یونہین مجھسے چوبیس مرتبہ واقع ہوا اسی خیال سے
کہ میرے لیے بھی وہی آیہ نازل ہو جو علیؑ بن ابیطالبؑ کے لیے نازل ہوا مگر
نازل نہوا عَنِ الْمُحَدِّثِ الْحَنْبَلِیِّ وَابْنِ مَرْدَوَیْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ
اَنَّهٗ قَالَ کَانَ عِنْدَ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْطَالِبٍ عَلَیْهِ السَّلَامُ اَرْبَعَةُ دَرَاهِمَ
لَا یَمْلِكُ غَیْرَهَا فَتَصَدَّقَ بِدِرْهَمٍ لَیْلًا وَبِدِرْهَمٍ نَهَارًا
وَبِدِرْهَمٍ سِرًّا وَبِدِرْهَمٍ عَلَانِیَةً اور بحار الانوار مین محدث
حنبلی اور ابن مردویہ سے اُنھون نے ابن عباس سے روایت کی ہے

لہ منتخب کنز العمال [illegible] مسند احمد بن حنبل [illegible]

کہ کہا اُنھوں نے جناب امیر المؤمنین علی بن ابیطالب علیہ السّلام کے پاس چار درہم تھے اور سوا اُن درہموں کے کچھ مال دنیا سے اُس روز اُنکے پاس نہ تھا پس اُس جناب نے ایک درہم شبکو اور ایک درہم دن کو اور ایک درہم مخفی اور ایک درہم بظاہر راہ خدا مین تصدّق کیا فَنَزَلَ فِیْہِ اَلَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَھُمْ بِاللَّیْلِ وَالنَّھَارِ سِرًّا وَّعَلَانِیَۃً فَلَھُمْ اَجْرُھُمْ عِنْدَ رَبِّھِمْ وَلَاخَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَاھُمْ یَحْزَنُوْنَ پس اُسی وقت یہ آیہ آنحضرت کی شان مین نازل ہوا یعنی جو لوگ مال اپنا راہ خدا مین دیتے ہین شبکو اور دن کو اور مخفی اور ظاہر مین پس اجر اُنکا خدا پر ہے اور اُنپر کسی طرح کا خوف نہین ہے اور نہ وہ بروز قیامت محزون ہون گے وَفِی الْبِحَارِ اَنَّ رَجُلًا جَآءَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ وَشَکٰی اِلَیْہِ الْجُوْعَ فَبَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰہِ اِلٰی بُیُوْتِ اَزْوَاجِہٖ فَقُلْنَ مَا عِنْدَنَا اِلَّا الْمَآءُ اور بحار الانوار وغیرہ مین منقول ہے ایک مرتبہ ایک شخص خدمت مین جناب رسولخدا کی حاضر ہوا اور عرض کیا مین بھوکا ہون آنحضرت نے کسی کو طرف خانہ ہائے ازواج کے بھیجا کہ کچھ کھانا لے آئے اُن سب نے جواب دیا کہ ہمارے پاس سوائے پانی کے کچھ نہین ہے فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ مَنْ لِھٰذَا الرَّجُلِ اللَّیْلَۃَ فَسَبَقَ عَلِیٌّ وَقَالَ اَنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ حضرت نے اصحاب سے فرمایا کہ تم مین سے کون ایسا ہے جو آجکی شب اس بھوکے کو سیر کرے پس جناب امیر المؤمنین نے سبقت کی اور عرض کیا یا رسول اللہ آجکی شب یہ میرا مہمان ہے فَاَتٰی اِلٰی فَاطِمَۃَ وَاَعْلَمَھَا فَقَالَتْ یَا اَبَا الْحَسَنِ مَا عِنْدَنَا اِلَّا قُوْتُ

الصِّبیۃ وَلٰکِنّا نُوثِرُ ضَیفَنَا بِہٖ پس حضرت گھر میں فاطمہ زہراؑ کے پاس تشریف لائے اور اطلاع دی جناب سیدہؑ نے عرض کیا اے ابو الحسنؑ ہمارے پاس کچھ نہیں ہے سوائے قوت اطفال کے لیکن ہم مقدم رکھینگے مہمان کو اپنے اطفال پر فَقَالَ عَلِیٌّ عَلَیْہِ السَّلَامُ یَا بِنْتَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ نَوِّمِی الصِّبْیَۃَ وَاَطْفِی الْمِصْبَاحَ فَلَمَّا فَرَغَ مِنَ الْاَکْلِ اَتَتْ فَاطِمَۃُ عَلَیْہَا السَّلَامُ بِسِرَاجٍ فَوَجَدَ الْجَفْنَۃَ مَمْلُوَّۃً مِنْ فَضْلِ اللّٰہِ حضرت امیر المومنین علیؑ بن ابیطالب علیہ السلام نے فرمایا اے دختر رسولخداؐ لڑکوں کو سلادو اور چراغ کو بجھادو پس بحکم آنحضرت کے جناب سیدہؑ نے ایسا ہی کیا اور جناب امیر المومنینؑ نے اُس مہمان کے سامنے اندھیرے مین کھانا پیش کیا تاکہ قلت طعام پر نظر کرکے وہ کھانے مین کمی نہ کرے پس اُس مہمان نے کھانا شروع کیا اور حضرت صرف اُسکا ساتھ دیتے رہے جب وہ مہمان کھانیسے فارغ ہو کر علیحدہ ہوگیا تو جناب فاطمہ زہرا علیہا السلام چراغ روشن کرکے قریب اُس ظرف کے لائین جسمین کھانا تھا پس بفضل خدا اُسکو مملو پایا فَلَمَّا اَصْبَحَ صَلّٰی مَعَ النَّبِیِّؐ فَلَمَّا سَلَّمَ النَّبِیُّؐ مِنْ صَلٰوتِہٖ نَظَرَ اِلٰی اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَبَکٰی بُکَاءً شَدِیْدًا وَقَالَ یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ لَقَدْ اَعْجَبَ الرَّبَّ بِفِعْلِکُمُ الْبَارِحَۃَ اِقْرَأْ وَیُؤْثِرُوْنَ عَلٰی اَنْفُسِہِمْ وَلَوْ کَانَ بِہِمْ خَصَاصَۃٌ جب صبح ہوئی تو جناب امیر المومنینؑ جناب رسولخداؐ کے ساتھ شریک نماز ہوے جب آنحضرت نے سلام پھیرا تو امیر المومنینؑ کی طرف نظر کی اور بکمال فرحت و سرور کے سبب سے بشدت روئے اور فرمایا اے

امیرالمومنینؑ تمھارا ایثار شب گذشتہ خداوند عالم کو بہت پسند آیا پڑھو اس آیت کو
جو خدا نے نازل فرمایا ہے وَيُؤْثِرُونَ عَلَىٰ أَنفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ
خَصَاصَةٌ اور ایثار و اختیار کرتے ہین اپنے نفسون پر محتاجون کو اگرچہ وہ
خود حاجت رکھتے ہین کیون مومنین جس بزرگوار کا پیش خدا یہ مرتبہ ہو اور حق سبحانہ
تعالے نے لقب امیرالمومنین فرمائے افسوس ہزار افسوس بعد جناب رسولخداؐ
کے اُنپر اشقیائے اُمّت نے کیا کیا ظلم و ستم کیے یہانتک کہ مدینہ سے طرف
کوفہ کے ہجرت کرنی پڑی اور وہان بھی چین لینے نہ دیا اور ہمیشہ درپئے اذیت
و آزار رہے آخر بحالت روزہ و نماز مسجد کوفہ مین ضربت شمشیر زہر آلودہ
لگائی اور وہ جناب اُس ماہ رمضان مین اپنی اولاد کے یہان مہمان ہو کر
ایک دن امام حسنؑ اور ایکدن امام حسینؑ کے یہان اور ایکدن جناب زینبؑ کے
یہان شام کو افطار فرمائے تھے عَنْ أُمِّ كُلْثُومٍ بِنْتِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ
أَنَّهَا قَالَتْ لَمَّا كَانَتْ لَيْلَةُ تِسْعَةَ عَشَرَةَ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ
قَدَّمْتُ لِأَبِي قُرْصَيْنِ مِنْ شَعِيرٍ وَقَصْعَةً فِيهَا لَبَنٌ وَمِلْحٌ
جَرِيشٌ عِنْدَ الْإِفْطَارِ چنانچہ بحارالانوار وغیرہ مین جناب ام کلثومؑ دختر
امیرالمومنینؑ سے روایت کی ہے جسکا حاصل یہ ہے وہ مخدومہ فرماتی ہین
جب اُنیسوین شب ماہ رمضان کی آئی تو مین نے بوقت افطار دو نان جوین
اور تھوڑا نمک کو ٹکرا اور ایک کاسہ شیر سامنے اپنے پدر بزرگوار کے افطار
کے لیے حاضر کیا فَنَظَرَ إِلَيْهِ وَتَأَمَّلَهُ ثُمَّ حَرَّكَ رَأْسَهُ وَبَكَىٰ وَقَالَ
يَا بُنَيَّةُ قَدَّمْتِ إِلَيَّ إِدَامَيْنِ فِي طَبَقٍ تُرِيدِينَ يَطُولُ وُقُوفِي غَدًا

بَیْنَ یَدَیِ اللّٰہِ حضرت نے بنظر تامل اُسکی طرف دیکھا اور سر اقدس کو ہلایا اور فرمایا اے بیٹی تم میرے سامنے ایک طبق مین دونان خورش لائی ہو تمھین گوارا ہے کہ صبح قیامت کو سامنے خدا کے دیر تک ٹھہرنا میرا ہو اِنِّیْ اُرِیْدُ اَنْ اَتَّبِعَ رَسُوْلَ اللّٰہِ وَمَا قُدِّمَ اِلَیْہِ اِدَامَانِ قَطُّ فِیْ طَبَقٍ اِلٰی اَنْ قُبِضَ یَا بُنَیَّۃُ مَا مِنْ رَجُلٍ طَالَ مَطْعَمُہٗ وَمَشْرَبُہٗ وَمَلْبَسُہٗ اِلَّا وَطَالَ وُقُوْفُہٗ بَیْنَ یَدَیِ اللّٰہِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ مین چاہتا ہون کہ تبع رہون جناب رسولخدا کا اور حال آنحضرت کا یہ تھا کہ کبھی دونان خورش سامنے آنحضرت کے ایک طبق مین نرکھی گئین یہانتک کہ دنیا سے رحلت فرمائی اے بیٹی جو کوئی اپنے کھانے اور پینے اور لباس مین زیادتی کریگا ٹھہرنا اُسکا بروز قیامت سامنے خدا کے طولانی ہوگا یَا بُنَیَّۃُ اِنَّ الدُّنْیَا فِیْ حَلَالِہَا حِسَابٌ وَفِیْ حَرَامِہَا عِقَابٌ وَقَدْ اَخْبَرَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ اَنَّ جَبْرَئِیْلَ نَزَلَ عَلَیْہِ وَمَعَہٗ مَفَاتِیْحُ کُنُوْزِ الْاَرْضِ وَقَالَ یَا مُحَمَّدُ اِنَّ اللّٰہَ یَقْرَأُ لَکَ السَّلَامَ وَیَقُوْلُ لَکَ اِنْ شِئْتَ صَیَّرْتُ مَعَکَ جِبَالَ تِہَامَۃَ ذَہَبًا وَفِضَّۃً اے بیٹی حلال دنیا مین حساب ہی اور حرام دنیا مین عقاب ہی اور مجھے خبر دی ہی جناب رسولخدا نے کہ جبرئیل بحکم خدا نازل ہوے اور ہمراہ اُنکے کنجیان تھین زمین کے خزانون کی پس جبرئیل نے عرض کیا یا رسول اللہ حق سبحانہ تعالے بعد تحفۂ سلام کے فرماتا ہے کہ اگر آپ چاہین تو ہم پہاڑون کو تہامہ کے آپکے لیے سونا اور چاندی کردین وَخُذْ ہٰذِہٖ مَفَاتِیْحُ کُنُوْزِ الْاَرْضِ

وَلَا یَنقُصُ ذٰلِکَ مِنْ حَظِّکَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ فَقَالَ یَا جِبْرَئِیْلُ مَا یَکُوْنُ
بَعْدَ ذٰلِکَ قَالَ اَلْمَوْتُ اور یہ کنجیان زمین کے خزانون کی آپ لیین اور
اس امر سے ہرگز کچھ رتبہ آپکا بروز قیامت کم نہوگا حضرت نے فرمایا اے
جبرئیل بعد اسکے کیا ہوگا عرض کیا بعد اسکے موت ہے فَقَالَ اِذًا لَا حَاجَۃَ لِیْ فِی
الدُّنْیَا دَعْنِیْ اَجُوْعُ یَوْمًا وَاَشْبَعُ یَوْمًا فَالْیَوْمُ الَّذِیْ اَجُوْعُ
فِیْہِ اَتَضَرَّعُ اِلٰی رَبِّیْ وَاَسْئَلُہٗ وَالْیَوْمُ الَّذِیْ اَشْبَعُ فِیْہِ اَشْکُرُ
رَبِّیْ وَاَحْمَدُہٗ پس حضرت نے فرمایا جب یہ ہے تو مجھے مال دنیا کی حاجت
نہین ہے مجھے اسی حال پر چھوڑ دو کہ مین ایک روز بھوکا رہون اور ایک دن
سیر ہون جسروز کہ بھوکا رہون اُس روز اپنے پروردگار سے تضرع کرکے
طلب کرون اور جسروز کہ مین سیر ہون اُس روز حمد و شکر خدا بجا لاؤن یَا بُنَیَّۃُ
وَاللّٰہِ لَا اٰکُلُ شَیْئًا حَتّٰی تَرْفَعِیْنَ اَحَدَ الْاِدَامَیْنِ فَرَفَعْتُ
قَصْعَۃَ اللَّبَنِ فَاَکَلَ قُرْصَ الشَّعِیْرِ بِالْمِلْحِ الْجَرِیْشِ ثُمَّ حَمِدَ اللّٰہَ
وَاَثْنٰی عَلَیْہِ اے بیٹی قسم بخدا کہ مین کچھ اسمین سے نہ کھاؤنگا جبتک کہ
تم ان دونان خورش سے ایک نہ اوٹھا لوگی پس مین نے شیر اوٹھا لیا اور
حضرت نے نان جوین مین لقمے نمک کوبیدہ کے ساتھہ تناول فرمائے اور حمد
وشکر خدا بجا لائے ثُمَّ قَامَ اِلٰی صَلٰوتِہٖ وَلَمْ یَزَلْ رَاکِعًا وَسَاجِدًا
یَتَضَرَّعُ اِلَی اللّٰہِ سُبْحَانَہٗ وَیُکْثِرُ الدُّخُوْلَ وَالْخُرُوْجَ وَیَنْظُرُ اِلَی
السَّمَآءِ وَھُوَ قَلِقٌ مُتَمَلْمِلٌ بعد اسکے حضرت کھڑے ہوے اور نماز اور
رکوع وسجود مین مصروف ہوئے اور درگاہ باری مین تضرع کرتے تھے اور بار بار

اندر سے باہر تشریف لاتے تھے اور طرف آسمان کے دیکھتے تھے اور بے آرام اور بیچین تھے فَقُلْتُ لَہٗ یَا اَبَتَاہُ مَالِیْ اَرَاکَ ھٰذِہِ اللَّیْلَۃَ لَا تَذُوْقُ طَعْمَ الرُّقَادِ فَقَالَ یَا بُنَیَّہٗ اِنَّ اَبَاکِ قَتَلَ الْاَبْطَالَ وَخَاضَ الْاَھْوَالَ وَمَا دَخَلَ فِیْ قَلْبِیْ خَوْفٌ وَّلَا رُعْبٌ اَکْثَرُ مِمَّا دَخَلَ فِیْ ھٰذِہِ اللَّیْلَۃِ میں نے عرض کیا اے پدر بزرگوار کیا سبب ہے کہ آجکی شب آپنے آرام نہیں کیا فرمایا اے بیٹی تیرے باپ نے بڑے بڑے شجاعان عرب کو قتل کیا اور ہولہاے عظیم میں اپنے تئیں ڈالا مگر کبھی مجھپر خوف و رعب طاری نہیں ہوا سوے بخلاف آجکی شب کے ثُمَّ قَالَ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ بعد اسکے انا للہ وانا الیہ راجعون فرمایا فَھَلَکْتُ ثُمَّ رَجَعَ اِلٰی مَا کَانَ اِلَیْہِ مِنَ الصَّلٰوۃِ وَالدُّعَاءِ فَلَمَّا بَقِیَ مِنَ اللَّیْلِ ثُلُثٌ جَدَّدَ الْوُضُوْءَ وَلَبِسَ ثِیَابَہٗ فَنَزَلَ اِلَی الدَّارِ یہ سنکر میں رونے لگی اور حضرت پھر نماز اور دعا میں مصروف ہوے جب شب ایک ثلث رہگئی تو حضرت نے تجدید وضو کیا اور کپڑے پہنے پس صحن میں تشریف لائے وَکَانَ اِوَزٌّ قَدْ اُھْدِیَ اِلٰی اَخِی الْحُسَیْنِ عٰ فَصَرَخْنَ وَرَآئَہٗ وَصِحْنَ فِیْ وَجْھِہٖ وَکَانَ قَبْلَ ذٰلِکَ اللَّیْلَۃِ لَا یَصِحْنَ فَقَالَ عَلَیْہِ السَّلَامُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ صَوَارِخُ تَتْبَعُھُمَا نَوَائِحُ وَغَدًا اَلَا غَدٍ یَظْھَرُ الْقَضَاءُ اور چند مرغابیاں کسی نے میرے بھائی امام حسین عٰ کو بطریق ہدیہ بھیجی تھیں پس ان مرغابیوں نے گرد حضرت کے حلقہ کر کیا اور سامنے اُنکے خلاف عادت آواز بلند کی اُسوقت حضرت نے فرمایا لا الٰہ الا اللہ یہ وہ آوازیں ہیں جنکے بعد آواز نوحہ و بکا کی بلند ہوگی اور

لے یعنی یہ حالت بوجہ خوف خدا ہو دلی خاصۂ اولیا ہے نہ خوف جان ۱۲ مؤلف

صبح کو جو امر ہونیوالا ہے وہ ظاہر ہوگا فَقُلْتُ یَا اَبَاہُ ھٰکَذَا اتَطَیَّرُ فَقَالَ
یَا بُنَیَّۃُ مَا مِنَّا اَھْلِ الْبَیْتِ مَنْ یَتَطَیَّرُ وَلَا یُتَطَیَّرُ بِہٖ لٰکِنْ
قَوْلٌ جَرٰی عَلٰی لِسَانِیْ مین نے عرض کیا اے بابا کیون آپ اسطرح
فال بد لیتے ہین حضرت نے فرمایا اے بیٹی ہم اہل بیت رسالت سمنکو ئی
فال بد منھ سے نکالتا ہے اور نہ کوئی ساتھ ہم اہل بیت کے فال بد لیتا ہی
لیکن یہ کلمہ حق تھا کہ میری زبان پر جاری ہوا ثُمَّ قَالَ لِیْ یَا بُنَیَّۃُ بِحَقِّیْ
عَلَیْكِ اِلَّا مَا اَطْلَقْتِیْہٖ فَقَدْ حَبَسْتِ مَا لَیْسَ لَہٗ لِسَانٌ وَّلَا
یَقْدِرُ عَلَی الْکَلَامِ اِذَا جَاعَ اَوْ عَطَشَ فَاَطْعِمِیْہٖ وَاسْقِیْہٖ وَاِلَّا
خَلِّیْ سَبِیْلَہٗ یَاْکُلُ مِنْ حَشَائِشِ الْاَرْضِ بعد اسکے اُن حضرت نے
مجھسے فرمایا کہ اے بیٹی قسم ہے میرے حق کی جو تمپر ہے ان جانورون کو
دانہ اور پانی دینا اور انکے حال سے خبر رکھنا کہ یہ بے زبان ہین اور کلام پر
قدرت نہین رکھتے ہین جبکہ بھوکے پیاسے ہون اور اگر یہ نہو سکے تو انکو
چھوڑ دینا تاکہ یہ حشائش زمین سے کچھ کھالین کیون مومنین اُنحضرت کو
جانورون تک کا یہ خیال ہو مگر واسے ہو اُن اشقیا پر جنھون نے صحرا ے
کربلا مین اُنکے اطفال کو کھانے کا کیا ذکر ہے پانی سے بھی ترسایا یہانتک
کہ بچہ شیر خوار کو تشنہ لب تیر ستم سے شہید کیا غرضکہ جب حضرت دروازہ پر
تشریف لائے اور چاہا کہ باہر جائین تو زنجیر کمر بند سے لپٹ گئی یہانتک وہ
کھل گیا اُسے کمر پر باندھا اور فرمایا خداوندا شہادت اور اپنی ملاقات کو
میرے لیے مبارک فرما یہ سنکر جناب ام کلثوم واغوثاہ واابتاہ کر کے

فریاد کرنے لگیں فَفَتَحَ الْبَابَ وَخَرَجَ قَالَتْ اُمُّ کُلْثُوْمٍ فَجِئْتُ اِلٰی
اَخِی الْحَسَنِؑ فَقُلْتُ یَا اَخِیْ قَدْ کَانَ مِنْ اَمْرِ اَبِیْکَ اللَّیْلَۃَ کَذَا وَکَذَا
وَھُوَ قَدْ خَرَجَ فِیْ ھٰذَا اللَّیْلِ الْغَلَسِ فَالْحَقْہُ اور حضرت نے
دروازہ کھولا اور باہر تشریف لے گئے جناب اُمّ کلثومؑ فرماتی ہین پس مین اپنے
بھائی امام حسنؑ کے پاس آئی اور مین نے کہا اے بھائی شب کو تمھارے
باپ کا یہ حال رہا کہ کچھ آرام نہ تھا کبھی صحن مین تشریف لاتے تھے کبھی اندر
تشریف لیجاتے تھے اور کلمات حسرت ویاس کے ارشاد کرتے تھے اور
وہ جناب اسوقت اس شب تاریک مین گھر سے باہر تشریف لے گئے ہین
پس آپ جلد حضرت کے پاس جائیے فَقَامَ الْحَسَنُؑ وَتَبِعَہٗ فَلَحِقَ بِہٖ
قَبْلَ اَنْ یَّدْخُلَ الْجَامِعَ فَقَالَ یَا اَبَاہُ مَا اَخْرَجَکَ فِیْ ھٰذِہِ
السَّاعَۃِ وَقَدْ بَقِیَ مِنَ اللَّیْلِ ثُلُثُہٗ فَقَالَ یَا قُرَّۃَ عَیْنِیْ خَرَجْتُ
لِرُؤْیَا رَأَیْتُھَا فِیْ ھٰذِہِ اللَّیْلَۃِ اَھَالَتْنِیْ وَاَقْلَقَتْنِیْ پس
امام حسنؑ کھڑے ہوے اور پیچھے اُنکے روانہ ہوے اور قبل اسکے کہ حضرت
داخل مسجد جامع ہون راہ مین ملاقات کی اور عرض کیا اے بابا کیا باعث ہے
جو آپ اسوقت مین کہ ثلث شب باقی ہے باہر تشریف لائے ہین حضرت
ارشاد کیا اے نور چشم میرے مین نے ابھی خواب ہولناک دیکھا ہے
کہ مجھے اندوہ وغم اور قلق طاری ہوا فَقَالَ لَہٗ خَیْرًا رَأَیْتَ وَخَیْرًا
یَکُوْنُ فَقَصَّھَا عَلَیْہِ فَقَالَ یَا بُنَیَّ رَأَیْتُ کَاَنَّ جِبْرَئِیْلَ قَدْ نَزَلَ
مِنَ السَّمَآءِ عَلٰی جَبَلِ اَبِیْ قُبَیْسٍ فَتَنَاوَلَ مِنْہُ حَجَرَیْنِ وَمَضٰی بِھِمَا

اِلَی الْکَعْبَۃِ وَتَرَکَهُمَا عَلٰی ظَهْرِهَا وَضَرَبَ اَحَدَهُمَا عَلَی الْاٰخَرِ فَصَارَا
کَالرَّمِیْمِ ثُمَّ ذَرَّهُمَا فِی الرِّیْحِ فَمَا بَقِیَ بِمَکَّۃَ وَلَا بِالْمَدِیْنَۃِ بَیْتٌ
اِلَّا وَدَخَلَہٗ ذٰلِکَ الرَّمَادُ امام حسنؑ نے عرض کیا جو خواب کہ آپنے دیکھا
ہی وہ بہتر ہے اور بہتر ہوگا اُسے آپ مجھ سے بیان کیجیے حضرت نے ارشاد
کیا اے فرزند مین نے دیکھا ہے گویا جبرئیل آسمان سے کوہ ابو قبیس پر نازل
ہوے اور دو پتھر وہان سے اُٹھا کر کعبہ کی طرف لیگئے اور سقف خانہ کعبہ پر
اُن دونون پتھرون کو ایک کو دوسرے پر دے مارا کہ وہ دونون خاکستر ہوگئے
بعد اسکے ہوا مین متفرق کیا پس کوئی گھر مکہ و مدینہ مین باقی نہ رہا مگر یہ کہ
وہ خاکستر اُس گھر مین پہونچا فَقَالَ الْحَسَنُؑ یَا اَبَتِ وَمَا تَاْوِیْلُهَا فَقَالَ
یَا بُنَیَّ اِنْ صَدَقَتْ رُؤْیَایَ فَاِنَّ اَبَاکَ مَقْتُوْلٌ وَلَا یَبْقٰی
بِمَکَّۃَ وَلَا بِالْمَدِیْنَۃِ بَیْتٌ اِلَّا وَیَدْخُلُہٗ مِنْ ذٰلِکَ غَمٌّ وَ
مُصِیْبَۃٌ مِنْ اَجْلِیْ امام حسنؑ نے عرض کیا اے بابا تعبیر اسکی کیا ہے
حضرت نے فرمایا اے فرزند اگر یہ خواب صادق ہے تو باپ تمھارا شہید
ہوگا اور کوئی گھر مکہ و مدینہ مین ایسا نہو گا کہ بسبب میری رحلت کے اُس گھر
مین مصیبت اور ماتم نہو پس امام حسنؑ نے عرض کیا مین چاہتا ہون کہ آپکے
ساتھ چلون قَالَ لَہٗ اَقْسَمْتُ بِحَقِّیْ عَلَیْکَ اِلَّا مَا رَجَعْتَ اِلٰی
فِرَاشِکَ لِئَلَّا یَتَنَغَّصَ عَلَیْکَ نَوْمُکَ وَلَا تَعْصِنِیْ فِیْ ذٰلِکَ
فَرَجَعَ الْحَسَنُؑ فَوَجَدَ اُخْتَہٗ اُمَّ کُلْثُوْمٍ قَائِمَۃً خَلْفَ الْبَابِ
تَنْتَظِرُہٗ فَدَخَلَ فَاَخْبَرَهَا بِذٰلِکَ وَجَلَسَا یَتَحَادَثَانِ وَهُمَا

محزونان حتّیٰ غلب علیھما النعاس پس حضرت نے اُنسے فرمایا ای
نور چشم تمھین قسم ہو میرے حق کی کہ تم اپنے فرش خواب پر واپس جاؤ اور
آرام کرو تاکہ تمھاری نیند مین خلل نہو اور اس امر مین میرے کہنے کے خلاف
نہ کرو کیون مؤمنین حضرت کو اتنی تکلیف اپنے فرزند کی گوارا نہوئی افسوس
کہان تھے وہ جناب اُس روز کہ جب اُنکے اُس فرزند کو اعدا نے ران پر
خنجر مارا اور ردوگردان ہوے آخر مدینہ مین زہر دیکر شہید کیا اور جنازہ پر تیر
لگائے اور روضۂ رسولخدا مین دفن نہونے دیا غرض کہ امام حسنؑ گھر کیطرف
تشریف لائے دیکھا اپنی بہن اُم کلثومؑ کو کہ پس در منتظر کھڑی ہین پس گھر مین
داخل ہوے اور جو کچھ حضرت سے عرض کیا اور حضرت نے جواب دیا وہ
سب اپنی بہن سے بیان کیا پس بہن اور بھائی بیٹھے اور باہم محزون و مغموم
کلام غم والم کرتے تھے یہانتک کہ نیند نے اُنپر غلبہ کیا فسار امیر المؤمنین
حتّیٰ دخل المسجد والقنادیل قد خمد ضوئھا فصلّٰی فی المسجد
ثم ورده وعقّب ساعة ثم انّه قام وصلّی رکعتین ثم
علی الماذنة ووضع سبّابتیه فی اُذنیه فاذّن حتّی بلغ صوته
فی کلّ بیت من الکوفة پس امیر المؤمنین تشریف لے گئے یہانتک
کہ داخل مسجد ہوے اور اُسوقت قندیلین مسجد کی بجھنے کو تھین پس حضرت
وہ نمازین جو ہر شب پڑھا کرتے تھے بجا لائے اور ایک ساعت تعقیب
مین مشغول رہے بعد اسکے کھڑے ہوے اور دو رکعت نماز پڑھی بعد اسکے
واسطے اذان کے گلدستہ پر تشریف لے گئے اور دونون انگشتہای شہادت کو

گوشہائے اطہر مین رکھکر اذان کہی یہانتک کہ وہ آواز ہر گھر مین کوفہ کے پہونچی فَکَانَ
ابْنُ مُلْجَمٍ اللَّعِیْنُ قَدْ بَاتَ فِیْ تِلْكَ اللَّیْلَةِ فِی الْمَسْجِدِ عَازِمًا عَلٰی قَتْلِ
اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ عَلَیْهِ السَّلَامُ وَ مَعَهُ السَّیْفُ الْمَسْمُوْمُ اور اس
شبکو ابن ملجم لعین مسجد مین بارادۂ قتل حضرت امیر المومنین علیہ السّلام کے شب باش
ہوا تھا اور اُسکے پاس تلوار زہر آلودہ تھی جو ہزار درہم کو مول لیکر ہزار درہم دیکر زہر مین
بجھائی تھی فَلَمَّا فَرَغَ اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ مِنَ الْاَذَانِ وَنَزَلَ مِنَ الْمَاذَنَةِ
جَعَلَ یُسَبِّحُ اللّٰهَ وَ یُقَدِّسُهٗ وَیُكَبِّرُ الصَّلٰوةَ عَلَی النَّبِیِّ وَاٰلِهٖ جب جناب
امیر المؤمنین علیہ السّلام اذان سے فارغ ہوے اور گلدستہ سے نیچے تشریف
لائے تو تسبیح و تقدیس خدا مین مشغول ہوے اور اُسوقت بکثرت صلوات
بھیجتے تھے حضرت محمدؐ و آل محمدؐ صلّے اللہ علیہ و آلہ پر وَكَانَ مِنْ كَرَمِ اَخْلَاقِهٖ
اَنَّهٗ یَتَفَقَّدُ النَّائِمِیْنَ فِی الْمَسْجِدِ وَیَقُوْلُ لِلنَّائِمِ الصَّلٰوةُ یَرْحَمُكَ
اللّٰهُ الصَّلٰوةُ قُمْ اِلَی الصَّلٰوةِ الْمَكْتُوْبَةِ عَلَیْكَ اِنَّ الصَّلٰوةَ
تَنْهٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ اور اُنحضرت کے مکارم اخلاق سے یہ تھا
کہ جو لوگ مسجد مین سوتے تھے اُنھین ازراہ عنایت کے بہ نرمی جگاتے تھے
اور سونے والے سے فرماتے تھے خدا تجھپر رحم کرے اُٹھو اور بجا لاؤ اُس
نماز کو جسے حق سبحانہ تعالی نے تمپر واجب کیا ہے تحقیق کہ نماز باز رکھتی ہے
فعل بد اور امر قبیح سے فَفَعَلَ ذٰلِكَ كَمَا كَانَ یَفْعَلُ مَعَ النَّائِمِیْنَ
فِی الْمَسْجِدِ حَتّٰی اِذَا بَلَغَ اِلَی ابْنِ مُلْجَمٍ اللَّعِیْنِ فَرَاٰهُ نَائِمًا عَلٰی
وَجْهِهٖ پس حسب دستور مسجد مین سونے والون کو جگایا یہانتک کہ ابن ملجم

تک پہونچے دیکھا کہ وہ ملعون منھ کے بھل لٹیا ہے مقام غور ہے کہ حضرت نے
اپنے قاتل کو اُسوقت بھی آداب لیٹنے کے تعلیم فرمائے قَالَ لَهٗ يَا هٰذَا
قُمْ مِنْ نَوْمِكَ هٰذَا فَاِنَّهَا نَوْمَةٌ يَمْقُتُهَا اللّٰهُ وَهِيَ نَوْمَةُ الشَّيْطَانِ
وَنَوْمَةُ اَهْلِ النَّارِ بَلْ نَمْ عَلٰى يَمِيْنِكَ فَاِنَّهَا نَوْمَةُ الْعُلَمَاءِ
اَوْ عَلٰى يَسَارِكَ فَاِنَّهَا نَوْمَةُ الْحُكَمَاءِ اُس سے ارشاد کیا اے
شخص بیدار ہو اس خواب سے کہ اسطرح سے سونیکو خدا دشمن رکھتا ہی اور
اسطرح سے سونا شیطان اور اہل جہنّم کا ہی بلکہ داہنی کروٹ سو کہ اسطرح سے علما سوتے
ہین یا بائین کروٹ سو کہ اسطرح سے حکما سوتے ہین فَتَحَرَّكَ الْمَلْعُوْنُ
كَاَنَّهٗ يُرِيْدُ اَنْ يَقُوْمَ وَهُوَ مِنْ مَكَانِهٖ لَا يَبْرَحُ پس اُس ملعون نے اپنے
مقام سے اسطرح سے حرکت کی کہ گویا اُٹھا چاہتا ہے حالانکہ وہ اپنی جگہ سے
نہ اُٹھا فَقَالَ لَهٗ اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَقَدْ هَمَمْتَ
بِشَيْءٍ تَكَادُ السَّمٰوٰتُ يَتَفَطَّرْنَ مِنْهُ وَتَنْشَقُّ الْاَرْضُ وَتَخِرُّ
الْجِبَالُ هَدًّا وَلَوْ شِئْتُ لَاَنْبَأْتُكَ بِمَا تَحْتَ ثِيَابِكَ اُسوقت
جناب امیر المؤمنین علیہ السلام نے فرمایا اے شخص تو نے اُس امر کا قصد کیا ہی
کہ بسبب اُسکے قریب ہی کہ سب آسمان ٹکڑے ٹکڑے ہون اور زمین شق ہو جائے
اور پہاڑ گر پڑین اور اگر مین چاہون تو بتا دون جو چیز تیرے لباس کے نیچے مخفی ہی
ثُمَّ تَرَكَهٗ وَعَدَلَ عَنْهُ اِلَى الْمِحْرَابِ وَقَامَ قَائِمًا يُصَلِّيْ وَكَانَ يُطِيْلُ
الرُّكُوْعَ وَالسُّجُوْدَ فِي الصَّلٰوةِ كَعَادَتِهٖ فِي الْفَرَائِضِ وَالنَّوَافِلِ
حَاضِرًا قَلْبُهٗ یہ فرما کر حضرت نے اُس ملعون کو اسطرح سے چھوڑا اور محراب

عبادت میں تشریف لائے اور نماز میں مشغول ہوئے اور رکوع وسجود کو موافق اپنی عادت کے نماز فریضہ اور نوافل میں بحضور قلب طول دیا فَلَمَّا اَحَسَّ اللَّعِیْنُ اَنَّهٗ مَشْغُوْلٌ فِی الصَّلٰوۃِ نَهَضَ مُسْرِعًا وَاَقْبَلَ یَمْشِیْ حَتّٰی وَقَفَ بِاِزَاءِ الْاُسْطُوَانَۃِ الَّتِیْ کَانَ الْاِمَامُ یُصَلِّیْ اِلَیْهَا فَاَمْهَلَهٗ حَتّٰی صَلَّی الرَّکْعَۃَ الْاُوْلٰی وَرَکَعَ وَسَجَدَ السَّجْدَۃَ الْاُوْلٰی مِنْهَا وَرَفَعَ رَاْسَهٗ فَعِنْدَ ذٰلِكَ اَخَذَ السَّیْفَ وَهَزَّهٗ ثُمَّ ضَرَبَهٗ عَلٰی رَاْسِهِ الْمُکَرَّمِ جب اُس ملعون کو معلوم ہوا کہ حضرت مشغول[1] بہ نماز ہیں تو جلد اُٹھا اور چلا یہانتک کہ مقابل اُس ستون کے کھڑا ہوا جسکے محاذی حضرت نماز پڑھ رہے تھے پس اُس ملعون نے مہلت دی کہ حضرت رکعت اول کا رکوع اور سجدۂ اولی بجالائے اور سر اقدس اپنا اوٹھایا آہ اُسی وقت اُس ملعون نے تلوار زہر آلودہ کھینچکر زور سے سر انور پہ ماری فَوَقَعَتِ الضَّرْبَۃُ عَلٰی ضَرْبَۃِ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ وُدِّ نِ الْعَامِرِیِّ ثُمَّ اَخَذَتِ الضَّرْبَۃُ مِنْ مَفْرَقِ رَاْسِهٖ اِلٰی مَوْضِعِ السُّجُوْدِ پس وہ تلوار وہاں پر پڑی کہ جس مقام پر ضربت عمرو بن عبدودؔ عامری کی بروز جنگ خندق واقع ہوی تھی اور سر اقدس اُس جناب کا وسط سر سے پیشانی اطہر مقام سجدہ تک شق ہوا فَلَمَّا اَحَسَّ الْاِمَامُ بِالضِّرَابِ لَمْ یَتَاَوَّهْ وَصَبَرَ وَاحْتَسَبَ وَوَقَعَ عَلٰی وَجْهِهٖ قَائِلًا بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَعَلٰی مِلَّۃِ رَسُوْلِ اللّٰهِ فُزْتُ بِرَبِّ الْکَعْبَۃِ آہ جب حضرت کو صدمۂ ضربت محسوس ہوا تو اُس جناب نے آہ نہکی اور صبر کیا اور پابند رضاے خدا ہوے اور صدمہ

[1] آن نماز نافلۂ صبح بود واگر نماز صبح بود سے امام حسین عقب سر علی جماعت بود ندسے ۱۲ ق

ضربت سے سنبھلا نہ گیا اور وہ جناب زمین پر منھ کے بھل جھک گئے اور فرمایا بسم اللہ و باللہ و علیٰ ملۃ رسول اللہ فائز ہوا میں بہ پروردگار خانۂ کعبہ وَجَعَلَ يَشُدُّ الضَّرْبَةَ وَيَأْخُذُ التُّرَابَ وَيَضَعُهُ عَلَيْهَا وَالدَّمُ يَجْرِي عَلَى وَجْهِهِ وَلِحْيَتِهِ وَقَدْ خَضَبَتْ بِدِمَائِهِ اور وہ جناب ضربت کے زخم کو باندھتے جاتے تھے اور خاک مسجد کی لیکر اُسپر رکھتے جاتے تھے اور خون چہرۂ انور اور ریش اطہر پر اسطرح جاری تھا گویا ریش اقدس سر کے خون سے مخضب ہو گئی تھی وَهُوَ يَقُولُ هٰذَا مَا وَعَدَنَا اللّٰهُ وَرَسُولُهُ وَصَدَقَ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ اور ہمارے آقا فرماتے تھے یہ وہی امر ہے جسکا وعدہ مجھسے خدا و رسول نے فرمایا تھا اور قول خدا و رسول کا سچ ہوا ثُمَّ تَلَا قَوْلَهُ تَعَالٰى مِنْهَا خَلَقْنَاكُمْ وَفِيهَا نُعِيدُكُمْ وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً أُخْرٰى بعد اسکے اس آیۂ کریمہ کی تلاوت فرمائی کہ حق سبحانہ تعالی فرماتا ہے اس خاک سے ہمنے تمھیں پیدا کیا اور اسی میں پھر تمھیں لیجائینگے اور اسی سے دوبارہ پھر تمھیں نکالینگے فَاصْطَفَقَتْ أَبْوَابُ الْجَامِعِ وَضَجَّتِ الْمَلَائِكَةُ وَهَبَّتْ رِيحٌ سَوْدَاءُ مُظْلِمَةٌ پس اُسوقت دروازے مسجد کے آپسمیں ٹکرائے اور ملائکہ نے شور و فغاں کیا اور ہوا سیاہ و تاریک چلی وَنَادٰى جَبْرَئِيلُ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ بِصَوْتٍ يَسْمَعُهُ كُلُّ مُسْتَيْقِظٍ تَهَدَّمَتْ وَاللّٰهِ أَرْكَانُ الْهُدٰى وَانْطَمَسَتْ وَاللّٰهِ نُجُومُ السَّمَاءِ وَأَعْلَامُ التُّقٰى وَانْفَصَمَتْ وَاللّٰهِ الْعُرْوَةُ الْوُثْقٰى قُتِلَ ابْنُ عَمِّ مُحَمَّدٍ الْمُصْطَفٰى قُتِلَ الْوَصِيُّ الْمُجْتَبٰى قُتِلَ

عَلِیُّ بنُ الْمُرْتَضٰی قُتِلَ وَاللہِ سَیِّدُ الْاَوْصِیَاءِ قَتَلَہٗ اَشْقَی الْاَشْقِیَاءِ آہ
اور جبرئیل نے درمیان آسمان و زمین کے بآواز بلند ندا کی اسطرح سے کہ جو
شخص بیدار تھا اُسنے سُنا قسم بخدا ستون ہدایت مُنہدم ہوئے اور قسم خدا
کی ستارے آسمان کے منکسف ہوئے اور نشان پرہیزگاری کے مٹ گئے
اور گوشۂ ریسمان مضبوط ایمان کا ٹوٹ گیا آہ قتل ہوئے ابن عم محمدؐ مصطفےٰ
اور قتل ہوئے برگزیدۂ خدا علیؑ مرتضیٰ قسم بخدا جو سردار اوصیا تھا شہید کیا
اُنھیں بدترین اشقیا نے فَلَمَّا سَمِعَتْ اُمُّ کُلْثُوْمٍ نَعْیَ جَبْرَئِیْلَ لَطَمَتْ
وَجْھَھَا وَشَقَّتْ جَیْبَھَا وَصَاحَتْ وَااَبَتَاہُ وَاعَلِیَّاہُ ثُمَّ اَقْبَلَتْ
اِلٰی اَخَوَیْھَا وَقَالَتْ لَھُمَا لَقَدْ قُتِلَ اَبُوْکُمَا جب یہ صدا جبرئیل
کی اُمّ کلثومؑ نے سُنی تو مُنھ اپنا پیٹ لیا اور گریبان اپنا چاک کیا اور صدا وا ابتاہ
واعلیاہُ کی بلند کی اور اپنے بھائی امام حسنؑ اور امام حسینؑ کی طرف متوجہ ہوئین
اور اُنسے کہا افسوس ہے کہ بابا تمھارے قتل ہوئے فَخَرَجَا فَاِذَا النَّاسُ
یَنُوْحُوْنَ وَیُنَادُوْنَ وَااِمَامَاہُ وَااَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ ؑ قُتِلَ
وَاللہِ اِمَامٌ عَابِدٌ مُجَاھِدٌ لَمْ یَسْجُدْ لِصَنَمٍ وَکَانَ اَشْبَہَ النَّاسِ
بِرَسُوْلِ اللہِ ؐ پس دونون شاہزادے گھر سے روتے ہوئے باہر تشریف
لائے ناگاہ دیکھا کہ لوگ راہ مین روتے ہوئے چلے جاتے ہین اور فریاد
وااماماہ واامیر المؤمنینؑ کی بلند کرتے ہین اور کہتے ہین قسم ہے خدا کی وہ
جناب جو امام اور عابد اور مجاہد تھے قتل کیے گئے جنھون سوائے خدائے
یگانہ کے ہرگز کسی کو سجدہ نہین کیا اور وہ جناب مشابہ ترین مردم تھے ساتھ

جناب رسولخدا کے فلما سمع الحسن والحسین صراخات الناس نادیا یا ابتاہ و اعلیاہ لیت الموت اعدمنا الحیٰوۃ پس جب حسنین علیہما السلام نے نالہ و فریاد لوگون کی سُنی تو آواز بفریاد بلند کی کہ اسے پدر بزرگوار ہمارے علیؑ مرتضیٰ کاشکہ ہمین موت آتی اور یہ خبر آپکے قتل کی نہ سنتے پس محزون و مغموم روتے ہوے طرف مسجد جامع کے روانہ ہوے آہ جب داخلِ مسجد ہوے تو دیکھا کہ وہ جناب آلودہ بخون ہین اور اہل مسجد رو رہے ہین پس دونون بھائی بشدّت رونے لگے حضرت نے فرمایا اسے فرزند و میرے آپکے بعد کوئی غم و الم تمھارے باپ پر نہین ہی پس صبر و شکر کرو مقام غور ہے کہ حضرت نے اُسوقت اپنے فرزندون کو امر بصبر و شکر فرمایا اور تسلّی و دلاسا دیا آہ کہان تھے وہ جناب جب ایک صاحبزادے کو اشقیاے امّت نے زہر دیکر شہید کیا اور جنازہ پر تیرباران کیے اور روضۂ رسول مین دفن ہونے نہ دیا اور دوسرے صاحبزادے کو صحراے کربلا مین گھیر کے مع اصحاب و اقربا کے تشنہ لب قتل و ذبح کیا اور لباس تک لوٹ لیا کوئی عمامہ لیگیا کوئی ردا لیگیا کوئی کرتہ لیگیا اور لاش طہر ریگ صحرا پر پڑی رہی اور اُنکے اہل حرم کو اسیر و مقیّد کیا اور مع سرہاے شہدا کے شہر بشہر لیے پھرے الا لعنۃ اللہ علی القوم الظالمین

مجلس سوم

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ زینوا مجالسکم بذکر علی بن ابیطالب لان ذکرہ ذکری و ذکری ذکر اللہ و ذکر اللہ عبادۃ

بحارالانوار وغیرہ مین منقول ہے فرمایا جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ نے
کہ زینت دو اپنی مجلسون کو ساتھ ذکر علیؑ بن ابی طالبؑ کے اسواسطے کہ ذکر
علیؑ کا میرا ذکر ہے اور ذکر میرا ذکر خدا ہے اور ذکر خدا کا عبادت ہی اور کتاب روضہ
مین منقول ہے کہ جس جگہہ ذکر حضرت محمدؐ وآل محمدؐ صلے اللہ علیہ وآلہ کا ہوتا ہی
تو اُس جگہہ ملائکہ رحمت نازل ہوتے ہین اور شیاطین دور ہوتے ہین وَ فِی
مَدِینَۃِ المَعَاجِزِ اَنَّہٗ کَانَ جِنِّیٌّ جَالِسًا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ یَسْئَلُہٗ
عَنْ قَضَایَا مُشْکِلَۃٍ اِذْ قَدْ اَقْبَلَ اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ عَلِیُّ بْنُ اَبِیْطَالِبٍ
اور مدینۃ المعاجز وغیرہ مین منقول ہو کہ ایک جن خدمت مین جناب رسولخداؐ
کی حاضر تھا اور کچھ مسائل مشکلہ آنحضرت سے پوچھتا تھا ناگاہ جناب امیرالمومنین
علیؑ بن ابیطالبؑ بھی وہان آئے فَتَصَاغَرَ الْجِنِّیُّ حَتّٰی صَارَ کَالْعُصْفُوْرِ
ثُمَّ قَالَ اَجِرْنِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ مِمَّنْ فَقَالَ مِنْ ھٰذَا الشَّابِّ
الْمُقْبِلِ پس نگاہ اُس جن کی آنحضرت پر پڑی یہانتک کہ خوف سے مثل
کنجشک کے ہو گیا اور حضرت کی خدمت مین عرض کیا یا رسول اللہ مجھے پناہ
دیجیے حضرت نے فرمایا کس سے عرض کیا اس جوان سے جو آپکے سامنے چلا
آتا ہے قَالَ النَّبِیُّ وَمَاذَاکَ فَقَالَ الْجِنِّیُّ اَتَیْتُ سَفِیْنَۃَ نُوْحٍ
لِاُغْرِقَھَا یَوْمَ الطُّوْفَانِ فَلَمَّا تَنَاوَلْتُھَا ضَرَبَنِیْ ھٰذَا فَقَطَعَ
یَدِیْ ثُمَّ اَخْرَجَ یَدَہٗ مَقْطُوْعَۃً حضرت نے فرمایا تیرے اسقدر
خوف کا باعث کیا ہی اُس جن نے عرض کیا یا رسول اللہ مین نے بروز طوفان
چاہا کہ کشتی نوحؑ کو غرق کر دون جب مین نے ہاتھ اپنا دراز کیا تو ہاتھ اُن نے

ایک ایسی تلوار میرے ہاتھ پر ماری کہ ہاتھ میرا کٹکر گر پڑا پس اُس جن نے ہاتھ کٹا ہوا اپنا دکھا دیا فَقَالَ النَّبِیُّ ھٰذَا اَخِیْ عَلِیُّ ابْنُ اَبِیْ طَالِبؑ جناب رسولخدا نے فرمایا یہ بھائی میرے علی بن ابیطالبؑ ہین وَ فِیْہِ اَنَّ جِنِّیًّا کَانَ جَالِسًا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ فَاَقْبَلَ اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْنَؑ اور اُسی کتاب مین منقول ہے کہ ایک جن ایک روز خدمت مین جناب رسول خدا کی حاضر تھا ناگاہ جناب علی بن ابیطالبؑ وہان آئے فَاسْتَغَاثَ الْجِنِّیُّ وَ قَالَ اَجِرْنِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مِنْ ھٰذَا الشَّابِّ الْمُقْبِلِ قَالَ یَا ھٰذَا مَا فَعَلَ بِکَ ھٰذَا الشَّابُّ اُس جن نے دیکھکر آواز بفریاد بلند کی اور جناب رسولخدا کی خدمت مین عرض کیا یا رسول اللہ مجھے پناہ دیجیے اس جوان سے جو سامنے آپکے چلا آتا ہی اُنحضرت نے فرمایا اے شخص اس جوان نے تجھسے کیا کیا ہے قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ تَمَرَّدْتُ عَلٰی سُلَیْمَانَ فَاَرْسَلَ اِلَیَّ نَفَرًا مِنَ الْجِنِّ فَغَلَبْتُ عَلَیْھِمْ فَجَآءَ فِیْ ھٰذَا الْفَارِسُ فَاَسَرَنِیْ وَجَرَحَنِیْ وَھٰذَا مَکَانُ الضَّرْبِ بِہٖ اِلَی الْاٰنِ اُس جن نے عرض کیا یا رسول اللہ مین نے سُلیمان پیغمبرؑ سے سرکشی کی تھی اُنحضرت نے کئی نفر جنون کو میرے مقابلہ مین بھیجا تھا کہ مجھے سزا دین لیکن مین اُنپر غالب آیا پس دفعتہً یہ جوانِ دلیر وہان ظاہر ہوے اور مجھے زخمی کرکے قید کرلیا اور ابتک اُس زخم کا نشان یہ باقی ہے حضرت اسی سبب سے امیر المؤمنین علیہ السّلام نے فرمایا ہی کہ مین نے کل انبیا کی نصرت کی ہے باطنًا اور جناب رسول خدا کی نصرت کی ہی ظاہرًا وَ رُوِیَ اَنَّ

جبرئیل کان جالساً عند رسول اللہ اذ دخل علیہ علی بن ابیطالب فقام لہ جبرئیل اور کتاب بستان کرامت وغیرہ مین منقول ہی کہ ایک روز جبرئیل خدمت مین جناب رسولخدا کی حاضر تھے ناگاہ جناب امیرالمومنین علیہ السلام تشریف لائے پس جبرئیل آنحضرت کی تعظیم کے لیے کھڑے ہوگئے فقال النبی یا اخی اتقوم لہذا الفتی فقال جبرئیل یا رسول اللہ ان لہذا الفتی علی حق التعلیم جناب رسولخدا نے یہ دیکھکر فرمایا اے اخی جبرئیل کیا تم اس جوان کی تعظیم کے لیے کھڑے ہوے جبرئیل نے عرض کیا یارسول اللہ تحقیق کہ اس جوان کا مجھپر حق تعلیم ہی فقال رسول اللہ کیف ذلک یا اخی یہ سنکر جناب رسولخدا نے فرمایا ای بھائی جبرئیل حق تعلیم کا تمپر کسطرح سے ہے فقال یا رسول اللہ لما خلقنی اللہ عزوجل سألنی من انت وما اسمک ومن انا وما اسمی فتحیرت فی جوابہ وبقیت ساکتاً جبرئیل نے عرض کیا یا رسول اللہ جب حقسبحانہ تعالی نے مجھے خلق کیا اسوقت مجھسے فرمایا بتا نام تیرا کیا ہے اور تو کون ہی اور مین کون ہون اور میرا نام کیا ہے پس مین اسکے جواب مین متحیر ہوکر ساکت ہوا ثم حضر امیرالمومنین فی عالم الانوار علمنی الجواب وقال لی قل انت الرب الجلیل وانا العبد الذلیل واسمی جبرئیل فلہذا قمت لہ وعظمتہ بعد اسکے جناب امیرالمومنین علی بن ابیطالب عالم انوار مین تشریف لائے اور مجھے جواب تعلیم کیا اور فرمایا کہہ تو رب جلیل ہی اور مین بندہ ذلیل ہون اور نام میرا جبرئیل ہے پس اسی سبب سے مین

واسطے انکی تعظیم کے اوٹھا وَعَنْ جَابِرِ الْجُعْفِیِّ عَنِ الْبَاقِرِ عَلَیْہِ السَّلَامُ أَنَّہُ
قَالَ لَمَّا أَرَادَ أَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ قَضَاءَ دُیُوْنِ النَّبِیِّ وَ اِنْجَازَ عِدَاتِہٖ
أَمَرَ مُنَادِیًا یُنَادِیْ مَنْ کَانَ لَہٗ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ دَیْنٌ اَوْ عِدَۃٌ
فَلْیُقْبِلْ اِلَیَّ اور ارشاد القلوب مین جابر جعفی سے اُسنے امام محمد باقر
علیہ السلام سے روایت کی ہے فرمایا اُنحضرت نے جب حضرت امیر المومنین
نے ارادہ کیا بعد جناب رسولخدا کے کہ اُنحضرت کے قرض کو ادا کرین اور وعدونکو
وفا کرین تو ایک مُنادی کو حکم دیا کہ ندا کرے جس شخص نے جناب رسول خدا کو
قرض دیا ہو یا اُنحضرت نے کسی سے کچھ وعدہ کیا ہو اُسے چاہیے کہ میرے
پاس آوے وَکَانَ یَأْتِی الرَّجُلُ وَ أَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ لَا یَمْلِکُ شَیْئًا
فَیَقُوْلُ اَللّٰھُمَّ اقْضِ عَنْ نَبِیِّکَ فَیُصِیْبُ مَا وَعَدَ النَّبِیُّ تَحْتَ
الْبِسَاطِ لَا یَزِیْدُ دِرْھَمًا وَ لَا یَنْقُصُ دِرْھَمًا یہ سنکر ایک شخص بعد
ایک کے خدمت مین امیر المومنین کے آتا تھا حالانکہ اُنحضرت کے پاس
مال دنیا سے کچھ نہ تھا اور حضرت دعا کرتے تھے کہ خداوندا اپنے پیغمبر کے قرض
کو ادا کریں جسقدر قرض اُس شخص کا ہوتا تھا حضرت اُسکو زیر بساط پاتے تھے
اور ایک درہم کم و زیادہ اُس سے نہوتا تھا فَقَالَ اَبُوْ بَکْرٍ لِعُمَرَ ھٰذَا
یُصِیْبُ مَا وَعَدَ النَّبِیُّ تَحْتَ الْبِسَاطِ وَ نَخْشٰی اَنْ یَّمِیْلَ النَّاسُ
اِلَیْہِ فَقَالَ یُنَادِیْ مُنَادِیْکَ فَاِنَّکَ سَتَقْضِیْ کَمَا قَضٰی عَلِیٌّ
پس ابوبکر نے عمر سے کہا کہ جو کچھ پیغمبر خدا نے کسی سے وعدہ کیا تھا اُسے
یہ زیر بساط پاتے ہین اور جو طالب قرض ہوتا ہے اُسے دیتے ہین ہم ڈرتے

ہین ایسا نہو کہ لوگ اُنکی طرف رجوع کرین اُسنے کہا تیری جانب سے بھی ایک منادی
ندا کرے کہ جسطرح علیؑ بن ابیطالبؑ ادای قرض پیغمبر خدا کا کرتے ہین مین بھی اسیطرح
ادا کرونگا فَنَادیٰ مُنَادِیۃٌ اَلَا مَنْ کَانَ لَہٗ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ دَیْنٌ
اَوْعِدَۃٌ فَلْیُقْبِلْ اِلَیَّ پس اُسکے منادی نے ندا کی آگاہ ہو جسکا قرضہ ذمہ
پر رسولخداؐ کے ہو یا کسی سے وعدہ کیا ہو وہ ابوبکر کے پاس آوے فَسَلَّطَ
اللّٰہُ عَلَیْہِ اَعْرَابِیًّا فَقَالَ اِنَّ لِیْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ عِدَۃٌ ثَمَانِیْنَ
نَاقَۃً حَمْرَآءَ سُوْدَ الْمُقَلِ بِاَذِمَّتِھَا وَرِجَالِھَا پس خدا نے اُسپر ایک
اعرابی کو مسلّط کیا اور اُسنے آکر بیان کیا کہ جناب رسولخداؐ نے مجھ سے عدہ
اسّی ناقون سرخ رنگ سیاہ چشم کا مع مہار اور پالانون کے کیا تھا فَقَالَ
اَبُوْبَکْرٍ یَا اَعْرَابِیُّ تَحْضُرُ عِنْدَ نَاقِیْ غَدٍ فَمَضَی الْاَعْرَابِیُّ فَقَالَ
اَبُوْبَکْرٍ لِعُمَرَ اَلَا تَرٰی اِلٰی ھٰذَا الْاَمْرِ اِنَّکَ تُلْقِیْنِیْ فِیْ کُلِّ
اَذِیَّۃٍ وَیْحَکَ مِنْ اَیْنَ فِی الدُّنْیَا عِشْرُوْنَ نَاقَۃً بِھٰذِہِ الصِّفَۃِ
مَا تُرِیْدُ اِلَّا اَنْ تَجْعَلَنِیْ مِنَ الْکَذَّابِیْنَ عِنْدَ النَّاسِ ابوبکر نے
یہ کلام سنکر اُس سے کہا ای اعرابی تو کل میرے پاس آنا پس وہ اعرابی چلا گیا بعد اُسکے
ابوبکر نے عمر سے کہا تو نہین دیکھتا کہ یہ امر کسقدر دشوار ہے بہ تحقیق کہ تو
مجھے اذیّتون مین مبتلا کرتا ہے اور بلاؤن مین گرا دیتا ہے وای ہو تجھپر دنیا
مین اس صفت کے بیسؔ ناقون کا ملنا ممکن نہین ہے پس اسّی ناقہ اس صفت کے
کھان سے آوینگے تو چاہتا ہے کہ میرا کذّاب ہونا لوگون پر ظاہر ہو جاوے
فَقَالَ عُمَرُ یَا اَبَا بَکْرٍ اِنَّ ھٰھُنَا حِیْلَۃً تُخَلِّصُکَ مِنْھَا قَالَ وَمَا ھِیَ

قَالَ تَقُوْلُ اَحْضِرْ عِنْدَنَا بَيِّنَتَكَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ لِهٰذَا الَّذِىْ
ذَكَرْتَهٗ حَتّٰى نُوْفِيَكَ اِيَّاهُ فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ لَا يَقُوْمُ بِهٖ بَيِّنَةً
فِىْ دَيْنٍ وَّلَا عِدَاةٍ پس عمر نے ابوبکر سے کہا تحقیق کہ اس مقام مین ایک
حیلہ میرے خیال مین آتا ہے کہ تیری مخلصی اُس سے ہوجائیگی اُس نے کہا وہ
کیا ہے عمر نے کہا کہ جب وہ اعرابی آوے تو اُس سے کہنا جو تو دعوی کرتا ہے
رسول خدا پر اسپر اپنے گواہ لا تاکہ ہم وفا کرین اسیلیے کہ رسولخدا کے قرض اور
وعدہ پر کوئی گواہ ہم نہ پہونچیگا فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْغَدِ حَضَرَ الْاَعْرَابِىُّ
فَقَالَ قَدْ جِئْتُ الْمَوْعِدَ فَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ وَّعُمَرُ يَا اَعْرَابِىُّ اَحْضِرْ
بَيِّنَتَكَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ حَتّٰى نُوْفِيَكَ پس جب صبح ہوئی تو وہ
اعرابی پھر آیا اور کہا مین موافق تیرے وعدہ کے آیا ہون ابوبکر اور عمر نے
کہا اے اعرابی جو تو نے دعوی رسولخدا پر کیا ہے اُسکو بشاہد اور بیّنہ ثابت
کرتا کہ ہم اُسکے وعدہ کو وفا کرین فَقَالَ الْاَعْرَابِىُّ اَتْرُكُ رَجُلًا يُعْطِيْنِىْ
بِلَا بَيِّنَةٍ وَّاَجِيْئُ اِلٰى قَوْمٍ لَا يُعْطُوْنِ اِلَّا بِبَيِّنَةٍ مَا اَرَى اِلَّا
وَقَدِ انْقَطَعَتْ بِكُمُ الْاَسْبَابُ اَوْ تَزْعُمُوْنَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ
كَانَ كَذَّابًا لَاٰتِيَنَّ اَبَا الْحَسَنِ عَلِيًّا فَاِنْ قَالَ لِىْ مِثْلَ مَا قُلْتُمْ
لَارْتَدَدْتُ عَنِ الْاِسْلَامِ یہ سنکر اُس اعرابی نے کہا تعجّب کی بات ہے
کہ چھوڑدون مین ایسے شخص کو جو بے شاہد کے مجھے عطا فرمائے اور آؤن
اُن لوگون کے پاس جو مجھے نہ دیوین بدون بیّنہ اور گواہ کے مین نہین دیکھتا
مگر یہ کہ راہ کارسازی کی تمپر بند ہوئی ہے آیا تمھارے گمان مین ہے کہ

جناب رسولخداؐ ادر وعگو تھے تحقیق کہ اب مین جاتا ہون خدمت مین ابوالحسن
علیؑ بن ابیطالبؑ کی پس اگر اُس جناب نے مجھسے مانند تمھارے گواہ طلب
کیے تو البتہ مین دین اسلام سے پھر جاؤنگا فجاء الی امیر المؤمنینؑ
فقال لہ ان عند رسول اللہ عدۃ ثمانین ناقۃ حمرآء
سود المقل فقال امیر المؤمنین اجلس یا اعرابی فان اللہ
سیقضی عن نبیہ پس وہ اعرابی وہان سے خدمت مین جناب
امیر المؤمنین علیؑ بن ابیطالبؑ کی حاضر ہوا اور عرض کیا مجھسے جناب رسولخدا
نے وعدہ اسّی ناقون سرخ رنگ سیاہ چشم کا کیا تھا آنحضرت نے فرمایا ای
اعرابی بیٹھ جا تحقیق کہ حق سبحانہ تعالے عنقریب اپنے نبی کے وعدہ کو
وفا کریگا ثم قال یا حسنؑ و یا حسینؑ تعالیا فاذھبا الی وادی
فلان و نادیا عند شفیر الوادی بانا رسولا وصی
رسول اللہ و حبیباہ و ان للاعرابی عند رسول اللہ
ثمانین ناقۃ حمرآء سود المقل بعد اسکے آنحضرت نے حسنین
علیہما السلام کو بلایا اور فرمایا کہ تم دونون بھائی جاؤ طرف فلانے وادی کے
اور اُسکے کنارہ پر تم ندا کرو کہ ہم دونون فرستادہ وصی رسولخدا اور حبیب
اُنکے ہین تحقیق کہ ایک اعرابی سے جناب رسولخدا نے وعدہ اسّی ناقون
سرخ رنگ سیاہ چشم کا کیا تھا پس جناب حسنینؑ کنارہ وادی پر تشریف
لیگئے اور موافق ارشاد کے ندا کی فاجابھما مجیب من الوادی نشھد
انکما حبیبا رسول اللہ و وصیاہ فانتظرا حتی یجیئھا بیننا

پس بجز دندا کے کسی منادی نے جانب وادی سے اُن شاہزادون کو جواب
دیا کہ ہم گواہی دیتے ہین آپ دونون حبیب رسولخدا اور وصی وجانشین
آنحضرت کے ہین پس آپ دونون اتنی دیر توقف فرمائین تاکہ ہم ناقون کو
جمع کرلین فَمَا لَبِسَا حَتّٰی ظَهَرَتْ ثَمَانُوْنَ نَاقَۃً حَمْرَآءَ سُوْدَ
الْمُقَلِ پس تھوڑی دیر نہ گذری تھی کہ قطار اَسّی ناقون سُرخ رنگ سیاہ
چشم کی ظاہر ہوئی اور حسنینؑ اُن ناقون کو ہمراہ اپنے لیکے خدمت مین
اپنے پدر بزرگوار کی حاضر ہوے اور آنحضرت نے وہ قطار اُس اعرابی کو
عطا فرمائی حضرات اب کیا حاجت بیان ہے افسوس کہ ایسے معجز نما
اور برگزیدۂ باری اور مشکل کشای عالم کو ابن ملجم ملعون نے مسجد کوفہ مین
ضربتِ شمشیر لگائی حالانکہ وہ حضرت عبادت مین خالق کی تھے اور روزہ دار
تھے اور نماز مین بھی مشغول تھے آہ جب یہ امر عظیم واقع ہوا تو اُسوقت
صدا قَدْ قُتِلَ اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْنَؑ کی آسمان سے بلند ہوئی اور وہ
آواز ہر گھر مین کوفہ کے پہونچی فِی الْبِحَارِ وَغَیْرِہٖ اَنَّہٗ لَمَّا نَادٰی جَبْرَئِیْلُ
مِنَ السَّمَآءِ قَدْ قُتِلَ اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْنَؑ وَسَمِعَ ذٰلِكَ الْحَسَنُؑ
وَالْحُسَیْنُ عَلَیْهِمَا السَّلَامُ سَارَا اِلَی الْمَسْجِدِ چنانچہ بحار الانوار وغیرہ
مین منقول ہے کہ جب صدائے قدقتل امیر المومنین جبرئیلؑ نے آسمان سے
بلند کی اور یہ آواز جناب حسنینؑ نے سُنی تو روتے ہوے طرف مسجد کے روانہ ہوے
فَلَمَّا وَصَلَ الْجَامِعَ رَاٰ اَنَّ النَّاسَ یَنُوْحُوْنَ وَمِنْهُمْ مَنْ یَقُوْلُ
قُتِلَ وَاللّٰهِ اِمَامٌ عَابِدٌ مُجَاهِدٌ لَمْ یَسْجُدْ لِصَنَمٍ قَطُّ وَكَانَ اَشْبَهَ

النَّاسِ بِرَسُوْلِ اللّٰہِ جب حسنین علیہما السّلام داخل مسجد جامع ہوئے تو دیکھا
کہ اہل مسجد رو رہے ہیں اور کوئی مومنین سے کہتا ہے قسم بخدا قتل ہوا امام عابد اور
مجاہد جسنے کبھی سوائے خدائے یگانہ کے ایک لمحہ بھی بت کو سجدہ نہیں کیا اور
وہ مشابہ رسولخدا سے تھا فَصَاحَ الْحَسَنُ وَالْحُسَیْنُ وَنَادَیَا وَا اَبَاہُ
وَا اَبْتَاہُ وَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَاہُ لَیْتَ الْمَوْتَ اَعْدَمَنَا الْحَیٰوۃَ
یہ دیکھکر جناب حسنین علیہما السّلام نے آواز نفریاد بلند کی اور کہنے لگے افسوس
ہائے بابا اے امیرالمؤمنین کاش ہمیں موت آئی ہوتی کہ ہم آپکو اس حالت سے
نہ دیکھتے ثُمَّ رَاَیَا اِنَّ جَعْدَۃَ وَمَعَہٗ جَمَاعَۃٌ مِنَ النَّاسِ یَجْتَہِدُوْنَ
اَنْ یُقِیْمُوا الْاِمَامَ فِی الْمِحْرَابِ لِیُصَلِّیَ وَھُوَ مِنَ الضَّعْفِ لَا یَقْدِرُ
عَلَی النُّھُوْضِ بعد اسکے دیکھا کہ جعدہ بن ہبیرہ اور انکے ساتھ اور لوگ
چاہتے ہیں کہ ان حضرت کو محراب عبادت میں واسطے نماز کے کھڑا کریں
مگر حضرت سے بسبب ضعف کے اوٹھا نہیں جاتا فَانْکَبَّا عَلٰی اَبِیْھِمَا
وَقَالَا سَرُوْحُنَا فِدَاکَ یَا اَبَاہُ کَیْفَ اَصْبَحْتَ فَنَظَرَ بِطَرْفِہٖ اِلَیْھِمَا
وَبَکٰی فَقَالَ یَا بُنَیَّ یَا حَسَنُ اَنْتَ اِمَامُ الْخَلْقِ بَعْدِیْ وَوَصِیِّیْ
وَخَلِیْفَتِیْ فَصَلِّ مَعَ جَمَاعَۃِ الْمُسْلِمِیْنَ فَتَاَخَّرَ عَنِ الصَّفِّ
وَتَقَدَّمَ الْحَسَنُ وَصَلّٰی بِالنَّاسِ یہ دیکھکر جناب حسنین نے بے اختیار
ہوکر اپنے تئیں اپنے بابا پر گرا دیا اور عرض کیا اے پدر بزرگوار ہم فدا ہوں
آپ پر کیا حال ہے آپکا پس حضرت نے گوشہ چشم سے انکی طرف نگاہ کی
اور رونے لگے اور ارشاد کیا اے حسن اب تم امام ہو خلق کے بعد میرے

اور وصی اور جانشین ہو میرے تم نماز مع جماعت مسلمانوں کے پڑھو یہ ارشاد فرماکر
حضرت صف سے پیچھے ہٹے اور امام حسن علیہ السّلام نے لوگوں کو نماز جماعت
پڑھوائی وَاَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ عَلَیْہِ السَّلَامُ یُصَلِّیْ اِیْمَاءً مِنْ جُلُوْسٍ
وَھُوَ یَمْسَحُ الدَّمَ عَنْ وَجْھِہٖ وَکَرِیْمَۃُ الشَّرِیْفُ یَمِیْلُ تَارَۃً وَ
یَسْکُنُ اُخْرٰی اور جناب امیر المؤمنین علیہ السّلام نے بیٹھکر اشارہ سے
نماز پڑھی[1] اور خون روے انور سے پونچھتے تھے اور سر اقدس اُن جناب کا
کبھی جھکتا تھا اور کبھی ساکن ہو جاتا تھا فَلَمَّا فَرَغَ الْحَسَنُ عَلَیْہِ السَّلَامُ
نَادٰی وَانْقِطَاعَ ظَھْرِیْ یَعِزُّ وَاللّٰہِ عَلَیَّ اَنْ اَرَاکَ ھٰکَذَا فَفَتَحَ
اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ عَیْنَیْہِ وَقَالَ یَا بُنَیَّ لَا تَجْزَعْ عَلٰی اَبِیْکَ فَاِنَّہٗ
لَاجَزَعَ عَلٰی اَبِیْکَ بَعْدَ ھٰذَا الْیَوْمِ وَھٰذَا جَدُّکَ مُحَمَّدُنِ الْمُصْطَفٰی
وَھٰذِہٖ جَدَّتُکَ خَدِیْجَۃُ الْکُبْرٰی وَاُمُّکَ فَاطِمَۃُ الزَّھْرَاءُ
وَالْحُوْرُ الْعِیْنُ مُحْدِقُوْنَ مُنْتَظِرُوْنَ قُدُوْمَ اَبِیْکَ فَطِبْ
نَفْسًا وَقَرَّ عَیْنًا وَکُفَّ عَنِ الْبُکَاءِ فَاِنَّ الْمَلٰئِکَۃَ قَدِ ارْتَفَعَتْ
اَصْوَاتُھُمْ اِلَی السَّمَاءِ پس جب امام حسن علیہ السّلام نماز سے فارغ ہوے
تو فریاد کی کہ افسوس ہے آج میری کمر ٹوٹ گئی اور قسم ہے خدا کی مجھپر بہت
دشوار ہے کہ آپکو اس حال سے دیکھوں پس جناب امیر المؤمنین علیہ السّلام نے
چشم ہاے نور کھولیں اور ارشاد کیا اے فرزند میرے صبر کرو اور نہ رؤو کہ بعد آج کے
اب تمھارے باپ پر کسیطرح کا رنج نہو گا اور یہ تمھارے نانا رسول خدا اور
نانی تمھاری خدیجہ کبریٰ اور ماں تمھاری فاطمہ زہرا اور حوران بہشتی اسوقت

[1] له این نماز صبح بود که بامامت فرزندی ادا فرمود ۱۲

بسنکے سب گرد کھڑے ہین اور منتظر ہین تمھارے باپ کے آنیکے پس تم کچھ رنج نکرو
اور نہ روؤ اسلیے کہ تمھارے رونے سے سب فرشتے رو رہے ہین اور آوازین
انکی آسمان تک بلند ہین فَاَخَذَ الْحَسَنُ عَلَیْہِ السَّلَامُ رَاْسَ اَبِیْہِ
فِیْ حِجْرِہٖ وَھُوَ یَبْکِیْ وَاَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْنَؑ قَدْ غُشِیَ عَلَیْہِ فَجَعَلَ
الْحَسَنُ عَلَیْہِ السَّلَامُ یُقَبِّلُ وَجْہَ اَبِیْہِ وَمَا بَیْنَ عَیْنَیْہِ وَ
مَوْضِعَ سُجُوْدِہٖ پس امام حسن علیہ السّلام نے سر اقدس آنحضرت کا اپنی
آغوش مین لیا اور بحسرت و یاس روتے تھے اور جناب امیر المومنین علیہ السّلام
پر غش[1] طاری تھا پس امام حسن علیہ السّلام چہرۂ انور اور پیشانی اطہر مقام سجدہ پر
حضرت کی منھ اپنا رکھتے تھے اور بوسے لیتے تھے فَسَقَطَ مِنْ دُمُوْعِہٖ
قَطَرَاتٌ عَلٰی وَجْہِ الْمُؤْمِنِیْنَؑ فَفَتَحَ عَیْنَیْہِ فَرَاٰی اَنَّ الْحَسَنَؑ
وَالْحُسَیْنَؑ یَبْکِیَانِ پس کچھ قطرہ آنسون کے رخسارۂ انور پر جناب امیر المومنین
علیہ السّلام کے گرے تو حضرت نے آنکھین کھولین دیکھا کہ حسنینؑ رو رہے
ہین فَبَکٰی لَھُمَا وَقَالَ تَبْکِیَانِ عَلَی السَّاعَۃِ وَتَجْزَعَانِ عَلٰی
اَبِیْکُمَا وَغَدًا تُقْتَلُ یَا حَسَنُؑ مَسْمُوْمًا وَیُقْتَلُ اَخُوْکَ الْحُسَیْنُؑ
بِالسَّیْفِ مَظْلُوْمًا وَتَلْحَقَانِ بِجَدِّکُمَا وَاَبِیْکُمَا وَاُمِّکُمَا پس آقا
ہمارے رونے لگے اور ارشاد کیا کہ اے نور چشمو میرے تم دونون اسوقت
میرے حال پر روتے ہو اور حال پر اپنے باپ کے بیتابی کرتے ہو اے
حسنؑ عنقریب تم زہر سے شہید ہوگے اور تمھارا بھائی حسینؑ بحالت مظلومی
تلوار سے قتل ہوگا اور تم دونون اپنے نانا اور باپ اور مان سے اسیطرح

[1] غشی امام مثل دیگران نیست کہ از خدا غافل باشد ۱۲ ق

آگر ملو گئے حضرات اب مقام حسرت ہی کہ میراث اُس شمشیر زہر آلودہ کی جو ابن ملجم نے سر اقدس پر جناب امیر المؤمنین کے لگائی جناب حسنین کے حصہ مین آئی یعنے بعد آنحضرت کے ایک شاہزادہ کو اشقیائے اُمّت نے زہر دیکر شہید کیا اور جنازہ پر تیر لگائے اور دوسرے شاہزادہ کو کربلا مین تیر و نیزہ اور پتھرون سے زخمی کیا آخر تین دن کا بھوکا پیاسا تلوار سے ذبح کیا چنانچہ حجّت خدا اپنے جدّ مظلوم کی زیارت مین فرماتے ہین السّلام علی المنحور فی الورای سلام ہو اُس شہید راہ خدا پر جو خلق اللہ مین نحر کیا گیا السّلام علی المذبوح من القفا سلام ہو اُس مقتول و مذبوح پر جو پس گردن سے ذبح کیا گیا السّلام علی الخدّ التّریب سلام ہو اُس رخسارۂ اطہر پر جو خاک آلودہ ہوا السّلام علی الشّیب الخضیب سلام ہو اُس ریش نورانی پر جو خون سے خضاب کی گئی آہ امیر المؤمنین کی دختران ستم رسیدہ کو وہ ریسمان ستم گویا میراث مین ملی جو آنحضرت کے گلوے انور مین ڈالکر اعدا باہر لائے تھے اور طالب بیعت ہوے تھے آہ اثر اُس ظلم کا شام تک جاری رہا کہ جناب زینب و امّ کلثوم رسن بستہ مجمع عام مین سامنے یزید کے ٹھرائی گئین اور وہ شقی دیکھکر خوش و مسرور ہوا اور اپنے ملازمون سے پوچھا یہ اسیر کون کون ہین اُن اشقیا نے کہا یہ زینب و امّ کلثوم دختران علیؑ ابن ابیطالب ہین اور یہ فاطمہ اور سکینہ دختران حسینؑ بن علیؑ ہین الا لعنۃ اللہ علی القوم الظالمین

مجلس چہارم

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ مَنْ اٰذٰی عَلِیًّا فَقَدْ اٰذَانِیْ وَمَنْ اٰذَانِیْ فَقَدْ اٰذَی اللّٰہَ اَیُّھَا النَّاسُ مَنْ اٰذٰی عَلِیًّا بَعَثَہُ اللّٰہُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ یَھُوْدِیًّا اَوْ نَصْرَانِیًّا فرمایا جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ نے جو شخص ایذا دے علی کو پس تحقیق کہ اُسنے ایذا دی مجھکو اور جسنے ایذا دی مجھکو اُسنے ایذا دی خدا کو ایّہا النّاس جسنے ایذا دی علی بن ابیطالب کو پس خداوند عالم بروز قیامت اُسے محشور کریگا یہودی یا نصرانی اب مقام غور ہے کیا حال ہوگا اُن اشقیا کا جنھون نے اُس جناب پر کیا کیا ظلم وستم کیے اور کیا عقاب ہوگا اُس ملعون پر جسنے اُنحضرت کو مسجد کوفہ مین بحالت روزہ ونماز شہید کیا فِی الْبِحَارِ وَغَیْرِہٖ ثُمَّ اَنَّ الْخَبَرَ لَمَّا شَاعَ فِیْ جَوَانِبِ الْکُوْفَۃِ خَرَجَ النَّاسُ حَتّٰی اَنَّ الْمُخَدَّرَاتِ خَرَجْنَ مِنْ خُدُوْرِھِنَّ اِلَی الْجَامِعِ فَدَخَلَ النَّاسُ فِی الْمَسْجِدِ فَوَجَدُوا الْحَسَنَ وَالْحُسَیْنَ وَرَاْسُ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ فِیْ حِجْرِ ابْنِہِ الْحَسَنِ وَقَدْ غَسَلَ الدَّمَ عَنْہُ وَشَدَّ الضَّرْبَۃَ وَھِیَ بَعْدُ تَشْخَبُ دَمًا وَوَجْھُہٗ قَدْ بَانَ فِیْہِ بَیَاضٌ بِصُفْرَۃٍ وَھُوَ یَرْمُقُ السَّمَآءَ بِطَرْفِہٖ وَلِسَانُہٗ یُسَبِّحُ اللّٰہَ چنانچہ بحار الانوار وغیرہ مین منقول ہے کہ جب خبر ضربت جناب امیر المؤمنینؑ کی اطراف کوفہ مین منتشر ہوئی تو لوگ اپنے گھرون سے طرف مسجد جامع کے روانہ ہوے یہانتک کہ عورتین اپنے پردون سے باہر نکل آئین اور روانہ مسجد ہوین پس لوگ مسجد مین داخل ہوے تو جناب حسنینؑ کو پایا اور دیکھا کہ سر اقدس جناب امیر المؤمنین علیہ السلام کا آغوش مین امام حسن

علیہ السلام کے ہی ہر چند خون کو روی انور سے آنحضرت کے پونچکر زخم کو باندھ دیا ہی مگر خون جاری ہے اور رنگ چہرۂ انور کا زرد مائل بہ سفیدی ہو رہا ہے اور گوشۂ چشم سے طرف آسمان کے دیکھتے ہین اور زبان اقدس سے تسبیح خدا جاری ہے فَقَالَ الحَسَنُ وَالحُسَینُ عَلَیہِمَا السَّلَامُ مَن قَتَلَکَ قَالَ قَتَلَنِی ابنُ الیَهُودِیَّۃِ عَبدُ الرَّحمٰنِ ابنُ مُلجَمٍ المُرَادِیُّ لَعَنَہُ اللّٰہُ فَقَالَا یَا اَبَتِ اِلیٰ اَیِّ اَرضٍ مَضیٰ قَالَ لَا یَمضِی اَحَدٌ مِنکُم اِلَیہِ فِی طَلَبِہٖ فَاِنَّہُ سَیَطلَعُ عَلَیکُم هٰذِہِ السَّاعَۃَ مِن هٰذَا البَابِ وَ اَشَارَ بِیَدِہٖ اِلیٰ بَابِ کِندَۃَ اُسوقت جناب امام حسنؑ اور امام حسینؑ نے عرض کیا اے پدر بزرگوار آپکو کسنے قتل کیا حضرت نے فرمایا مجھے قتل کیا پسر یہودیہ عبد الرحمن بن ملجم مرادی نے پس اُنھون نے عرض کیا اے بابا وہ ملعون کسطرف گیا فرمایا کوئی تم مین سے اُسکے طلب کو نہ جائے قریب ہی کہ وہ اس دروازہ سے داخل ہوگا اور اشارہ کیا طرف دروازۂ کندہ کے وَ غَصَّ المَسجِدُ بِالنَّاسِ وَ هُم مَا بَینَ بَاکٍ وَ بَاکِیَۃٍ وَ نَادِبٍ وَ نَادِبَۃٍ اور مسجد کوفہ ہجوم سے زن و مرد کے بھری ہوی تھی اور وہ سب مصیبت پر اپنے امام کی رو رہے تھے اور نوحہ کرتے تھے وَ اِذَا بِالضَّیحَۃِ قَد اِرتَفَعَت وَ قَد دَخَلُوا بِعَدُوِّ اللّٰہِ وَ عَدُوِّ رَسُولِہٖ وَ هُوَ مَکتُوفٌ مِن وَرَائِہٖ وَ هٰذَا یَضرِبُہٗ وَ هٰذَا یَلطِمُہٗ وَ هٰذَا یَتفُلُ فِی فِیہِ وَ بَینَ یَدَیہِ رَجُلٌ یُقَالُ لَہٗ حُذَیفَۃُ النَّخعِیُّ وَ بَینَ یَدَیہِ سَیفٌ مَشهُورٌ وَ هُوَ یَذُودُ عَنہُ النَّاسَ حَتّٰی وَصَلَ بِہٖ اِلیٰ

اَمِیْرِالْمُؤْمِنِیْنَ عَلَیْہِ السَّلَامُ ناگاہ ایک شور بلند ہوا اور لوگ اُس دشمن خدا و رسولؐ کو گرفتار کر کے مسجد مین لے آئے اور اُسکی مُشکین پس پشت سے بندھی ہوئی تھین اور کوئی اُسے مارتا تھا کوئی طمانچے لگاتا تھا کوئی اُسکے مُنھ پر تھوکتا تھا اور آگے آگے اُس ملعون کے حذیفہ نخعی تھے اور اُنکے ہاتھ مین تلوار کھینچی ہوئی تھی اور لوگو نکو ہٹاتے تھے یہانتک کہ اُسیطرح سے سامنے جناب امیر المؤمنین علیہ السّلام کے اُسے حاضر کیا فَقَالَ لَہُ الْحَسَنُ عَلَیْہِ السَّلَامُ وَیْلَکَ یَا لَعِیْنُ اَنْتَ قَاتِلُ اَبِیْ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَ اِمَامِ الْمُتَّقِیْنَ ھٰذَا جَزَاءُہُ مِنْکَ حِیْنَ اٰوَاکَ وَ قَرَّبَکَ وَ اَدْنَاکَ اَفَھَلْ کَانَ بِئْسَ الْاِمَامُ لَکَ حَتّٰی جَزَیْتَہُ بِھٰذَا الْجَزَاءِ یَا اَشْقَی الْاَشْقِیَاءِ اُسوقت امام حسنؑ نے اُس ملعون سے کہا وائے ہو تجھپر اے لعین تو ہی قاتل ہے میرے پدر بزرگوار امیر المؤمنینؑ امام المتّقین کا یہی جزا ہے اُن نیکیون کی جو تیرے ساتھ کی تھین جب تو خدمت مین اُنکی حاضر ہوا تھا تو تجھے زیادہ اور لوگون سے اپنے نزدیک قرب و منزلت کی کیا حضرت تیرے بُرے امام تھے کہ اُنکے ساتھ اسطرح سے پیش آیا قَالَ فَلَمْ یَتَکَلَّمِ الْمَلْعُوْنُ فَالْتَفَتَ الْحَسَنُ اِلٰی حُذَیْفَۃَ النَّخَعِیِّ فَقَالَ لَہٗ مِنْ اَیْنَ ظَفَرْتَ بِعَدُوِّ اللّٰہِ وَ عَدُوِّ رَسُوْلِہٖ وَ اَیْنَ لَقِیْتَہٗ راوی کہتا ہے کہ اُس ملعون نے کچھ جواب نہ دیا اور چُپ ہو رہا اُسوقت امام حسن علیہ السّلام متوجّہ ہوئے طرف حُذیفہ نخعی کے اور ارشاد کیا تمنے اس دشمن خدا و رسولؐ کو کہان پایا اور یہ کہان تمھین ملا قَالَ یَا مَوْلَایَ

حدیثی عجیب و ذلک انی کنت نائماً علی فراشی و زوجتی الی جانبی اذ سمعت ناعیاً من السماء و قائلاً یقول تہدمت و اللہ ارکان الہدی و انطمست اعلام التقی و انفصمت العروۃ الوثقی قتل الامام المرتضی قتل الوصی المجتبی قتل ابن عم محمد ن المصطفی قالت لی انت نائم لا نامت عین بعد علی بن ابیطالبؑ حذیفہ نے عرض کیا کہ اے سیدو آقا میرے میری حکایت عجیب ہی میں سو رہا تھا اپنے فرش خواب پر اور میری زوجہ میرے ایک جانب تھی ناگاہ اُسنے سنا کوئی آسمان سے یہ کہہ رہا ہے کہ ستون ہدایت کے منہدم ہوے اور نشان پرہیزگاری کے مٹ گئے اور گوشۂ ریسمان مستحکم ٹوٹ گیا اور وہ امام جو برگزیدۂ خدا ہیں شہید ہوے اور وصی رسول ابن عم محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ و آلہ قتل ہوے یہ سنکر مجھسے کہنے لگی کیا تم سوتے ہو خدا کسی آنکھ کو بعد جناب علی بن ابیطالبؑ کے راحت نہ دکھاے فانتبہت فزعاً مرعوباً فقلت لہا ویلک و ما الخبر و ما مصیبتک قالت اعظم المصائب قتل و اللہ امیر المومنین قلت لہا ویلک ما ہذا الکلام فض اللہ فاک ان امیر المومنین علیہ السلام لیس لاحد عندہ تبعۃ و لا طلابۃ و انما ہو بینہم کالاب الرحیم و للارملۃ کالزوج العطوف و من بعد ذلک فمن یقدر علی قتل امیر المومنین و ہو الاسد الضرغام و البطل الہمام پس میں خوفناک خواب سے

بیدار ہوا اور مین نے کہا وائے ہو تجھپر کیا خبر ہے اور کیا مصیبت ہی کہ تجھپر واقع
ہوئی اُسنے کہا یہ مصیبت عظیم ترین مصائب سے ہی قسم بخدا امیر المؤمنین
شہید ہوگئے پس مین نے کہا وائے ہو تجھپر یہ کیا کلام کرتی ہے خدا تیرے
مُنھ کو توڑے جناب امیر المؤمنین نے کسی پر کچھ ظلم نہین کیا اور نہ کسی کا
اُنحضرت نے حق لے لیا ہی بلکہ وہ جناب رحیم ہین یتیموں پر مثل پدر شفیق کے
اور خبرگیری مین بیوٗون کے بہتر ہین اُنکے شوہرون سے اور ماسوا اسکے
کسے قدرت ہی کہ قتل کرے جناب علی بن ابیطالب کو اسواسطے کہ وہ
شیر خدا شجاع یکتا ہین فَاَنکَرَتْ عَلِیٌّ وَ قَالَتْ وَاللّٰہِ اِنِّیْ سَمِعْتُ
اَنَاعِیًا لَیْسَ ھُوَ مِنَ الْاَرْضِ فَقُلْتُ وَ مَا سَمِعْتِ مِنْہُ قَالَتْ
سَمِعْتُہٗ یَقُوْلُ تَہَدَّمَتْ وَاللّٰہِ اَرْکَانُ الْھُدٰی وَانْطَمَسَتْ
اَعْلَامُ التُّقٰی وَانْفَصَمَتِ الْعُرْوَۃُ الْوُثْقٰی قُتِلَ الْاِمَامُ الْمُجْتَبٰی
قُتِلَ ابْنُ عَمِّ مُحَمَّدِنِ الْمُصْطَفٰی قَتَلَہٗ اَشْقَی الْاَشْقِیَآءِ پس اُسنے
میرے کلام کو نمانا اور کہنے لگی قسم بخدا سُنی مین نے خبر قتل اُنحضرت کی اُس
شخص سے کہ وہ اہل زمین سے نہ تھا مین نے کہا کیا سُنا تو نے کہا سنا مین نے
کہ وہ کہہ رہا ہے کہ قسم ہی خدا کی مُنہدم ہوگئے ستون ہدایت کے اور نشان
پرہیزگاری کے مٹ گئے اور گوشہ ریسمانِ محکم ایمان کا ٹوٹ گیا اور امام
خلق ابن عم محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ شہید ہوے ہاتھ سے بدترین
اشقیا کے وَمَا اَظُنُّ بَیْتًا فِی الْکُوْفَۃِ اِلَّا وَ قَدْ سَمِعَ ذٰلِکَ الصَّوْتَ
اور مین نہین گمان کرتی ہون کہ وہ آواز اہل کوفہ سے کسی نے نہ سُنی ہو

فَبَیْنَمَا ھِیَ فِیْ مُرَاجَعَۃِ الْکَلَامِ وَاِذَا بِصَیْحَۃٍ عَظِیْمَۃٍ اُخْرٰی وَقَائِلاً
یَقُوْلُ قُتِلَ وَاللّٰہِ اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ فَجَلَسْتُ وَحَسَّ قَلْبِیْ بِالشَّرِّ
فَمَدَدْتُ یَدِیْ اِلٰی قَائِمِ سَیْفِیْ وَسَلَلْتُہٗ مِنْ غِمْدِہٖ وَنَزَلْتُ
مِنْ دَارِیْ یہ باتین وہ مجھسے کر رہی تھی ناگاہ پھر ایک شور عظیم بلند ہوا اور
سُنا مین نے کوئی کہہ رہا ہے کہ قسم بخدا امیر المؤمنینؑ شہید ہو گئے پس مین
اُٹھ بیٹھا اور ہاتھ بڑھا کر تلوار اپنی لی اور اُسے میان سے کھینچ لیا اور مین
گھر سے باہر آیا اور میرے دل نے گواہی دی کہ کچھ امر عظیم واقع ہوا ہے
فَلَمَّا وَصَلْتُ فِیْ وَسَطِ الْجَادَّۃِ وَاِذَا بِعَدُوِّ اللّٰہِ وَعَدُوِّ رَسُوْلِہٖ
یَجُوْلُ فِیْہَا یَطْلُبُ مَخْرَجًا وَقَدْ سُدَّتِ الطُّرُقُ فِیْ وَجْہِہٖ
جب مین درمیان شاہراہ کے پہونچا دیکھا مینے اس دشمن خدا و رسولؐ کو کہ ہر طرف
حیران پھر رہا ہے اور چاہتا ہے کہ کسی طرف راہ نکل جانیکی ملے مگر اسکی نظر مین
راہین بند ہو گئین تھین کہ جگہ جانیکی نہ ملتی تھی فَلَمَّا نَظَرْتُ اِلَیْہِ وَھُوَ
کَذٰلِکَ نَادَیْتُہٗ یَا وَیْلَکَ مَا لِیْ اَرَاکَ تَجُوْلُ فِیْ وَسَطِ الطَّرِیْقِ
وَاَنْتَ مُتَحَیِّرٌ تَمْضِیْ وَتَجِیْءُ فَمَنْ اَنْتَ وَمَا اسْمُکَ فَتَسَمّٰی
لِیْ بِغَیْرِ اِسْمِہٖ وَانْتَسَبَ بِغَیْرِ حَسَبِہٖ وَنَسَبِہٖ جب مین نے
اس ملعون کو دیکھا اور اسنے بھی مجھے دیکھا تو مین نے آواز دی کہ وائے ہو
تجھپر کیا سبب ہے کہ تو شاہراہ مین متحیر پھرتا ہے اور آتا ہے اور جاتا ہے تو کون ہے
اور نام و نسب تیرا کیا ہے پس مجھے اسنے نام و نسب اپنا نہ بتایا بلکہ بغیر
اپنے نام و نسب اور حسب کے بیان کیا فَقُلْتُ لَہٗ مِنْ اَیْنَ اَقْبَلْتَ

قَالَ مِنْ مَنْزِلِیْ فَقُلْتُ لَہٗ وَاِلٰی اَیْنَ تَمْضِیْ لِسَاعَۃٍ قَالَ اِلَی الْحِیْرَۃِ
مین نے پوچھا تو کہاں سے آتا ہے کہا مین اپنے گھر سے آتا ہون مین نے کہا اسوقت
کہان جاتا ہے کہا طرف مقام حیرہ کے فَقُلْتُ لَہٗ اِنِّیْ سَمِعْتُ صَیْحَۃً وَّ
قَائِلًا یَقُوْلُ قُتِلَ وَاللّٰہِ اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ فَھَلْ عِنْدَکَ خَبَرٌ
مِنْ ذٰلِکَ فَقَالَ لَا فَقُلْتُ لَہٗ وَلِمَ لَا تَاْتِیْ مَعِیْ حَتّٰی نَتَحَقَّقَ الْخَبَرَ
فَقَالَ اَنَا مَاضٍ اِلٰی شَیْءٍ اَھَمَّ مِنْہُ فَقُلْتُ لَہٗ لَعَنَکَ اللّٰہُ وَاَیُّ
شَیْءٍ اَھَمُّ مِنْ ذٰلِکَ فَلَعَلَّکَ اَنْتَ قَاتِلُ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ فَاَرَادَ
اَنْ یَقُوْلَ لَا فَقَالَ نَعَمْ پس مین نے کہا مین نے سُنا ہے کوئی شخص بآواز
بلند کہہ رہا ہے قسم بخدا امیر المؤمنینؑ قتل ہوئے آیا تو نے بھی یہ خبر سُنی ہے کہا
نہین مین نے کہا میرے ساتھ کیون نہین آتا ہے تاکہ خبر کو دریافت کرین کہا
مجھے ایک امر ضروری درپیش ہے مین نے کہا خدا لعنت کرے تجھپر کونسا امر اس سے
ضرور تر ہے کہ ہم خبر قتل اپنے آقا کی سُنین اور تحقیق نہ کرین شاید کہ توہی قاتل
امیر المؤمنینؑ کا ہے چاہتا تھا کہے نہین پس بے اختیار اُسکی زبان پر جاری ہوا
ہان فَحَمَلْتُ عَلَیْہِ بِسَیْفِیْ وَھَمَمْتُ اَنْ اَعْلُوَہٗ بِہٖ وَاِذَا بِہٖ قَدْ رَاغَ
عَنِّیْ فَانْکَشَفَ سَیْفُہٗ فَرَاَیْتُ بَرِیْقَہٗ فَتَحَقَّقْتُ اَنَّہٗ قَاتِلُ
اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ فَرَفَعْتُ سَیْفِیْ وَحَمَلْتُ عَلَیْہِ وَاِذَا بِہٖ قَدْ حَمَلَ
عَلَیَّ بِسَیْفِہٖ وَاَرَادَ اَنْ یَعْلُوَنِیْ بِہٖ فَانْحَرَفْتُ عَنْہُ وَضَرَبْتُہٗ
عَلٰی فَخِذِہٖ فَوَقَعَ عَلَی الْاَرْضِ بِجَنْبِہٖ فَوَقَعْتُ عَلَیْہِ وَصِحْتُ
عَلَیْہِ صَیْحَۃً شَلِیْلَۃً وَاِذَا قَدْ خَرَجَ اَھْلُ الْحَارَۃِ وَاَوْثَقُوْہٗ

کِتَا فَاَوَ قَدْ جِئْتُكَ بِهٖ وَ هَا هُوَ بَيْنَ يَدَيْكَ جَعَلَنِيَ اللّٰهُ فِدَاكَ
پس مین نے اس ملعون پر حملہ کیا اور چاہا کہ اسکے سر پر تلوار مارون لیکن یہ دھوکا
دیکر نکل گیا مگر تلوار اسکی کھل گئی اور چمک اُسکی مجھے دکھائی دی اُسوقت مجھے
یقین ہوا کہ یہی قاتل امیر المؤمنینؑ کا ہے پس مین نے تلوار لیکر اس پر حملہ کیا اسنے
بھی مجھپر حملہ کیا پس مین نے اپنے تئین اس ملعون سے بچا کر اسکی ران پر تلوار
ماری کہ یہ زمین پر گر پڑا گرتے ہی اسکے مین اس سے لپٹ گیا اور با آواز بلند
مین نے آواز دی پس اہل محلّہ جارہ آئے اُنھون نے اس شقی کی مُشکین
باندھین اور مین اس شقی کو لے آیا اور اب یہ سامنے آپکے حاضر ہے خدا آپ پر
مجھے فدا کرے فَقَالَ الْحَسَنُؑ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ نَصَرَ وَلِيَّهٗ عَلٰى
عَدُوِّهٖ ثُمَّ انْكَبَّ الْحَسَنُؑ عَلٰى اَبِيْهِ يُقَبِّلُهٗ فَفَتَحَ عَيْنَيْهِ وَ يَقُوْلُ
اِرْفَقُوْا بِيْ مَلٰٓئِكَةَ رَبِّيْ اُسوقت امام حسنؑ نے ارشاد کیا کہ شکر ہے
اُس خدا کا جسنے اپنے دوست کو اپنے دشمن پر نصرت دی بعد اُسکے
جناب امام حسن علیہ السّلام نے اپنے تئین اپنے پدر بزرگوار پر گرا دیا اور
بوسے روے انور کے لیتے تھے پس اُنحضرت نے آنکھین کھولدین اور فرماتے
تھے بنرمی پیش آؤ مجھسے اے ملائکہ میرے پروردگار کے فَقَالَ الْحَسَنُؑ يَا
اَبَتِ هٰذَا عَدُوُّ اللّٰهِ وَ عَدُوُّكَ ابْنُ مُلْجَمٍ قَدْ اَمْكَنَ اللّٰهُ مِنْهُ وَقَدْ
حَضَرَ بَيْنَ يَدَيْكَ امام حسنؑ نے عرض کیا اے بابا یہ دشمن خدا اور دشمن آپکا ابن ملجم
ملعون کہ خدا نے ہمین اسپر ظفر یاب کیا سامنے آپکے حاضر ہے فَفَتَحَ اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ
عَيْنَيْهِ وَ نَظَرَ اِلَيْهِ وَ هُوَ مَكْتُوْفُ الرَّاْسِ وَ قَالَ يَا هٰذَا جَنَيْتَ

جِنَایۃً عَظِیْمَۃً وَ اَمْرًا جَسِیْمًا بِئْسَ الْاِمَامُ کُنْتُ لَکَ حَتّٰی جَازَیْتَنِیْ بَعْدَ ذٰلِکَ بِالْقَتْلِ لَمْ اَکُنْ شَفِیْقًا عَلَیْکَ وَ قَدْ اَحْسَنْتُ اِلَیْکَ وَ اَنَا اَعْلَمُ اِنَّکَ قَاتِلِیْ لَا مُحَالَۃَ وَ لٰکِنْ رَجَوْتُ بِذٰلِکَ الْاِسْتِظْہَارَ عَلَیْکَ یَا اَشْقَی الْاَشْقِیَاءِ پس آنکھیں کھولکر جناب امیر المؤمنین علیہ السلام نے طرف اُس ملعون کے دیکھا کہ وہ شقی سر برہنہ سامنے کھڑا ہوا ہے ارشاد کیا اے شقی تو مرتکب اس امر عظیم کا ہوا آیا میں تیرا برا امام تھا کہ تو نے مجھے جزا یہ دی کہ قتل کیا آیا میں تجھپر شفیق نہ تھا اور احسان تجھپر نہ کرتا تھا حالانکہ میں جانتا تھا کہ تو ضرور میرا قاتل ہے ولیکن یہ سب امور جو میں نے تیرے سامنے کیے تاکہ میں حجت اپنی تجھپر تمام کروں قَالَ فَدَمَعَتْ عَیْنُ ابْنِ مُلْجِمٍ وَ قَالَ یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ اَفَاَنْتَ تُنْقِذُ مَنْ فِی النَّارِ راوی کہتا ہے یہ سنکر ابن ملجم ملعون رونے لگا اور عرض کیا اے امیر المؤمنینؑ جو سزاوار جہنم کا ہو آپ اُسے کیونکر بچا سکتے ہیں ثُمَّ اِنَّ عَلِیًّا عَلَیْہِ السَّلَامُ اِلْتَفَتَ اِلَی الْحَسَنِ وَ قَالَ یَا بُنَیَّ اَرْفِقْ بِاَسِیْرِکَ اَمَا تَرٰی اِلٰی عَیْنَیْہِ قَدْ غَارَتَا فِیْ رَاْسِہٖ وَ قَلْبُہٗ یَرْجُفُ مِنْکَ خَوْفًا فَقَالَ لَہُ الْحَسَنُ یَا اَبَتِ قَدْ قَتَلَکَ ہٰذَا اللَّعِیْنُ وَ اَنْتَ تَاْمُرُنَا بِالرِّفْقِ فَقَالَ لَہٗ نَعَمْ یَا بُنَیَّ نَحْنُ اَہْلُ الرَّحْمَۃِ وَ الشَّفَقَۃِ فَاَطْعِمْہُ مِمَّا تَاْکُلُ وَ اسْقِہٖ مِمَّا تَشْرَبُ بعد اسکے جناب امیر المؤمنین علیہ السلام نے امام حسن علیہ السلام سے فرمایا اے فرزند شفقت و مہربانی کرو اپنے اسیر پر آیا تم نہیں دیکھتے ہو اسکی آنکھوں میں خوف سے گڑھے پڑ گئے ہیں اور دل اسکا

کانپتا ہے امام حسنؑ نے عرض کیا اے بابا اس ملعون نے تو آپکو قتل کیا اور آپ ہمیں ارشاد کرتے ہیں کہ ہم مہربانی اور نرمی اسکے ساتھ کریں حضرت نے ارشاد کیا ہاں اے فرزند ہم اہل بیتؑ رحمت و شفقت ہیں پس جو تم کھانا وہ اسے بھی کھلانا اور جو تم پینا وہ اسے بھی پلانا فَاِنْ اَنَا مِتُّ فَاقْتَصَّ مِنْهُ بِاَنْ تَقْتُلَهٗ وَتَضْرِبَهٗ ضَرْبَةً وَّاحِدَةً وَتُحْرِقَهٗ بِالنَّارِ وَلَا تُمَثِّلْ بِهٖ فَاِنِّیْ سَمِعْتُ حَبِیْبِیْ رَسُوْلَ اللّٰهِ وَهُوَ یَقُوْلُ اِیَّاکُمْ وَالْمُثْلَةَ وَلَوْ بِالْکَلْبِ الْعَقُوْرِ پس اگر میں دنیا سے رحلت کروں تو تم قصاص میرا اس سے لینا اسطرح سے کہ ایک ہی ضربت اسی کی تلوار سے لگانا اور اسکو آگ میں جلانا اور اعضا اسکے قطع نکرنا اسواسطے کہ فرمایا ہے میرے حبیب جناب رسولخدا نے تمھیں لازم ہی خوف کرو قطع اعضا سے اگرچہ سگ درندہ ہو اللہ اکبر مومنین یہ وصیت اعضا کے قطع نکرنے کی وہ جناب نسبت اپنے قاتل کے فرما ہیں مگر افسوس ہزار افسوس کہ اشقیائے کوفہ نے بحکم ابن زیاد لعین انکے فرزند دلبند مظلوم کربلا کے اعضائے نورانی سے کیا سلوک کیا جیسا کہ حجّتِ خدا زیارت ناحیہ مقدسہ میں فرماتے ہیں اَلسَّلَامُ عَلَی الْاَعْضَاءِ الْمُقَطَّعَاتِ اَلسَّلَامُ عَلَی الرُّؤُسِ الْمُشَالَاتِ سلام ہو ان اعضائے نورانی پر جو پارہ پارہ کیے گئے سلام ہو ان سرہائے مقدس پر جو نیزوں پر بلند کیے گئے آہ ایک شقی نے ایک انگوٹھی کے لیے انگشت اطہر جدا کی اور ایک لعین نے کمربند کے لیے دونوں ہاتھ قطع کیے وَاِنْ اَنَا عِشْتُ فَاَنَا اَعْلَمُ بِمَا اَفْعَلُ بِهٖ فَاِنْ اَنَا عَفَوْتُ فَاَنَا

له قصاص لو میرا سے قاتل کی ۔ بحار دہم صفحہ ۱۲۳

اَہْلبیتٍ کَانَ دَادُ عَلَی الْمُذْنِبِ اِلَیْنَا اِلَّا کَرَمًا فَاعْفُوْا غرضکہ حضرت امیرالمومنینؑ
نے فرمایا اگر مین زندہ رہا تو مجھے اختیار ہے جو مناسب جانونگا وہ کرونگا اور اگر عفو
کرون تو بعید نہین ہے اسواسطے کہ ہم اہل بیت رسالت گنہگارون کے ساتھ
احسان اور عفو سے پیش آتے ہین بعد اسکے آنحضرت نے فرمایا اب مجھے گھر مین
لیچلو جہانپر مین نمازین پڑھا کرتا تھا پس حضرت کو طرف گھر کے لیگئے اب مقام
غور ہے کہ آنحضرت کو جناب حسنینؑ اور جماعت مومنین مسجد کوفہ سے خون آلودہ
اوٹھا کر طرف گھر کے کس آہستگی اور نرمی کے ساتھ لیگئے ہونگے تا کہ حضرت کو بسبب
تکان کے تکلیف و اذیت نہو آہ اس مقام پر یاد آگیا حال مظلوم کربلا کا کہ آنحضرت
سے کس بیرحمی سے شمر ملعون نے پاے نجس سے بے ادبی کی اور بارہ ضربون سے
شہید کیا اور سر انور نیزہ پر بلند کیا اور ہر طرف سے آواز تکبیر کی بلند ہوئی اسوقت
آندھی سیاہ چلنے لگی اور آفتاب کو گہن لگ گیا اور بسبب تاریکی کے دن کو ستارے
دکھائی دینے لگے آہ مومنین اسوقت اہل حرم اور بچے اُنکے بیتاب ہوکر فریاد
کرتے تھے اور بشدت روتے تھے کوئی فریاد رسی اُنکی نہ کرتا تھا بلکہ عوض فریادرسی
کے اعدا نے مقنعہ اور چادرین تک چھین لین اور خیمون مین آگ لگادی اور
اسیر و مقید کیا الا لعنۃ اللہ علی القوم الظالمین

مجلس پنجم

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ مَنْ ذَکَرَ فَضِیْلَۃً مِّنْ فَضَائِلِ
عَلِیِّ بْنِ اَبِیْطَالِبٍ مُقِرًّا بِہَا غَفَرَ اللّٰہُ تَعَالٰی لَہٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِہٖ

وَمَا تَاخُذُ کتاب روضہ وغیرہ مین منقول ہی فرمایا جناب رسولخدا صلے اللہ علیہ
و آلہ نے جو بندۂ مؤمن ذکر کرے کسی فضیلت کا فضائل علیؑ بن ابیطالبؑ سے
بشرط اعتقاد تو حق سبحانہ تعالیٰ گناہ گذشتہ اور آیندہ اُس مؤمن کے بخش دیتا ہی
وَقَالَ حُبُّ عَلِیٍّ یَاکُلُ الذُّنُوبَ کَمَا تَاکُلُ النَّارُ الْحَطَبَ وَمَنْ اَحَبَّ
عَلِیًّا غَفَرَ اللّٰہُ ذُنُوبَہٗ وَلَوْ کَانَتْ بِعَدَدِ قَطَرَاتِ الْمَطَرِ اور فرمایا
جناب رسولخدا نے کہ دوستی علیؑ بن ابی طالبؑ کی گناہون کو اسطرح سے
فنا کرتی ہے جسطرح آگ لکڑی کو فنا کرتی ہی اور جو بندۂ مؤمن محبّت رکھے
علیؑ بن ابیطالبؑ سے تو حق سبحانہ تعالیٰ گناہ اُس مؤمن کے بخش دیتا ہے
اگرچہ کثرت اُسکے گناہون کی مثل قطرات باران کے ہو وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی جَعَلَ لِاَخِیْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْطَالِبٍ
فَضَائِلَ لَا یُحْصِیْ عَدَدَھَا غَیْرُہٗ اور فرمایا جناب رسولخدا صلے اللہ
علیہ و آلہ نے تحقیق کہ حق سبحانہ تعالیٰ نے میرے بھائی علیؑ بن ابیطالبؑ
کو اسقدر فضائل عطا فرمائے ہین کہ کوئی احاطہ اُنکا سواے خدا کے نہین
کرسکتا ہے فَمَنْ کَتَبَ فَضِیْلَۃً مِّنْ فَضَائِلِہٖ لَمْ تَزَلِ الْمَلَائِکَۃُ
تَسْتَغْفِرُ لَہٗ مَا بَقِیَ لِتِلْکَ الْکِتَابَۃِ رَسْمٌ پس جو مؤمن کسی فضیلت
کو فضائل علیؑ بن ابیطالبؑ سے لکھے تو تمام فرشتے واسطے اُس کاتب
فضیلت کے طلب مغفرت خدا سے کرتے ہین جبتک کہ وہ لکھا باقی رہے
وَمَنِ اسْتَمَعَ فَضِیْلَۃً مِّنْ فَضَائِلِہٖ غَفَرَ اللّٰہُ لَہُ الذُّنُوْبَ الَّتِیْ
اکْتَسَبَھَا بِالْاِسْتِمَاعِ اور جو مؤمن کسی فضیلت کو فضائل علیؑ بن ابیطالبؑ سے

سُنے تو خداوند کریم عفو کرتا ہی گناہ اُسکے جو کان سے سُنے ہون وَمَنْ نَظَرَ
فَضِيْلَةً مِنْ فَضَائِلِهٖ غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ الذُّنُوْبَ الَّتِيْ اكْتَسَبَهَا بِالنَّظَرِ
اور جو مؤمن کہ دیکھے طرف کسی فضیلت کے فضائل علی بن ابیطالبؑ سے
تو عفو کرتا ہی خداوند غفار گناہ اُسکے جو آنکھون سے کیے ہین وَقَالَ اَلنَّظَرُ
اِلٰى عَلِيِّ بْنِ اَبِيْطَالِبٍ عِبَادَةٌ وَذِكْرُهٗ عِبَادَةٌ وَلَا يُقْبَلُ اِيْمَانُ
عَبْدٍ اِلَّا بِوِلَايَةِ عَلِيٍّ وَالْبَرَائَةِ مِنْ اَعْدَائِهٖ اور فرمایا جناب رسولخدا
نے کہ نظر کرنا طرف علیؑ بن ابیطالبؑ کے عبادت ہی اور ذکر اُنکا عبادت ہی
اور نہین قبول ہوتا ایمان کسی بندہ کا مگر محبت وولاے علیؑ بن ابیطالبؑ کے
اور بیزار رہنا اُنکے دشمنون سے وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ
بِعَلِيِّ بْنِ اَبِيْطَالِبٍ يَا عَلِيُّ لَيْسَ لِمُحِبِّكَ حَسْرَةٌ عِنْدَ مَوْتِهٖ وَلَا
وَحْشَةٌ فِيْ قَبْرِهٖ وَلَا فَزَعٌ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اور تاریخ خطیب بغدادی
مین عائشہ سے منقول ہی کہا اُسنے ایک روز جناب رسولخدا نے علیؑ بن
ابیطالبؑ سے فرمایا یا علیؑ بشارت ہو تمھین کہ تمھارے دوستون کو بوقت
مرگ حسرت نہوگی اور قبر مین اُنھین وحشت نہوگی اور وہ بیتاب اور خوفناک
بروز قیامت نہوگے وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ لَا يَعْرِفُ اللّٰهَ اِلَّا اَنَا وَعَلِيٌّ
وَلَا يَعْرِفُنِيْ اِلَّا اللّٰهُ وَعَلِيٌّ وَلَا يَعْرِفُ عَلِيًّا اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَا اور فرمایا
جناب رسولخدا نے کہ کوئی خدا کو نہین پہچانتا ہے مگر مین اور علیؑ اور مجھے
کوئی نہین پہچانتا ہے مگر اللہ اور علیؑ اور علیؑ کو کوئی نہین پہچانتا ہے مگر اللہ
اور مین وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ اَيُّهَا النَّاسُ لَنْ يَقْبَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى

لِعَبْدٍ فَرْضًا اِلَّا بِحُبِّ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْطَالِبٍ اور جناب رسول خدا نے فرمایا
ایہا الناس کسی بندہ کی کوئی عبادت واجب خدا قبول نہین کرتا ہی مگر محبت
علی بن ابیطالب فَمُحِبُّہٗ مُحِبِّیْ وَمُبْغِضُہٗ مُبْغِضِیْ وَوَلِیُّہٗ وَلِیِّیْ
وَقَوْلُہٗ قَوْلِیْ وَاَمْرُہٗ اَمْرِیْ پس دوست علی کا میرا دوست ہی
اور دشمن اُنکا دشمن میرا ہے اور ولی اُنکا میرا ولی ہے اور قول اُنکا میرا قول ہی
اور حکم اُنکا میرا حکم ہے وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ لَوْ کَانَ الرِّیَاضُ اَقْلَامًا
وَالْبُحُوْرُ مِدَادًا وَالْجِنُّ حُسَّابًا وَالْاِنْسُ کُتَّابًا مَا اَحْصَوْا فَضَائِلَ
عَلِیِّ بْنِ اَبِیْطَالِبٍ اور فرمایا جناب رسولخدا نے اگر سب درخت دنیا کے
بجائے قلم کے ہون اور سب دریا بمنزلہ سیاہی کے ہون اور سب جن
حساب کرین اور سب انسان لکھین تو ہرگز فضائل علی بن ابیطالب کا
احاطہ نہین کر سکتے ہین وَعَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْطَالِبٍ عَلَیْہِ السَّلَامُ اَنَّہٗ
قَالَ اِنَّ شِیْعَتَنَا یَخْرُجُوْنَ مِنْ قُبُوْرِہِمْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ عَلٰی مَا
مَعَہُمْ مِنَ الذُّنُوْبِ وَالْعُیُوْبِ وَوُجُوْہُہُمْ کَالْقَمَرِ لَیْلَۃَ
الْبَدْرِ اور کتاب صراط سوی مین منقول ہی جناب علی بن ابیطالب
علیہ السلام سے فرمایا آنحضرت نے بہ تحقیق کہ شیعہ ہمارے بروز قیامت
اپنی قبرون سے باہر آئینگے اسطور پر کہ کوئی اثر گناہون اور عیب کا اُنپر
ظاہر نہوگا اور ہمارے نور ولایت سے چہرے اُنکے مانند پورے چاند کے
روشن ہونگے وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ یَا عَلِیُّ لَوْ اَنَّ عَبْدًا عَبَدَ اللّٰہَ
عَزَّ وَجَلَّ مِثْلَ مَا قَامَ نُوْحٌ فِیْ قَوْمِہٖ اور فرمایا جناب رسولخدا نے

کہ یا علیؑ اگر کوئی بندہ عبادت کرے خدا کی اتنی مدت جس مدت تک نوحؑ نبی نے زندگی کی ہے اپنی قوم میں وَكَانَ لَهٗ مِثْلُ اُحُدٍ ذَهَبًا فَاَنْفَقَهٗ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اور بمقدار کوہ اُحُد کے اُسکے پاس سونا ہوا اور وہ اُسے راہ خدا میں صرف کرے وَمُدَّ فِیْ عُمْرِهٖ حَتّٰی حَجَّ اَلْفَ حَجَّةٍ عَلٰی قَدَمَیْهِ اور اُس بندہ کی عمر اسقدر ہو کہ ہزار حج پیادہ پا بجا لائے ثُمَّ قُتِلَ بَیْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ مَظْلُوْمًا وَلَمْ یَكُنْ فِیْ قَلْبِهٖ مَحَبَّتُكَ لَمْ یَشُمَّ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ وَلَمْ یَدْخُلْهَا بعد اسکے وہ بندہ درمیان کوہ صفا اور مروہ کے بظلم وستم قتل کیا جائے پس باوجود ان سب باتوں کے اگر وہ تمھاری محبت نرکھتا ہو تو ہرگز وہ شخص بوے بہشت بھی نہ سونگھیگا اور ہرگز داخل بہشت نہوگا وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وِلَایَةُ عَلِیٍّ وِلَایَةُ اللّٰهِ وَحُبُّهٗ عِبَادَةُ اللّٰهِ اور فرمایا جناب رسولخدا صلے اللہ علیہ وآلہ نے کہ دوستی علیؑ بن ابیطالبؑ کی دوستی خدا کی ہے اور محبت علیؑ بن ابیطالبؑ کی عبادت خدا ہے وَاِتِّبَاعُهٗ فَرِیْضَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَاَوْلِیَاءُهٗ اَوْلِیَاءُ اللّٰهِ وَاَعْدَاءُهٗ اَعْدَاءُ اللّٰهِ وَحَرْبُهٗ حَرْبُ اللّٰهِ وَسِلْمُهٗ سِلْمُ اللّٰهِ اور اتباع حکم علیؑ بن ابیطالبؑ ہر بندہ پر فرض ہے جانب خدا سے اور دوست اُنکے دوست ہیں خدا کے اور دشمن اُنکے دشمن ہیں خدا کے اور جنگ کرنا اُنسے جنگ ہے خدا سے اور صلح اُنسے صلح ہے خدا سے وَرَوَی الْحَافِظُ مُحَمَّدُ بْنُ مُوْسٰی فِیْ تَفْسِیْرِ قَوْلِهٖ تَعَالٰی عَمَّ یَتَسَاءَلُوْنَ عَنِ النَّبَاِ الْعَظِیْمِ بِاِسْنَادِهٖ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اَنَّهٗ قَالَ اور حافظ محمد بن موسے

شیرازی نے تفسیر میں آیہ کریمہ عَمَّ یَتَسَاءَلُونَ عَنِ النَّبَاءِ الْعَظِیْمِ کی ساتھ اپنی اسناد کے روایت کی ہے فرمایا جناب رسولخدا نے اِنَّ وِلَایَۃَ عَلِیِّ اَبِیْطَالِبٍ یُسْئَلُوْنَ عَنْھَا فِیْ قُبُوْرِھِمْ یہ تحقیق کہ محبت علیؑ بن ابیطالبؑ کی وہ امر عظیم ہے کہ سوال کیے جائینگے سب بندے اپنی قبروں میں اُس سے فَلَا یَبْقٰی مَیِّتٌ فِیْ شَرْقٍ وَّلَا غَرْبٍ وَّلَا فِیْ بَرٍّ وَّلَا فِیْ بَحْرٍ اِلَّا وَ مُنْکَرٌ وَّ نَکِیْرٌ یَسْاَلَانِ عَنْہُ عَنْ وِلَایَۃِ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ بَعْدَ الْمَوْتِ پس نہیں باقی رہتی ہے کوئی میت شرق و غرب عالم اور صحرا اور دریا میں مگر یہ کہ پوچھتے ہیں منکر و نکیر اُس سے دوستی علیؑ بن ابیطالبؑ سے بعد موت کے وَیَقُوْلَانِ مَنْ رَّبُّکَ وَمَا دِیْنُکَ وَمَنْ نَبِیُّکَ وَمَنْ اِمَامُکَ اور وہ دونوں پوچھتے ہیں کون ہے معبود تیرا اور کیا ہے دین تیرا اور کون ہے نبی تیرا اور کون ہے امام تیرا پس حضرات اگر اعتقادات اُسکے درست ہوں اور ولایت امیر المومنینؑ کا مُقر ہو تو بے تامّل مُردہ جواب دیگا اَللّٰہُ جَلَّ جَلَالُہٗ رَبِّیْ وَالْاِسْلَامُ دِیْنِیْ وَمُحَمَّدٌ نَبِیِّیْ وَعَلِیُّ بْنُ اَبِیْطَالِبٍ اِمَامِیْ اللہ رب میرا ہے اور اسلام دین میرا ہے اور حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ و آلہ نبی میرے ہیں اور حضرت علیؑ بن ابیطالبؑ امام میرے ہیں وَعَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَیْسٍ اَنَّھَا قَالَتْ سَمِعْتُ سَیِّدَتِیْ فَاطِمَۃَ الزَّھْرَاءَ تَقُوْلُ لَیْلَۃً دَخَلَ بِیْ عَلِیٌّ اَفْزَعَنِیْ فِیْ فِرَاشِیْ قُلْتُ بِمَا ذَا اَفْزَعَکِ یَا سَیِّدَتِیْ اور اسماء بنت عُمیس سے منقول ہے کہا اُسنے سُنا میں نے کہ حضرت فاطمہ زہرا علیہا السّلام نے فرمایا جس شب علی مرتضیٰ علیہ السّلام میرے پاس تشریف لائے اُس شب فرش خواب پر مجھے خوف عارض ہوا میں نے عرض کیا اے شاہزادی میری کیا سبب تھا آپکے خوف کا

قَالَتْ سَمِعْتُ الْاَرْضَ تُحَدِّثُهٗ وَهُوَ يُحَدِّثُهَا فَاَصْبَحْتُ وَاَنَا فِيْ غَمَّةٍ فَاَخْبَرْتُ وَالِدِيْ رَسُوْلَ اللّٰهِ اُس معصومہ نے فرمایا سنا میں نے کہ زمین آنحضرت سے کچھ باتیں کرتی ہے اور حضرت بھی اُس سے کچھ فرماتے ہیں پس صبحکو یہ حال میں نے اپنے پدر بزرگوار جناب رسول خدا سے بیان کیا اور اُسوقت تک مجھپر خوف طاری تھا فَسَجَدَ سَجْدَةً طَوِيْلَةً ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ وَقَالَ يَا فَاطِمَةُ اَبْشِرِيْ بِطِيْبِ النَّسْلِ فَاِنَّ اللّٰهَ فَضَّلَ بَعْلَكِ عَلٰى سَائِرِ خَلْقِهٖ وَاَمَرَ الْاَرْضَ اَنْ تُحَدِّثَهٗ بِاَخْبَارِهَا وَمَا يَجْرِيْ عَلٰى وَجْهِهَا مِنْ شَرْقِهَا اِلٰى غَرْبِهَا یہ سنکر وہ جناب سجدہ طولانی بجالائے بعد اسکے سر اقدس سجدہ سے اوٹھایا اور ارشاد کیا اے فاطمہ تمھیں بشارت ہو ساتھ نسل طاہر اور پاکیزہ کے بتحقیق کہ حق سبحانہ تعالی نے فضیلت دی تمھارے شوہر کو سب خلق پر اور حکم فرمایا ہی زمین کو کہ ہر روز خبریں اپنی اُنسے عرض کیا کرے اور جو کچھ مشرق سے مغرب تک زمین پر گذرے وہ سب اظہار کرے وَعَنْ زَيْدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهٗ قَالَ اَعْطَى النَّبِيُّ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْطَالِبٍ خَاتَمَهٗ لِيَنْقُشَ عَلَيْهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ فَاَخَذَ اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَاَعْطَاهُ النَّقَّاشَ اور زید بن علی نے اپنے پدر بزرگوار سے روایت کی ہی فرمایا آنحضرت نے کہ ایکمرتبہ جناب رسول خدا نے جناب امیر المؤمنین علی علیہ السلام کو انگشتری اپنی دی تاکہ اُسپر محمد بن عبد اللہ کندہ ہو اور جناب امیر المؤمنین علیہ السلام نے وہ انگشتری لیکر نقاش کو دی فَقَالَ لَهٗ اُنْقُشْ عَلَيْهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ فَنَقَشَ عَلَيْهِ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَنَظَرَ

یعنی امام زین العابدین علیہ السلام

اِلَیۡہِ عَلِیٌّ وَقَالَ لَہٗ مَا اَمَرۡتُکَ بِھٰذَا آنحضرت نے نقاش سے فرمایا کہ اس
انگشتری پر محمدؐ بن عبداللہ کندہ کر جب وہ کندہ کرنے لگا تو ہاتھ سے اُسکے
محمدؐ رسول اللہ اُسپر کندہ ہوگیا پس آنحضرت نے اُسے دیکھکر فرمایا مین نے یہ نہین
کہا تھا جو تو نے کندہ کیا قَالَ یَا عَلِیُّ قَدۡ اَخۡطَأَتۡ یَدِیۡ فَجَآءَ بِہٖ اِلٰی
رَسُوۡلِ اللّٰہِ وَقَالَ لَہٗ مَا نَقَشَ النَّقَّاشُ مَا اَمَرۡتَ بِہٖ فَاَخَذَہٗ
النَّبِیُّ وَقَالَ یَا عَلِیُّ اَنَا مُحَمَّدُ بۡنُ عَبۡدِ اللّٰہِ وَاَنَا مُحَمَّدٌ رَّسُوۡلُ اللّٰہِ
اُسنے عرض کیا یا علیؑ میرے ہاتھ نے لغزش کی پس حضرت اُس انگوٹھی کو جناب
رسول خدا کی خدمت مین لائے اور عرض کیا مین نے وہی نقاش سے کہا تھا
جو آپنے فرمایا تھا لیکن اُسنے یہ کندہ کیا اُن حضرت نے وہ انگشتری لیکر فرمایا
یا علیؑ مین محمدؐ بن عبداللہ اور محمدؐ رسول اللہ ہون یعنی جو کچھ کہ کندہ ہوا بہتر ہے
فَلَمَّا اَصۡبَحَ النَّبِیُّ نَظَرَ اِلٰی خَاتَمِہٖ فَاِذَا تَحۡتَہٗ عَلِیٌّ وَلِیُّ اللّٰہِ وَصِیُّ
رَسُوۡلِ اللّٰہِ فَتَعَجَّبَ النَّبِیُّ بِذٰلِکَ حَتّٰی نَزَلَ جَبۡرَئِیۡلُ وَقَالَ
یَا مُحَمَّدُ اِنَّ اللّٰہَ یَقۡرَأُکَ السَّلَامُ وَیَقُوۡلُ کَتَبۡتَ مَا اَرَدۡتَ
عَلَیۡہِ وَکَتَبۡنَا مَا اَرَدۡنَا جب صبح ہوئی تو جناب رسول خدا نے اُس انگشتری
کو ملاحظہ فرمایا دیکھا کہ نیچے اُسکے عَلِیٌّ وَلِیُّ اللّٰہِ وَصِیُّ رَسُوۡلِ اللّٰہِ لکھا ہوا ہے
یہ دیکھکر جناب رسول خداؐ کو تعجب ہوا ناگاہ جبرئیل نازل ہوے اور عرض کیا
یا رسول اللہ حق سبحانہ تعالیٰ نے آپکو سلام ارشاد کیا ہے اور فرمایا ہے اے حبیب ہمارے
جو تمھین مطلوب تھا وہ تمنے اُسپر کندہ کیا اور جو ہمین مطلوب تھا وہ ہمنے
کندہ کیا مُسنا مومنین آپنے حال اس انگشتری کا جس سے آپکے دل خوش و مسرور

ہوے اب یاد کیجیے اُس انگشتری کو جو جناب امام حسین علیہ السلام نے کربلا میں حالت تشنگی میں روز عاشورا اپنے فرزند حضرت علی اکبر کو دی تھی ففی البحار وغیرہٖ لما برز علی بن الحسین علیہ السلام الی القتال واشتد علیہ العطش جاء عند ابیہ الحسین علیہ السلام و قال یا ابہ العطش قد قتلنی و ثقل الحدید اجھدنی فھل الی شربۃ من الماء سبیل چنانچہ بحار الانوار وغیرہ مین منقول ہے کہ جب شاہزادہ علی اکبر معرکہ کربلا مین مصروف جہاد ہوے اور بسبب حرارت کے شدت تشنگی سے بیتاب ہوئے تو اُسوقت اپنے پدر مظلوم امام حسینؑ کی خدمت مین حاضر ہو کے عرض کیا اے بابا پیاس نے مجھے ہلاک کیا اور سنگینی سلاح نے مجھے تعب مین ڈالا ہے آیا تھوڑا سا پانی ہو سکتا ہے کہ مجھے ملے فبکی الحسینؑ و اعطی خاتمہ و قال یا بنی امسکہ فی فیک وارجع الی الاعداء فانی ارجوان لا تظما بعد ذلک ابدا آہ پانی کہان تھا یہ سنتے ہی امام حسینؑ روئے اور انگشتری اپنی اپنے نور نظر کو عنایت کی اور فرمایا اے فرزند اسے اپنے مُنھ مین رکھ لے اور جہاد مین مصروف ہو مجھے امید ہے کہ بعد اسکے تو کبھی پیاسا نہوگا پس جناب علی اکبرؑ وہ انگشتری دہن اطہر مین رکھکر مکرر لشکر اعدا پر حملہ آور ہوے اور اس مرتبہ بکمال شجاعت و دلاوری ایک جماعت کثیرہ کو قتل کیا مگر افسوس کہ اثناے کارزار مین ایک لعین نے کمینگاہ سے آکر ایک تلوار سر اطہر پر لگائی کہ صدمہ سے اُسکے وہ جناب غش کھاکر گھوڑے سے زمین پر تشریف لائے اور آواز دی اے بابا میری خبر لیجیے آہ جب

حضرت قریب اپنے فرزند کے پہونچے تو روتے تھے اور فرماتے تھے یَا بُنَیَّ
عَلَی الدُّنْیَا بَعْدَکَ الْعَفَا ای فرزند اب بعد تیرے خاک ہے اس دنیا پر پس
لاش کو لیکر طرف خیمہ کے آئے بعد اسکے حضرت نے صیحہ کیا راوی کہتا ہے
یہ سنکر ایک خاتون معظمہ خیمہ سے باہر نکل آئین اور فریاد کرتی تھین اور فرماتی تھین
ہاے ای نور نظر اسے میوۂ جگر ای راحت دل میرے پس نالہ وزاری کرتی ہوئین
لاش علی اکبرؑ کو اپنی آغوش مین لیا مین نے لوگون سے پوچھا یہ خاتون معظمہ
کون ہین اُنھون نے کہا یہ جناب زینبؑ بہن امام حسین علیہ السّلام کی ہین پس
حضرت قریب اُنکے تشریف لائے اور تسلّی و دلاسا دیکر طرف خیمہ کے پھیر دیا
بعد اسکے اپنے فرزند کی لاش کو لاشہائے شہدا مین رکھدیا مؤمنین کیسا خیال
تھا اُن حضرت کو پردہ داری جناب زینبؑ کا مگر افسوس ہزار افسوس بعد
شہادت امام حسینؑ کے اشقیاے کوفہ نے کچھ لحاظ و پاس اُنکا نہ کیا اور
خیمون مین ہجوم کرکے بے تحاشا در آئے اور مقنعہ اور چادرین تک جناب
زینبؑ و امّ کلثومؑ کی چھین لین اور خیمون مین آگ لگادی اور اہل حرم کو اسیر و
مقیّد کیا اور اونٹون پر سوار کرکے طرف کوفہ کے لے گئے الا لعنۃ
اللہ علی القوم الظّالمین

مجلس ششم

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّہٗ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ
مَنْ قَالَ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ تُفَتَّحَتْ لَہٗ اَبْوَابُ السَّمَآءِ کتاب روضہ مین

عبداللہ بن عباسؓ سے منقول ہی انھون نے کہا فرمایا جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ و آلہ نے جو مومن کہے لا الٰہ الا اللہ تو دروازے آسمانون کے اُسکے واسطے کھل جاتے ہین وَمَنْ تَلَاهَا بِمُحَمَّدٍ رَسُوْلِ اللّٰهِ تَهَلَّلَ وَجْهُ اللّٰهِ تَعَالٰی وَاسْتَبْشَرَ بِذٰلِكَ اور جو مومن بعد کلمۂ توحید کے کہے محمدؐ رسول اللہ تو حق سبحانہ تعالیٰ کی کمال خوشی اور رضا کا باعث ہوتا ہی وَمَنْ تَلَاهَا بِعَلِیٍّ وَلِیِّ اللّٰهِ وَصِیِّ رَسُوْلِ اللّٰهِ غَفَرَ اللّٰهُ تَعَالٰی ذُنُوْبَهٗ وَلَوْ كَانَتْ بِعَدَدِ قَطَرَاتِ الْمَطَرِ اور جو مومن بعد اسکے کہے علیؑ ولی اللہ وصیؐ رسول اللہ تو حق سبحانہ تعالیٰ تمام گناہ اُسکے بخشدیتا ہی اگرچہ وہ گناہ بعدد قطرات باران کے ہون سبحان اللہ یہ مرتبہ ہی ذکر ولایت امیر المؤمنین علیؑ بن ابیطالب علیہ السلام کا اور فضائل آنحضرت کے بہت ہین منجملہ اُسکے یہ فضیلت ہی عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّهٗ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ جَالِسًا فِیْ جَمَاعَةٍ مِّنْ اَصْحَابِهٖ اِذَا اَقْبَلَ عَلِیُّ بْنُ اَبِیْطَالِبٍ عَلَیْهِ السَّلَامُ چنانچہ عبداللہ بن مسعود سے روایت ہی وہ کہتے ہین کہ ایک روز جناب رسول خدا مع ایک جماعت اصحاب کے تشریف رکھتے تھے ناگاہ جناب علیؑ بن ابیطالب علیہ السلام تشریف لائے فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ مَنْ اَرَادَ اَنْ یَّنْظُرَ اِلٰی اٰدَمَؑ فِیْ عِلْمِهٖ وَاِلٰی نُوْحٍ فِیْ حِكْمَتِهٖ وَاِلٰی اِبْرَاهِیْمَؑ فِیْ حِلْمِهٖ فَلْیَنْظُرْ اِلٰی عَلِیِّ بْنِ اَبِیْطَالِبٍؑ پس جناب رسول خدا نے فرمایا جو شخص چاہے کہ نظر کرے طرف علم آدمؑ اور حکمتِ نوحؑ اور حلم ابراہیمؑ کے پس چاہیے کہ وہ نظر کرے طرف علی بن ابیطالبؑ کے وَقَالَ مَنْ اَرَادَ اَنْ یَّنْظُرَ اِلٰی یُوْسُفَؑ فِیْ جَمَالِهٖ وَاِلٰی اِبْرَاهِیْمَؑ

فِی سَخَائِہٖ وَاِلیٰ مُوسٰی فِی فِطْنَتِہٖ وَاِلیٰ دَاؤدَ فِی زُھْدِہٖ فَلْیَنْظُرْ اِلیٰ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْطَالِبؑ اور فرمایا جناب رسول خدا نے جو شخص چاہے نظر کرے طرف جمالِ یوسفؑ اور سخاوت ابراہیمؑ اور فہم و دانش موسیٰؑ اور زہد داؤدؑ کے تو چاہیے وہ نظر کرے طرف علیؑ بن ابیطالبؑ کے یعنی یہ سب اوصاف انبیا کے اُنمین موجود ہین اب مقام غور ہے کہ جو بزرگوار بعد جناب رسول خداؐ کے افضل ہو انبیاے سابقین اور فرشتہاے مقربین سے اور خداوند عالم نے فضائل و مراتب عالیہ عطا کیے ہون افسوس وہ ہاتھ سے ابن ملجم لعین کے شہید ہو جائے جیسا کہ شاعر کہتا ہے

اَعَدْلُكَ یَاھٰذَا الزَّمَانُ مُحَرَّمٌ + اَمِ الْجَوْرُ مَعْرُوْضٌ عَلَیْكَ مُحَتَّمٌ

اے زمانہ غدار آیا عدل و انصاف تجھپر حرام ہوگیا ہی آیا ظلم کرنا بنسبت خاصان خدا کے تجھپر واجب و لازم ہے

فَشَانُكَ تَعْظِیْمُ الْاَرَاذِلِ دَائِمًا + وَعِزُّ بَنِیْ اَرْبَابِ الْفَضَائِلِ تَرْغَمُ

پس حال تیرا ابتدا سے یہ ہی کہ تجھے تعظیم منظور رہتی ہے اُن لوگون کی جو لائق تعظیم کے نہین ہین اور واجب جانتا ہے تو صاحبان فضل و شرف کو ذلیل و خوار کرنا

اِذَا زَادَ فَضْلُ الْمَرْءِ زَادَ امْتِحَانُہٗ + وَتَرْعٰی لِمَنْ لَا فَضْلَ فِیْہِ وَتَرْحَمُ

جس شخص مین تو فضل و کمال زیادہ پاتا ہے تو اُسی کو بلا اور آفات مین مبتلا کرتا ہی اور رعایت کرتا ہی تو اُس شخص کی جو فضل و کمال سے خالی ہے

یُقَادُ عَلِیٌّ فِیْ حَمَائِلِ سَیْفِہٖ وَیَقْتُلُہٗ لُکَعُ لَعِیْنٌ وَلَا مُ

آہ اس سے زیادہ ستم اور کیا ہوگا کہ جناب علیؑ ابن ابیطالبؑ بہترین خلق کو بدترین خلق
رسن بستہ حرم سرا سے باہر لائے اور تمام حقوق اُنکے غصب کیے اور وہ جناب
تلوار اپنی نیام مین بند کیے تھے آخر کار ابن ملجم سے شقی نے حالت روزہ و نماز
مین سر انور پر ضربت شمشیر لگائی جسکے صدمہ سے سر اقدس شگافتہ ہوا آہ جب
جناب حسنین علیہما السّلام نے یہ حالت دیکھی تو بشدّت روئے اور جو مومنین
مسجد کوفہ مین حاضر تھے وہ بھی روئے فِی البِحَارِ وَغَیرِہٖ اَنَّہٗ قَالَ
مُحَمَّدُ بْنُ الْحَنَفِیَّۃِ ثُمَّ اِنَّ اَبِیْ اَمِیرَ الْمُؤْمِنِیْنَ عَلَیْہِ السَّلَامُ
قَالَ احْمِلُوْنِیْ اِلٰی مُصَلَّایَ فَحَمَلْنَاہُ اِلَیْہِ وَالنَّاسُ مُجْتَمِعُوْنَ
حَوْلَہٗ وَقَدْ اَشْرَفُوْا عَلَی الْھَلَاکِ مِنَ الْبُکَآءِ وَالنَّحِیْبِ وَالْعَوِیْلِ
چنانچہ بحار الانوار وغیرہ مین منقول ہے محمدؐ بن حنفیہ کہتے ہین بعد اسکے میرے
پدر بزرگوار جناب امیر المؤمنین علیہ السّلام نے فرمایا کہ اب مجھے گھر مین لیچلو
اُس مقام پر جہان مین نمازین پڑھا کرتا تھا پس حضرت کو طرف گھر کے لیچلے
اور شیعہ گرد حضرت کے جمع تھے اور اسقدر سبکے سب روتے تھے قریب تھا
کہ ہلاک ہوجائین پس جب آنحضرت کو جناب حسنینؑ اور سب شیعہ لیکر قریب
گھر کے پہونچے تو حضرت امام حسنؑ سے فرمایا قُلْ لِلنَّاسِ اَنْ اِنْصَرِفُوْا
اِلٰی مَنَازِلِکُمْ ان اصحاب سے کہدو کہ اپنے اپنے گھر جائین اور رخصت
ہون آہ مؤمنین شاید مقصود یہ ہو کہ حضرت کا یہ حال دیکھکر دختران جناب فاطمہؑ
آواز گریہ و بکا بلند کرینگی یہ خیال تھا آنحضرت کو جناب زینبؑ و امّ کلثومؑ کا
مگر افسوس صحرا سے کربلا مین روز عاشورا بعد شہادت امام حسینؑ کے اشقیا نے

کوفہ بے تحاشا خیمون مین در آئے اور اسباب و زیور لوٹ لیا اور مقنعہ و چادرین
تک انکی چھین لین اور خیمون مین آگ لگادی اور اُن شاہزادیون کو اسیر و مقید
کرکے اونٹون پر سوار کیا اور ہجوم عام مین طرف کوفہ کے لیگئے قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ
الْحَنَفِيَّةِ فَادْخَلْنَاهُ فِي حُجْرَتِهٖ وَطَرَحْنَاهُ عَلٰى فِرَاشِهٖ فَاَقْبَلَتْ
زَيْنَبُ وَاُمُّ كُلْثُوْمٍ حَتّٰى انْكَبَّتَا عَلٰى فِرَاشِهٖ فَهٰذِهٖ تُنَادِي يَا
اَبَتَاهُ مَنْ لِلصَّغِيْرِ حَتّٰى يَكْبُرَ وَمَنْ لِلْكَبِيْرِ بَيْنَ الْمَلَاءِ يَا اَبَتَاهُ
حُزْنُنَا عَلَيْكَ طَوِيْلٌ وَعَبْرَتُنَا عَلَيْكَ لَا تَرْقَاُ غرضکہ محمد بن حنفیہ
کہتے ہین پس ہم سب نے اُنحضرت کو اُنکے حجرے مین پہونچا کر فرش پر لٹا دیا
اسی اثنا مین جناب زینبؑ و ام کلثومؑ روتی ہوی آئین اور اپنے تئین حضرت
کے فرش پر گرا دیا پس اسطرح سے بین کرنے لگین ای بابا اب کون بیٹون اور
یتیمون کی پرورش کریگا اے بابا حزن و غم آپکا ہمپر دراز ہوگا اور آنسو ہمارے
آپکے فراق مین جاری رہینگے پس جب بیسوین شب آئی تو اثر زہر کا قدمون تک
حضرت کے آگیا اور نہایت ناتوان ہوے اور نشستہ نماز پڑھی اور ہم سبکو
وصیت فرمائی اور تسلّی و دلاسا دیتے تھے یہانتک کہ صبح ہوئی اور بعد نماز کے
لوگون کو اذن حضوری دیا پس لوگ آتے تھے اور سلام کرتے تھے اور حضرت
جواب سلام دیکر فرماتے تھے مجھسے سؤال کرو قبل اسکے کہ مجھے نہ پاؤ پس لوگ
بشدّت روتے تھے آہ حضرت کا ضعف و نقاہت سے یہ حال تھا کہ فرمایا
اپنے امام سے سؤال مین تخفیف کرو پس احکام الٰہی بیان کیے اور
امر و نہی سے آگاہ کیا اور امور نیک کی تاکید فرمائی جب اکیسوین شب ماہ رمضان کی

آئی کہ وہ دوسری شب تھی حضرت کے زخمی ہونے کی اُس شب کو حضرت نے
اپنی اولاد اور اہل بیت کو جمع کیا اور اُنھین وداع فرمایا اور ارشاد کیا کہ مین نے
تم سبکو خدا کے سپرد کیا اور وہی کافی ہے تمھارے مہمات کا اور بہتر وکیل ہے
فَاَمَرَاهُمْ وَاَوْصَاهُمْ بِلُزُوْمِ الْاِيْمَانِ وَالْاَحْكَامِ اللَّتِيْ اَوْصٰى بِهَا
رَسُوْلُ اللّٰهِ پس حضرت نے سبکو حکم دیا اور وصیّت کی ساتھ لزوم ایمان
اور متابعت اُن احکام کی جو جناب رسول خدا نے ارشاد فرمائے تھے وَكَانَ
الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَقَالَ اُوْصِيْكُمَا بِتَقْوَى اللّٰهِ بِاَنْ لَا تَبِيْعَا
الْاٰخِرَةَ بِالدُّنْيَا وَلَا تَاَسَّفَا عَلٰى شَيْءٍ مِمَّا يَفُوْتُكُمْ مِنْهَا وَكُوْنَا
لِلظَّالِمِ خَصِيْمًا وَلِلْمَظْلُوْمِ مُعِيْنًا اُوْصِيْكُمَا وَجَمِيْعَ اَهْلِيْ وَوُلْدِيْ وَ
مَنْ بَلَغَهُ كِتَابِيْ هٰذَا بِتَقْوَى اللّٰهِ وَنَظْمِ اُمُوْرِكُمْ وَاِصْلَاحِ ذَاتِ
الْبَيْنِ اَفْضَلُ مِنْ عَامَّةِ الصَّلٰوةِ وَالصِّيَامِ اور اُسوقت حسنین علیہما السّلام
سامنے حاضر تھے پس حضرت نے ارشاد کیا مین تم دونون سے وصیّت کرتا
ہون کہ زُہد و تقوی مین بسر کرنا اور آخرت کو دنیا کے ساتھ بدل نہ کرنا اور
اگر مال دنیا سے کچھ ضائع ہو تو اُسپر تاسّف نہ کرنا اور ظالمون سے دشمنی رکھنا
اور مظلوم کی نصرت کرنا مین تمھین اور سب اپنے اہل بیت اور اولاد کو اور
جسکو کہ یہ وصیّت نامہ میرا پہونچے وصیّت کرتا ہون کہ تم سب پرہیزگاری
کرنا راہ خدا مین اور اپنے نظم امور کا خیال رکھنا اور اختیار کرنا صلح کو اسلیے کہ
اصلاح درمیان برادران ایمانی کے بہتر ہے بہت سی نماز و روزہ سے
ثُمَّ تَزَايَدَ السَّمُّ فِيْ جَسَدِهِ الشَّرِيْفِ حَتّٰى نَظَرْنَا اِلٰى قَدَمَيْهِ

وَ قَدِ احْمَرَّتَا جَمِیْعًا فَعَظُمَ ذٰلِكَ عَلَیْنَا وَ اَیِسْنَا مِنْهُ بعد اسکے اثر اُس زہر
کا جس سے تلوار ابن ملجم کی بجھائی گئی تھی بدن اطہر مین پھیل گیا یہانتک کہ دیکھا
ہمنے کہ چہرۂ انور زرد اور مائل بسفیدی ہے اور پاؤن زہر کے اثر سے سُرخ ہو گئے
ہین پس یہ امر ہمپر دشوار ہوا اور ہم زندگی سے اُس جناب کی مایوس ہوے آہ
مقام تصوّر ہے کہ اُسوقت جناب حسنینؑ اور جناب زینبؑ و امّ کلثومؑ کا کیا
حال ہوا ہوگا جب دیکھا ہوگا کہ اثر زہر کا بدن اطہر پر ظاہر ہے اور تھوڑی دیر کے
مہمان ہین ثُمَّ عَرَضُوْا عَلَیْهِ الْمَشْرُوْبَ مِنْ لَبَنٍ فِیْ قَصْعَةٍ فَاَخَذَهٗ
فَشَرِبَهٗ كُلَّهٗ بعد اسکے اُنھون نے ایک کاسۂ شیر حضرت کی خدمت مین
حاضر کیا پس حضرت نے وہ سب نوش فرمایا ثُمَّ ذَكَرَ ابْنَ مُلْجِمٍ وَ اَنَّهٗ لَمْ
یَبْقَ شَیْئٌ مِنْهُ فَقَالَ اِنَّ اَمْرَ اللّٰهِ كَانَ قَدَرًا مَقْدُوْرًا وَ اعْلَمُوْا اَنِّیْ
مَا شَرِبْتُ جَمِیْعَهٗ وَ لَمْ اُبْقِ اِلَّا لِاَنَّهٗ اٰخِرُ رِزْقِیْ مِنَ الدُّنْیَا بعد اسکے
حضرت نے ابن ملجم کو یاد کیا اور ارشاد کیا کہ کچھ اسمین سے تمھارے قیدی کے
لیے نرہا یہ تحقیق کہ حکم تقدیر بدلتا نہین ہے آگاہ ہو کہ مین نے یہ شیر سب پیا اور
تمھارے اسیر کے لیے باقی نرکھا اسلیے کہ یہ آخر رزق تھا میرا دنیا سے فَبِاللّٰهِ
عَلَیْكُمَا یَا حَسَنُ یَا حُسَیْنُ اِلَّا مَا سَقَیْتُمَاهُ اَسِیْرَكُمْ مِثْلَ مَا شَرِبْتُ
اَنَا وَ حُمِلَ عَلَیْهِ شَرْبَةٌ مِثْلَ مَا شَرِبَهٗ پس جناب حسنینؑ سے فرمایا تمھین
قسم ہے خدا کی جسطرح کا شیر میرے لیے لائے تھے اسیطرح کا شیر اپنے اسیر کے
لیے بھیجو پس اُس ملعون کے لیے ویسا ہی شیر لے گئے حضرات مقام تصوّر ہے
کہ اُسوقت بھی اُنحضرت کو اپنے قاتل کا یہ خیال تھا اور اُسکا بھوکا پیاسا رہنا

گوارا نہوا مگر افسوس ہی اسیران صحرائے کربلا کے حال پر کہ کوئی اُن بیکسون کا بھوک پیاس مین پُرسان حال نہ تھا اور اطفال خُرد سال اُنکے شدّت تشنگی مین جان بلب تھے اور اعدا چاہتے تھے کہ آل رسول بھوک پیاس ہی مین ہلاک ہو جاوین فَلَمَّا قَرُبَتْ وَفَاۃُ عَلِیٍّ وَدَّعَ الْحَسَنَؑ وَالْحُسَیْنَؑ وَقَالَ اَبَا مُحَمَّدٍ وَیَا اَبَا عَبْدِ اللّٰہِ اُوْصِیْکُمَا خَیْرًا فَاَنْتُمَا مِنِّیْ وَاَنَا مِنْکُمَا وَکَاَنِّیْ بِکُمَا قَدْ خَرَجَتْ عَلَیْکُمَا مِنْ بَعْدِی الْفِتَنُ فَاصْبِرَا حَتّٰی یَحْکُمَ اللّٰہُ وَھُوَ خَیْرُ الْحَاکِمِیْنَ الغرض جب وقت وفات جناب امیر المؤمنین علیؑ مرتضےٰ علیہ السّلام کا قریب ہوا تو اُسوقت اپنے نور عین حسنینؑ کو وداع کیا اور فرمایا اے ابو محمدؑ اور اے ابو عبد اللہؑ مین تمھین وصیّت کرتا ہون کہ امر خیر مین مصروف رہنا اور مین تمسے ہون اور تم مجھسے ہو اور بعد میرے تمپر طرح طرح کے ظلم ہون گے پس صبر کرنا جبتک کہ حق سبحانہ تعالیٰ اُن ظالمون سے انتقام تم دونون کا لے اور وہ بہترین حکّام ہے کیون مؤمنین کیا حال ہوا ہوگا اُسوقت اُن حضرتؑ کا جب اپنے فرزندون کا زہر اور تلوار سے شہید ہونا یاد آیا ہوگا جسکی اُنکو خبر دی ہے ثُمَّ الْتَفَتَ اِلٰی اَوْلَادِہِ الَّذِیْنَ مِنْ غَیْرِ فَاطِمَۃَؑ وَاَوْصٰی بِھِمْ اَنْ لَا یُخَالِفُوْا اَوْلَادَ فَاطِمَۃَؑ یَعْنِی الْحَسَنَؑ وَالْحُسَیْنَؑ ثُمَّ قَالَ اَحْسَنَ اللّٰہُ لَکُمُ الْعَزَآءَ اَلَا وَاِنِّیْ مُنْصَرِفٌ عَنْکُمْ وَرَاحِلٌ وَلَاحِقٌ بِحَبِیْبِیْ مُحَمَّدٍ کَمَا وَعَدَنِیْ بعد اسکے حضرتؑ متوجّہ ہوے اپنی اُن اولاد کیطرف جو بطن جناب سیّدہ فاطمہ زہراؑ سے نہ تھی اور اُنھین وصیّت فرمائی کہ تم کبھی مخالفت نہ کرنا اولاد سیّدہ سے یعنی امام حسنؑ و امام حسینؑ کے مطیع رہنا

بعد اسکے ارشاد کیا کہ حق سبحانہ تعالیٰ تم سبکو میری مصیبت مین صبر عطا کرے آگاہ ہو
اب مین تمسے رخصت ہوتا ہون اور جاتا ہون خدمت مین اپنے حبیب جناب
رسول خداؐ کی جسطرح سے کہ اُس جناب نے مجھسے وعدہ فرمایا تھا قَالَ مُحَمَّدُ
بْنُ الْحَنَفِیَّۃِ لَمَّا فَرَغَ عَنِ التَّوْدِیْعِ نَظَرْنَا اِلیٰ شَفَتَیْہِ وَھُمَا یَخْتَلِجَانِ
بِذِکْرِ اللّٰہِ وَجَعَلَ یَرْشَحُ جَبِیْنُہٗ عَرَقًا وَھُوَ یَمْسَحُ بِیَدِہٖ محمد بن حنفیہ
کہتے ہین کہ جب حضرت ہم سبکو وداع کر چکے تو دیکھا ہمنے کہ لبہائے اقدس
ذکر خدا مین ہل رہے ہین اور پیشانی انور سے عرق جاری ہے اور حضرت عرق
کو آپ ہی پوچھتے ہین قُلْتُ یَا اَبَتِ اَرَاکَ تَمْسَحُ جَبِیْنَکَ فَقَالَ یَا بُنَیَّ
اِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ یَقُوْلُ اِنَّ الْمُؤْمِنَ اِذَا نَزَلَ بِہِ الْمَوْتُ
وَدَنَتْ وَفَاتُہٗ عَرِقَ جَبِیْنُہٗ وَصَارَ کَاللُّؤْلُؤِ الرَّطْبِ مین نے
عرض کیا اے بابا کیا وجہ ہے کہ پیشانی انور کو آپ پوچھتے ہین اور ارشاد کیا
اے فرزند سُنا ہے مین نے جناب رسولخداؐ سے کہ جب وقتِ موت
مؤمن کا قریب ہوتا ہے تو اُسوقت پیشانی پر اُسکی عرق آتا ہے مثل مروارید
آبدار کے مقام غور ہے کہ جسوقت جناب امیر المؤمنینؑ کی پیشانی انور عرق
موت سے تر ہوی تو اُسوقت وہ حضرت اپنے گھر مین مجمع اہل بیت مین تھے
اور شیر اُن حضرت کو پلا چکے تھے پیاسے نہ تھے مگر افسوس ہے حال بیکسی مظلوم
کربلا پر کہ وہ حضرت وقت آخیر عالم غربت مین ریگ گرم صحرا پر تشنہ لب خاک
وخون آلودہ اپنے اہل بیت سے علیحدہ تھے اور عرق موت کا جاری تھا
چنانچہ معصومؑ زیارت ناحیہ مین فرماتے ہین قَدْ رَشَحَ بِالْمَوْتِ جَبِیْنُکَ

اے جد مظلوم تحقیق کہ آپکی پیشانی انور پر عرق موت کا آگیا تھا ثُمَّ اِنَّہٗ نَظَرَ فَلَحِقْتُہَا اِلٰی مَرَاحِلِکَ وَ اَہْلِکَ اُسوقت آپ گوشۂ چشم سے بحسرت و یاس طرف اپنے اہل بیت اور خیمون کے دیکھتے تھے فَتَوَجَّہَ اِلَی الْقِبْلَۃِ وَ قَالَ اَشْہَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ اَشْہَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ وَمَالَ لَوْنُہٗ اِلَی الْبَیَاضِ فَمَا خَرَجْتُ مِنْ عِنْدِہٖ حَتّٰی تُوُفِّیَ عَلَیْہِ السَّلَامُ غرضکہ یہ فرماکر حضرت امیرالمومنینؑ متوجہ ہوے طرف قبلہ کے اور زبان اطہر سے کلمہ شہادتین جاری کیا اور رنگ مائل بسفیدی ہوا آہ محمدؐ حنفیہ کہتے ہین مین حاضر تھا کہ اُس جناب نے وفات پائی فَعِنْدَ ذٰلِکَ صَرَخَتْ بِنْتَاہُ زَیْنَبُ وَ اُمُّ کُلْثُوْمٍ وَ جَمِیْعُ نِسَآئِہٖ وَ قَدْ شَقَقْنَا الْجُیُوْبَ وَ لَطَمْنَ الْخُدُوْدَ وَ ارْتَفَعَتِ الصَّیْحَۃُ فِی الْقَصْرِ اُسوقت جناب زینبؑ و اُمّ کلثومؑ بیٹیان اُنحضرت کی اور سب اہل بیت اور عورتین بآواز بلند رونے لگین اور کہرام برپا ہوا اور گریبان اپنے چاک کیے اور طمانچے اپنے رخسارون پر مارے اور حرم سرا سے صداے گریہ و بکا بلند ہوئی فَعَلِمَ اَہْلُ الْکُوْفَۃِ اَنَّ اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَؑ قَدْ قُبِضَ فَاَقْبَلَ النِّسَآءُ وَ الرِّجَالُ یُہْرَعُوْنَ اِلَیْہِ اَفْوَاجًا وَ صَاحُوْا صَیْحَۃً فَارْتَجَّتِ الْکُوْفَۃُ بِاَہْلِہَا وَ کَثُرَ الْبُکَآءُ وَ النَّحِیْبُ پس اہل کوفہ کو معلوم ہوا کہ جناب امیرالمومنین علیہ السلام نے وفات پائی اُسوقت سب زن و مرد روتے پیٹتے گروہ گروہ حضرت کے گھر کیطرف آئے اور ہر شخص بیتابی سے روتا تھا اور کثرت گریہ و بکا سے کوفہ ہل رہا تھا حضرات سُنا آپنے کہ جب اہل کوفہ نے خبر انتقال جناب

امیر المومنینؑ کی سنی تو بیتابانہ روتے ہوے طرف خانۂ آنحضرت کے آئے اور
اسقدر روتے تھے کہ کہرام بپا تھا مگر افسوس ہزار افسوس جب روز عاشورا
آواز قَدْ قُتِلَ الْحُسَیْنُؑ کی بلند ہوئی تو اُسوقت اشقیاے کوفہ بکمال سرور
تلوارین علم کیے ہوے آئے اور قتل فرزند رسولخدا سے مسرور تھے آہ کوئی تو
خیام حرم محترم کو آگ لگاتا تھا اور کوئی اسباب لوٹتا تھا اور کوئی مقنعہ و چادرین
سرون سے اہل حرم اور عورات ستم رسیدہ کے اوتارتا تھا اور وہ سب فریاد
کرتی تھین کوئی اُنکی فریاد رسی نہ کرتا تھا بلکہ عوض فریاد رسی کے اسیر و مقید کیا
اور اونٹون پر سوار کر کے ہجوم عام مین طرف کوفہ کے لیگئے وَفِی الْبِحَارِ
وَغَیْرِہٖ اَنَّہٗ قُبِضَ بِالْکُوْفَۃِ لَیْلَۃَ الْجُمُعَۃِ لِتِسْعِ لَیَالٍ بَقِیْنَ مِنْ شَھْرِ
رَمَضَانَ سَنَۃَ اَرْبَعِیْنَ مِنَ الْھِجْرَۃِ وَھُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَّسِتِّیْنَ
عَامًا الغرض بحار الانوار وغیرہ مین منقول ہے کہ آنحضرت نے کوفہ مین شب جمعہ
اکیس تاریخ ماہ رمضان سنہ چالیس ہجری کو رحلت فرمائی اور سن شریف
آنحضرت کا اُسدن ترسٹھ ۶۳ برس کا تھا عَنْ بَعْضِ اَھْلِ الْکُوْفَۃِ قَالَ قَدْ
سَمِعْنَا اَصْوَاتَ الْمَلٰٓئِکَۃِ وَالْجِنِّ فِیْ ذٰلِکَ الْوَقْتِ وَیَقُوْلُ قَائِلٌ
مِنَ السَّمَآءِ

فَقَدْ مَاتَ خَیْرُ النَّاسِ بَعْدَ مُحَمَّدٍ	وَاَکْرَمُھُمْ فَضْلًا وَّاَوْفَاھُمْ عَھْدًا

اور بعض اہل کوفہ سے منقول ہے کہ ہمنے آواز فرشتون اور جنون کی وقت
رحلت جناب امیر المومنینؑ کے سنی اور سُنا ہمنے کہ کوئی آسمان سے کہتا ہی
کہ وفات پائی اُس شخص نے جو بہتر تھے تمام خلق سے بعد جناب رسول خدا کے

اور جو زیادہ تھے فضل و شرف اور ایفاے وعدہ مین یعنی افسوس ہے کہ آج
امیر المؤمنین شہید ہوئے اور حسنینؑ یتیم ہوئے اور امام محمد باقر علیہ السّلام سے
روایت کی ہے فرمایا اُنحضرت نے کہ شب شہادت[۱] امیر المؤمنینؑ کو طلوع صبح
تک جس جگہہ سے کوئی پتھر اور ڈھیلا لوگ اُٹھاتے تھے تو اُسکے نیچے خون تازہ
جوش مارتا تھا اور یہی علامت ظاہر ہوی اُس شب کو جس شب ہارونؑ[۲] برادر
موسیٰؑ نے رحلت کی اور جس شب کو یوشع بن نون شہید ہوے اور جس شبکو
عیسیٰؑ بظلم و ستم رومیون کے آسمان پر گئے اور جس روز امام حسینؑ بظلم و ستم
اشقیائے اُمّت کے شہید ہوئے الا لعنۃ اللّٰہ علی القوم الظّالمین

مجلس ہفتم

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ عُنْوَانُ صَحِیْفَۃِ الْمُؤْمِنِ
حُبُّ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍؑ بحار الانوار مین منقول ہے فرمایا جناب رسولخدا صلی اللّٰہ
علیہ و آلہ نے کہ سرنامہ صحیفہ اعمال مؤمن کا محبّت و دوستی علیؑ بن ابیطالبؑ کی ہے
وَعَنْ سَعْدِ بْنِ کُلْثُوْمٍ اَنَّہٗ قَالَ کُنْتُ عِنْدَ الصَّادِقِ عَلَیْہِ السَّلَامُ
فَذَکَرَ اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَؑ فَاَطْرَاہُ وَمَدَحَہٗ بِمَا ہُوَ اَہْلُہٗ فَقَالَ مَا
اَکَلَ عَلِیُّ بْنُ اَبِیْطَالِبٍؑ مِنَ الدُّنْیَا حَرَامًا قَطُّ حَتّٰی مَضٰی لِسَبِیْلِہٖ
اور بحار الانوار وغیرہ مین سعد بن کلثوم سے روایت ہی کہا اُسنے ایک روز مین
خدمت مین جناب امام جعفر صادق علیہ السّلام کی حاضر تھا کہ اُنحضرت نے
ذکر فضائل امیر المؤمنین علیہ السّلام کا کیا اور مدح و ثنا مین اُن حضرت کی جو لائق

تھی دیر تک بیان کی اور فرمایا جناب علیؑ بن ابیطالب علیہ السّلام نے کبھی کوئی
چیز ناجائز مال دنیا سے نہین کھائی یہانتک کہ وہ حضرت شہید ہوئے وَاخْتَارَ
مِنَ الطَّاعَاتِ مَاهُوَ اَصْعَبُ وَ مَا نَزَلَتْ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ نَازِلَةٌ اِلَّا
دَعَاهُ ثِقَةً بِهٖ وَلَقَدْ اَعْتَقَ مِنْ مَالِهٖ اَلْفَ مَمْلُوْكٍ لِوَجْهِ اللّٰهِ
اور طاعات خدا سے جو دشوار تھی حضرت نے اُسی کو اختیار کیا اور جو امر مکروہ
کہ جناب رسولؐ خدا کو درپیش ہوتا تھا تو وہ حضرت اُس جناب کو واسطے چارۂ
کار کے طلب فرماتے تھے کہ معتمد و امین اُنکے تھے اور اُن حضرت نے اسپنے
مال سے ہزار غلام خوشنودی خدا کے لیئے آزاد کیے وَعَنْ اَبِیْ جَعْفَرٍ عَلَیْهِ السَّلَامُ
اَنَّهٗ قَالَ مَا وَرَدَ عَلٰی عَلِیِّ بْنِ اَبِیْطَالِبٍ اَمْرَانِ كِلَاهُمَا لِلّٰهِ رِضًی
اِلَّا اَخَذَ اَشَدَّهُمَا عَلٰی بَدَنِهٖ اور جناب امام محمدؐ باقر علیہ السّلام سے
منقول ہے فرمایا اُن حضرت نے کہ نہین وارد ہوئے جناب امیر المؤمنین
علیؑ مرتضیٰ علیہ السّلام پر دو امر جسمین خوشنودی خدا ہو مگر یہ کہ اُن دونون سے جسمین مشقت زیادہ
ہوتی تھی وہ جناب اُسکو اختیار فرماتے تھے وَقَالَ مُعَاوِيَةُ لِضِرَارِ بْنِ ضَمْرَةَ
صِفْ لِیْ عَلِيًّا قَالَ كَانَ وَاللّٰهِ صَوَّامًا بِالنَّهَارِ قَوَّامًا بِاللَّيْلِ يُحِبُّ مِنَ اللِّبَاسِ
اَخْشَنَهٗ وَمِنَ الطَّعَامِ اَجْشَبَهٗ اور منقول ہے کہ ایک دن معاویہ نے
ضرار بن ضمرہ سے کہا کہ میرے سامنے کچھ صفات علیؑ بن ابیطالب کے
بیان کرو اُسنے کہا قسم بخدا وہ حضرت دن کو روزہ رکھتے تھے اور رات بھر
عبادت خدا مین مشغول رہتے تھے اور لباس گندہ پسند آتا تھا اور طعام موٹا
و شیوب تھا وکان يَجْلِسُ فِيْنَا وَ يُجِيْبُهٗ اِذَا سَئَلْنَاهُ يَقْسِمُ بِالسَّوِيَّةِ

وَلَا یَخَافُ الضَّعِیفُ مِنْ جَوْرِہٖ وَلَا یَطْمَعُ الْقَوِیُّ فِیْ مَیْلِہٖ اور وہ حضرت باوصف جلالت قدر کے ہم لوگون مین بیٹھتے تھے اور ہم جب کچھ پوچھتے تھے تو وہ ہمین مہربانی سے جواب دیتے تھے اور ہر ایک شخص پر ابر کرم اور جود اُن حضرت کا برابر تھا یعنی ہر ایک کو مال برابر تقسیم فرماتے تھے اور ضعیفون کو اُنکی جانب سے ہرگز خوف ظلم نہ تھا اور اقویا کو بسبب اپنے زور کے ہرگز خیال رعایت اُن حضرت کا نہ تھا وَاللّٰہِ لَقَدْ رَاَیْتُہٗ لَیْلَۃً مِنَ اللَّیَالِیْ وَقَدْ اَسْبَلَ الظَّلَامُ سُدُوْلَہٗ وَغَارَتْ نُجُوْمُہٗ وَھُوَ یَتَمَلْمَلُ فِی الْمِحْرَابِ تَمَلْمُلَ السَّلِیْمِ وَیَبْکِیْ بُکَآءَ الْحَزِیْنِ وَلَقَدْ رَاَیْتُہٗ مُسْبِلًا لِلدُّمُوْعِ عَلٰی خَدِّہٖ قَابِضًا عَلٰی لِحْیَتِہٖ یُخَاطِبُ دُنْیَاہُ وَیَقُوْلُ قسم ہے خدا کی دیکھا مین نے اُن حضرت کو ایک شب درحالیکہ تاریکی شب نے پردے اپنے گرا دیئے تھے اور ستارے وسط آسمان سے جانب مغرب کو جھک گئے تھے کہ وہ حضرت محراب عبادت مین خوف خدا سے تڑپتے تھے مثل مار گزیدہ کے اور باواز حزین روتے تھے اور دیکھا مین نے کہ رخسارۂ انور پر اشک جاری ہین اور ریش اقدس کو دست اقدس مین پکڑے ہوئے خطاب طرف دنیا کے کر رہے ہین یَا دُنْیَا اَبِیْ تَعَرَّضْتِ اَمْ اِلَیَّ تَشَوَّقْتِ قَدْ طَلَّقْتُکِ ثَلَاثًا لَا رَجْعَۃَ لِیْ اِلَیْکِ فَعَیْشُکِ قَصِیْرٌ وَخَطَرُکِ یَسِیْرٌ آہٖ آہٖ مِنْ قِلَّۃِ الزَّادِ وَبُعْدِ السَّفَرِ وَطُوْلِ الطَّرِیْقِ وَخُشُوْنَۃِ الْمَضْجَعِ اے دنیاے ناپایدار تو کیون میرے سامنے آتی ہے یا میری طرف اظہار شوق کرتی ہے مین نے تجھے

طلاق دیا ہے تین مرتبہ جسکے بعد رجوع نہین ہے اسلیے کہ زندگانی تیری
کوتاہ ہے اور قدر تیری بہت ہی قلیل ہے آہ آہ کمی زاد اور درازی سفر اور
طول راہ اور ناہمواری خوابگاہ سے وَعَنْ اَبِیْ عَبْدِاللّٰہِ اَنَّہٗ قَالَ کَانَ
اَمِیْرُالْمُؤْمِنِیْنَ عَلَیْہِ السَّلَامُ اَشْبَہَ النَّاسِ طُعْمَۃً بِرَسُوْلِ اللّٰہِ
یَاْکُلُ الْخُبْزَ وَالْخَلَّ وَالزَّیْتَ وَیُطْعِمُ النَّاسَ الْخُبْزَ مِنْ بُرٍّ
وَاللَّحْمَ اور حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام سے منقول ہی وہ جناب
فرماتے ہیں کہ جناب امیر المؤمنین علیہ السّلام بہت مشابہ تھے کھانے مین
جناب رسولخداؐ سے اور وہ حضرت نان جوین اور سرکہ اور زیت کھاتے تھے
اور مساکین کو گوشت اور نانِ گندم کھلاتے تھے وَعَنْ سُوَیْدِ بْنِ
غَفْلَۃَ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰی عَلِیِّ بْنِ اَبِیْطَالِبٍ اَلْعَصْرَ فَوَجَدْتُہٗ
جَالِسًا بَیْنَ یَدَیْہِ طَبْقَۃٌ فِیْھَا لَبَنٌ حَامِضٌ اَجِدُ رِیْحَہٗ مِنْ
شِدَّۃِ حُمُوْضَتِہٖ وَفِیْ یَدِہٖ رَغِیْفٌ اَرٰی قُشَارَ الشَّعِیْرِ
فِیْ وَجْھِہٖ وَھُوَ یَکْسِرُ بِیَدِہٖ اَحْیَانًا فَاِذَا غَلَبَہٗ کَسَرَہٗ بِرُکْبَتِہٖ
وَطَرَحَہٗ فِیْہِ اور سُوَید بن غَفلہ سے منقول ہے کہا اُسنے ایکدن مین
خدمت مین جناب امیر المؤمنین علیہ السّلام کی وقت عصر حاضر ہوا دیکھا مین نے
کہ وہ روبرو اُن حضرت کے ایک طبق رکھا ہے اور اُسمین دوغ اسقدر ترش ہے
کہ اُسکی ترشی مجھے محسوس ہوتی ہے اور ہاتھ مین اُنحضرت کے ایک روٹی
جَو کی خشک ہی کہ بھوسی اُسکی اُسپر جابجا مجھے نظر آتی ہی اور اُسکو حضرت دونون
ہاتھون سے توڑتے ہین اور جب وہ روٹی نہین ٹوٹتی سے ہے تو حضرت زانو سے

اقدس پر اُسے زور دیکر توڑتے ہین اور اُس دم غ مین ڈالتے ہین فَقُلْتُ لِجَارِيَتِهِ فِضَّةَ وَهِيَ قَائِمَةٌ بِقَرِيبٍ مِنْهُ وَيْحَكِ يَا فِضَّةُ اَلَا تَتَّقِيْنَ اللّٰهَ فِيْ هٰذَا الشَّيْخِ اَلَا تَنْخُلِيْنَ لَهٗ دَقِيْقَهٗ فَمَا اَرٰى فِيْهِ مِنَ النُّخَالَةِ یہ دیکھکر مین نے اُنکی کنیز فضّہ سے کہ قریب اُن حضرت کے کھڑی تھی کہا اسے فضّہ کیا تجھے خوفِ خدا نہین ہے کہ ان بزرگوار کے کھانیکی روٹی کو بھوسی سے صاف نہین کرتی ہے فَقَالَتْ لَقَدْ اَمَرَنِيْ هٰكَذَا فَسَمِعَ اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَؑ ذٰلِكَ فَقَالَ مَا قُلْتَ لِفِضَّةَ فَاَخْبَرْتُهٗ فَبَكٰى وَقَالَ بِاَبِيْ وَاُمِّيْ مَنْ لَمْ يُنْخَلْ دَقِيْقُهٗ وَلَمْ يَشْبَعْ ثَلَاثًا مُتَوَالِيَةً مِنْ خُبْزِ بُرٍّ حَتّٰى قَبَضَهُ اللّٰهُ وَاَدْرَكْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ يَاْكُلُ اَيْبَسَ مِنْ هٰذَا وَيَلْبَسُ اَخْشَنَ مِنْ هٰذَا فَاِنْ اَنَا لَمْ اٰخُذْ بِهٖ خِفْتُ اَنْ لَا اَلْحَقَ بِهٖ پس فضّہ نے کہا حضرت نے مجھسے اسی طرح فرمایا ہی یہ سنکر امیر المؤمنین علیہ السّلام نے مجھسے فرمایا کیا کہا تو نے فضّہ سے مین نے جو کہا تھا وہ عرض کیا پس حضرت رونے لگے اور فرمایا فدا ہون مان باپ میرے اُس جناب پر جسکے کھانیکا آٹا کبھی چھانا نہ جاتا تھا اور تین دن برابر کبھی نان گندم کو نہ کھایا یہانتک کہ دنیا سے انتقال فرمایا اور مین نے دیکھا ہے جناب رسولخداؐ کہ اس سے بھی زیادہ نان خشک تناول فرماتے تھے اور میرے لباس سے لباس اُنحضرت کا زیادہ سخت اور موٹا ہوتا تھا پس اگر مین اُنحضرت کی پیروی نہ کرون تو ڈرتا ہون کہ کہین اُن حضرت کے پاس نہ پہونچون اور منقول ہے کہ جناب رسولخداؐ نے

محض رضائے خدا کے لیے نان گندم تناول نہین فرمائی اور نان جوین سیر ہو کر
نہین کھائی اور ہر امر مین حضرت امیر المومنینؑ تابع اور پیرو پیغمبر خدا کے تھے
زاہد فی سبیل اللہ ایسے تھے کہ نان خشک کبھی آدھی پر قناعت فرماتے تھے
اور لباس کا یہ حال تھا کہ پیوند پر پیوند ہوتا تھا اور فرماتے تھے کہ علیؑ کو دنیا سے
کیا کام ہے وَفِی البحار اِنَّ اَمِیرَ المُؤمِنِینَ عَلَیہِ السَّلَامُ مَنظَرَ یَوماً
اِلیٰ امرَأَۃٍ عَلیٰ کَتِفِھَا قِربَۃُ مَاءٍ فَاَخَذَ مِنھَا القِربَۃَ فَحَمَلَھَا
اِلیٰ مَوضِعِھَا وَ سَأَلَھَا عَن حَالِھَا اور بحار الانوار مین منقول ہے کہ ایک
دن جناب امیر المومنینؑ نے دیکھا ایک ضعیفہ اپنے کاندھے پر مشک پانی
کی لیے جاتی ہے یہ دیکھکر وہ مشک اُس سے لیکر اپنے دوش اقدس پر
رکھلی اور اُسکے گھر تک پہونچا دی اور حال اُسکا بکمال شفقت پوچھا فَقَالَت
بَعَثَ عَلِیُّ بنُ اَبِی طَالِبٍ صَاحِبِی اِلیٰ بَعضِ الثُّغُورِ فَقُتِلَ وَتَرَکَ
عَلَیَّ صِبیَاناً یَتَامیٰ وَلَیسَ عِندِی شَیءٌ فَقَد اَلجَأَتنِی الضَّرُورَۃُ
اِلیٰ خِدمَۃِ النَّاسِ فَانصَرَفَ وَبَاتَ لَیلَۃً قَلِقاً عرض کیا اے
بندۂ خدا علی ابن ابیطالبؑ نے میرے شوہر کو بعض سرحد اسلام پر بھیجا تھا
پس وہ وہان مارا گیا اور مجھ پر یتیم بچے چھوڑ گیا ہے اور میرے پاس مال دنیا سے
کچھ نہین ہے اسی سبب سے مجھے ضرورت پڑی کہ بسر اوقات کے لیئے
مین خدمت لوگون کی کرتی ہون جب یہ کلام اُس بیوہ کا آنحضرت نے سُنا
تو وہان سے مراجعت فرمائی اور تمام شب قلق و بےچینی مین بسر کی فَلَمَّا اَصبَحَ
حَمَلَ زَنبِیلاً فِیہِ طَعَامٌ فَقَالَ بَعضُھُم اَعطِنِی اَحمِلُہُ عَنکَ فَقَالَ مَن

یحمل وزری عنی یوم القیامۃ جب صبح ہوئی تو آنحضرت نے ایک زنبیل
مین کچھ قسم غلہ وغیرہ سے بھر کے اپنی دوش اقدس پر اوٹھایا بعض اصحاب نے
عرض کیا مین اوٹھا کر ہمراہ لیچلون حضرت نے فرمایا اگر آج تمنے میرے بوجھ کو
اوٹھالیا تو بروز قیامت میرا بار آخرت کا کون اوٹھائیگا فقرأ الباب فقالت
من ھذا قال انا ذلک العبد الذی حمل معک القربۃ فافتحی
الباب فان معی شیئا للصبیان پس حضرت دروازہ پر اُس ضعیفہ کے
تشریف لائے اور دق الباب کیا اُس ضعیفہ نے پوچھا کون ہے حضرت نے
فرمایا کہ مین وہ بندۂ خدا ہون جسنے کل مشک تیری اوٹھائی تھی پس دروازہ
کھولدے کہ مین کچھ بچون کے لیئے لایا ہون فقالت رضی اللہ عنک
وحکم اللہ بینی و بین علیؑ ففتحت الباب فدخل و قال
اختاری ای الامرین شئت ان تعجنی و تخبزی او تشغلی
الصبیان وا خبز انا اُس ضعیفہ نے کہا اے شخص حق سبحانہ تعالے
تجھسے راضی ہو اور خدا حکم کرے درمیان میرے اور علیؑ بن ابیطالبؑ کے
یہ کہکر دروازہ کھولدیا پس حضرت اندر تشریف لیگئے اور فرمایا تجھے اختیار ہے
دو امرون مین جو چاہو کرو اگر تو کہے تو مین تیرے بچونکو بہلاؤن اور تو آٹا خمیر کر
اور انکے لیئے روٹی پکا یا تو ان لڑکون کو بہلا اور مین آٹا خمیر کرون اور روٹی پکاؤن
فقالت انا بالخبز ابصر و لکن شانک والصبیان فاشغلھم
حتی اخبز فعمدت الی الدقیق فعجنتہ و عمد علیؑ الی اللحم فطبخہ
وجعل یلقم الصبیان اللحم والتمر اُس ضعیفہ نے کہا مین روٹی تجھسے

بہتر پکانا جانتی ہوں تو میرے بچوں کو بہلا جبتک کہ میں پکانے سے فراغت کروں
پس اُس ضعیفہ نے آٹا خمیر کیا اور حضرت نے ایک طرف گوشت بھنایا اور بچّونکو
وہ گوشت اور خرما کھلاتے تھے اور بہلاتے تھے فَکُلَّمَا نَاوَلَ اَحَدًا مِنَ
الصِّبْیَانِ مِنْهُ یَقُوْلُ یَا وَلَدِیْ اجْعَلْ عَلِیًّا فِیْ حِلٍّ مِمَّا ضَیَّعَ فِیْ
اَمْرِكَ فَلَمَّا خَمَرَتِ الْعَجِیْنَ قَالَتْ یَا عَبْدَ اللّٰهِ اَسْجِرِ التَّنُّوْرَ فَبَادَرَ
لِیَسْجُرَهٗ فَلَمَّا اَشْعَلَهٗ وَنَفَخَ فِیْ وَجْهِهٖ قَالَ ذُقْ یَا عَلِیُّ هٰذَا جَزَاءُ
مَنْ ضَیَّعَ الْاَرَامِلَ وَالْیَتَامٰی جب حضرت اُن بچّوں کے مُنھ میں لُقمہ
دیتے تھے تو ہر ایک سے فرماتے تھے اسے فرزند بحل کر تو علیؑ کو اُس کوتاہی
سے جو اُسنے تیری خبرگیری میں کی جب خمیر تیّار ہوا تو اُس ضعیفہ نے کہا اے
بندۂ خدا تنّور کو گرم کر پس حضرت تنّور کو روشن کرنے لگے جب وہ شعلہ ور ہوا
تو اُسکے شعلے سے حضرت کے روے انور کو اذیّت ہوئی تو اپنے نفس کیطرف
خطاب کیا اور فرمایا اے علیؑ چکھ یہی جزا ہے اُسکی جو خبر نہ لے بیوؤں اور یتیمونکی
فَرَاَتْهُ امْرَاَۃٌ تَعْرِفُهٗ فَقَالَتْ لَهَا وَیْحَكِ هٰذَا اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ
وَصِیُّ سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ وَزَوْجُ سَیِّدَۃِ نِسَاۗءِ الْعَالَمِیْنَ فَبَادَرَتِ
الْمَرْاَۃُ وَهِیَ تَقُوْلُ وَاحَیَاۗئِیْ مِنْكَ یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ فَقَالَ بَلْ
وَاحَیَاۗئِیْ مِنْكِ یَا اَمَۃَ اللّٰهِ مِمَّا قَصَّرْتُ فِیْ اَمْرِكِ پس ایک عورت
ہمسایہ نے اُن حضرت کو دیکھکر پہچانا اور اُس ضعیفہ سے کہا وا اے ہو تجھپر یہ تو
جناب امیر المومنینؑ وصیّ سیّد المرسلینؐ اور شوہر ہیں جناب فاطمہ زہرا سیّدہ
نساء العالمین کے جب اُس ضعیفہ نے یہ سُنا تو حضرت کی طرف بڑھی اور عرض کی

یا امیر المؤمنینؑ یہ کنیز آپ سے بہت شرمندہ ہوئی ہے حضرت نے فرمایا اے کنیز خدا مین
خود تجھسے شرمندہ ہون کہ مجھسے خبرگیری مین تیری کوتاہی ہوئی کیون مؤمنین جو
بزرگوار ایسا عابد و زاہد اور فقرا و مساکین نواز اور پرہیزگار اور یتیم پرور اور معجز نما ہو
افسوس ہزار افسوس وہ بحالت روزہ و نماز ہاتھ سے ابن ملجم لعین کے مجروح ہوا اور
وہ شقی سر انور پر ضربت شمشیر زہر آلودہ لگائے جسکے صدمہ سے سر اقدس شگافتہ
ہوا اور خون جاری ہوا اور اُسی حالت مین آنحضرت کو جناب حسنینؑ مع جماعت شیعہ کے مسجد کوفہ سے
اوٹھا کر گھر مین لیگئے چنانچہ ابن بابویہ علیہ الرحمہ نے حبیب بن عمر[لہ] و جراح سے
روایت کی ہے جسکا حاصل یہ ہے حبیب کہتا ہے مین حضرت امیر المؤمنینؑ کی خدمت
مین حاضر ہوا آنحضرت نے اپنے سر انور کا زخم کھولا مین نے دیکھکر عرض کیا کہ کچھ
اندیشہ نہین ہے یہ سنکر آنحضرت نے فرمایا کیا کہتے ہو مین عنقریب مفارقت
کرتا ہون پس مین رونے لگا اور جناب امّ کلثومؑ پس پردہ بیٹھی تھین وہ بھی
رونے لگین حضرت نے فرمایا اے نور چشم کیون روتی ہو عرض کیا اے بابا
آپنے فرمایا مین عنقریب مفارقت کرتا ہون فرمایا ای بیٹی تو گریہ و زاری نہ کر
اگر تو وہ دیکھے جو مین دیکھتا ہون تو بیشک نہ روؤگی حبیب کہتا ہے مین نے
عرض کیا آپ کیا دیکھتے ہین فرمایا مین انبیا اور ملائکہ کو دیکھ رہا ہون کہ صف بصف
کھڑے میرے منتظر ہین اور حبیب میرے جناب رسولخداؐ میرے پاس تشریف
رکھتے ہین اور فرماتے ہین اے علیؑ میرے پاس جلد آؤ جو کچھ میرے پاس ہے وہ
تمھارے لیے بہتر ہے حبیب کہتا ہے کہ ابھی مین وہان سے نہ ہٹا تھا کہ حضرت
نے وفات پائی وَفِی البِحارِ وَغَیرِہٖ قالَ مُحَمَّدُ بْنُ الحَنَفِیَّۃِ لَمّا ماتَ

لہ ابن عمرو اور عمر الخطا است ۱۲ ش

اِلٰی اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ قَصَدْنَا تَغْسِیْلَہٗ وَتَکْفِیْنَہٗ فَکَانَ الْحَسَنُ یُغَسِّلُہٗ
وَالْحُسَیْنُ یَصُبُّ الْمَآءَ عَلَیْہِ وَکَانَ جِسْمُہٗ یَنْقَلِبُ مِنْ جَانِبٍ اِلٰی
جَانِبٍ وَتَفُوْحُ مِنْہُ عَبْقَۃٌ اَحْسَنُ مِنَ الْمِسْکِ اور بحار الانوار وغیرہ
مین محمدؐ بن حنفیہ سے روایت کی ہے وہ کہتے ہین کہ جب میرے پدر بزرگوار جناب
امیر المؤمنین علیہ السلام نے وفات پائی تو ہم نے قصد تجہیز وتکفین کا کیا پس
امام حسن علیہ السلام آنحضرت کو غسل دیتے تھے اور امام حسین علیہ السلام
پانی ڈالتے تھے اور حاجت اور کسی کی نہ تھی اور نعش اطہر ایک جانب سے
دوسری جانب خودھی پھرتی تھی اور جسم انور سے خوشبو بہتر مُشک وعنبر کی آتی
تھی فَقَالَ الْحُسَیْنُ یَا اَخِیْ اَمَاتَریٰ اِلٰی خِفَّتِ اَبِیْکَ قَالَ الْحَسَنُ
یَا اَخِیْ اَنَّ مَعَنَا قَوْمًا شَارَکُوْنَا فِیْ غُسْلِہٖ امام حسینؑ نے کہا اے
بھائی آپ دیکھتے ہین کہ نعش اطہر میرے بابا کی کسقدر سبک ہی امام حسنؑ نے
ارشاد کیا اے بھائی اسوقت ہمارے ساتھ ایک گروہ ہے فرشتون کا کہ
وہ ہمارے شریک ہین غسل دینے مین فَحَنَّطَہٗ بِفَضْلِ حَنُوْطِ رَسُوْلِ اللّٰہِ
قَالَ وَاللّٰہِ قَدْ بَقِیَتْ رِیْحُہٗ مُدَّۃً فِیْ سِکَکِ الْکُوْفَۃِ وَاَسْوَاقِھَا
بعد غسل کے امام حسنؑ نے اُس جناب کو حنوط کیا اُس کافور جنّت سے جو بچ
رہا تھا حنوطِ جناب رسول خدا سے راوی کہتا ہی کہ قسم بخدا سر کوچہ وبازار مین
کوفہ کے مدّت تک خوشبو اُس کافور جنّت کی باقی رہی فَکَفَّنَہُ الْحَسَنُ بِخَمْسَۃِ
اَثْیَابٍ فَصَلّٰی عَلَیْہِ پس امام حسنؑ نے پانچ پارچون سے اُس جناب کا کفن
کیا اور نماز جنازہ پڑھی۔ اور ابن شہر آشوب نے روایت کی ہی کہ جناب امیر المؤمنین

علیہ السّلام نے جنابِ حسنین علیہما السّلام سے وصیت فرمائی کہ جب میں رحلت کروں تو میرے سرہانے کے قریب کافور جنّت اور تین کفن استبرق جنّت کے پاؤ گے پس مجھے غسل دینا اور حنوط کرنا اور پارچہائے بہشت میں کفن کرنا امام حسن علیہ السّلام فرماتے ہیں کہ بعد وفات آنحضرت کے سرہانے انکے کافور جنّت اور برگ سدر اور پارچہ ہائے جنّت ایک طباقِ طلا میں پائے وَعَنْ مُحَدِّثِی اَھْلِ الْکُوْفَۃِ اَنَّہٗ حَمَلَہُ الْحَسَنُؑ عَلٰی سَرِیْرِہٖ اِلٰی مَکَانِ الْسِّرَابِ الْمُخْتَلِفِ فِیْہِ اِلٰی نَجَفِ الْکُوْفَۃِ فَوَجَدَ فَارِسًا تَفُوْحُ مِنْہُ رَائِحَۃُ الْمِسْکِ وَالْعَنْبَرِ فَسَلَّمَ عَلَیْہِمَا ثُمَّ قَالَ لَھُمَا سَلِّمَا اِلَیَّ وَامْضِیَا فِیْ دَعَۃِ اللّٰہِ اور بحار الانوار میں مشارق الانوار سے نقل کیا ہے کہ جب امام حسن علیہ السّلام تابوت اس جناب کا لیئے ہوئے اس راہ پر پہونچے جس سے آمد و رفت لوگوں کی طرف نجف کے تھی دیکھا ایک سوار کو کہ اس سے خوشبو بہتر مشک و عنبر سے آتی تھی وہ قریب آیا اُسنے حسنینؑ پر سلام کیا اور کہا یہ تابوت مجھے دو اور تم دونوں بامانِ اللہ چلے جاؤ فَقَالَ لَہُ الْحَسَنُؑ اِنَّ اَبِیْ اَوْصٰی اِلَیْنَا اَنْ لَا نُسَلِّمَ اِلَّا اِلٰی اَحَدِ الرَّجُلَیْنِ جِبْرَئِیْلَ اَوِ الْخِضْرِ فَمَنْ اَنْتَ فَکَشَفَ النِّقَابَ فَاِذَا اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْنَؑ امام حسن علیہ السّلام نے اُس سے کہا ہمارے پدر بزرگوار نے ہمیں وصیت کی ہے کہ اس تابوت کو سوائے جبرئیل یا خضر کے اور کسی کو نہ دینا پس تم کون ہو یہ سنکر اُس سوار نے نقاب چہرہ سے اوٹھالی دیکھا حسنینؑ نے خود مظہر العجائب جناب امیرالمومنین علیہ السّلام ہیں وَ فِیْ رِوَایَۃٍ اَنَّہٗ حَمَلَہُ الْحَسَنَانِؑ عَلٰی سَرِیْرِہٖ مِنْ

مُؤَخَّرِہٖ فَاِذَا مُقَدَّمُہٗ قَدِ ارْتَفَعَ لَا يُرٰی حَامِلُہٗ وَکَانَ يَحْمِلُہٗ جَبْرَئِيْلُ وَمِيْکَائِيْلُ اور ایک روایت مین یون ہے کہ جناب حسنین علیہما السلام نے تابوت کو حضرت کے جانبِ مؤخّر سے اوٹھایا اور مقدم تابوت خود بخود بلند ہوا اور اوٹھانے والا اسکا کوئی نظر نہ آتا تھا اسلیے کہ حامل اُسکے جبرئیلؑ اور میکائیلؑ تھے فَمَا مَرَّ نَعْشُہٗ بِشَجَرٍ عَلٰی وَجْہِ الْاَرْضِ اِلَّا انْحَنٰی لَہٗ سَاجِدًا وَضَجَّتِ الْکُوْفَۃُ بِالْبُکَاۗءِ وَالنَّحِيْبِ پس تابوت جس درخت کے پاس سے ہوکر گذرتا تھا وہ واسطے تعظیم کے جھک جاتا تھا اور کوفہ مین شور گریہ وبکا اور ماتم کا برپا تھا وَخَرَجْنَ النِّسَاۗءُ يَتْبَعْنَہٗ لَاطِمَاتٍ حَاسِرَاتٍ فَنَعَهُنَّ الْحَسَنُ وَرَدَّهُنَّ اِلٰی بُيُوْتِهِنَّ اُسوقت سب اہل حرم سرون کو پیٹتے ہوے پابرہنہ پیچھے پیچھے جنازہ کے باہر نکل آئے پس امام حسن علیہ السّلام نے اُنھین تسلّی دیکر گھرون کیطرت پھیر دیا حضرات سُنا آپ نے کہ امام حسن علیہ السّلام نے بکمال تسلّی و دلاسا اُن عورتون کو طرف گھر کے پھیر دیا ہائے افسوس کربلا مین اہل حرم امام حسینؑ کا کوئی بھی تسلّی دینے والا نہ تھا جبکہ وہ ستم رسیدہ روتی ہوئین طرف مقتل کے آئین بلکہ عوض تسلّی کے بعد شہادت اُن حضرت کے اعدائے خیمون مین آگ لگادی اور اسباب لوٹ لیا اور تازیانہ سے اذیّت دیتے تھے اور مقنعہ اور چادرین سرون سے اوتارتے تھے اور روز روشن مجمع عام مین اسیر کیا اور اونٹون پر سوار کرکے مع سرہاے شہدا کے شہر بشہر پھرایا قَالَ الْحَسَنُ فَلَمَّا وَصَلْنَا اِلٰی مَوْضِعِ دَفْنِہٖ حَفَرْنَا حَفِيْرَۃً فَوَجَدْنَا لَوْحًا مَکْتُوْبًا

عَلَیْہِ ھٰذَا مَا ادَّخَرَہٗ نُوْحٌ لِعَبْدِ الصَّالِحِ الطَّاہِرِ الْمُطَہَّرِ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍؑ
غرضکہ جناب امام حسن علیہ السّلام فرماتے ہین کہ جب ہم مقام دفن پر حضرت کے
پہونچے اوہان ہمنے قبر کو کھودنا شروع کیا پایا ہمنے ایک لوح کو اُسپر بعد بسم اللہ کے
یہ لکھا ہوا تھا کہ یہ وہ قبر ہے کہ بنایا ہی اسکو نوح پیغمبر نے واسطے بندۂ صالح طاہر
و مطہّر علیؑ ابن ابیطالب علیہ السّلام کے فَلَمَّا اَرَدْنَا اَنْ نُنْزِلَہٗ سَمِعْنَا ھَاتِفًا
یَقُوْلُ اَنْزِلُوْہُ اِلَی التُّرْبَۃِ الطَّاہِرَۃِ فَقَدِ اشْتَاقَ الْحَبِیْبُ اِلَی الْحَبِیْبِ
جب ہمنے چاہا کہ قبر مین اوتارین تو سنی ہمنے آواز ہاتف کی کہ کہتا تھا جلد اوتارو
قبر مطہّر مین حضرت کو کہ دوست اپنے دوست کا مشتاق ہی فَلَمَّا وَضَعْنَاہُ
فِی الضَّرِیْحِ الْمُقَدَّسِ وَنَظَرْنَا اِلَیْہِ اِمْتِثَالًا لِاَمْرِہٖ وَکَشَفْتُ الرِّدَاءَ
عَنْ رَاْسِہٖ وَجَدْتُ جَدِّیْ رَسُوْلَ اللّٰہِ وَاٰدَمَ وَاِبْرَاھِیْمَ یَتَحَدَّثُوْنَ
مَعَ اَبِیْ جب ہم حضرت کو قبر مین اوتار چکے اور موافق حکم کے ہمنے اندر قبر کے نگاہ
کی تو دیکھا کہ ایک پردہ سندس بہشت کا کھنچا ہوا ہی اور مین نے گوشۂ ردا کو سرہانے
کی جانب سے اوٹھایا تو وہان اپنے نانا رسولخداؐ اور حضرت آدمؑ اور حضرت ابراہیمؑ
کو پایا کہ وہ ہمارے پدر بزرگوار سے باتین کر رہے ہین وَکَشَفَ الْحُسَیْنُؑ الرِّدَاءَ
مِنْ رِجْلَیْہِ فَوَجَدَ فَاطِمَۃَ الزَّھْرَاءَؑ وَحَوَّا وَمَرْیَمَ وَاٰسِیَۃَ
یَنُحْنَ عَلٰی اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَؑ اور امام حسین علیہ السّلام نے پانون کی جانب
سے گوشۂ ردا کو اوٹھایا تو وہان جناب سیدہ فاطمہ زہراؑ اور حوّا اور مریم اور آسیہ کو پایا
کہ وہ سب پائین پا آنحضرت پر رو رہی ہین پس اُس جناب کو جناب حسنینؑ نے
دفن کیا اور وہان سے محزون و مغموم گھر کیطرف مراجعت کی بابِ مقام غور ہی

کہ وقت انتقال جناب امیر المومنینؑ کے سب اولاد اُن حضرت کی زن و مرد اور اہل حرم اور زن و مرد جماعت شیعہ بھی حاضر تھے اور جناب حسنین علیہما السّلام نے کس اہتمام سے تجہیز و تکفین اُن حضرت کی کر کے بعد نماز جنازہ کے دفن کیا مگر افسوس ہزار افسوس حال بیکسی مظلوم کربلا پر کہ بعد شہادت کے لاش اطہر اُن حضرت کی تین دن تک خاک و خون آلودہ بغیر غسل و کفن اُس صحرا مین پڑی رہی اور لباس لوٹ لیا اور کوئی متوجّہ طرف دفن کے نہوا بلکہ دامن صحرا کفن اور غسل اُس تن اطہر کا خون بدن سے ہوا اور اعدا نے سر انور نیزہ پر رکھکر شہر بشہر پھرایا یہانتک کہ سامنے دشمن کے بطور ہدیّہ پیش کیا اور وہ شقی دیکھکر خوش و مسرور ہوا اور لب و دندان انور پر چھڑی سے بے ادبی کرنے لگا اور اہل حرم اور بچے آنحضرت کے کس مصیبت مین مبتلا تھے الا لعنۃ اللّٰہ علی القوم الظّالمین

مجلس ہشتم

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ عَلِیٌّ خَلِیْفَتِیْ عَلَیْکُمْ فِیْ حَیَاتِیْ وَ بَعْدَ مَمَاتِیْ فَمَنْ عَصَاہُ فَقَدْ عَصَانِیْ بحار الانوار وغیرہ مین منقول ہے فرمایا جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ و آلہ نے کہ علیؑ بن ابیطالبؑ خلیفہ و جانشین میرے ہین تم سب پر میری حیات مین اور بعد میری ممات کے پس جو انکی نافرمانی کرے بتحقیق کہ اُسنے میری نافرمانی کی وَ قَالَ مَنْ اَحَبَّ عَلِیًّا فَقَدْ اَحَبَّنِیْ وَمَنْ اَبْغَضَ عَلِیًّا فَقَدْ اَبْغَضَنِیْ اور فرمایا جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ و آلہ نے جو شخص دوست رکھے علیؑ کو پس دوست رکھا مجھکو

اور جو دشمن رکھے علی ؑ کو پس بہ تحقیق کہ دشمن رکھا مجھکو وَقَالَ اَقْضٰی اُمَّتِیْ عَلِیُّ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ اور فرمایا جناب رسولخدا صلے اللہ علیہ وآلہ نے قاضی تر اور حاکم شرع میری امت کے علی بن ابیطالب ہین واقعی جناب امیرالمؤمنین ؑ جسطرح قاضی احکام دین تھے اُسی طرح قاضی حوائج مؤمنین بھی تھے اور حاجت روائے عالم تھے وقت شہادت تک غربا و مساکین کی پرورش کرتے تھے اور اپنے نفس پر اُنکو مقدم جانتے تھے رُوِیَ اَنَّہٗ لَمَّا مَاتَ اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ وَتَوَلّٰی الْحَسَنُ وَالْحُسَیْنُ عَلَیْهِمَا السَّلَامُ تَجْهِیْزَہٗ وَحَمَلَ سَرِیْرَہٗ وَجَنَازَتَہٗ اِمْتِثَالًا لِاَمْرِہٖ وَاِمْضَاءً لِوَصِیَّتِہٖ وَخَرَجُوْا مِنَ الْکُوْفَۃِ وَدَفَنُوْہُ وَرَجَعُوْا بَاکِیْنَ مَحْزُوْنِیْنَ چنانچہ مجالس مفجعہ وغیرہ مین منقول ہے کہ جب جناب امیرالمؤمنین ؑ نے وفات پائی اور جناب حسنین ؑ نے حسب وصیت غسل وکفن دیا اور نماز جنازہ پڑھی اور تابوت اُس جناب کا حسب وصیت کوفہ سے باہر لیگئے اور دفن کرکے دوسری راہ سے محزون و مغموم روتے ہوئے قریب صبح کے مراجعت فرمائی فَاتَّفَقَ مُرُوْرُهُمْ عَلٰی اَرْضٍ بَائِرَۃٍ خَرِبَۃٍ سَمِعُوْا مِنْهَا نَیْلَحًا بِحُرْقَۃٍ وَنَحِیْبٍ پس گذر اُن شاہزادون کا ایک زمین ویران پر سے ہوا کہ اُس جگہہ سے آواز گریہ و بکا کی آتی تھی فَاقْتَفَوْا اِثْرَہٗ فَوَجَدُوْا هُنَاكَ رَجُلًا وَحِیْدًا قَدْ نَحُفَ بَدَنُہٗ فِرَاشُہٗ تُرَابُ الْاَرْضِ وَوِسَادَتُہُ اللَّبِنَاتُ یَبْکِیْ پس واسطے دریافت کرنے حال اُس آواز کے اُسی طرف تشریف لیگئے دیکھا کہ ایک شخص یکہ و تنہا نہایت ناتوان فرش

خواب پر بجائے تکیہ کے چند خشت سرہانے رکھے ہوئے رورہا ہے فَسَأَلُوا عَن
حَالِہٖ فَقَالَ اَنَا ضَعِیفٌ کَئِیبٌ غَرِیبٌ وَحِیدٌ مَرِیضٌ مِسکِینٌ
لَیسَ لِی نَاصِرٌ وَّلَا مُعِینٌ اُسوقت پوچھا اے شخص اپنے حال سے
ہمین آگاہ کر اُسنے کہا مین ضعیف وملول وربکیس ورآوارہ وطن اور
علیل اور محتاج ہون اور کوئی میرا معین ومددگار نہین ہی قَالَ الحَسَنُ ع
وَالحُسَینُ ع یَا ھٰذَا فَمَنِ الَّذِی یُمَرِّضُكَ فَبَلَی بِحُرقَۃٍ وَنَحِیبٍ
وَقَالَ اَنَا مُنذُ سَنَۃٍ کُنتُ فِی ھٰذَا المَوضَعِ فَیَاتِینِی کُلَّ
یَومٍ رَاجُلٌ فَیَقعُدُ عِندَ رَاسِی وَیَتَلَطَّفُ بِی تَلَطُّفَ الاَبِ
الشَّفِیقِ وَیَتَفَقَّدُ حَالِی وَیُطعِمُنِی وَیَسقِینِی وَیُعَلِّلُنِی بِیَدِہٖ
پس جناب حسنین علیہما السّلام نے اُس سے پوچھا کہ اے شخص پھر کون
تیری تیمارداری کرتا ہے یہ سنکر وہ مسکین بشدّت رونے لگا اور کہنے لگا
کہ مین ایک سال سے اس مقام مین وارد ہون ہر روز ایک مرد مقدس
میرے پاس آیا کرتا تھا اور میرے سرہانے بیٹھتا تھا اور مثل پدر شفیق کے
مجھپر شفقت کرتا تھا اور میرے حال پر نہایت عنایت کرتا تھا اور کھانا
کھلاتا تھا اور پانی مجھے پلاتا تھا اور میری تیمارداری کرتا تھا قَالَا اَتَعرِفُہٗ
قَالَ لَا اَعرِفُہٗ قَالَا ھَل سَاَلتَہٗ عَنِ اسمِہٖ قَالَ نَعَم سَاَلتُہٗ یَومًا
فَقَالَ لِی مَالَكَ تَسأَلُنِی عَنِ اسمِی مَا اُرِیدُ مِنكَ جَوَابًا سَاَئِلتُكَ
غَیرَ اللّٰہِ جناب حسنین ع نے پوچھا اے شخص تو پہچانتا ہے اُنکو اُسنے کہا
مین نہین پہچانتا ہون پھر پوچھا کہ تو نے نام بھی اُنکا دریافت کیا تھا اُسنے کہا

ایک دن مین نے نام اُنکا پوچھا تھا کہا تجھے میرے نام سے کیا کام ہے مین تیری غمخواری اور اعانت واسطے رضاے خدا کے کرتا ہون فَقَالَا ھَلْ تَعْرِفُ حِلْیَتَہٗ وَ ھَیْئَتَہٗ قَالَ اَنَا رَجُلٌ اَعْمٰی لَا اَقْدِرُ عَلٰی ذٰلِكَ پس جناب حسنینؑ نے کہا کہ آیا تو صورت و شکل اُنکی پہچانتا ہی اُسنے کہا مین اعمٰی ہون دیکھنے پر قادر نہین ہون وَلٰکِنَّہٗ لَمْ یَاْتِنِیْ مِنْ ثَلٰثَۃِ اَیَّامٍ فَلَا اَعْلَمُ مَا صَنَعَ لَہٗ لیکن وہ شفیق میرا تین دن سے میرے پاس نہین آیا ہی مجھے معلوم نہین کہ اُنپر کیا گذری ہے قَالَا اَیُّھَا الشَّیْخُ ھَلْ تَعْلَمُ مِنْ مَقَالَتِہٖ وَخِصَالِہٖ پھر جناب حسنینؑ نے کہا اے شیخ آیا کچھ کلام اُنکا اور خصائل حمیدہ سے اُنکے جانتا ہے قَالَ لَمْ یَزَلْ یُسَبِّحُ یُھَلِّلُ وَمَتٰی جَالَسَنِیْ یَقُوْلُ مِسْکِیْنٌ جَالَسَ مِسْکِیْنًا وَغَرِیْبٌ جَالَسَ غَرِیْبًا اُسنے کہا ہر وقت تسبیح اور تہلیل زبان پر جاری تھی اور جب میرے پاس بیٹھے تھے تو فرماتے تھے مسکین مسکین کے پاس بیٹھا ہی اور غریب غریب کا ہمنشین ہے فَقَالَا یَا شَیْخُ ھُوَ اَبُوْنَا عَلِیُّ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ وَصِیُّ مُحَمَّدِنِ الْمُصْطَفٰی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ یہ سنکر جناب حسنینؑ نے فرمایا ای شیخ وہ بابا ہمارے علیؑ بن ابیطالبؑ وصی جناب محمدؐ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ کے تھے قَالَ فَمَا بَالُہٗ لَمْ یَجِیْ عِنْدِیْ مُنْذُ ثَلٰثَۃِ اَیَّامٍ اُس بیمار نے کہا پھر کیا سبب ہی کہ وہ جناب تین دن سے میرے پاس تشریف نہین لائے قَالَا یَا شَیْخُ ضَرَبَہٗ شَقِیٌّ ضَرْبَۃً فَازَ مِنْھَا بِرِضْوَانِ اللّٰہِ جناب حسنینؑ نے فرمایا اے شیخ ایک شقی نے اُس جناب کے سر اطہر پر ضربتِ تلوار ماری کہ صدمہ سے اُسکے رضوان خدا سے فائز ہوے فَلَمَّا سَمِعَ الْمِسْکِیْنُ ھٰذِہِ الْوَاقِعَۃَ

اَلْهَائِلَةَ طَفِقَ يَصِيحُ وَيَتَمَلْمَلُ تَمَلْمُلَ السَّلِيمِ وَيَقُولُ مَالِي يَتَفَقَّدُنِي
اَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ جب اُس مسکین نے یہ واقعہ ہائلہ سُنا تو فریاد کرنے لگا
اور زمین پر لوٹتا تھا اور مثل مار گزیدہ کے تڑپتا تھا اور کہتا تھا ہائے افسوس
امیر المؤمنینؑ میری خبرگیری کو تشریف لایا کرتے تھے یہ مجھے معلوم نہ تھا
فَعَزَّاهُ الْحَسَنَانِ وَهُوَ مُضْطَرِبٌ يَقُولُ اَسْئَلُكُمَا بِحَقِّ مُحَمَّدٍ نِ الْمُصْطَفٰى
وَاَبِيكُمَا الْمُرْتَضٰى اَنْ تُوصِلَانِي اِلٰى قَبْرِ مَوْلَايَ لِاَزُورَهٗ پس
جناب حسنینؑ اُسے تسلّی دیتے تھے مگر اضطراب اُسکا کم نہوتا تھا اور کہتا تھا اے
شاہزادو میرے واسطے اپنے نانا جناب محمد مصطفیٰؐ اور اپنے بابا علیؑ مرتضےٰ
علیہما السّلام کے مجھے قبر شریف پر میرے آقا کی لیجلو تاکہ مین زیارت اُن حضرت کی
کرون فَاَخَذَهُ الْحَسَنَانِ بِيَدَيْهِ وَجَاءَا اِلٰى قَبْرِ اَبِيهِمَا پس جناب حسنین علیہما
ہاتھ اُسکے پکڑ لیے اور قبر مطہر پر اپنے بابا کی لائے فَطَرَحَ نَفْسَهٗ عَلَى الْقَبْرِ
وَبَكٰى وَقَالَ اَللّٰهُمَّ اُنْشِدُكَ بِحَقِّ صَاحِبِ هٰذَا الْقَبْرِ اَنْ تَقْبِضَ
رُوحِي فَاِنِّي لَا اَقْدِرُ عَلٰى فِرَاقِهٖ فَاَجَابَ اللّٰهُ دُعَائَهٗ وَقَبَضَهٗ
اِلَيْهِ پس اُسنے اپنے تئین قبر پر گرا دیا اور روتا تھا اور کہتا تھا خداوندا مین تجھے
قسم دیتا ہون بحق اس صاحب قبر کے کہ میری روح کو ابھی قبض کر اور مجھے
دنیا سے اوٹھا لے اسواسطے کہ بعد وفات ایسے آقا کے مجھے اب لُطف
زندگی باقی نہین ہے پس حق سبحانہ تعالیٰ نے دعا اُسکی قبول کی اور اُس مرد
دیندار نے اُسی وقت انتقال کیا اور اپنے آقا کی خدمت مین پہونچا اب
مقام غور ہے کہ جب اُس مسکین اور مریض کو خبر انتقال جناب امیر المؤمنین

علیہ السلام کی معلوم ہوئی تو کیسا محزون و مغموم ہوا کہ زندگی اپنی دشوار ہوئی اور
جناب حسنینؑ نے اُسے تسلّی و دلاسا دیکر قبرانور پر حضرت کی واسطے زیارت کے
پہونچا دیا اور بعد اُسکی رحلت کے دفن بھی کیا مگر افسوس ہے حال پر بیمار کربلا کے
کہ وہ جناب روز عاشورا وقت شہادت اپنے پدر مظلوم کے بسبب شدّت
مرض تپ کے خاک پر غش مین پڑے تھے اور طاقت نشست و برخواست
کی نہ تھی کہ حضرت کی خدمت مین آکر زیارت و دیدار آخری کرتے آہ بعد شہادت
سیّدالشہداؑ کے اُس بیمار کو عوض تسلّی و تشفّی کے اعدا نے طوق و زنجیرون مین
جکڑ دیا اور اسباب لوٹ لیا اور خیمون مین آگ لگا دی اور اسیر و مقیّد کیا اور
اتنی مہلت نہ دی کہ لاشہاے شہدا کو دفن کرتے الغرض علّامہ مجلسی علیہ الرحمہ
وغیرہ نے روایت کی ہے کہ بعد دفن جناب امیرالمؤمنینؑ کے جب جناب حسنینؑ نے
مراجعت فرمائی تو امام حسن علیہ السّلام اکیسوین تاریخ ماہ رمضان کو روز جمعہ
مسجد جامع کوفہ مین منبر پر تشریف لیگئے اور ایک خطبہ بکمال فصاحت و بلاغت
پڑھا اور فرمایا ایّہا النّاس تمسے اُس بزرگوار نے مفارقت کی ہے کہ اُنپر کمالات مین
سابقین نے سبقت نہین کی ہے آگاہ ہو اسی شبکو قرآن مجید نازل ہوا اور
اسی شبکو عیسیٰؑ بن مریم آسمان پر گئے اور اسی شب کو یوشعؑ بن نون نے وفات
کی اور اسی شب کو میرے پدر بزرگوار امیرالمؤمنینؑ شہید ہوے قسم ہے خدا کی
اوصیا نے گذشتہ اور آیندہ مین سے کوئی وصی طرف جنّت کے اُنپر سبقت
نہ کریگا آہ اور جب جناب رسولخداؐ اُنکو جہاد پر بھیجتے تھے تو اپنا علم اُنکے ہاتھ
مین دیتے تھے اور جبرئیل اُنکے داہنے طرف اور میکائیل اُنکے بائین طرف جاتے تھے

اور جبتک خدا فتح وظفر عطا نہ فرماتا تھا تبتک جہاد سے واپس نہ آتے تھے پس
مصیبت مین امیر المؤمنینؑ کی اہل شرق وغرب تعزیت و ماتم مین ہین اور
مین خدا سے اپنے صبر مین اُنحضرت کی مصیبت جدائی پر اجر و ثواب کا طالب
ہون پس امام حسنؑ کو گریہ گلوگیر ہوا اسقدر کہ بات نہ کر سکے اور اہل مسجد سے
خروش بلند ہوا بعد اسکے فرمایا ایہا النّاس جو مجھے پہچانتا ہی وہ پہچانتا ہی اور
جو نہین پہچانتا ہی وہ جانے کہ مین فرزند جناب محمدؐ مصطفےٰ صلّے اللہ علیہ و آلہٖ کا
ہون مین فرزند بشیر و نذیر کا ہون مین فرزند اُسکا ہون جو طرف خدا کے دعوت
کرنیوالے تھے مین فرزند سراج منیر کا ہون مین فرزند رحمۃٌ للعالمین کا ہون اور
مین اُن اہل بیت سے ہون جنکی شان مین آیۂ تطہیر نازل ہوئی ہی مین اُن اہلبیت
سے ہون جنکی مودّت و محبّت خدا نے اجر رسالت قرار دی ہے اور مین دو
ثقلین مین سے ہون جنکی اطاعت تمپر واجب ہی پس فرمایا آگاہ ہو مجھے میرے
نانا رسولخداؐ نے خبر دی ہی کہ بعد جناب امیر المؤمنین علی بن ابیطالبؑ کے اُنکی
اولاد سے امام و پیشوا برگزیدۂ خدا ہونگے اور وہ سب بعض تلوار بعض زہر سے
شہید کیے جائینگے یہ فرما کر وہ جناب منبر سے نیچے تشریف لائے اور لوگون نے
اُن حضرت سے بیعت کی مگر اپنی بیعت پر کوفیون نے وفا نہ کی اور حضرت
امام محمد باقر علیہ السّلام سے روایت کی ہی جب ابن ملجم مرادی لعین کو سامنے
امام حسن علیہ السّلام کے لائے تو اُس شقی نے کہا مین نے عہد کیا تھا کہ آپکے
باپ کو قتل کرون پس مین نے اپنا عہد پورا کیا اب چاہو مجھے قتل کرو چاہو
عفو کرو اگر عفو کروگے تو مین آپکے دشمن معاویہ کو قتل کرونگا اور پھر آپکے پاس

چلا آؤنگا یہ سنکر آنحضرت نے فرمایا مین قصاص سے دست بردار ہونگا عنقریب تجھے قتل کرونگا پس اُسی وقت اُسکو ایک ضربت شمشیر لگا کر قتل کیا اُسوقت امّ ہیثم نے عرض کیا اے مولا میرے اس لعین کا بدن بخشیں مجھے دیجیے تا کہ اس شقی کو جلاؤن یہ سنکر حضرت نے دیدیا اور اُسنے اُس لعین کو جلا دیا اب مقام غور ہے کہ بعد شہادت امیرالمؤمنین ؑ کے کہ ابھی آنحضرت کا کفن تک خشک نہوا تھا اور اُنکی اولاد کو فرصت اقامت عزا سے بھی نہوئی تھی اشقیاے کوفہ آنحضرت کے فرزند اور وصیّ وجانشین حضرت امام حسن علیہ السّلام سے روگردان ہوے اور اکثر کوفی معاویہ سلطان شام سے ملگئے اور چاہا کہ آنحضرت کو اُسکے حوالہ کردین پس بوجہ کمی اعوان و انصار کے بچند شرائط معاویہ سے صلح واقع ہوئی مگر افسوس اُسنے کسی شرط پر وفا نہ کی پس امام حسن علیہ السّلام بعد تھوڑی مدّت کے مع اپنے عزیز و اقربا اور اہل وعیال کے اپنے وطن مدینۂ منوّرہ مین تشریف لائے اور گوشہ نشین ہوے اور عبادت خدا اور صبر وشکر مین مشغول رہے اور جہاد نفس فرمایا اور راضی برضا رہے آہ یہ بھی معاویہ کو ناگوار ہوا اور ہمیشہ درپئے اذیّت و آزار رہا اور اُنکے شیعون کو جا بجا قتل کیا آخر جعدہ بنت اشعث کے پاس زہر قاتل بھیجکر اُسی زہر ستم سے شہید کرایا پس جب خبر وفات اُس فرزند رسول کی معاویہ کو پہونچی تو خوش ہوکر سجدۂ شکر کیا الغرض حسب وصیّت آنحضرت کے امام حسین علیہ السّلام نے غسل وکفن دیا اور نماز جنازہ مع جماعت بنی ہاشم اور اپنے اصحاب کے پڑھی اور طرف روضۂ رسول خدا کے لیچلے اُسوقت بنی اُمیہ آلِ عثمان اور مروان مع عائشہ کے

جمع ہوے اور جنازہ پر تیر باران کیے اور روضہ رسولخدا مین دفن ہونے دیا پس جنازہ طرف جنت البقیع کے لیگئے اور قریب فاطمہ بنت اسد کے دفن کیا آہ اس مقام پر یاد آگئی مظلومی اور بیکسی امام حسینؑ کی کہ آنحضرت کو کوفیون نے مہمان بلایا اور روگردان ہوئے اور بحکم ابن زیاد لعین کے صحراے کربلا مین گھیر لیا اور عوض مہمانی کے پانی تک بند کیا جسکے سبب سے اہل حرم اور بچے اُنکے فریاد العطش العطش کرتے تھے آخر روز عاشورا ہجوم کر کے آنحضرت کو مع اصحاب و اقربا کے تین دنکا بھوکا پیاسا مع بچہ شیر خوار کے شہید کیا اور لباس تک اُتار لیا اور کوئی متوجہ طرف نماز جنازہ اور دفن کے نہوا اور لاش اطہر کو بے سر اور لباس کے ریگ گرم صحراے کربلا پر چھوڑ دیا اور خیمون مین آگ لگا دی اور اُنکے فرزند بیمار سید سجادؑ کو مع اہل حرم کے اسیر و مقید کیا اور مع سرہاے شہدا کے طرف کوفہ کے لیگئے اور ہجوم عام اور بازارون مین پھرایا اور دربار ابن زیاد مین لائے اور وہ لعین دیکھکر خوش و مسرور ہوا

الا لعنۃ اللہ علی القوم الظالمین

مجلس نہم

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ زَیِّنُوْا مَجَالِسَکُمْ بِذِکْرِ عَلِیِّ ابْنِ اَبِیْطَالِبٍ فرمایا جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ نے زینت دو اپنی مجلسون کو ساتھ ذکر علی ابن ابیطالبؑ کے لِاَنَّ ذِکْرَہٗ ذِکْرِیْ وَذِکْرِیْ ذِکْرُ اللّٰہِ وَذِکْرُ اللّٰہِ عِبَادَۃٌ اسلیے کہ ذکر اُنکا میرا ذکر ہے

اور ذکر میرا خدا کا ذکر ہے اور ذکر خدا کا عبادت ہے وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهٗ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰہُ
تَفَتَّحَتْ لَهٗ اَبْوَابُ السَّمَآءِ اور کتاب روضہ وغیرہ مین عبد اللہ بن عباس سے
منقول ہے کہا اُنھون نے فرمایا جناب رسولخدا صلے اللہ علیہ وآلہ نے جو مومن
کہے لا الہ الا اللہ تو دروازہاے آسمان واسطے اُسکے کھل جاتے ہین وَمَنْ
تَلَاهَا بِمُحَمَّدٍ رَسُوْلِ اللّٰہِ تَهَلَّلَ وَجْهُ الْحَقِّ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰی
وَاسْتَبْشَرَ بِذٰلِكَ اور جو مومن بعد کلمۂ توحید کے محمد رسول اللہ کہے
تو باعث حق سبحانہ تعالیٰ کے کمال خوشنودی اور رضا کا ہوتا ہے وَمَنْ تَلَاهَا
بِعَلِیٍّ وَلِیِّ اللّٰہِ غَفَرَ اللّٰہُ تَعَالٰی ذُنُوْبَهٗ وَلَوْ كَانَتْ بِعَدَدِ قَطَرَاتِ
الْمَطَرِ اور جو مومن بعد اسکے علیؑ ولی اللہ کہے تو بخشدیتا ہے حق سبحانہ تعالیٰ
تمام گناہ اُسکے اگرچہ وہ بعدد قطراتِ باران کے ہون وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ حُبُّ عَلِیٍّ یَاْكُلُ الذُّنُوْبَ كَمَا تَاْكُلُ النَّارُ
الْحَطَبَ اور فرمایا جناب رسولخداؐ نے کہ محبت اور دوستی علی بن ابیطالبؑ
کی فنا کرتی ہے گناہون کو اسطرح سے جیسے آگ لکڑی کو فنا کرتی ہے
وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ لَمَّا عُرِجَ بِیْ اِلَی السَّمَآءِ وَعُرِضَتْ عَلَیَّ الْجَنَّةُ
اور فرمایا جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ نے کہ جب شب معراج مجھکو
آسمان پر لیگئے اور مجھے سیر جنت کی دکھائی گئی تو مین نے اُسکے درختونکے
پتون پر لکھا دیکھا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰہِ عَلِیٌّ وَلِیُّ اللّٰہِ الْحَسَنُ وَالْحُسَیْنُ
صَفْوَةُ اللّٰہِ اور فرمایا جناب رسولخداؐ نے کہ جب مجھے آسمان ہفتم پر لے گئے

تو ہر دروازہ پر اُسکے مین نے لکھا دیکھا لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ عَلِیٌّ بْنُ اَبِیْطَالِبٍ اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ اور جب حجاب ہاے نور تک پہونچا تو ہر پردہ پر یہی لکھا دیکھا اور جب مین عرش پر پہونچا تو اُسکے ہر رکن پر یہی لکھا دیکھا

خوشا ما خوشا دین و دنیاے ما	کہ ہمچون علی ہست مولاے ما

اور حضرت امیر المؤمنین علیہ السّلام سے منقول ہی وہ جناب فرماتے تھے قسم ہے خدا کی اگر مسند حکومت میرے لیے بچھائی جائے اور مین اُسپر جلوس کرون تو حکم دون اہل توریت کو توریت سے اور اہل انجیل کو انجیل سے اور اہل زبور کو زبور سے اور اہل فرقان کو فرقان سے اور کوئی آیہ ایسا نہین ہے جو صحرا یا دریا مین یا آسمان و زمین مین یا جبل مین یا شب و روز مین نازل ہوا ہو مگر یہ کہ مین بخوبی جانتا ہون کہ کسکی شان مین اور کسکے لیے آیا ہے اور سعید بن مسیّب سے روایت ہی وہ کہتا ہی کہ عمر کو اپنے عہد مین جب کوئی مشکل درپیش ہوتی تھی تو وہ حضرت علیؑ بن ابیطالبؑ کیطرف رجوع کرتا تھا اور وہ جناب حلّ مشکل فرماتے تھے اُسوقت وہ کہتا تھا لَوْلَا عَلِیٌّ لَهَلَكَ عُمَرُ اگر علیؑ بن ابیطالبؑ نہوتے تو عمر ہلاک ہوتا اور استیعاب مین روایت ہی کہ جناب رسولخداؐ نے اپنے اصحاب سے فرمایا اَقْضَاکُمْ عَلِیُّ بْنُ اَبِیْطَالِبٍ عالم و دانا تر تم سب سے علیؑ بن ابیطالبؑ ہین اور عبد اللہ ابن عبّاس رضؓ سے روایت ہی وہ کہتے ہین قسم ہی خدا کی کہ علیؑ بن ابیطالبؑ کو نو حصّہ علم عطا کیا گیا جو مخصوص اُنحضرت ہی کے لیے تھا اور ایک حصّہ باقی سب لوگون کو دیا گیا اُسمین بھی وہ جناب شریک تھے

اور عمر نے کہا کہ عالم تر قضایا اور احکام کے ساتھ ہم مین علیؑ ہین واقعی عالم و دانا تر درمیان اصحاب رسولؐ کے حضرت علی مرتضی علیہ السلام تھے جیسا کہ اُنکے دشمن نے بھی کہا ہی اور یہ ظاہر ہی کہ جبتک کوئی شخص کل علوم مین مہارت کامل نہ رکھتا ہو وہ ماہر ساتھ قضایا اور احکام کے نہین ہوتا ہے پس اُنحضرت کی غزارت علم و حکمت کا کیا بیان ہو سکتا ہے جنکے بارے مین جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے باب علم و حکمت ہونیکی تصدیق و تصریح فرمائی ہو قال رسول اللہ آنا مدینۃ العلم و علی بابہا چنانچہ صحیح ترمذی وغیرہ مین روایت ہے فرمایا جناب رسول خداؐ نے کہ مین شہر ہون اور علیؑ دروازہ اُسکے ہین و قال رسول اللہ انا دار الحکمۃ و علی بابہا اور فرمایا جناب رسولخداؐ نے کہ مین شہر حکمت ہون اور علیؑ دروازہ اُسکے ہین و قال رسول اللہ آنا مدینۃ العلم و علی بابہا من اراد العلم فلیأت من بابہا اور استیعاب مین یون روایت ہی کہ فرمایا جناب رسول خداؐ نے مین شہر علم ہون اور علی بن ابیطالبؑ دروازہ اُسکے ہین پس جس کسی کو علم چاہیے وہ طرف دروازہ کے آئے حضرات ان احادیث مسلمہ فریقین سے متحقق و ثابت ہے کہ واسطے دریافت کرنے علم کے طرف اُن حضرت کے رجوع لازم ہے کیونکہ وہ جناب احق اور اعلم ہین بعد جناب رسول خداؐ کے تمامی اُمت سے اور عمدہ احتیاج طرف امام کے تحصیل علم دین ہے پس اُن حضرت کے ہوتے ہوئے دوسرے کو امام اور مرجع علم دین قرار دینا کوئی دانا پسند نہین کریگا مگر وائے ہو اشقیائے اُمت پر کہ اُنھون نے بعد رحلت جناب رسولخداؐ کے عوض طلب

علم اور ہدایت کے اغیار کیطرف رجوع کرکے دروازۂ باب علم کو جلا دیا حالانکہ وہ جناب
مفارقت مین رسولخدا کی نہایت رنج وغم مین خانہ نشین تھے قَالَ اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ
عَلِیُّ بْنُ اَبِیْطَالِبٍ نَزَلَ بِیْ مِنْ وَفَاۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ
مَالَمْ اَکُنْ اَظُنُّ اِنَّ الْجِبَالَ لَوْحَمَلَتْہُ کَانَتْ تَنْھَضُ بِہٖ چنانچہ خود جناب
امیر المؤمنین علی بن ابیطالب علیہ السّلام فرماتے ہین کہ وفات جناب رسولخدا سے
مجھپر ایسا صدمہ نازل ہوا کہ گمان نہین رکھتا ہون مین کہ اگر پہاڑون پر بار اُسکا
رکھا جاوے تو وہ متحمّل اُسکے ہوسکین تَحَمَّلْتُ نَفْسِیْ عَلَی الصَّبْرِ بَعْدَ وَفَاتِہٖ
وَلَزِمْتُ الصَّمْتَ وَالْاِشْتِغَالَ بِمَا اَمَرَنِیْ بِہٖ مِنْ تَجْھِیْزِہٖ وَتَغْسِیْلِہٖ
وَجَمْعِ کِتَابِہٖ پس مین نے بتکلیف تمام بعد وفات آنحضرت کے اپنے نفس کو
صبر وشکیبائی پر رکھا اور مین نے سکوت کو اپنے اوپر لازم کیا اور اُن امور مین
مشغول ہوا جنکی بابت آنحضرت نے وصیّت اور حکم فرمایا تھا مثل تجہیز وتغسیل
آنحضرت اور جمع قرآن کے لَا یَشْغَلُنِیْ عَنْ ذٰلِکَ بَادِرُ دَمْعَۃٍ وَلَا
ھَائِجُ زَفْرَۃٍ حَتّٰی اَدَّیْتُ فِیْ ذٰلِکَ الْحَقَّ الْوَاجِبَ لِلّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ
عَلٰی رَسُوْلِہٖ مجھکو باز نہین رکھا ان باتون سے اشک ریزندہ اور آہ وغم اور
رنج والم نے جو میرے سینہ مین ہیجان مین آتا تھا اور مجھے رونے پر آمادہ
کرتا تھا یہانتک کہ مین نے اُس حق واجب ولازم کو واسطے رضاے خدا کے
اُسکے رسول کے بارمین ادا کیا حضرات سنا آپنے کہ امیر المؤمنین علی ابن ابیطالب
علیہ السّلام جمع کرنے مین قرآن مجید کے موافق وصیّت کے مشغول تھے
اور مفارقت پر رسول خدا کی غمگین اور رنجیدہ اور دروازہ بند کرکے گریہ وزاری

کرتے تھے یہ بھی اشقیاے اُمت کو ناگوار ہوا اور بعوض ماتم پرسے کے دروازہ جلا کر اندر داخل ہوے اور ریسمان ستم گلوے انور مین ڈالکر واسطے بیعت کے باہر لائے پس باوجود قدرت کے صبر و تحمّل فرمایا اور راضی برضا رہے یہانتک کہ صفتِ صبر کا ظہور کامل طور پر اُنحضرت کی ذات اقدس سے ہوا اسپر بھی اعدا نے اکتفا نہین کی اور روز بروز بلکہ ہر لحظہ ظلم و ستم تازہ کیے یہانتک کہ زمانہ خلافت ظاہری مین طرف کوفہ کے ہجرت کرنی پڑی اور وہان بھی نواصب و خوارج نے چین لینے نہ دیا کبھی جنگ جمل در پیش ہوئی کبھی جنگ صفّین و نہروان مین مشغول جہاد رہے آخر ابن ملجم لعین نے حالت روزہ و نماز مین مسجد کوفہ مین تلوار زہرآلود سے شہید کیا آہ مؤمنین اثر اُس آتش ظلم و حسد کا جو مدینہ مین مشتعل ہوی تھی کربلا تک پہونچا غور کیجیے کس نبی یا وصی نبی کی آل پر دار دنیا مین طرح طرح کے وہ ظلم و ستم ہوے جو اولاد علیؑ مرتضیٰ پر ہوے ہین آہ امام حسنؑ کو زہر دیا اور جنازہ پر تیر باران کیے اور روضۂ رسول مین دفن ہونے دیا اور امام حسینؑ کو کوفیون نے مہمان بلا کر بحکم ابن زیاد کے روگردان ہو کے صحراے کربلا مین محاصرہ کیا اور مع اصحاب و اقربا اور بچۂ شیرخوار کے تین دن کا بھوکا پیاسا روز عاشورا شہید کیا افسوس اشقیاے کوفہ نے بحکم ابن سعد لعین کے بعد شہادت امام حسینؑ کے خیمون مین آگ لگادی اور علیؑ بن الحسینؑ بیمار کربلا کو عوض ماتم پُرسے کے طوق و زنجیرون مین جکڑ کے مع اہل حرم کے اسیر و مقیّد کیا اور شہر بشہر لیے پھرے چنانچہ حجّت خدا زیارت ناحیہ مین فرماتے ہین اَیْدِیْهِمْ مَغْلُوْلَةٌ اِلَی الْاَعْنَاقِ یُطَافُ بِهِمْ فِی الْاَسْوَاقِ ہاے افسوس ہاتھ اُنکے

گردنون سے باندھے تھے اسیطرح بازارون مین پھراتے تھے یہانتک کہ دربار
مین یزید لعین کے لائے چنانچہ بیمار کربلا فرماتے ہین کہ اسوقت ہم بارہ نفر
اہل بیت رسالت سے ایک ریسمان ستم مین بندھے ہوئے تھے

الا لعنۃ اللہ علی القوم الظالمین

مجلس دہم

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی اَلَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَھُمْ بِاللَّیْلِ وَالنَّھَارِ
سِرًّا وَّعَلَانِیَۃً فَلَھُمْ اَجْرُھُمْ عِنْدَ رَبِّھِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ
وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ خداوند عالم قرآن مجید مین فرماتا ہی جو لوگ صرف کرتے
ہین اپنے اموال شبکو اور دنکو پوشیدہ اور ظاہر کرکے یعنی بطور صدقہ دیتے
ہین اُنکے واسطے اجر و ثواب اسکا اُنکے پروردگار کے نزدیک مہیا ہے
اور اُنپر خوف اور ہول قیامت نہین ہے اور وہ خوف سے محزون
و غمگین ہون گے تفسیر مجمع البیان و کشاف وغیرہ مین عبداللہ بن عباسؓ
سے روایت کی ہے کہ یہ آیۂ کریمہ حضرت امیر المومنین علیؑ بن ابیطالب
علیہ السّلام کے بارہ مین نازل ہوئی ہی کہ آنحضرت کے پاس چار درہم تھے
اُنمین سے ایک راتکو اور ایک دنکو اور ایک پوشیدہ اور ایک ظاہر
کرکے راہ خدا مین تصدّق کیا پس حق سبحانہ تعالی کو یہ فعل پسند ہوا اور یہ آیہ
نازل فرمایا اور اپنے حبیب کو مطلع کیا حال تصدق امیر المومنینؑ سے
وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ لَوِ اجْتَمَعَتِ الْخَلَائِقُ

عملی حب علی بن ابیطالب ما خلق اللّٰہ تعالیٰ النار اور کتاب روضہ
میں منقول ہے فرمایا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے کہ اگر خلائق محبت
و دوستی علی بن ابیطالب پر جمع ہوتی اور باہم اتفاق کرتی تو حق سبحانہ تعالیٰ
جہنم کو پیدا ہی نہ کرتا و قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وآلہ اعطیت
ثلاثا و علی مشارکی فیہا و اعطی علی ثلاثا و لم اشارکہ فیہا
اور فرمایا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے کہ مجھے تین چیزیں ایسی عطا
کی گئیں کہ علی بن ابیطالب انہیں شریک میرے ہیں اور علی بن ابیطالب کو
ایسی تین چیزیں عطا ہوئیں کہ انہیں میں شریک انکا نہیں ہوں فقیل لہ یا
یا رسول اللّٰہ وما الثلث التی شارکک فیہا فقال لواء الحمد
لی و علی حاملہ والکوثر لی و علی ساقیہ والجنۃ والنار
لی و علی قسیمہما بعض اصحاب نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ کونسی تین چیزیں
ہیں جنمیں علی بن ابیطالب شریک آپکے ہیں فرمایا وہ لواء حمد ہے جو مجھے عطا ہوا
ہے اور علی بن ابیطالب حامل اسکے ہیں اور کوثر مجھکو عطا ہوا اور علی بن ابیطالب
ساقی اسکے ہیں اور جنت و نار خدا نے مجھکو عطا کیا اور علی بن ابیطالب ان دونوں کے
قسمت کرنیوالے ہیں یعنی بروز قیامت اپنے دوستوں کو داخل جنت کرینگے
اور اپنے دشمنوں کو داخل جہنم کرینگے واما الثلث التی اعطی علی و لم
اشارکہ فیہا فانہ اعطی حموا مثلی و لم اعط مثلہ و اعطی
زوجتہ و لم اعط مثلہا و اعطی ولدیہ الحسن و الحسین
و لم اعط مثلہما لیکن وہ تین چیزیں جو خاص علی بن ابیطالب کو عطا

ہوئی ہین اور مین اُنمین شریک نہین ہون پس بہ تحقیق کہ علیؑ بن ابیطالبؑ کو خدا نے خُسر مجھسا عطا کیا اور مجھے مثل اُسکے نہین عطا کیا اور علیؑ بن ابیطالبؑ کو سیدۃ نسا سی زوجہ عطا کی اور مجھکو مثل اُسکے عطا نہ کی اور علیؑ بن ابیطالبؑ کو دو فرزند حسنؑ و حسینؑ سردار جوانان اہل جنت عطا کیے اور مثل اُنکے مجھے عطا نہ کیے اور معالم التنزیل مین روایت ہی کہ ایک مرتبہ یہودیون نے جناب رسول خداؐ کیخدمت مین عرض کیا اے ابو القاسم خدا کی صفت ہمسے بیان کیجیے تاکہ ہم آپکا ایمان لائین کیونکہ صفت خدا کی ہمنے توریت مین دیکھی ہے اب آپ بیان کرین کہ خدا کیا چیز ہی اور کیا کھاتا ہی کیا پیتا ہی کس سے میراث لی ہے اُسکی میراث کون لیگا پس جبرئیلؑ سورۂ توحید لیکر نازل ہوے قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اَللّٰهُ الصَّمَدُ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ اے حبیب ہمارے اُنسے کہو خدا یکتا ہی خدا بے نیاز ہی نہ وہ کسی سے متولد ہوا نہ اُس سے کوئی متولد ہوا وہ ہر عیب و نقصان سے منزّہ ہے اور نہ اُسکا کوئی کفو او رہمسر ہے وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ اَخْبَرَنِيْ جِبْرَئِيْلُ اَنَّهٗ قَالَ لِيْ مَثَلُ حُبِّ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْطَالِبٍؑ مَثَلُ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ فِي الْقُرْاٰنِ اور فرمایا جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ نے بہ تحقیق کہ خبر دی مجھکو جبرئیلؑ نے کہا مجھسے مثال محبت علیؑ بن ابیطالبؑ کی مثال سورۂ قل ہو اللہ احد کی ہے قرآن مین فَمَنْ قَرَاَهَا مَرَّةً وَّاحِدَةً كَانَ لَهٗ ثَوَابُ ثُلُثِ الْقُرْاٰنِ وَمَنْ قَرَاَهَا مَرَّتَيْنِ كَانَ لَهٗ ثَوَابُ ثُلُثَيِ الْقُرْاٰنِ وَمَنْ قَرَاَهَا ثَلٰثًا كَانَ لَهٗ ثَوَابُ مَنْ قَرَاَ الْقُرْاٰنَ كُلَّهٗ

جو شخص سورۂ توحید کو ایک مرتبہ پڑھے تو اُسکو ثواب ثلث قرآن کا یعنے دس پارہ کا ہوگا اور جو دو مرتبہ سورۂ توحید کو پڑھے تو اُسکو ثواب دو ثلث قرآن کا ہوگا اور جو تین مرتبہ سورۂ توحید کو پڑھے تو اُسکو مثل اُسکے ثواب ہوگا جس نے قرآن کو ختم کیا وَكَذَا حُبُّ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْطَالِبٍ فَمَنْ اَحَبَّهٗ بِلِسَانِهٖ كَانَ لَهٗ ثَوَابُ ثُلُثِ اُمَّتِكَ وَمَنْ اَحَبَّهٗ بِلِسَانِهٖ وَقَلْبِهٖ كَانَ لَهٗ ثَوَابُ ثُلُثَيْ اُمَّتِكَ وَمَنْ اَحَبَّهٗ بِلِسَانِهٖ وَقَلْبِهٖ وَعَمَلِهٖ كَانَ لَهٗ ثَوَابُ اُمَّتِكَ بِاَسْرِهَا جبرئیل نے عرض کیا اسی طرح دوستی علی بن ابیطالب علیہ السلام کی ہے پس جو مؤمن بزبان دوست رکھے علیؑ بن ابیطالبؑ کو تو ہوگا واسطے اُسکے ثواب آپکی ثلث اُمّت کا اور جو مؤمن دوست رکھے اُنحضرت کو اپنی زبان و دل سے تو اُسکے لیے ثواب دو ثلث اُمّت کا ہوگا اور جو مؤمن دوست رکھے اُن حضرت کو اپنی زبان و دل و عمل سے تو اُسکے واسطے مثل آپکی تمامی اُمّت کے ثواب ہوگا اور کیونکر نہو خیال تو کیجیے وحدانیّت خدا کا ثبوت کنکی ذات اقدس سے ہوا اسی وجہ سے شاعر کہتا ہے

یا علیؑ ذات تو ثبوت قل ہو اللہ احد	نام تو نقش نگین امر اللہ الصمد
لم یلد از مادر گیتی و لم یولد چو تو	لم یکن بعد از نبی مثلت لہ کفواً احد

وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ ضَرْبَةُ عَلِيٍّ يَوْمَ الْخَنْدَقِ اَفْضَلُ مِنْ عِبَادَةِ الثَّقَلَيْنِ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ اور فرمایا جناب رسولخدا صلے اللہ علیہ وآلہ نے ضربت علیؑ بن ابیطالبؑ کی بروز جنگ خندق عبادت سے

جن و انس کے افضل و بہتر ہیں روز قیامت تک اور اُن حضرت کی مدح و ثنا میں دوسرا شاعر کہتا ہے

چراغ شبستانِ دلہا علیؑ	کز و ظلمتِ کفر شد منجلی
امامیکہ بے بادۂ مہر او	نخیزد کسے از لحد سُرخ رو
بشمشیر آن شاہ والا گہر	جدا شد حق و باطل از یکدگر
نہ مہرش ہمین فتح خیبر نمود	کہ مہرش بسے قلعۂ دل کشود
نبیؐ و علیؑ ہر دو نسبت بہم	دو تا و یکے چون زبان قلم

اور جناب امام جعفر صادق علیہ السّلام سے روایت ہے فرمایا آنحضرت سے کہ جناب رسولخدا صلّے اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا کہ جب مین شب معراج آسمان پنجم پر پہونچا تو اُس جگہہ مین نے صورت علیؑ بن ابیطالبؑ کی مشاہدہ کی پس مین نے جبرئیلؑ سے پوچھا اے اخی جبرئیلؑ یہ کیسی صورت ہے جبرئیلؑ نے کہا یا رسول اللہ ملائکہ نے تمنّا کی مشاہدۂ جمال علیؑ بن ابیطالب علیہ السّلام کی پس درگاہ خدا مین عرض کیا بارالٰہا بنی آدمؑ ہر صبح و شام بہرہ مند ہوتے ہین مشاہدۂ جمال علیؑ سے کہ دوست اور محبوب تیرے اور تیرے حبیب سیّد انبیاؐ کے ہین اور خلیفہ اور وصی اور امین آنحضرت کے ہین پس ہمکو بھی اپنے فضل و کرم سے بہرہ مند فرما آنحضرت کے جمال سے اُسقدر کہ اہل زمین اس سعادت سے فائز ہوتے ہین پس خلّاقِ عالم نے مثال علیؑ بن ابیطالبؑ کی اپنے نور اقدس سے خلق فرمائی اور وہ نزدیک اہل آسمان کے ہے کہ شب و روز اُسکی زیارت کرتے ہین اور ہر شبانہ روز اُسکے مشاہدۂ جمال سے متمتّع ہوتے ہین اور ایک روایت

مین وارد ہی کہ مثال آنحضرت کی عرش پر بھی ہی اور ملائکہ زیارت سے مشرفیاب ہوتے
ہین پس جناب امام جعفر صادق علیہ السّلام سے فرماتے ہین کہ جب ابن ملجم
شقی نے سر انور پر آنحضرت کے ضربت لگائی تو اثر اُس ضربت کا اُس صورت
مقدس پر بھی ظاہر ہوا جو آسمان مین ہے آہ مومنین اُسوقت اہل آسمان کا
کیا حال ہوا ہوگا جب دیکھا ہوگا کہ ضربتِ تلوار زہر آلودہ سے سر انور شق ہوا ہے
اور وہ امام مبین روے زمین پر خون آلودہ غش مین پڑے ہین آہ اُسوقت
صدا آسمان سے بلند ہوئی قُتِلَ عَلِیُّ نِ الْمُرْتَضیٰ اور وہ آواز ہر گھر مین کوفہ
کے پہونچی چنانچہ علاّمہ مجلسی علیہ الرّحمہ وغیرہ نے روایت کی ہے کہ جب
ابن ملجم نے سر اطہر پر امیر المؤمنین علیؑ بن ابیطالبؑ کے حالتِ روزہ و نماز
مین ضربت لگائی اور فرشتون نے آسمان سے صدا بلند کی تو یہ آواز سنکر
فرزند آنحضرت کے جناب حسنین علیہما السّلام روتے ہوے طرف مسجد کے
روانہ ہوے آہ جب داخل مسجد ہوئے تو دیکھا کہ وہ جناب خاک و خون
آلودہ زمین پر پڑے ہین اُسوقت حسنینؑ رونے لگے حضرات اس مقام پر
اور دو جوان علوی یاد آگئے جنکے سر انور پر ضربتِ شدید حالت تشنگی اور
کارزار مین لگی ہے آہ وہ قمر بنی ہاشم جناب عباسؑ اور شبیہ پیغمبر جناب علی اکبرؑ
ہین چنانچہ روز عاشورا اعدا نے جناب عباسؑ کو تیر باران کیے اور نیزہ و
تلوارون سے زخمی کیا اور دونون ہاتھ جدا کیے اور گرز آہنی سے سر انور
شق کیا اور ناتوان ہو کر گھوڑے سے زمین پر تشریف لائے اور اپنے بھائی
کو آواز دی اُسوقت امام حسینؑ روتے تھے اور فرماتے تھے وا اَخاہ

وَاعَبَّاسَاہُ اَلْاٰنَ اِنْکَسَرَ ظَھْرِیْ ہائے ای بھائی عباس اب تمھارے
مرنیسے کمر ہماری ٹوٹ گئی یعنے زور کمر جاتا رہا اور جناب علی اکبرؑ کے حال مین
یون لکھا ہی کہ وہ جوان رعنا لشکر اعدا سے مشغول جہاد تھے افسوس اسی
اثنا مین ایک لعین نے سر اطہر پر تلوار ماری کہ صدمہ سے اُس ضربت کے
وہ شبیہ پیغمبر غش کھا کر گھوڑے سے زمین پر تشریف لائے اور اعدا نے
ہجوم کرکے وار تلوارون کے لگائے پس اپنے پدر مظلوم کو آواز دی آہ
اُسوقت مظلوم کربلا فرماتے تھے یَا بُنَیَّ عَلَی الدُّنْیَا بَعْدَکَ الْعَفَا
اے فرزند اب بعد تیرے خاک ہی اس دنیا پر آہ یہی سبب تھا کہ بعد شہادت
مظلوم کربلا کے آسمان سے خاک سرخ برستی تھی اَلْغَرَض جب جناب
حسنینؑ داخل مسجد ہوے تو اپنے پدر بزرگوار امیر المومنینؑ کو زندہ پایا اور
وہان سے بنرمی و آہستگی اوٹھا کر طرف حرم سرا کے لیچلے تا کہ حضرت کو تکان
سے اذیت و تکلیف نہو مگر افسوس ہی مظلومی پر امام حسین علیہ السّلام کی
کہ جب وہ جناب زخمی ہوکر گھوڑے سے زمین پر تشریف لائے اور اعدا نے
وار تلوارون کے لگائے تو لشکر اعدا سے آواز قَدْ قُتِلَ الْحُسَیْنُ کی بلند ہوئی
ہائے افسوس اُسوقت علی بن الحسینؑ بیمار کربلا غش مین پڑے تھے اور
اولاد و اقربا سے کوئی ایسا پاس نہ تھا کہ مقتل سے باآہستگی اُٹھا کر درخیمہ تک
لاتا بلکہ شمر لعین نے بکمال بیرحمی بے ادبی کی آہ اب کس زبان سے بیان
کرون کہ اُس شقی نے کس ظلم و ستم سے سر اقدس بدن اطہر سے جدا کیا اور
نیزہ پر بلند کیا اُسوقت جانب آسمان سے ندا ہوئی اَلَا قُتِلَ الْحُسَیْنُ بِکَرْبَلَا

آگاہ ہوا سے اہل آسمان و زمین امام حسینؑ زمین کربلا پر پیاسے شہید کیے گئے
آہ جب یہ آواز عورات ستم رسیدہ نے سُنی تو بشدت روئیں اور مو پریشان
واحسیناہ کہتی ہوئیں اُس تلاطم عظیم مین خیمہ سے باہر نکلین اور بچے فریاد
کرتے تھے آہ اُسوقت شور گریہ و بکا سے کہرام بپا تھا اور صحرائے کربلا
تیرہ و تاریک ہو گیا اور آندھی سیاہ چلنے لگے اور دریا جوش و خروش مین آئے
اور مچھلیان مضطرب ہوین

یارب براہلبیت چہ آمد ز دیدنش | آن قصہ کہ کس نتواند شنیدنش

الا لعنۃ اللہ علی القوم الظالمین

مجلس یازدہم

عَنْ اَبِیْ عَبْدِ اللّٰہِ عَلَیْہِ السَّلَامُ اَنَّہٗ قَالَ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی یَا مُحَمَّدُ
اِنِّیْ خَلَقْتُکَ وَ عَلِیًّا نُوْرًا یَعْنِیْ رُوْحًا بِلَا بَدَنٍ قَبْلَ اَنْ اَخْلُقَ
سَمٰوٰاتِیْ وَ اَرْضِیْ وَ عَرْشِیْ وَ بَحْرِیْ فَلَمْ تَزَلْ تُھَلِّلُنِیْ وَ تُمَجِّدُنِیْ
کافی وغیرہ مین جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے فرمایا اُن
حضرت نے خداوند عالم نے فرمایا جناب رسولؐ خدا سے اے حبیب میرے
بہ تحقیق کہ پیدا کیا مین نے تمکو اور علیؑ کو ایک نور سے یعنی ایک روح بغیر
بدن کے قبل پیدائش میرے آسمانون اور زمینون اور عرش اور دریا کے
پس ہمیشہ تم میری تہلیل و تمجید کرتے تھے ثُمَّ جَمَعْتُ رُوْحَیْکُمَا
فَجَعَلْتُھُمَا وَاحِدَۃً فَکَانَتْ تُمَجِّدُنِیْ وَ تُقَدِّسُنِیْ وَ تُھَلِّلُنِیْ بعد اسکے

مین نے تمھاری دونون روحون کو جمع کرکے ایک کیا پس وہ روح تمجید اور
تقدیس اور تہلیل میری کیا کرتی تھی ثُمَّ قَسَمْتُهَا ثِنْتَيْنِ وَقَسَمْتُ الثِّنْتَيْنِ
فَصَارَتْ اَرْبَعَةً مُحَمَّدٌ وَاحِدٌ وَعَلِيٌّ وَاحِدٌ وَالْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ
اِثْنَانِ پھر اُس ایک نور کے مین نے دو حصّہ کیے اور اُن دو حصّون کے
اور دو حصّے کیے پس چار نور ہوے محمدؐ و علیؑ اور حسنؑ و حسینؑ ثُمَّ خَلَقَ
اللّٰهُ تَعَالٰی فَاطِمَةَ مِنْ نُوْرٍ اِبْتَدَاَهَا رُوْحًا بِلَا بَدَنٍ ثُمَّ
مَسَحَنَا بِيَمِيْنِهٖ فَاَضَاءَ نُوْرُهٗ فِيْنَا بعد اسکے خداوند عالم نے
جناب فاطمہ زہراؑ کو اور ایک نور سے پیدا کیا کہ اُسوقت اُن معصومہ کی
خلقت روح بے بدن کے تھی پھر خدا نے اپنے دست کرم کو ہماری
ارواح پر بلطف ورحمت پھیر دیا کہ وہ ارواح طاہرہ اُسکے نور خاص سے
نورانی ہوگئین یعنی نور ہم اہلبیت رسالتؐ کا نور خدا سے منوّر ہوا اور
امالی وغیرہ مین جناب امام جعفر صادق علیہ السّلام سے منقول ہے اُنحضرتؑ
نے فرمایا امیر المؤمنین حضرت علیؑ بن ابیطالب علیہ السّلام نے ارشاد کیا کہ حقسبحانہ
تعالی نے نور جناب رسولخداؐ کو قبل خلقت آسمان و زمین اور عرش و کرسی
اور لوح و قلم اور بہشت و دوزخ کے پیدا کیا اور قبل کل انبیاؑ کے چار سو
بیس ہزار سال کے خلق کیا اور اُس نور کے ساتھ بارہ حجاب پیدا کیے
اور ہر حجاب مین سالہاے سال تسبیح و تقدیس و تمجید الٰہی کرتا رہا پس وہ
نور مقامات رفعت وجلالت مین رہا یہانتک کہ خدا نے اُس نور کو پشت
حضرت آدمؑ مین قرار دیا اور صلب آدم سے طرف اصلاب طاہرہ انبیاؑ کے

منتقل ہوتا رہا یہانتک کہ صُلب حضرت عبد المطلبؑ مین آیا پس اُس نور کے دو حصے کیے ایک حصّہ صلب حضرت عبد اللہؑ مین اور دوسرا حصہ صلب حضرت ابطالبؑ مین قرار دیا پس نصفِ اول سے جناب رسول خداؐ پیدا ہوے اور نصف دوم سے مجھے پیدا کیا اور کتب معتبرہ مین منقول ہی کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ روز جمعہ سترھوین تاریخ ماہ ربیع الاوّل عام الفیل یعنی جس سال ابرہہ فیل لیکر واسطے گرانے خانۂ کعبہ کے آیا تھا زمانۂ نوشیروان مین کہ سنہ جلوسی اُسکا چالیسوان برس تھا بمکانِ شعب حضرت ابو طالبؑ پیدا ہوے اور جناب امیر المؤمنین علی بن ابیطالبؑ تیرھوین تاریخ ماہ رجب بروز جمعہ خانۂ کعبہ مین تیس برس بعد ولادت جناب رسولخداؐ کے پیدا ہوے اور یہ وہ بزرگوار ہین جنکو خدا نے فضائل و مراتب بیحد عطا فرمائے ہین چنانچہ جب شکم مادر مین تھے تو جناب رسول خداؐ کی خدمت مین تسلیم عرض کرتے تھے اور وہ جناب جواب سلام دیتے تھے جب جناب رسولخداؐ گھر مین تشریف لاتے تھے تو فاطمہ بنت اسد بن حضرت ہاشمؑ اپنے مقام سے بے اختیار کھڑی ہوجاتی تھین کہ علیؑ مرتضے اُنحضرت کی تعظیم کرتے تھے اور منجملہ اُنحضرت کے معجزات کے یہ ہی کہ جب والدۂ ماجدۂ اُنکی فاطمہ بنت اسد طواف خانۂ کعبہ کرنے مین قریب اصنام کے ہوجاتی تھین تو وہ جناب اُنکے شکم اطہر مین متحرک ہوکر مانع قرب اصنام ہوتے تھے اور وہ جناب شکم مادر مین اپنی کلام کرتے تھے ایک دن اسطرح سے کلام فرمایا کہ جناب جعفر طیارؑ بھائی اُن حضرت کے سنکر بیہوش ہوگئے اور سب بت خانۂ کعبہ کے گر پڑے اور منجملہ معجزات اُن حضرت کے یہ ہی کہ اُن جناب نے

اپنے ہاتھوں کو قماط مین بندھا رہنا پسند نہ کیا اور قماط کو کئی مرتبہ پارہ کر ڈالا اور اُن حضرت نے اپنے گہوارہ مین بڑے اژدہے کو قتل کیا جسکی وجہ سے اُنکی والدۂ ماجدہ نے نام اُنکا حیدر رکھا اور وہ معجزات جو حالتِ طفلی مین اُن حضرت سے ظاہر ہوئے ہین کہان بیان ہو سکتے ہین جنسے آثار شجاعت کے ظاہر ہوتے ہین اور ثابت ہوتا ہی کہ وہ جناب عہد طفلی سے اشجع عرب تھے یہی شجاعت اُنکی اولاد امجاد مین وراثۃً باقی رہی اسی وجہ سے معرکۂ کربلا مین اُن حضرت کی اولاد اور اولاد اولاد سے آثار عظیمۂ شجاعت ظاہر ہوئی اور کم سن بچون نے خاندانِ بنی ہاشمؑ سے کارہاے نمایان کیے جو صفحۂ روزگار پر یادگار ہین مگر افسوس اشقیاے کوفہ اور بنی امیہ نے اُنپر مطلق رحم نہ کیا اور اُنکو بھی تشنہ لب شہید کیا یہانتک کہ بچۂ شیرخوار کو بھی نچھوڑا چنانچہ منقول ہی کہ جب عبداللہ رضیع پر جو معروف بہ علی اصغر ہین غلبہ تشنگی کا بشدّت ہوا اور وہ بچۂ شیرخوار جان بلب ہوا تو اُسوقت بنا بر اتمام حجّت کے حضرت امام حسینؑ اُس شیرخوار کو اپنے ہاتھوں پر لیکر میدان کارزار مین سامنے لشکر اعدا کے لائے اور اُن بیرحمون سے اُس بچۂ تشنہ لب کے لیے پانی طلب کیا افسوس عوض پانی کے حرملہ لعین نے ایک تیر سہ پہلو مارا کہ وہ تیر ستم حلق نازنین پر علی اصغرؑ کے لگا اور وہ شیرخوار شہید ہوا اور خون جاری ہوا اور مظلوم کربلا بشدّت روئے حضرات ایسی بیکسی اور غربت و تشنہ لبی مین چھ مہینے کے بچۂ شیرخوار کا باپ کی آغوش مین تیر ستم سے شہید ہونا بڑی مصیبت ہی تصوّر کیجیے کہ اُسوقت امام حسینؑ کے قلب اقدس پر کیا صدمہ ہوا ہوگا اور

اُنکے اہل بیت پر کیا مصیبت گذری ہوگی جسکا رنج وصدمہ امام زین العابدینؑ کے
قلب اقدس پر مدت العمر رہا عَنْ مِنْهَالٍ اَنَّهُ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰی سَیِّدِیْ
وَمَوْلَایَ عَلِیِّ بْنِ الْحُسَیْنِ عَلَیْهِمَا السَّلَامُ عِنْدَ مُنْصَرَفِیْ مِنْ
مَکَّةَ چنانچہ بحارالانوار اور کشف الغمہ مین منہال سے منقول ہی وہ کہتا ہے
کہ بعد زیارت روضۂ رسول خداؐ کے حاضر ہوا مین خدمت مین امام زین العابدین
علیہ السلام کی اُس زمانہ مین کہ جب مین حج خانۂ کعبہ سے مشرف ہوکے اپنے
وطن کوفہ کو آتا تھا پس اُس جناب نے مجھسے فرمایا اے منہال حرملہ بن کاہل
اسدی کیسا ہی مین نے عرض کیا یا بن رسول اللہ مین اُس ملعون کو کوفہ مین زندہ
چھوڑ آیا تھا یہ سنکر اُنحضرت نے دونون ہاتھ بدرگاہ خدا بلند کیے اور دو مرتبہ
عرض کی بار الہا چکھا تو اُس شقی کو حرارت لوہے کی اور تیسری مرتبہ عرض کی
اے خداوند چکھا تو اُس ملعون کو حرارت نار کی اَللّٰہ اکبر یہ صدمہ تھا اُنحضرت
کے دلپر کہ خبر حیات اُسکی سنکر دعائے بد کی منہال کہتا ہی کہ بعد اسکے مین اُن
حضرت سے رخصت ہوکر روانہ کوفہ ہوا اور قطع منازل کرتا ہوا دروازۂ بزرگ
کوفہ پر پہونچا دیکھا مین نے کہ اُس جگہہ مختار گھوڑے پر سوار مع ایک جماعت
انصار کے کھڑے ہین پس مین بھی کھڑا ہوا اور اُنپر سلام کیا ناگاہ دیکھا مین نے کہ
کچھ لوگ حرملہ کو باندھ کر لاتے ہین آہ یہ شقی وہی ہی جس نے ہاتھون پر امام حسینؑ کے
روز عاشورا علی اصغر کو تیر ستم سے شہید کیا تھا اور عبداللہ بن امام حسنؑ کو پہلو
مین امام حسینؑ کے وقت آخر اُن حضرت کے تیر مارا تھا جسکے صدمہ سے وہ
یتیم شہید ہوا غرضکہ مختار نے حرملہ کو دیکھکر حکم دیا کہ آگ روشن کریں اور اعضا اسکے

جدا کریں پس موافق حکم کے حرملہ کا ہاتھ پیر جدا کیا اور آگ مین جلایا گیا منہال کہتا ہے
اسی اثنا مین مجھے دعا حضرت کی یاد آگئی اور مین نے متبسم ہوکر سبحان اللہ کہا یہ سنکر
مختار نے مجھسے سبب اسکا پوچھا اور مین نے جو زبان اقدس سے امام زین العابدینؑ
کے سنا تھا وہ سب بیان کیا مختار نے قسم دیکر کہا کیا میرے آقا نے اسیطرح
فرمایا تھا پس مین نے تین مرتبہ اُسیطرح سے اظہار کیا جسطرح سے کہ اُن
حضرت سے سنا تھا یہ سنکر مختار گھوڑے سے اوترے اور دو رکعت نماز
پڑھی اور دیر تک سجدے مین رویا کیے بعد اسکے جب وہان سے واپس
ہوکے داخل شہر ہوے تو گذر اُنکا میرے دروازہ پر سے ہوا مین نے کہا
غذا تیار ہے کچھ نوش کیجیے کہا اے منہال اُسوقت تک کہ تمنے یہ خوشخبری
مجھے سنائی ہے مین نے کچھ نہین کھایا تھا اب شکریہ مین اسلئے کہ دعا
حضرت کی مستجاب ہوی اور میرے ہاتھ پر جاری ہوی مین نے نیت روزہ
کی کی ہے یہ سنکر مین نے کہا خدا آپکو توفیق نیک عطا کرے اور یہ روایت ہے
جب مختار نے حرملہ کو دیکھا تو رونے لگے اور فرمایا اے حرملہ تو نے جو ظلم و
ستم فرزند رسول پر کیے کیا وہ تجھے کافی نہوئے تھے کہ تو نے بچۂ شیرخوار کو
تیر ستم سے ذبح کیا آیا تو نہین جانتا تھا کہ وہ پارۂ جگر رسول خدا تھا پس حرملہ کو نشانۂ
تیر کر کے ہلاک کیا خدا مختار اور اُنکے رفقا کو جزاے خیر عطا کرے کہ اُنھون نے
دشمنون سے بدلہ لینے مین ایک دوسرے پر سبقت کی آہ اسوقت اپنے
آقا کی مصیبت یاد آگئی کہ بعد شہادت ۶۰ عزیزوا قربا کے جب وہ جناب عازم شہادت
ہوکر طرف میدان قتال کے جانے لگے تو جناب عباسؑ نے روکا اور چاہا کہ

سبقت کرین اور جب جناب عباسؑ عازم میدان ہوے تو اُن حضرت سنے روکا آخر
دونون بھائیون سنے ملکر جہاد کیا اور اثناے جنگ مین جب روز عاشورا پیاس نے
امام حسینؑ پر غلبہ کیا تو حضرت نے قصد کیا کہ نہر فرات تک تشریف لیجائین پس
اُس جانب کو بڑھے اور جناب عباسؑ اُنحضرت کے آگے آگے تشریف لیے جاتے
تھے ناگاہ لشکر ابن سعد کے سوار آگے آے اور اُن حضرت سے جنگ
کرنے لگے اسی اثنا مین ایک لعین نے کہ بنی دارم سے تھا ایک تیر امام حسینؑ
کی جانب مارا اور وہ تیر گلوے انور پر آ کر لگا حضرت نے اُس تیر کو کھینچکر پھینکدیا
اور اپنے دونون ہاتھ نیچے گلو کے رکھلیے یہانتک کہ دونون ہتیلیان خون سے
مملو ہوگئین بعد اسکے خون اپنے ہاتھ سے پھینکدیا اور درگاہ خدا مین عرض کیا
بارالٰہا مین تجھسے شکایت کرتا ہون اُس ظلم و ستم کی جو تیرے نبیؐ کے نواسے پر
کیا جاتا ہی بعد اسکے لشکر اعدا پر ایسا حملہ کیا کہ اُس ہنگامہ کارزار مین وہ صحرا اسقدر
غبار آلودہ ہوا کہ کوئی کسیکو نہ دیکھ سکتا تھا آخرکار کچھ لوگ درمیان مین دونون
بھائیون کے حائل ہوگئے اور جناب عباسؑ کو امام حسینؑ سے علیحدہ کیا یہانتک
کہ اُس علمدار کو شہید کیا آہ جب یہ حال امام حسینؑ نے دیکھا تو فرماتے تھے
وَا اَخَاہُ وَا عَبَّاسَاہُ اَلْاٰنَ اِنْکَسَرَ ظَھْرِیْ اے بھائی عباسؑ اب
تمھارے مرنیسے کمر ہماری ٹوٹ گئی یعنی زور کمر جاتا رہا آہ بعد شہادت جناب
عباسؑ کے تمام لشکر نے ہر طرف سے ہجوم کیا اور امام حسینؑ پر تیر باران ہوئے
اور نیزہ اور پتھرون سے مجروح کیا اور خون جاری ہوا بعد اسکے تلوارون سے
تلوارین مارنے لگے یہانتک کہ ناتوان ہوکر گھوڑے سے زمین پر تشریف لائے

اور قاتل قریب آگیا چنانچہ اُسوقت کے حال کو معصوم زیارت ناحیۂ مقدسہ مین فرماتے ہین قَدْ سَکَنَتْ حَوَاسُّكَ وَخَفِيَتْ اَنْفَاسُكَ اے جد مظلوم بہ تحقیق کہ ساکن ہوگئے حواس آپکے اور سانس آپکی خفی و نرم ہوگئی اور دم رُک گیا وَرُفِعَ عَلَى الْقَنَاةِ رَاسُكَ اور سر اقدس آپکا نیزہ پر بلند کیا گیا

الا لعنۃ اللہ علی القوم الظالمین

مجلس دوازدہم

عَنْ اَبِيْ عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَنَّهٗ قَالَ قَالَ اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَوَّلُ مَا يُبْدَاُ بِهٖ فِي الْاٰخِرَةِ صَدَقَةُ الْمَاۤءِ يَعْنِيْ فِي الْاَجْرِ کافی وغیرہ مین جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے فرمایا آنحضرت نے کہ حضرت امیر المؤمنین علی بن ابیطالب علیہ السلام نے فرمایا ہو کہ جب بروز قیامت ثواب عطا ہوگا تو ابتدا اُسکی اُن لوگون سے کیجائیگی جنھون نے کسی پیاسے کو پانی پلایا ہو وَ قَالَ اَفْضَلُ الصَّدَقَةِ اِبْرَادُ كَبِدٍ حَرَّاءَ اور اُن حضرت نے فرمایا کہ بہترین تصدقات سرد کرنا ہے اُس جگر کا جو بسبب شدت تشنگی کے جلتا ہو سبحان اللہ یہ مرتبہ ہے پیاسے کو پانی پلانے کا اور خود جناب رسولخدا اور ائمۂ ہدی علیہم السلام نے باوجود نایابی آب کے بارہا پیاسون کو سیراب فرمایا ہے اور کسی کی تشنہ لبی گوارا نہو تی تھی منجملہ اُسکے علامۂ مجلسی علیہ الرحمہ وغیرہ نے جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے فرمایا جناب امیر المؤمنین علی بن ابیطالب علیہ السلام نے

کہ ہم سب اصحاب ہمراہ جناب رسولخدا صلے اللہ علیہ و آلہ کے واسطے جہاد کے سفر کو گئے اور ایک دن ایسی منزل پر پہونچے کہ وہان پانی نہ تھا اور سب اصحاب پیاسے تھے پس آنحضرت نے ایک ظرف طلب فرمایا کہ اُسمین تھوڑا پانی تھا اور دست اقدس اُس ظرف پر رکھا تو اُنگلیون سے اُن حضرت کی اسقدر پانی جاری ہوا کہ سب اصحاب مع اپنے مرکبون کے سیراب ہوے اور ہر ایک نے اپنے ظرف اور مشکیزے بھی پُر کیے اور لشکر مین آنحضرت کی اُس روز تیس ہزار آدمی اور بارہ ہزار گھوڑے اور بارہ ہزار اونٹ تھے پس حضرات فیضان سے اُن حضرت کے یہی اعجاز اور دستگاہ اُس جناب کے اوصیا کو بھی حاصل تھی چنانچہ شیخ ابو جعفر قمی علیہ الرحمہ وغیرہ نے حبیب بن جُہیم سے روایت کی ہی کہ کہا اُسنے ہم سب اصحاب ہمراہ جناب امیر المؤمنین علی بن ابیطالب کے متوجہ صفین تھے تو ایک روز ایسے بیابان مین پہونچے کہ وہان پانی نہ تھا اور تشنگی مجھپر اور تمامی لشکر پر ایسی غالب ہوئی قریب تھا کہ ہلاک ہون پس اصحاب نے ہر طرف سے پانی تلاش کیا لیکن کسی نے نہ پایا اسی اثنا مین ایک دَیر دکھائی دیا اور بعض اصحاب اہل دَیر کے پاس گئے اور راہب سے تفحص آب کیا اُسنے کہا کہ یہان پانی موجود نہین ہے اور جہان سے میرے لیے پانی آتا ہی وہ مقام یہان سے دو فرسخ سے زیادہ دور ہے اور جسقدر پانی قبل اسکے لائے تھے وہ سب صرف ہو گیا ہی اسوجہ سے مجھپر تشنگی ایسی غالب ہوی ہے کہ طاقت کلام کی نہین ہی اور قریب ہی شدت تشنگی سے ہلاک ہون یہ سنکر جناب امیر المؤمنین علیہ السلام نے قریب اُسکے ایک زمین کیطرف اشارہ فرمایا اور اصحاب کو حکم دیا کہ اس زمین کو کھودو

حق سبحانہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے ہمکو اس مقام سے آب سرد و خوشگوار عطا
فرمائیگا پس اصحاب حسب الحکم اُن حضرت کے طرف کھودنے اُس زمین کے
مصروف ہوئے جب تھوڑا کھودا تو ایک سنگ سیاہ بزرگ پیدا ہوا حضرت
نے فرمایا اس سنگ عظیم کو ہٹاؤ اسکے نیچے چشمہ ہی پس اصحاب نے بہت کوشش
کی اور ہر چند چاہا کہ اُس سنگ عظیم کو باتّفاق ہٹاوین مگر اُسکو حرکت نہ دیسکے
اور عاجز ہوئے اُسوقت حضرت نے فرمایا تم سب ہٹ جاؤ جب اصحاب
ہٹ گئے تو خود مظہر العجائب مظہر الغرائب حضرت علیؑ بن ابیطالب علیہ السلام
نے اُس سنگ عظیم کو اوٹھا کر چند گز دور پھینکدیا تو نیچے اُسکے ایسا آب سرد و
شیرین ظاہر ہوا کہ کسی نے ایسا پانی لذیذ اور خوشگوار اُس جماعت مین نہ پیا تھا
پس تمام لشکر نے وہ پانی پیا اور ظروف اور مشکیزے پُر کیے اور حیوانات
بھی سیراب ہوئے بعد اسکے حضرت نے اُس سنگ عظیم کو اُٹھا کر اپنے مقام پر
رکھدیا اور اُس چشمہ کو بند کر دیا اسی طرح اُنحضرت کے فرزند امام حسین علیہ السّلام
نے بھی ایک بیابان مین بحالتِ تشنگی تمازت آفتاب مین لشکر حُر کو کہ ہزار
سوار تھے سیراب فرمایا لیکن افسوس ہی کہ ظالمان کوفہ نے اس حُسنِ سلوک کے
عوض مین اُن جناب پر صحرائے کربلا مین پانی بند کر دیا اور عُمر بن سعد نے عَمرو بن حجّاج کو مع
چار ہزار تیر اندازون کے کنارۂ نہر فرات پر معیّن کیا تا کہ امام حسینؑ اور اُن
حضرت کے اصحاب کو پانی لیجانے سے منع کرے پس جب اہل حرم اور
بچون اور اصحاب و اقربا پر اُن حضرت کے تشنگی نے غلبہ کیا اور فریاد العطش
العطش بچون نے بلند کی تو اُسوقت حضرت کھڑے ہوئے اور عقب خیمہ

تشریف لائے اور خیمہ سے روبقبلہ اُنیس قدم اُٹھلائے اور فرمایا اس مقام پر زمین کو کھودو جب اصحاب نے اُس مقام پر کھودا تو باعجاز آنحضرت کے ایک چشمۂ آب شیرین و خوشگوار ظاہر ہوا پس سب نے وہ پانی پیا بعد اسکے وہ چشمہ غائب ہوا پھر کسی نے اُسکا اثر بھی نہ دیکھا بعد اسکے پھر تشنگی نے آنحضرت کے اصحاب و اطفال پر غلبہ کیا پس بروایتِ ابومخنف وغیرہ حضرت نے اپنے برادر حق شناس جناب عباسؑ کو طلب کیا اور فرمایا اے عباسؑ چند بنی ہاشم کو جمع کرکے ایک کنوان کھودو پس جوانانِ ہاشمی نے ایک چاہ کھودا ہائے افسوس اُسمین پانی نہ نکلا ناچار اُس چاہ کو پاٹ دیا اور دمبدم اہل حرم اور بچون پر شدّت تشنگی بڑھتی گئی اور آواز اَلۡعَطَش اَلۡعَطَش کی بلند ہوئی حضرات قیامت تک تمام عالم کے دریا اور نہرین اور چشمے جاری رہینگے اور ہر ذیحیات اُنسے سیراب ہوگا مگر افسوس اولادِ رسول خداؐ کے جگر شدت تشنگی سے کربلا مین پژمردہ اور خشک ہوئے اور بارانِ بھی بمشیّت الٰہی اپنے اوقات مین برستا رہیگا لیکن تشنگان دشت نینوی کو تین دن تک ایک قطرہ پانی کا میسّر نہوا اور پیاسے رہے

از آب ہم مضائقہ کردند کوفیان	خوش داشتند حرمت مہمان کربلا
بودند دام و دد ہمہ سیراب می مکید	خاتم ز قحط آب سلیمان کربلا
زان تشنگان ہنوز بعیوق میرسد	آواز اَلۡعَطَش ز بیابان کربلا
اَسَفًا لَہٗ عِنۡدَ الشَّرِیۡعَۃِ یَشۡتَکِیۡ	ظَمَأً وَّوَالِدُہٗ وَلِیُّ الۡکَوۡثَرِ

افسوس جس فرزند رسولؐ کا باپ ساقی کوثر ہو وہ قحط آب سے شکایت پیاس کی نزدیک نہر فرات کے کرے اور اعدا ایک قطرۂ پانی کا اُس مظلوم کو نہ دین

لعفالہ مِن کاھمِکیفَ اشتکیٰ	ظَمَاً وَفِی یُمنَاہُ خَمسَۃُ اَبحُرٖ

مقام حسرت ہی اُس مظلوم کے حال پر جو خود اپنی پیاس پر از روے افسوس کے شکایت شدت تشنگی کی کرتا رہا حالانکہ پانچوں اونگلیاں اُس جناب کی پانچ دریا رحمت الٰہی تھے یعنی باوجود قدرت کے اپنا پیاسا رہنا گوارا کیا اور کیسا صبر و تحمّل فرمایا کہ صفتِ صبر کا کامل طور سے ظہور اُن حضرت سے ہوا چنانچہ حجّت خدا زیارت ناحیہ مقدسہ مین فرماتے ہین قَدْ عَجِبَتْ مِنْ صَبْرِكَ مَلآئِكَۃُ السَّمٰوٰاتِ اے جدّ مظلوم آپنے ایسا صبر کیا کہ ملائکہ سماوات نے آپکے صبر سے تعجب کیا اور آپنے بڑی بڑی اذیتونکا تحمّل کیا الغرض جب وہ چشمہ باعجاز امیر المؤمنین علیہ السّلام کے ظاہر ہوا تو راہب دیکھتا تھا اور دیر پر سے مشاہدہ کیا کہ امامِ اولیا نے سنگ عظیم کو اوٹھالیا اور چشمہ ظاہر ہوا اُسوقت اُسنے آواز دی کہ مجھے دیر سے اوتارو جب وہ اوترا تو خدمت مین جناب امیر المؤمنینؑ کی حاضر ہوکر عرض کیا کیا آپ نبیِ مرسل ہین حضرت نے فرمایا نہین پھر عرض کیا آپ کوئی ملک مقرّب ہین حضرت نے فرمایا نہین پس اُس راہب نے عرض کیا پھر آپ کون ہین یہ سنکر اُس معجز نما نے اُسکا نام لیکر فرمایا اے شمعون مین وصی جناب رسول خدا خاتم انبیا کا ہون یہ سنکر راہب نے عرض کیا ارشاد ہو کہ یہ کیسا چشمہ ہی جسکو آپنے ظاہر فرماکر بند کردیا ہے آنحضرت نے فرمایا تین ہزار تیرہ ۳۰۱۳ شخص اوصیاے انبیا سے اس چشمہ کے پانی سے سیراب ہوچکے ہین اور مین آخر اُن خلفاء اور اوصیا سے ہون یہ سنکر راہب نے عرض کیا واقعی آپنے سچ فرمایا مین نے بھی انجیل مین پڑھا ہی اور کتب سماویہ مین

دیکھا ہی اب ہاتھ بڑھائیے تاکہ مین آپکی بیعت کرون اور آپکے ہاتھ پر مسلمان ہون
پس حضرت نے اُسکی طرف دست اقدس بڑھا کے فرمایا کلمۂ شہادتین پڑھو
اُسی وقت اُس راہب نے کہا اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَشْهَدُ
اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ وَاَشْهَدُ اَنَّكَ وَصِیُّ رَسُوْلِ اللّٰهِ
وَاَحَقُّ النَّاسِ بِالْاِمَامَةِ وَالْخِلَافَةِ مِنْ بَعْدِهٖ مین گواہی دیتا ہون کہ کوئی معبود
لائق پرستش نہین ہی سوائے معبود برحق کے کہ وہ وحدہٗ لاشریک ہی اور
مین گواہی دیتا ہون بہ تحقیق کہ جناب محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ رسول خدا
ہین اور مین گواہی دیتا ہون کہ آپ وصی برحق ہین رسول خدا کے اور بعد
اُن حضرت کے آپ واسطے امامت وخلافت کے احق ترین مردم ہین حضرات
سُنا آپنے نصاری تو یہ اعجاز دیکھکر مسلمان ہون اور ان الفاظ سے اقرار
امامت وخلافت کرین اور بکمال آرزو حضرت علی مرتضیٰ کی بیعت کرین مگر افسوس
بعد جناب رسولخدا کے اشقیاے اُمت نے اُن حضرت پر طرح طرح سے
ظلم وستم کیے یہانتک کہ نقض بیعت خم غدیر کرکے کہ اُسکو بہت زمانہ نگذرا تھا
واسطے بیعت ابوبکر کے ریسمان ستم گلوے انور مین ڈالکر گھر سے باہر لائے اور
اُس باب علم کا دروازہ جلاکر نامحرم داخل حرم سرا ہوے اور آمادہ قتل ہوئے
اور جناب سیدہ فاطمہ زہرا کو ضرب دروازہ سے ایسا صدمہ پہونچایا کہ
شاہزادہ محسنؑ شکم اطہر مین شہید ہوا علاوہ اسکے اعدا نے وہ ظلم کیا کہ نشان
تازیانہ کا بازوے جناب سیدہ پر وقت رحلت تک باقی تھا ہاے افسوس
ساتھ ہی انتقال جناب رسول مختار کے اہل بیت اطہار اُن حضرت کے

کیسے کیسے مصائب مین مبتلا ہوئے مفارقت اُس جناب کی ایک طرف تھی
اور ظلم وستم اشقیاے امت کا ایک طرف تھا اور بہت بڑا صدمہ امیر المومنین ع
کو یہ تھا کہ دین اسلام جو بڑی محنت ومشقت سے مستحکم ہوا تھا ضائع ہوا جاتا تھا
الغرض اُس راہب نے عرض کیا کہ یہ دیر واسطے طلب اوٹھانیوالے اسی
سنگ گران کے بنایا ہی اور مین نے کتب مین دیکھا ہی اور اپنے علما سے
سُنا ہی وہ کہتے تھے کہ اس مقام پر ایک چشمہ ہی اُس پر ایک سنگ عظیم ہی اور
کوئی شخص اُس چشمہ کو نہین جانتا ہے اور نہ کوئی اُسکے کھودنے اور پتھر ہٹانی
پر قادر ہی سواے نبیؐ مرسل یا وصیؑ نبیؐ مرسل کے اور قبل میرے بہت سے
راہب اس دیر مین رہتے تھے اسواسطے کہ اس سنگ گران کے اوٹھانیوالے
پاوین اور اُنکی سعادت خدمت سے مستفیض وسرفراز ہون اسی آرزو
مین وہ لوگ اس دنیا سے رحلت کر گئے الحمد للہ کہ مین اس سعادت عظمیٰ پر
فائز ہوا پس جب امیر المومنین علیہ السلام نے اُس راہب سے یہ سُنا تو
بشدت روئے اور فرمایا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ لَمْ اَکُنْ عِنْدَہٗ مَنْسِیًّا اَلْحَمْدُ
لِلّٰهِ الَّذِیْ جَعَلَنِیْ فِیْ کُتُبِهٖ مَذْکُوْرًا حمد وثنا خاص واسطے اُس خداے
یگانہ کے ہی جسنے مجھے فراموش نہ فرمایا اور شکر وسپاس خاص اُس خدا کے لائق
وسزا وار ہی جسنے اپنی کتابون مین میرا ذکر کیا ہی پس راہب نے بعد اسلام
کے خدمت وملازمت اُن حضرت کی اختیار کی اور اُس جناب نے ایک شخص
کو اپنے اصحاب سے معین فرمایا تاکہ وہ اُس دیندار کو مسائل دین سے
تعلیم کرے پس جب حضرت وہان سے متوجہ صفین ہوے تو وہ بھی ہمراہ

رکاب تھا یہانتک کہ جنگ صفین مین شہید ہوا اور جناب امیر المومنین علیؑ بن ابیطالب علیہ السلام نے اُس نیک انجام پر نماز جنازہ پڑھی اور دفن کیا اور اُسکے واسطے درگاہ خدا مین دعاے مغفرت کی حضرات سُنا آپنے کہ جناب امیر المومنین علیہ السلام نے اُس دیندار پر صرف نماز جنازہ پڑھی اور دفن کیا جو شہید کے لیے حکم خدا و رسول ہے بعد اُسکے دعاے مغفرت فرمائی ہاے افسوس روز عاشورا اُن حضرت کے فرزند امام حسین علیہ السلام کو اعدا نے اتنی مہلت نہ دی کہ کسی جان نثار پر اپنے اصحاب سے نماز جنازہ پڑھکے دفن کرتے بلکہ مہمان کی مہمان نوازی کی بھی فرصت نہ دی چنانچہ جب روز عاشورا حُر تائب ہوکر خدمت مین اُنحضرت کی حاضر ہوے اور نصرت و مدد کی اپنے آقاے مظلوم کی اور معرکۂ کارزار مین زخمی ہوکر گھوڑے سے زمین پر گرے تو اُسوقت آواز دی اے سیّد و آقا میرے میری خبر لیجیے پس فوراً حضرت اُسکے بالین سر تشریف لاے اور اُسکے لیے درگاہ خدا مین دعا کی اور اُسکو بشارت جنّت کی دی فی الامالی فَاَتَاہُ الحُسَیۡنُ وَ دَمُہٗ یَتَشَخَّبُ فَقَالَ بَخٍ بَخٍ یَا حُرُّ اَنۡتَ الحُرُّ کَمَا سُمِّیۡتَ فِی الدُّنۡیَا وَ الاٰخِرَۃِ ثُمَّ اَنۡشَاَ الحُسَیۡنُ عَلَیۡہِ السَّلَامُ چنانچہ امالی مین منقول ہے کہ امام حسین علیہ السلام قریب اُنکے تشریف لیگئے اور اُنکے جسم سے خون جاری تھا پس فرمایا اے حُر مبارک ہو مبارک ہو تجھے کہ تو آزاد کیا گیا ہے دنیا و آخرت مین جیسا کہ تیرا نام حُر رکھا گیا ہے بعد اسکے امام حسین علیہ السلام نے ماتم مین حُر کے یہ اشعار انشا فرماے

لَنِعۡمَ الحُرُّ حُرُّ بَنِیۡ رِیَاحٍ	صَبُوۡرٌ عِنۡدَ مُخۡتَلَفِ الرِّمَاحِ
وَ نِعۡمَ الحُرُّ اِذۡ نَادٰی حُسَیۡنًا	فَجَادَ بِنَفۡسِہٖ عِنۡدَ الصِّیَاحِ

کیا بندۂ آزاد خدا تھا حربن یزید ریاحی اور میدان قتال مین صابر و شاکر تھا جب اُسپر نیزون اور تیرون کے وار چلتے تھے اور خوشا نصیب حر کے کہ جب حسینؑ مظلوم کو آواز دی اور پکارتے ہی جان بحق تسلیم ہو کر راہی جنّت ہوا

وَنِعمَ الحُرُّ فِی رَهَجِ المَنَایَا	اِذَا الاَبطَالُ تَخفِقُ بِالصِّفَاحِ
فَیَا رَبِّ اَضِفهُ فِی الجِنَانِ	وَزَوِّجهُ مَعَ الحُورِ المِلَاحِ

اور کیا نیک بندۂ خدا تھا حُر اور کیا صبر و تحمّل کیا گرد و غبار مین موت کے جب اعدا تلوارین لیے ہوے اُسپر حملہ آور تھے پس اے پروردگار میرے تو اُسکی مہمانی جنّت مین کر اور تزویج اُسکی حوران بہشتی سے فرما شاید مراد یہ ہو کہ مین تو خود تشنہ و گرسنہ اس ہنگامۂ کارزار مین ہون اسوجہ سے مین حُر کی مہمانداری نہ کرسکا اب تو اسکے عوض مین حُر کی مہمان داری جنّت مین فرما آب مقام تصوّر ہے کہ حضرت نے تو اُسوقت ماتم حُر مین یہ نوحہ پڑھا ہاے افسوس جب وہ جناب روز عاشورا شہید ہوے تو اُسوقت مردان اہل بیت سے کوئی اُنکا نوحہ کرنے والا نہ تھا کیونکہ اولاد و اقربا تو سامنے اُن حضرت کے شہید ہو چکے تھے اور خاک صحرا اوڑھے اُنکی لاشون پر جمتی جاتی تھی اور فرزند بیمار آنحضرت امام زین العابدینؑ غش مین پڑے تھے اور اُنکے اہل حرم اور بچے تلاطم عظیم مین مبتلا تھے آہ شدّتِ تشنگی ایک طرف تھی اور غم و الم مفارقت اقربا کا ایک طرف تھا علاوہ اسکے اعدا نے خیمون مین آگ لگا دی تھی اور اسباب لوٹ رہے تھے یہانتک کہ مقنعہ و چادرین تک اُن بیکسون کی چھین لین تھین اور اسیر و مقید کرکے مجمع عام مین لیگئے چنانچہ بحت خدا زیارت ناحیۂ مقدسہ مین

فرماتے ہین اَلسَّلَامُ عَلَی النِّسْوَۃِ الْبَارِزَاتِ سلام ہو اُن مخدّرات عالیہ تربت پر جو کربلا مین خیمون سے نکالی گئین آہ یہ حال تو اہلبیت امام حسینؑ کا بعد شہادت آنحضرت کے تھا اب حال سر اقدس کا کس زبان سے بیان کرون افسوس ہزار افسوس وہ سر انور جو آغوش جناب رسولخدا اور فاطمہ زہرا مین پلا تھا جسکے گیسوے مشکین آب سلسبیل سے جناب رسولخدا اور جبرئیل دھوتے تھے ہاے افسوس وہ تنور خانہ خولی مین رکھا گیا کبھی شاخ درخت پر لٹکایا گیا کبھی صندوق مین بند کیا گیا کبھی نیزہ پر نصب کیا گیا اور شہر بشہر پھرایا گیا کبھی دروازۂ قصر یزید پر آویزان کیا گیا کبھی دروازہ مسجد جامع پر لٹکایا گیا ہاے افسوس یہ ظلم و ستم بھی اشقیا کو کافی نہوا بلکہ طشت طلا مین رکھکر دربار یزید مین لائے اور وہ شقی بکمال عداوت لب و دندان انور پر چھڑی سے بے ادبی کرنے لگا جسے دیکھکر ابو برزۂ اسلمی بیتاب ہوا اور کہا واے ہو تجھپر اے یزید تو چھڑی لگاتا ہی دندان انور پر امام حسینؑ کے مین شہادت دیتا ہون کہ مین نے مکرر جناب رسول خداؐ کو دیکھا ہی کہ انکے اور انکے بھائی کے لب و دندان انور کو چوستے تھے اور فرماتے تھے تم دونون سردار ہو جوانان اہل جنت کے اور اُنکے ظالمون پر نفرین کرتے تھے یہ سنکر یزید غضبناک ہوا اور اُسکو اپنے دربار سے نکلوا دیا

الا لعنۃ اللہ علی القوم الظالمین

مجلس سیزدہم

عَنْ جَمَاعَۃٍ مِّنَ الصَّحَابَۃِ قَالُوا دَخَلَ النَّبِیُّ یَوْمًا دَارَ فَاطِمَۃَ فَقَالَ

یا فَاطِمَۃُ اِنَّ اَبَاكِ الْیَوْمَ ضَیْفُكِ منتخب میں شیخ فخر الدین احمد بن علی نجفی نے
ایک جماعت صحابہ سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں ایک روز جناب رسول خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ گھر میں فاطمہ زہرا علیہا السلام کے تشریف لائے اور فرمایا
اے فاطمہؑ آج باپ تمہارا مہمان تمہارا ہے فَقَالَتْ یَا اَبَتِ اِنَّ الْحَسَنَ
وَالْحُسَیْنَ یُطَالِبَانِیْ بِشَیْءٍ مِنَ الزَّادِ فَلَمْ اَجِدْ لَهُمَا شَیْئًا یَقْتَاتَانِ
جناب سیدہؑ نے عرض کیا اے بابا آج میرے دونوں فرزند حسنؑ اور حسینؑ
کھانا مانگتے تھے مجھے کچھ میسر نہوا کہ انکو دیتی ثُمَّ اِنَّ النَّبِیَّ جَلَسَ مَعَ عَلِیٍّ
وَفَاطِمَۃَ وَالْحَسَنِ وَالْحُسَیْنِ وَفَاطِمَۃُ مُتَحَیِّرَۃٌ مَا تَدْرِیْ کَیْفَ
تَصْنَعُ بعد اسکے جناب رسولخدا بیٹھ گئے ساتھ علی ابن ابیطالبؑ اور حسنینؑ
اور فاطمہ زہرا علیہم السلام کے اور جناب سیدہؑ متحیر تھیں کہ کیا تدبیر کروں مہمانی
اُن حضرت کی ثُمَّ اِنَّ النَّبِیَّ نَظَرَ اِلَی السَّمَآءِ سَاعَۃً وَاِذَا بِجَبْرَئِیْلَ
قَدْ نَزَلَ وَقَالَ یَا مُحَمَّدُ اَلْعَلِیُّ الْاَعْلٰی یَقْرَأُكَ السَّلَامُ وَیَخُصُّكَ
بِالتَّحِیَّۃِ وَالْاِکْرَامِ بعد اسکے جناب رسولخدا نے ایک ساعت تک طرف
آسمان کے نگاہ فرمائی ناگاہ جبرئیل نازل ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ
خداوند عالم آپکو سلام کہتا ہے اور خاص کرتا ہے آپکو ساتھ تحیت و اکرام کے
وَیَقُوْلُ لَكَ قُلْ لِعَلِیٍّ وَفَاطِمَۃَ وَالْحَسَنِ وَالْحُسَیْنِ اَیَّ شَیْءٍ
تَشْتَھُوْنَ مِنْ فَوَاکِہِ الْجَنَّۃِ اور آپسے فرماتا ہے کہ علیؑ اور فاطمہؑ اور حسنؑ
اور حسینؑ سے کہدیجیے کہ تمہارا میوہائے جنت سے کس میوہ کو جی چاہتا ہے
فَقَالَ النَّبِیُّ یَا عَلِیُّ وَیَا فَاطِمَۃُ وَیَا حَسَنُ وَیَا حُسَیْنُ اِنَّ

رَبِّ الْعِزَّۃِ عَلِمَ اَنَّکُمْ جِیَاعٌ فَاَیَّ شَیْءٍ تَشْتَهُوْنَ مِنْ فَوَاکِہِ الْجَنَّۃِ
پس جناب رسول خدا نے فرمایا ای علیؑ اور ای فاطمہؑ اور ای حسنؑ اور ای حسینؑ
تحقیق کہ خداوند عالم جانتا ہی تم بھوکے ہو پس تمھارا میوہا ے جنّت سے کس
چیز کو جی چاہتا ہی فَاَمْسَکُوْا عَنِ الْکَلَامِ وَلَمْ یَرُدُّوْا جَوَابًا حَیَاءً عَنِ
النَّبِیِّ پس سب نے سکوت کیا بوجہ حیا کے اور اُن حضرت کو کسی نے جواب
نہ دیا فَقَالَ الْحُسَیْنُ عَلَیْہِ السَّلَامُ عَنْ اِذْنِکَ یَا اَبَاہُ یَا اَمِیْرَالْمُؤْمِنِیْنَ
وَعَنْ اِذْنِکِ یَا اُمَّاہُ یَا سَیِّدَۃَ نِسَآءِ الْعَالَمِیْنَ وَعَنْ اِذْنِکَ یَا
اَخَاہُ الْحَسَنُ اَخْتَارُ لَکُمْ شَیْئًا مِنْ فَوَاکِہِ الْجَنَّۃِ پس شاہزادہ کونین
امام حسینؑ نے کہ خو کردہ شفقت و رحمت اُن حضرات کے اور کم سن تھے
عرض کیا ای بابا امیرالمؤمنینؑ اور ای مادر گرامی سردار عورات عالم اور ای بھائی
حسن مجتبیٰؑ اگر آپ سب اجازت دیں تو میں آپکے لیئے ایک میوہ میوہا ے
جنّت سے پسند کروں فَقَالُوْا جَمِیْعًا یَا حُسَیْنُ مَا شِئْتَ فَقَدْ
رَضِیْنَا بِمَا تَخْتَارُہُ لَنَا فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قُلْ لِجَبْرَئِیْلَ اِنَّا
نَشْتَهِیْ رُطَبًا جَنِیًّا فَقَالَ النَّبِیُّ قَدْ عَلِمَ اللّٰہُ ذٰلِکَ اُسوقت سب
حضرات نے فرمایا ای حسینؑ جو تمھارا جی چاہے پسند کرو وہی ہمکو پسند ہے
پس اُس شاہزادہ نے عرض کیا ای نانا رسول خدا جبرئیل سے کہدیجیے کہ ہمارا
رطب تازہ کو جی چاہتا ہی جناب رسولخدا نے فرمایا جس چیز کو تمھارا جی چاہتا
ہی وہ خدا کو معلوم ہی ثُمَّ قَالَ یَا فَاطِمَۃُ قُوْمِیْ وَادْخُلِی الْبَیْتَ وَاحْضُرِیْ
لَنَا مَا فِیْہِ فَدَخَلَتْ وَرَاَتْ فِیْہِ طَبَقًا مِنَ الْبِلَّوْرِ مُغَطًّی بِمِنْدِیْلٍ

مِنَ السُّنْدُسِ الْاَخْضَرِ وَفِيْهِ رُطَبٌ جَنِيٌّ فِيْ غَيْرِ اَوَانِهٖ بعد اسکے
حضرت نے فرمایا ای فاطمۃؑ اوٹھو اور اندر گھر کے جاکر جو وہان ہی لے آو یہ سنکر
جناب سیدہؑ اندر تشریف لے گئیں دیکھا کہ ایک طبق بلور کا رکھا ہی اور اسمین
بے فصل کے رطب تازہ ہین اور اسپر ایک رومال سندس سبز سے ڈھکا ہی
فَقَالَ النَّبِيُّ اَنّٰى لَكِ هٰذَا قَالَتْ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ يَرْزُقُ
مَنْ يَّشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ كَمَا قَالَتْ مَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ پس
جناب رسولخداؐ نے فرمایا یہ نعمت کہان سے آئی جناب سیدہؑ نے عرض
کی خداوند عالم کی جانب سے خدا جسکو چاہتا ہی روزی دیتا ہی بغیر حساب کے
جیسا کہ مریم بنت عمران نے کہا تھا فَقَامَ النَّبِيُّ وَتَنَاوَلَ وَقَدَّمَهٗ
بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ ثُمَّ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ پس جناب رسولخداؐ
کھڑے ہوے اور طبق اونکے سامنے رکھکر کھلانے لگے پھر فرمایا بسم اللہ
الرحمن الرحیم ثُمَّ اَخَذَ رُطَبَةً وَاحِدَةً فَوَضَعَهَا فِيْ فَمِ الْحُسَيْنِ
فَقَالَ هَنِيْئًا مَرِيْئًا لَكَ يَا حُسَيْنُؑ بعد اسکے آنحضرت نے ایک رطب
لیا اور اپنے فرزند حسینؑ کے منھ مین دیا اور فرمایا نوش جان اور گوارا ہو تمھین ای
حسینؑ ثُمَّ اَخَذَ رُطَبَةً فَوَضَعَهَا فِيْ فَمِ الْحَسَنِؑ وَقَالَ هَنِيْئًا
مَرِيْئًا لَكَ يَا حَسَنُؑ پھر ایک رطب لیا اور منھ مین اپنے دلبند حسنؑ مجتبےٰ
کے دیا اور فرمایا نوش جان اور گوارا ہو تمھین اے حسنؑ ثُمَّ اَخَذَ رُطَبَةً
ثَالِثَةً فَوَضَعَهَا فِيْ فَمِ فَاطِمَةَ الزَّهْرَآءِؑ وَقَالَ هَنِيْئًا مَرِيْئًا
لَكِ يَا فَاطِمَةُ پھر حضرت نے تیسرا رطب لیا اور اسکو اپنی پارۂ جگر جناب سیدہؑ کے

منھ مین دیا اور فرمایا نوش جان اور گوارا ہو تمھین اے فاطمہ ثم اخذ رطبۃ
رابعۃ فوضعھا فی فم علی و قال ھنیئا مریئا لک یا علی
پھر چوتھا رطب لیا اور جناب علی ابن ابیطالب کے دہن اطہر مین دیا اور فرمایا
نوش جان اور گوارا ہو تمکو اے علی ثم ناول علیا رطبۃ اخری ثم رطبۃ
اخری و النبی یقول لہ ھنیئا مریئا لک یا علی بعد اسکے حضرت نے جناب علی مرتضیٰ
کو رطب کھلایا اور پھر رطب کھلایا اور رسولخدا ہر مرتبہ فرماتے تھے کہ نوش جان
اور گوارا ہو تمکو اے علی ثم وثب النبی قائما ثم جلس ثم اکلوا
جمیعا من ذالک الرطب بعد اسکے جناب رسولخدا کھڑے ہوے
اور پھر بیٹھے بعد اسکے سب نے ملکر اُس طبق سے رطب جنت کے نوش
فرمائے فلما اکتفوا و شبعوا ارتفعت المائدۃ الی السماء باذن اللہ
تعالیٰ جب سب حضرات نوش کر کے سیر ہوے تو وہ طبق بحکم خدا طرف
آسمان کے بلند ہوا فقالت فاطمۃ یا اباہ لقد رایت الیوم منک
عجبا فقال یا فاطمۃ اما الرطبۃ الاولی التی وضعتھا فی
فم الحسین و قلت لہ ھنیئا مریئا لک یا حسین اُسوقت جناب
فاطمہ زہرا علیہا السلام نے عرض کیا ای بابا آج مین نے آپسے امر عجیب مشاہدہ
کیا حضرت نے فرمایا پہلا رطب جو مین نے حسین کو دیا اور کہا مین نے
ھنیئا مریئا لک یا حسین فانی سمعت میکائیل و اسرافیل
یقولان ھنیئا مریئا لک یا حسین فقلت ایضا موافقا لھما
فی القول پس بہ تحقیق سنا مین نے میکائیل و اسرافیل کو کہتے ہین ہنیئا مریئا

لک یا حسینؑ تو مین نے موافق اُنکے کہا ثُمَّ اَخَذْتُ الثَّانِیَۃَ فَوَضَعْتُھَا فِیْ فَمِ الْحَسَنِؑ فَسَمِعْتُ جِبْرَئِیْلَ وَ مِیْکَائِیْلَ یَقُوْلَانِ ھَنِیْئًا مَرِیْئًا لَکَ یَا حَسَنُؑ فَقُلْتُ اَنَا مُوَافِقًا لَھُمَا فِی الْقَوْلِ بعد اسکے جب مین نے دوسرا رطب لیا اور دہن حسنؑ مین دیا پس سُنا مین نے جبرئیل و میکائیل کو کہتے ہین ہنیئاً مریئاً لک یا حسنؑ مین نے بھی اُنکے موافق کہا ثُمَّ اَخَذْتُ الثَّالِثَۃَ فَوَضَعْتُھَا فِیْ فَمِکِ یَا فَاطِمَۃُؑ فَسَمِعْتُ الْحُوْرَ الْعِیْنَ وَ ھُنَّ مَسْرُوْرَاتٌ مُشْرِفَاتٌ مِنَ الْجِنَانِ یَقُلْنَ ھَنِیْئًا مَرِیْئًا لَکِ یَا فَاطِمَۃُؑ فَقُلْتُ مُوَافِقًا لَھُنَّ بِالْقَوْلِ بعد اسکے مین نے تیسرا رطب لیا اور تمکو دیا اے فاطمہؑ پس سُنا مین نے حورون کو درآن حالیکہ وہ خوش و مسرور غرفون سے جنّت کے دیکھتی تھین اور کہتی تھین ہنیئاً مریئاً لکِ یا فاطمہؑ پس مین نے بھی اُنھین کے موافق کہا ثُمَّ اَخَذْتُ الرَّابِعَۃَ فَوَضَعْتُھَا فِیْ فَمِ عَلِیٍّؑ فَسَمِعْتُ النِّدَآءَ مِنَ اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ یَقُوْلُ ھَنِیْئًا مَرِیْئًا لَکَ یَا عَلِیُّؑ فَقُلْتُ مُوَافِقًا لِقَوْلِ اللّٰہِ تَعَالٰی پھر جب مین نے چوتھا رطب لیا اور دہن علی بن ابیطالبؑ مین دیا پس سُنا مین نے ایک ندا آئی جانب خدا سے ہنیئاً مریئاً لک یا علیؑ پس مین نے موافق قول خدا کے کہا فَنَاوَلْتُ عَلِیًّا رُطَبَۃً اُخْرٰی ثُمَّ اُخْرٰی وَ اَنَا اَسْمَعُ الْحَقَّ یَقُوْلُ ھَنِیْئًا مَرِیْئًا لَکَ یَا عَلِیُّؑ پس مین نے علی بن ابیطالبؑ کے منھ مین اور رطب دیا بعد اسکے اور رطب دیا اور ہر مرتبہ جانب حق سبحانہ تعالی سے یہی ندا مین نے سُنی ہنیئاً مریئاً لک یا علیؑ ثُمَّ قُمْتُ اِجْلَالًا لِرَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَ سَمِعْتُہٗ یَقُوْلُ یَا مُحَمَّدُ

وَعِزَّتِیْ وَجَلَالِیْ لَوْنَاوَلْتَ عَلِیًّا مِنْ هٰذِهِ السَّاعَةِ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَةِ رُطَبَةً رُطَبَةً لَقُلْتُ لَہٗ هَنِیْئًا مَرِیْئًا بِغَیْرِ اِنْقِطَاعٍ یہ سنکر مین واسطے تعظیم پروردگار عالمین کے کھڑا ہوا پس سنی مین نے ایک ندا جانب خدا سے ای محمدؐ قسم ہے مجھے اپنی عزّت وجلال کی اگر دیے جاتے تم علیؑ کو اس ساعت سے قیامت تک ایک ایک رطب تو ہر آئینہ کہتا مین بدون انقطاع کے ہَنِیْئًا مَرِیْئًا لَکَ یَا عَلِیُّ سبحان اللہ درگاہ خدا مین کیا مرتبۂ اعلیٰ ہی ہمارے آقا کا مگر مقام افسوس ہے کہ جن خاصان خدا کے واسطے رطب جنّت نازل ہون اور جناب رسولخداؐ اپنے ہاتھ سے کھلائین وہ مقربان درگاہ باری بعد آنحضرت کے کیسے کیسے مصائب مین مبتلا ہوے آہ اعدائے دین نے کل حقوق غصب کیے اور فدک جو جناب رسول خداؐ نے جناب سیدہؑ کو عنایت فرمایا تھا وہ بھی چھین لیا اور اُسکے باغ کا ایک رطب بھی اُنکے بچّون کو نہ ملا اور اعدا نے چاہا کہ آل رسولؐ بھوکے ہلاک ہون آہ اسپر اکتفا نہ کی بلکہ ہجوم کر کے دروازہ جلا دیا اور اُس پارۂ جگر رسول خداؐ کے پہلوے اطہر کو مجروح کیا جسکے صدمہ سے شاہزادہ محسن شکم اطہر مین شہید ہوا آخر وہ مخدومہ درد پہلوے شکستہ اور فراق پدر بزرگوار مین بعد کچھتر روز کے روتے روتے دنیا سے انتقال کر گئین اور امیر المؤمنین جناب علیؑ بن ابیطالب علیہ السلام کو رسن بستہ گھر سے باہر لائے اور طالب بیعت اور آمادہ قتل ہوے اور طرح طرح کے مصائب ومحن مین مبتلا کیا اور سلسلہ ظلم وستم کا اُن جناب پر برابر جاری رہا یہان تک کہ اُس جناب کو حالت روزہ ونماز مین ابن ملجم ملعون نے مسجد کوفہ مین شہید کیا اور امام حسن علیہ السلام کو زہر دغا

بلا کر شہید کیا اور جنازہ پر تیر لگائے اور امام حسین علیہ السّلام کو کوفیون نے مہمان
بلا کر صحرائے کربلا مین بحکم ابن زیاد لعین تشنہ لب مع اصحاب و اقربا کے ذبح کیا
اور بعد شہادت کے اسباب لوٹ لیا اور خیمون مین آگ لگا دی اور اہلبیت کو
اُن حضرت کے طوق و زنجیرون مین اسیر و مقیّد کرکے طرف کوفہ کے لیگئے
چنانچہ مسلم حصّاص سے منقول ہی وہ کہتا ہی کہ جب وہ اسیر قریب عورات
کوفہ کے کہ وہ سب کوٹھون پر واسطے دیکھنے کے جمع تھین آپہونچے پس اُن
عورتون سے حال اُن اسیرون کا نہ دیکھا گیا سب رونے لگین اور ساکنان
کوفہ اُن اسیرون پر خرما اور روٹیان اور جوز یعنے اخروٹ بطور تصدق کے
پھینکنے لگے اُسوقت جناب امّ کلثوم نے اُنسے باواز بلند فرمایا اے
ساکنان کوفہ بہ تحقیق کہ صدقہ ہمپر حرام ہی پس اُن معظمہ نے وہ خرما اور روٹیان
اور جوز منھ اور ہاتھون سے بچون کے لیکر پھینکدیے اور فرمایا اے ساکنان
کوفہ عجب ہی کہ تمھارے مردون نے ہمارے عزیز و اقربا کو قتل کیا اور عورتین
تمھاری ہمارے اس حال پر روتی ہین پس جب وہ روز آئیگا جس روز تمام
قضایا عالم کے فیصل ہونگے اُس روز خداوند قہار درمیان ہمارے اور تمھارے
حکم بحق کریگا آہ مومنین اس روایت سے معلوم ہوتا ہی کہ وہ بچے نہایت بھوکے
تھے کیونکہ یہ حال نہوتا اعدا نے اُنپر ساتوین محرم سے پانی تک بند کر دیا تھا
اور حال اسیری مین بھی کوئی آب و طعام کی خبرگیری نہ کرتا تھا بلکہ دشمن چاہتے
تھے کہ بقیہ اہل بیت رسالت بھوکے پیاسے ہلاک ہوجاوین

الا لعنۃ اللہ علی القوم الظالمین

مجلس چہاردہم

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ مَنْ ذَکَرَ فَضِیْلَۃً مِّنْ فَضَائِلِ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْطَالِبٍ غَفَرَ اللّٰہُ تَعَالٰی لَہٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِہٖ وَمَا تَاَخَّرَ
بحارالانوار مین منقول ہی فرمایا جناب رسولخدا نے جو مؤمن ذکر کرے کسی فضیلت کا فضائل علیؑ بن ابیطالب علیہ السّلام سے تو خداوندعالم اُس مؤمن کو بخشدیگا گناہ اُسکے گذشتہ ہون یا آیندہ پس ذاکر چاہتا ہی کہ شمہ فضائل سے اپنے آقا حضرت امیرالمؤمنین علیہ السّلام کے بیان کرے تا کہ بطفیل اُنحضرت کے میرے گناہان گذشتہ اور آیندہ سے خداوند غفور رحیم درگذر فرمائے تفسیر حضرت امام حسن عسکری علیہ السّلام مین روایت کی ہے ایک مرتبہ یہودیون نے حضرت امیرالمؤمنین امام المسلمین غالب کل غالب علیؑ بن ابیطالب علیہ السّلام سے نبوّت مین خاتم انبیا کی مناظرہ کیا پس وہ جناب اُنکے اونٹون کیطرف مخاطب ہوے اور فرمایا بقدرت خدا گویا ہو اور شہادت دو تم سب واسطے محمدؐ مصطفےٰ اور وصیّ محمدؐ صلّے اللہ علیہ وآلہ کے بمجرد اسکے اُنکے اونٹ اور کپڑے گویا ہوے اور عرض کیا اے علیؑ آپ صادق ہین حضرت محمدؐ مصطفےٰ صلّی اللہ علیہ وآلہ ہو لخدا ہین اور آپ وصیّ بحق اُنحضرت کے ہین یہ سنکر بعض یہود ایمان لائے اور بعض تریا نکار رہوے اور منقول ہی کہ حضرت نے فرمایا الٓمّٓ ذٰلِكَ الْكِتَابُ لَا رَیْبَ فِیْهِ هُدًى لِّلْمُتَّقِیْنَ یہ کتاب جسمین کچھ شک وشبہہ نہین ہی امیرالمؤمنینؑ ہین اور متقین اُنکے شیعہ ہین اور امالی مین شیخ ابوجعفر طوسی علیہ الرحمہ

سلمان فارسیؓ سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں ہم اصحاب خدمت مین جناب رسول خداؐ کی بیٹھے تھے ناگاہ حضرت امیر المؤمنینؑ یعسوب الدین تشریف لائے پس جناب رسول خداؐ نے اُن حضرت کو چند سنگریزے دیے ہنوز وہ ہاتھ مین مستقر نہین ہوئے تھے کہ بقدرت خدا گویا ہوے لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ رَضِیْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَّ بِمُحَمَّدٍؐ نَبِیًّا وَّ بِعَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍؑ اِمَامًا بعد اسکے جناب رسولخداؐ نے فرمایا جو شخص تم مین سے صبح کرے اور راضی ہو ساتھ وحدانیت خدا اور میری رسالت اور ولایت علیؑ بن ابیطالبؑ کے تو البتہ وہ خوف اور عذاب سے امین ہو گا اور بحار الانوار مین حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے فرمایا اُن حضرت نے ایک آدمی دوسرے شخص سے خصومت رکھتا تھا پس اُسنے حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام سے عرض حال کیا اور وہ جناب نیچے ایک دیوار کے بیٹھے ایک شخص نے عرض کیا یہ دیوار گرتی ہو فرمایا حفاظت کے لیے خدا کافی ہے پس جب اُن دونون آدمیون مین فیصلہ کرکے کھڑے ہوئے تو اُسوقت وہ دیوار گر پڑی اور مناقب ابن شہر آشوب مین روایت کی ہو کہ حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام نے ایک شیر کو دیکھا کہ سامنے اُن حضرت کے ہمہمہ کرتا ہوا چلا آتا ہو اور سامنے پہونچکر سر اپنا زمین پر ملنے لگا اور اُن حضرت سے کچھ کلام کرکے چلا گیا پس لوگون نے حضرت سے سوال کیا فرمایا یہ اپنی شیرنی کے باب مین شکایت عسر وضع حمل کی کرتا تھا اور اُسنے مجھکو دعا دی اور کہا خدا ہم مین سے کسی کو آپکے دوستون پر مسلط نہ کرے اور حضرت امام محمد باقرؑ

علیہ السّلام سے روایت کی ہی فرمایا اُن حضرت نے ایک مرتبہ جویریہ بن مسہر نے
کوفہ سے باہر جانیکا ارادہ کیا اُسوقت حضرت امیرالمؤمنین علیہ السّلام نے
اُس سے فرمایا اثنائے راہ مین ایک شیر تجھے ملیگا اُسنے عرض کیا پھر کیا تدبیر
کرون فرمایا اُسکو میرا سلام کہدینا اور کہنا کہ حضرت نے مجھے تجھسے امان دی
ہی پس وہ اپنے گھوڑے پر سوار ہو کر چلا گیا اور راہ مین ایک شیر ببر نے
اُسکی طرف رُخ کیا اور اُسکے شکار کا قصد کیا یہ دیکھکر جویریہ نے آواز دی
اسنے ابوالحارث اسداللہ الغالب جناب علیؑ بن ابیطالب نے سلام کہا ہی
اور مجھے تجھسے امان دی ہی یہ فرمان سنکر اُس شیر نے سر جھکا لیا اور اُسکی طرف
سے منھ پھیر کے ہمہمہ کرتا ہوا طرف جنگل کے واپس گیا اور جبتک جنگل مین
پہونچا پانچ مرتبہ ہمہمہ کیا اور غائب ہوا پس جب جویریہ واپس آیا تو آنحضرت
کی خدمت مین حاضر ہو کر سلام کیا اور جو راہ مین گذرا تھا وہ سب عرض کیا
حضرت نے فرمایا تمنے شیر سے کیا کہا اور اُسنے کیا جواب دیا عرض کیا جو آپنے
فرمایا تھا وہی مین نے اُس سے کہا اور جو شیر نے جواب دیا وہ خدا اور
رسولؐ اور آپ وصی رسول بہتر جانتے ہین حضرت نے فرمایا تیری طرف سے
شیر نے پُشت پھیر لی اور پانچ مرتبہ ہمہمہ کرتا ہوا چلا گیا اُسنے عرض کی قسم ہے
خدا کی ایسا ہی کیا اُسوقت حضرت نے فرمایا شیر نے تمسے کہا وصی محمد مصطفیٰ
صلّے اللہ علیہ وآلہ کو میرا سلام عرض کرنا اور بحار الانوار مین حضرت امام جعفر صادق
علیہ السّلام سے روایت کی ہے جسکا حاصل یہ ہی فرمایا اُن حضرت نے کہ
حضرت امیرالمؤمنین علیہ السّلام مسجد کوفہ مین منبر پر کھڑے خطبہ پڑھ رہے تھے

اور گرد اُن حضرت کے لوگ جمع تھے اسی اثنا مین ایک اژدھا آیا اور لوگ
اُس سے بھاگتے تھے حضرت نے فرمایا اسے جگہہ دو اور آنے دو خوف نہ کرو
پس وہ منبر پر آیا اور لوگ دیکھ رہے تھے اُسنے حضرت کے پانوٗن پر بوسے
دیے اور اپنا راز عرض کیا اور تین مرتبہ آواز دی بعد اسکے منبر سے اُتر کے
چلا گیا اور حضرت نے خطبہ کو قطع نہین فرمایا جب خطبہ سے فارغ ہوے
تو لوگون نے اُسکے حال سے سؤال کیا حضرت نے فرمایا یہ ایک جن ہی
ایک مرد انصاری نے اُسکے فرزند کو مار ڈالا ہی اب وہ چاہتا ہی کہ اُس سے
بدلہ لے مین نے اسے طلب کیا تا کہ اپنے فرزند کا خون اُسکو بحل کرے
یہ سنکر جابر بن سبیع کھڑا ہوا اور عرض کیا مین نے نزدیک موضع خفان کے
ایک سانپ کو مار ڈالا ہی اُسدن سے مجھے یہ قدرت نہین ہی کہ کسی جگہہ قرار
لے سکون اسی وجہ سے یہان بھاگ کر آیا ہون اور چھ دن سے اس مسجد مین
مقیم ہون پس حضرت نے فرمایا تو اپنا اونٹ لیجا کر اُسی جگہہ پر کر اب تجھپر
کچھ خوف و خطر نہین ہی اور حضرت امام جعفر صادقؑ علیہ السّلام سے روایت
ہی فرمایا اُنحضرت نے کہ حضرت امیر المؤمنین علیہ السّلام روز جمعہ منبر پر خطبہ
پڑھ رہے تھے اور لوگ جمع تھے یکایک ایک آواز بلند ہوئی اور لوگ خوفزدہ
ہر طرف دوڑتے تھے حضرت نے فرمایا تم لوگونکی یہ کیا حالت ہی اُنھون نے
عرض کیا یا امیر المؤمنینؑ ایک اژدہا مانند درخت خرما کے دروازہ مسجد سے
آیا ہی ہمنے چاہا کہ اُسکو مار ڈالین لیکن اُسپر قادر نہوے حضرت نے فرمایا کہ قریب
اُسکے نجاؤ اور راہ دو کہ وہ قاصد جنون کا ہی اور ایک حاجت لیکر آیا ہی پس

اُسکو راہ دی اور وہ صفوں کو چیرتا ہوا قریب حضرت کے آیا اور منبر پر گیا اور صدا کی اور حضرت نے بھی مانند اُسکے جواب دیا پس منبر سے اوترکے اُس جماعت سے علیحدہ ہوا اور بہت جلد وہانسے چلا گیا اور سبکی نظر سے غائب ہوا بعد اسکے لوگون نے اُسکے حال سے سوال کیا حضرت نے فرمایا یہہ درجان بن مالک تھا جو میری طرف سے نائب ہی مومنین جن پر اُنمین ایک مسئلہ دین مین اختلاف تھا اُسکے دریافت کے لیے آیا تھا مین نے جواب دیا اور میرے ہاتھ چوم کے اُنکی طرف چلا گیا اور سیّد علیؒ بن طاؤس علیہ الرحمہ نے عمار یاسر سے روایت کی ہی وہ کہتے ہین کہ مین خدمتِ بابرکت مین حضرت امیرالمؤمنینؑ کی حاضر تھا ناگاہ بیرون مسجد کوفہ سے شور بلند ہوا یہ سنکر حضرت نے مجھسے فرمایا ای عمّار باہر جا کر اُس مرد کے ظلم سے عورت کو بچا اور اگر وہ مرد اپنے ظلم سے دست بردار نہو تو اُسکو بضرب شمشیر باز رکھونگا عمّار کہتے ہین حسب الارشاد مین مسجد سے باہر آیا دیکھا کہ ایک مرد اور ایک عورت ایک اونٹ کی مہار سے لپٹے ہین مرد کہتا ہی اونٹ میرا ہی عورت کہتی ہی میرا مال ہی پس مین نے مرد سے کہا امیرالمؤمنینؑ منع فرماتے ہین اس عورت پر ظلم کرنے سے اُس مرد دو نے جواب دیا علیؑ سے کہو وہ اپنے کام مین مشغول رہین اور ہاتھ خون سے مسلمانانِ بصرہ کے دھوئین جنکو جنگِ جمل مین قتل کیا ہی اب چاہتے ہین کہ اس عورت دروغ گو کو میرا اونٹ دیدین عمّار کہتے ہین یہ سنکر مین واپس آیا تاکہ اپنے آقا کو خبر دون دیکھا کہ وہ جناب خود ہی باہر تشریف لائے اور چہرۂ انور سے آثار غضب کے ظاہر ہین اور اُس مرد سے

فرمایا وائے ہو تجھپر اونٹ کو اس عورت کے چھوڑ دے اُسنے کہا کیونکر چھوڑون مال میرا ہی حضرت نے فرمایا تو کاذب ہی اُسنے جوابدیا کون گواہ ہی کہ اونٹ عورت کا ہی حضرت نے فرمایا شاید وہ ہی جسکی تکذیب کوئی نہین کرسکتا ہے اگر وہ گواہی دیگا تو مین یہ اونٹ اُس عورت کو دیدونگا پس حضرت متوجہ ہو اُس اونٹ کی طرف اور فرمایا بقدرتِ خدا گویا ہو کہ تو کسکا مال ہی بحکم خدا حکم سے اونٹ بزبان فصیح گویا ہوا اور عرض کیا یا امیر المؤمنینؑ و یا خیر الوصیین دس برس سے زیادہ گذرے ہین کہ مین ملک سے اس عورت کے ہون پس حضرت نے اُس عورت سے فرمایا اپنا اونٹ لے لے اور اُس خارجی کذاب کے ایک ضربت سے دو ٹکڑے کردیے یہ دیکھکر حاضرین نے آواز تکبیر کی بلند کی سبحان اللہ جس وصیِ رسولؐ اور خلیفہ بحق کے ملائکہ اور جن اور وحش و طیور اور دد اور سنگ و کلوخ وغیرہ تابع فرمان ہون اور وہ تمام خلائق کی زبانون کو بخوبی جانتا ہوا اور اُنکے سوال کا جواب اُنکی زبان مین بخوبی دیتا ہو اور مشکلات حل فرماتا ہو جسکے دست اقدس مین سنگریزے تسبیح خدا کرین جنکی غزارت علم و حکمت کا اقرار بارہا دشمن تک کرین اور اپنی مشکل مین اُنکی طرف رجوع کرین افسوس وہ بزرگوار اس دار دنیا مین ہاتھ سے اشقیائے اُمت کے طرح طرح کے مصائب مین مبتلا ہوے آخر مسجد کوفہ مین بحالتِ روزہ و نماز شہید ہوئے اور بعد شہادت کے بھی اعدا نے اُنکی روح اقدس کو غم مین اُنکے فرزندونکے بچین کیا جیسا کہ وفائی کہتے ہین

وائے علیِ مرتضیٰ آنکہ مظہر خدا ستی	بکوفہ آرمیدۂ و خود کجا روا ستی

کہ زینبؑ توروبرو بزادۂ زناستی + بگوش خویش بشنو و ببین چہ ماجراستی

چہ او کند سؤال او این دہد جواب را

بسوی شام خویش از راہ مرحمت رسان + بدختران بیکست ببین تطاول خسان

رہا نما تو بیکسان زقید و بندِ ناکسان + زپارۂ دلِ کسان و اشک چشم بیکسان

بمجلسِ یزید بین شراب را کباب را

بدختران خود نگر کہ ایستادہ صف بصف + ز شامیان نظارہ گر نظارہ کن بہر طرف

یزید شوم با دو صد نشاط و شادی شغف + سر حسینؑ و جام مَی نے و رباب چنگ و دف

بہم می این چنین ببین سکینہؑ و رباب را

بیا بیا امیر بے یزید بے تمیز بین + بہ پشتِ پردہ دخترانِ او ہمہ عزیز بین

کشادہ موی دختران خویش چون کنیز بین + نگنجد از غیرت بیا و این دو چیز بین

بطشتِ زر سر حسینؑ و ساغرِ شراب را

الا لعنۃ اللہ علی القوم الظالمین

مجلس پانزدہم

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی وَمَا یَعْلَمُ تَاْوِیْلَهٗۤ اِلَّا اللّٰهُ وَالرّٰسِخُوْنَ فِی الْعِلْمِ

حق سبحانہ تعالیٰ قرآن مجید مین فرماتا ہے اور اُسکی تاویل کو نہین جانتے سوا سے خدا اور اُن نفوس قدسیہ سے کہ جو علم مین راسخ ہین اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا جناب رسول خداؐ افضل راسخین فی العلم ہین کہ جو کچھ خداوند عالم سے نازل فرمایا تنزیل و تاویل سبکو وہ جناب بخوبی جانتے تھے اور علم کان و مایکون سے

خدانے واقف کیا تھا اور کوئی شے ایسی نہین ہی جو خدانے اُسپر نازل فرمائی لیکن
وہ حضرت اور اُنکے اوصیا ائمۂ طاہرین اُسکو جانتے ہین جو خلفاے اثنا عشر
آنحضرت کے ہین بعد ایک دوسرے کے وہی حضرات حجج اللہ اور رسل اللہ ہین
واقعی مومنین سواے راسخین فی العلم کے جُہلا حضرت رسول اللہ کی نیابت
نہین کرسکتے اور خلیفۂ جناب رسولخدا مین یہ صفات لازم و ضرور ہین کہ افضل
و بہتر ہو تمام امت سے سب باتون مین خصوصاً علم و حکمت مین اور معصوم ہو
مثل نبیؐ کے ابتداے عمر سے آخر عمر تک گناہان کبیرہ اور صغیرہ سے اور ہاشمی ہو
اور اخلاق حسنہ اور حلم اور کرم اور سخاوت و مروّت وغیرہ رکھتا ہو اور شجاعت
کاملہ رکھتا ہو اور زہد و تقوی مین سب اُمّت سے زاید ہو اور عبادت خدا
اور اطاعت رسولؐ اُسمین سب سے زائد ہو اور قرب و منزلت اُسکی نزدیک
خدا کے سب سے زائد ہو اور صاحبِ اعجاز مثل نبیؐ کے ہو اور جملہ عیوب
ظاہری اور باطنی سے پاک ہو اور خلافت و امامت اُسکی عام ہو ملائکہ اور
جن اور انس اور تمامی مخلوقات پر اور ہر مخلوق کی مخلوقات خدا سے زبان جانتا
تاکہ اُسکے سوّال کا جواب دے اور مشکل اُسکی حل کرے بلکہ عند الضّرورت
بدون زحمت عرب کو زبانِ عجم اور عجم کو زبان عرب کے کلام کرنے پر قادر کردے
آپ بنظر انصاف غور کیجیے کہ یہ اوصاف ذاتی اور صفاتی بعد جناب رسولخدا
کے سواے حضرت علی مرتضیٰؑ اور اُنکی اولاد طاہرینؑ کے کسی اُمّتی مین تھے
یا نہ اُسوقت حق و باطل بخوبی ثابت ہوگا یون تو منافقین اور دشمنان دین نے
جو چاہا وہ وضع کیا اور جو چاہتے ہین اختراع کرتے ہین اور اپنی پشت کو بار

گناہ سبب گران کرتے ہین ہمارا کیا حضر ہی دنیا کھیتی آخرت کی ہے جیسا بوئینگے
ویسا ہی تو آخرت مین پائینگے وعدۂ خدا برحق ہے اور حضرت علی مرتضی علیہ السلام
کی مدح وثنا آیات قرآن اور احادیث مین خدا و رسولؐ نے فرمائی ہی اُن کے
فضائل کا احاطہ بشر سے ممکن نہین ہی قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ
اٰلِہٖ زَیِّنُوْا مَجَالِسَکُمْ بِذِکْرِ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْطَالِبٍ لِاَنَّ ذِکْرَہٗ ذِکْرِیْ
وَذِکْرِیْ ذِکْرُ اللّٰہِ وَذِکْرُ اللّٰہِ عِبَادَۃٌ فرمایا جناب رسولخدا صلے اللہ
علیہ وآلہ نے کہ زینت دو اپنی مجلسون کو ساتھ ذکر علی بن ابیطالبؑ کے
اسواسطے کہ ذکر اُنکا میرا ذکر ہے اور میرا ذکر خدا کا ذکر ہے اور ذکرِ خدا عبادت
ہی اور حدیث مین وارد ہی جہان ذکر حضرت محمدؐ وآل محمدؐ صلے اللہ علیہ وآلہ کا
ہوتا ہی وہان ملائکۂ رحمت نازل ہوتے ہین اور اہل مجلس کو گھیر لیتے ہین اور
اُنکے لیے دعا کرتے ہین اور دعا ملائکہ کی اُنکے لیے مستجاب ہوتی ہی اور وہ جگہ
محلِ قبول دعا ہی اب ذاکر چاہتا ہی کہ شمّۂ فضائل سے اپنے آقا امیرالمؤمنین
امام المسلمین یعسوب الدین ابو الحسنینؑ علی بن ابیطالب علیہ السلام کے
اجمالاً بیان کرے تاکہ قلوب مؤمنینِ حاضرین کے خوش و مسرور ہون اور
ملائکۂ رحمت سبکو گھیر لیوین اور اُنکے لیے دعاے خیر دارین کرین بحار الانوار
وغیرہ مین منقول ہی کہ ابو الملیح ہذلی نے اپنے باپ سے روایت کی ہی
وہ کہتا ہی ہم سب عمر کے پاس اُسکے عہد سلطنت مین بیٹھے تھے اسی اثنا
مین ایک مرد رومی نصرانی آیا اور اُس سے کہا تم عرب ہو اُسنے کہا ہان
نصرانی نے کہا مین تم سے تین سؤال کرتا ہون اگر جواب موافق مراد کے

پاؤنگا تو سلام لاؤنگا اُسنے کہا جو تیرا جی چاہے سوال کر نصرانی نے کہا وہ کیا ہی جو خدا نہین جانتا ہی اور وہ کیا ہی جو خدا کے لیے نہین ہی اور وہ کیا ہی جو خدا کے پاس نہین ہی یہ سنکر عمر نے کہا تو کفر کی باتین کرتا ہی اسی اثنا مین جناب علیؑ مرتضیٰ علیہ السلام تشریف لائے اور عمر سے فرمایا مین تمکو مغموم پاتا ہون سبب اسکا کیا ہی اُسنے عرض کیا اے برادر رسولؐ کیونکر مین مغموم نہون اس رومی نے مجھسے تین سوال کیے ہین پس وہ سوال بیان کرکے کہنے لگا اے ابو الحسنؑ انکا جواب آپکے پاس ہی حضرت نے فرمایا ہان ہی عُمر نے کہا خدا آپکو خوش رکھے میرا دل تو قریب شق ہونیکے تھا تحقیق کہ قول رسول خداؐ کا سچ ہی جو فرمایا ہی اَنَا مَدِیْنَۃُ الْعِلْمِ وَعَلِیٌّ بَابُھَا پس حضرت نے فرمایا لیکن وہ چیز جو خدا نہین جانتا ہی وہ یہ ہی کہ خدا کسی کو شریک اپنا نہین جانتا ہی نہ زن و فرزند رکھتا ہی جیسا کہ فرماتا ہی قُلْ اَتُعَلِّمُوْنَ اللّٰہَ بِمَا لَا یَعْلَمُ لیکن وہ چیز جو خدا کے لیے نہین ہی وہ یہ ہی کہ خدا کے لیے بندون کے واسطے ظلم نہین ہی نہ ظلم کو پسند کرتا ہی بلکہ ظالمون پر نفرین فرماتا ہی اَلَا لَعْنَۃُ اللّٰہِ عَلَی الظّٰلِمِیْنَ لیکن وہ چیز جو خدا کے پاس نہین ہی وہ یہ ہی کہ خدا کا کوئی مثل و نظیر اور ہمسر نہین ہی جیسا کہ فرماتا ہے وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ یہ سنکر عمر کھڑا ہوا اور درمیان دونون آنکھون کے بوسہ دیا وَقَالَ لَوْ لَا عَلِیٌّ لَھَلَکَ عُمَرُ اور کہا اگر علیؑ نہوتے تو عمر ہلاک ہوتا اور ملا حسن سبزواری نے ہشام کلبی سے روایت کی ہی کہ ایک شخص کو عمر کے پاس لائے اور اُسکی چار آنکھین اور چار ہاتھ اور چار پاؤن اور دو قبل اور دو دُبر تھے اور

بدن ایک تھا لوگون نے کہا اسکی میراث مین کیا کہتے ہو پس وہ متحیر ہو کر کہنے لگا کہ
مین نے کبھی نہ ایسا دیکھا ہی نہ سنا ہی یہ امر سوائے علیؑ بن ابیطالبؑ کے کسی سے
حل نہوگا اور وہان مسجد نبوی مین اُسوقت شاہزادہ کونین امام حسینؑ موجود تھے
وہ اپنے پدر بزرگوار کی خدمت مین حاضر ہوئے اور عرض کیا عمر کو ایک مشکل درپیش
ہوئی ہی اور مجھے آپکی خدمت مین بھیجا ہی اور سب حال بیان کیا پس آنحضرت نے
فرمایا یہ کیا مشکل ہی قسم ہے خدا کی تمہارے باپ کو ویسے قضایا کے حل کرنیکی
کوئی دقّت نہیں ہی پس حضرت نے وضو کیا اور لباس پہنا اور مسجد مین تشریف
لائے اور عمر اور سب حاضرین تعظیم کے لیے کھڑے ہوئے اور عمر نے کہا ای ابوالحسنؑ
اس امر مین توجّہ کیجیے اور سب حال بیان کیا حضرت نے فرمایا یہ امر کچھ مشکل نہین
ہی اُس شخص کو سُلا دُو اگر یکبار آنکھ بند کرے اور یکبار کھولدے تو وہ ایک شخص ہے
یا اُسکو پانی پلاؤ اور قضائے حاجت کا خیال رکھو اگر بول دونون جگہہ سے یکبار
آوے اور یکبار بند ہو تو بھی وہ ایک شخص ہی اور اگر دو مرتبہ بول باہر آوے
اور باہم بند نہو تو وہ دو شخص ہین پس اُنکو پانی دیا جب بول کیا تو پہلے ایک مخرج
سے نکلا پھر دوسرے سے نکلا پس حضرت نے یہ سنکر فرمایا یہ دو شخص ہین اُسوقت
حاضرین مسجد نے نعرۂ صلوات بلند کیا اور عمر کھڑا ہوا اور حضرت کے سر انور کو
بوسہ دیا اور کہنے لگا اُسدن عمر دنیا مین نہ رہے جسدن آپ نہون پس بعد
چند روز کے لوگ اُنکو پھر عمر کے پاس لائے اور کہا انکا نکاح کیونکر کرین اُسنے
کہا یہ امر پہلے سے بھی مشکل تر ہے مین نہین جانتا ہون علیؑ بن ابی طالبؑ
کو بلاؤ جب حضرت تشریف لائے تو عمر نے کہا اس مشکل مین آپ کیا فرماتے ہین

حضرت نے فرمایا تلوگون کو نکاح انکا جائز نہین ہی ایسا نہو کہ انکے شرمگاہ پر کوئی
نظر کرے بعد اسکے فرمایا جب انکا زمانہ بلوغ آئیگا تو یہ تھوڑی دیر زندہ
رہینگے اور ایک دوسرے کے بعد مریگا یہ سنکر سینے آواز تکبیر کی بلند کی پس
جب وہ بعد تھوڑے دنون کے حدّ بلوغ تک پہونچے تو ایک وقت عصر مرگیا
اور دوسرا قبل غروب آفتاب کے مرگیا اور مشارق الانوار مین روایت کی
ہی جسکا حاصل یہ ہی کہ جب فضّہ خادمہ جناب فاطمہ زہرا علیہا السّلام مین آئین
تو وہان اشیاے ضروری سے کچھ نہ پایا سواے ایک تلوار اور ایک زرہ
اور ایک چکّی کے اور فضّہ اہلِ نُوبہ سے تھین اور اُنکے پاس تھوڑی اکسیر تھی
پس اُنھون نے ایک ٹکڑا تانبے کا گلا کر اُسکو بشکل قرص کے بنایا اور اُس
اکسیر سے اُسپر تھوڑا سا ڈالدیا اور وہ طلا ہوگیا پس جب حضرت امیر المؤمنین
علیہ السّلام اپنے گھر مین تشریف لائے تو فضّہ نے وہ طلا اُن حضرت کے
سامنے رکھا حضرت نے فرمایا اچھا بنا ہی لیکن اگر تو جسد کو پگلاتی تو رنگ عمدہ
اور قیمت زیادہ ہوتی یہ سنکر فضّہ نے عرض کی اے آقا کیا آپ علم کیمیا کو جانتے
ہین فرمایا ہان میرا یہ فرزند بھی جانتا ہی اور اشارہ کیا طرف امام حسینؑ کے
اور اُس شاہزادہ نے بھی وہی فرمایا جو حضرت نے فرمایا تھا بعد اسکے حضرت
نے فرمایا ہم اس سے بہتر اتب بہتر جانتے ہین پس دستِ اقدس سے زمین
کیطرف اشارہ کیا تو دیکھا معدن طلا کے اور خزانے زمین کے چلے جاتے
ہین بعد اسکے فرمایا اے فضّہ اس طلا کو اُس طلا مین رکھو پس وہ قرص
اُسمین رکھا اور وہ سب زمین مین غائب ہوگیا سبحان اللہ کیا معجزہ باہرہ ہے

له تمام مقامی [illegible] ۲۱۱ [illegible] سے طلا ہوجاتی ہے

واقعی ہمارے آقا مظہر العجائب مظہر الغرائب تھے اور آپکا ہر ایک کام اور کلام
معجزہ ہی چنانچہ بحار الانوار وغیرہ مین منقول ہی کہ بروز جنگ خیبر بعد قتل مرحب
ایسے پہلوان نامی کے جب وہ جناب درِ قلعہ تک پہونچے تو دست چپ
سے حلقۂ دروازہ کو پکڑا اور ہاتھ اُسمین ڈالا اور ایسی حرکت دی کہ قلعہ کو
زلزلہ ہوا اور اُس دروازہ کو اپنی جگہہ سے اُکھاڑکے بڑھوا پھینکا یہانتک
کہ چالیس ہاتھ دور ہوا اور گر پڑا بعد اسکے اُٹھاکر بجاے سپر کے دست
چپ مین لیا اور دست راست مین تلوار لیکر یہودیون کو قتل فرمانے لگے
بعد اسکے پس پشت پھینکدیا کہ چالیسؔ ہاتھ دور جاکر گرا حالانکہ وہ دروازہ وزنی
سنگ سخت کا تھا اور اُسکے اطراف مین آہن لگا تھا اور طول اُسکا اٹھارہ
ہاتھ اور عرض پانچ بالشت اور اتنا ہی موٹا بھی تھا اور ستر آدمی اُس دروازہ
کو اوٹھا نہ سکتے تھے پس جب جناب رسولخداؐ مع اصحاب کے تشریف لائے
تو درمیان مین خندق بیس ہاتھ چوڑی تھی پس حضرت امیر المؤمنین علیہ السّلام
نے اُس دروازہ کو اوٹھاکر پل بنایا اور ایک سرا کنارۂ خندق پر رکھا اور دوسرا
سرا اپنے دست اقدس پر رکھا یہانتک کہ آٹھ ہزار سات سو شخص لشکر
اسلام نے عبور کیا قول مشہور ہی فضیلت وہی فضیلت ہی جسکی دشمن گواہی
دے اُسوقت عمر نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے تعجب اسکا نہین ہے کہ
علیؑ نے دروازہ اوٹھالیا اور سپر بنایا اور دور پھینکدیا بلکہ تعجب یہ ہی کہ پل
بنایا اور ایک سرا اپنے ہاتھ پر لیے ہین حضرت نے فرمایا تو اُنکے ہاتھ کو
دیکھتا ہی اُنکے پانوٗن کو تو دیکھ وہ کہتا ہی مین نے جو اُنکے پانوٗن کو دیکھا تو ہوا پہ

متعلق پایا اور مین نے کہا یہ اُس سے زیادہ عجیب ہی یہ سنکر جناب رسول خداؐ
نے فرمایا پاؤن علیؑ کے ہوا پر نہین ہین پرون پر جبرئیلؑ کے ہین ۔ ع
خوشا ما خوشا دین و دنیاے ما ؛ کہ ہمچون علی ہست مولاے ما
اور پر جبرئیلؑ کا کیا ذکر ہی وہ تو حضرت کے خادم تھے اپنے مخدوم کے دوش
اطہر پر جہان مُہر نبوت تھی اُن حضرت نے پاؤن رکھے ہین چنانچہ کشف الغمہ
وغیرہ مین منقول ہی کہ جب بروز فتح مکہ جناب رسول خداؐ طواف خانۂ کعبہ سے
فارغ ہوے تو بتون کو توڑنا شروع کیا جو گرد خانۂ کعبہ کے کفار قریش نے
جست اور رانگے اور ریچ سے مستحکم کرکے نصب کیے تھے حضرت اُنکو نوک
نیزہ سے گراتے تھے اور فرماتے تھے جَاۤءَ الحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ
اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا حق آیا اور باطل ہلاک ہوا تحقیق کہ باطل ہلاک
ہونیوالا ہی اور وہ بت باوجود اُس استحکام کے بمجرد اشارۂ اُن حضرت کے
مُنہ کے بھل زمین پر گرتے تھے اور کچھ اصنام بہت بلندی پر نصب کیے
تھے پس حضرت علی مرتضی علیہ السلام نے جناب رسول خداؐ سے عرض کیا
آپ میرے دوش پر کھڑے ہوکر ان بتون کو توڑین یہ سنکر اُن حضرت نے
فرمایا اے علیؑ تم میرے دوش پر قدم رکھکر بت شکنی کرو پس موافق حکم اُن
حضرت کے جناب علی مرتضیؑ نے قدم اطہر دوش اقدس پر آنحضرت کے
رکھے اور مصداق نُوْرٌ عَلٰى نُوْرٍ کے ہوے اور کھڑے ہوکر بتون کو گراتے
تھے اور برابر توڑتے تھے یہانتک کہ خانۂ کعبہ کو پاک و صاف کیا کیون
مومنین جس بزرگوار کا پیش خدا و رسولؐ یہ مرتبہ ہو افسوس بعد جناب رسول خداؐ

اشقیائے اُمّت نے اُنپر طرح طرح کے ظلم و ستم کیے اور تمام حقوق غصب کیے اور درپئے اذیّت و تکلیف ہوئے اور دروازہ جلاکر نامحرم داخل حرم سرا ہوئے اور ریسمانِ ستم گلوے انور مین ڈالکر باہر لائے اور طالب بعیت اور آمادۂ قتل ہوئے اور روز بروز بلکہ ہر ساعت مصیبت تازہ مین مبتلا کیا اور چین لینے نہ دیا یہانتک کہ بعد ایک مدّت کے طرف کوفہ کے ہجرت فرمائی اور وہان بھی کبھی جنگ جمل و صفّین درپیش ہوئی کبھی جنگ نہروان مین مشغول جہاد رہے آخر ابن ملجم لعین نے مسجد کوفہ مین بحالت روزہ و نماز ضربت شمشیر زہر آلودہ سر انور پر لگائی اور سر اقدس شق ہوا اور ریش نورانی خون سے خضاب ہوئی اور زہر بدن اطہر مین پھیل گیا جسکے صدمہ سے رحلت فرمائی اُسوقت حرم سرا مین شور گریہ و بکا کا بلند ہوا اور جبرئیل پکارے قُتِلَ عَلِیُّ نِ الْمُرْتَضٰی حضرت علی مرتضیٰ علیہ السلام شہید ہوے یہ سنکر شیعہ ہر طرف سے روتے اور فریاد کرتے ہوئے جمع ہوے اور کوفہ مین کہرام بپا۔ اور زن و مرد بشدّت روتے تھے مگر افسوس ہے حال پر اُنکے فرزند امام حسینؑ کے کہ جب وہ جناب تین دن کے بھوکے پیاسے صحراے کربلا مین روز عاشورا ہاتھ سے دشمنون کے شہید ہوے اور صدا اَلَا قُتِلَ الْحُسَیْنُ بِکَرْبَلَا بلند ہوئی تو اصحاب و اقربا سے کوئی وہان موجود نہ تھا آہ وہ سب جان نثار قتل ہو چکے تھے اور خاک و خون مین آلودہ تھے اب کون روتا اور فریاد کرتا مگر بہن آنحضرت کی جناب زینبؑ روتی اور فریاد کرتی ہوئی خیمہ سے باہر چلی آئین دیکھا کہ سر انور نیزہ پر بلند کیا ہی پس فریاد کرتی تھین فدا ہو باپ میرا اُس شہید راہ خدا پر جسکی ریش اقدس سے خون ٹپکتا ہی

الا لعنۃ اللہ علی القوم الظالمین

مجلس شانزدہم

قَالَ اللّٰہُ الْعَلِیْمُ الْحَکِیْمُ عَمَّ یَتَسَآئَلُوْنَ عَنِ النَّبَاِ الْعَظِیْمِ

خداوندعالم قرآن مجید مین فرماتا ہی کس چیز سے سوال کرتے ہین وہ لوگ خبر بزرگ سے اَلَّذِیْ ھُمْ فِیْہِ مُخْتَلِفُوْنَ ایسی وہ خبر بزرگ کہ اُسمین لوگ اختلاف کرتے ہین حافظ ابونعیم نے روایت کی ہی فرمایا جناب رسول خدا[۱] نے کہ مراد نبأ عظیم سے ولایت علی بن ابیطالب علیہ السّلام ہی کہ لوگ اُنکی شان[۲] مین مختلف الاقوال ہین اور تفسیر قمی مین ہی کہ نبأ عظیم ولایت حضرت امیرالمؤمنین علی بن ابیطالب علیہ السّلام ہی جو ہر میّت سے نکیرین سوال کرتے ہین وہ میّت شرق وغرب عالم مین ہو یا برّ و بحر مین جہان ہو جسطرح اُس سے سوال کرتے ہین کہ رب تیرا کون ہی اور نبی تیرا کون ہی اسی طرح سے سوال کرتے ہین کہ امام تیرا کون ہی اور علقمہ نے روایت کی ہی کہ جنگ صفین مین ایک شامی خارجی سلاح جنگ سے آراستہ قرآن مجید حمائل کیے ہوے مبارز طلب ہوا اور بجاے رجز کے عَمَّ یَتَسَآئَلُوْنَ عَنِ النَّبَاِ الْعَظِیْمِ پڑھتا تھا مین نے چاہا کہ اُس سے مقابلہ کرون یہ دیکھکر جناب امیرالمؤمنین[۳] نے فرمایا اپنے مقام پر کھڑے رہو اور خود اُسکی طرف متوجہ ہوے اور فرمایا اَتَعْرِفُ النَّبَاَ الْعَظِیْمَ آیا تو نبأ عظیم کو جانتا ہی اُسنے جواب دیا نہین حضرت نے فرمایا اَنَا النَّبَاُ الْعَظِیْمُ الَّذِیْ فِیْ بَابِیْ اِخْتَلَفْتُمْ وَعَلٰی

[۱] ارجح المطالب مصنفہ عبیداللہ امرتسری صفحہ ۱۱۲

خیا لا فتی تنازعتم وہ نبأ عظیم مین ہون میرے بارے مین تم لوگون نے
اختلاف کیا اور میری خلافت پر تملوگون سے تنازع کیا یعنی میری ولایت سے
بعد اقرار کے تملوگ پھر گئے اور اپنی بغاوت سے تملوگ ہلاک ہوے بعد
اسکے کہ میری کوشش سے تمنے کفر سے نجات پائی تھی اور بروز غدیر[1] تمنے
میرے مرتبۂ ولایت و خلافت کو بخوبی جانا اب قریب ہی کہ بروز قیامت
اُسکے نتیجہ کو جانوگے یہ فرما کر اُن حضرت نے ایک ضربت شمشیر سے سر اُس
شامی کا جدا کیا اور مؤید اس آیت کے یہ ہی کہ خدا فرماتا ہی وَقِفُوهُمْ اِنَّهُمْ
مَسْئُولُونَ ٹھہراؤ اُن لوگون کو تحقیق کہ وہ سؤال کیے جاینگے ملا فتح اللہ
علیہ الرحمہ مفسر لکھتے ہین کہ جب خلائق بروز قیامت موقف مین کھڑے
کیے جاینگے اور طرف صراط آخرت کے لے جاینگے تو اُسوقت حکم خدا ہوگا ٹھہراؤ
اُنکو تحقیق کہ اُنسے سؤال کیا جائیگا اور ابو سعید خدری نے ابن مسعود سے
روایت کی ہی کہ ہم حیات جناب رسول خدا مین اس آیت کو اسطرح سے
پڑھتے تھے وَقِفُوهُمْ اِنَّهُمْ مَسْئُولُونَ عَنْ وِلَايَةِ عَلِيِّ بْنِ
اَبِيْطَالِبْ[2] ٹھہراؤ اُنکو تحقیق کہ وہ سؤال کیے جاینگے ولایت علی بن ابیطالب
سے اور مناقب مین ابن عباس رض سے روایت کی ہی کہ جب یہ آیہ نازل ہوا
تو جناب رسول خدا متوجہ ہوے طرف اپنے اصحاب کے اور فرمایا اِنَّهُمْ
مَسْئُولُونَ يُسْئَلُونَ عَنِ الْاِقْرَارِ بِوِلَايَةِ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ
تحقیق کہ خلائق سؤال کیے جاینگے اور اُنسے پوچھا جائیگا اقرار ولایت و
امامت علی بن ابیطالب سے جو اعظم ارکان دین ہی اور مذکور ہونا نام جناب

[1] یعنی ۱۸ ذی الحجہ ۱۲ ق

[2] در عہد عثمان تغیر در الفاظ ظاہر ہی کہ دو اعراب سے کم و زیادہ ق

امیر المومنینؑ کا قرآن مین عجب نہین ہی اسلیے کہ ہر مکلّف پر نماز یومیّہ مین سورۂ حمد مع
بسم اللہ کے پڑھنا شریعت مین واجب ہی اگر عمداً ترک کرے تو نماز باطل ہے
اسمین درگاہ خدا مین سوال کیا جاتا ہی اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ صِرَاطَ
الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ تو ہمین راہ راست کی ہدایت فرما اور صراط مستقیم پر
ثابت رکھ وہ راہ راست اور طریق مخصوص اُن بندونکا ہی جنپر تو نے اپنی ہر
قسم کی نعمت تمام کی ہی اور یہی وہ صراط ہی جسکو خداوند عالم نے دوسرے
مقام پر تصریح فرمایا ہی صِرَاطُ عَلِيٍّ مُسْتَقِيمٌ یہ راہ علیؑ کی سیدھی ہی اسیطرح
خدا نے فرمایا ہی وَجَعَلْنَا لَهُمْ لِسَانَ صِدْقٍ عَلِيًّا ہم نے اُنکے لیے لسان
صدق علیؑ کو قرار دیا اسیوجہ سے خدا نے فرمایا ہی کُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ
صادقین کے ساتھ ہو کہ وہ آل رسول ہین الغرض حدیث مین وارد ہی کہ سوال
وجواب قبر کا مخصوص ہی مومن کامل اور کافر اور منافق محض کے لیے پس جو مستضعف
اور مجنون اور طفل ہین اُنسے سوال نہین ہوتا اور منقول ہی کہ جب فاطمہ بنت
اسد بن حضرت ہاشمؑ نے جو مادر شفیقہ جناب علی مرتضی علیہ السلام کی تھین دنیا
سے رحلت کی تو جناب رسول خدا خود اُنکی تجہیز و تکفین مین مشغول ہوے اور
اپنی ردا کا کفن دیا اور نماز جنازہ پڑھی اور قبل اسکے کہ اُنکو قبر مین اوتارین اُنکی
قبر مین لیٹے بعد اسکے باہر تشریف لائے اور اُنکو قبر مین دفن کیا اور حضرت
تھوڑی دیر تک بالین سر قبر پر توقف فرما کر کان دھر کے سنتے تھے بعد اسکے
تین مرتبہ آنحضرت نے فرمایا ابْنُكِ ابْنُكِ ابْنُكِ عَلِيٌّ فرزند تیرا
علی ہی پس جب اُن حضرت نے وہان سے مراجعت فرمائی تو اصحاب نے

عرض کیا یا رسول اللہؐ آپ نے کسی کے ساتھ ایسی مہربانی نہین کی جو آج فاطمہ
بنت اسد کے ساتھ فرمائی آنحضرت نے فرمایا اُنکا حق پرورش مادرانہ مجھپر بہت ہی
اور اِبْنُکَ اِبْنُکَ کہنا میرا اسلیے تھا کہ جب نکیرین آئے تو اُنھون نے اُنسے
سؤال کیا رب تیرا کون ہی جواب دیا اَللّٰہُ رَبِّیْ پھر سؤال کیا نبی تیرا کون ہی
کہا مُحَمَّدٌ نَبِیِّیْ پھر کہا امام تیرا کون ہی اسکے جواب مین وہ خاموش رہین پس
مین نے تین بار تلقین کی اِبْنُکَ اِبْنُکَ اِبْنُکَ عَلِیٌّؑ یہ سنکر نکیرین چلے گئے
اور جب میّت کو قبر مین رکھتے ہین تو فرشتے بحکم خدا اُسکی رُوح کو بدن مین داخل
کرتے ہین اور وہ سینہ تک زندہ ہوتا ہی اور ہوش وحواس اُسکے درست ہوتے
ہین بعد اسکے ملائکہ خدا و رسولؐ اور امام کا سؤال کرتے ہین اگر جواب درست
دیا تو کہتے ہین کہ ای دوست خدا مانند عروس کے آرام کر اور سُورۃ یٰسٓ ایک
فرشتہ آکر قبر کو کشادہ کرتا ہی اور دروازہ جنّت کا اُسمین کھولدیتا ہی کہ وہ مردہ
سیر کرتا ہی اور خوشبوے جنّت سے بشّاش ہوتا ہی اور اگر وہ میّت جواب
درست سے عاجز ہوتا ہی تو ملائکہ گرز آتشین اُسپر مارتے ہین کہ قبر آگ سے
مملو ہوجاتی ہی اور دروازہ جہنّم کا اُسمین کھولدیتے ہین کہ حرارت اور مار وعقرب
جہنّم کے داخل ہوتے ہین اور اُسکو اذیّت و آزار پہونچاتے ہین اسیوجہ سے
جناب رسول خداؐ نے فرمایا ہی اَلْقَبْرُ اِمَّا رَوْضَۃٌ مِّنْ رِیَاضِ الْجَنَّۃِ
اَوْ حُفْرَۃٌ مِّنْ حُفَرِ النَّارِ قبر مؤمن و ابرار کے لیے ایک باغ ہی باغہای
جنّت سے یا کافر و منافق و اشرار کے لیے ایک غار ہی غارہاے جہنّم سے
پس ہر مکلّف کو لازم و ضرور ہی کہ اپنے اعتقادات حقّہ کو درست کرکے

او امر الٰہی کو بجا لائے اور نواہی کو ترک کرے تاکہ خداوند رحمٰن و رحیم بحق حضرت محمدؐ و آل محمدؐ صلّے اللہ علیہ و آلہ کل مؤمنین و مؤمنات پر مرحلۂ موت سہل و آسان فرمائے اور کل عقبات سکرات و جانکنی اور عالم برزخ قبر مین اور فشار قبر اور بعث قبر اور حشر و نشر اور عرصۂ محشر اور ہول قیامت اور میزان عدل اور پل صراط اور عرض اعمال اور حساب اور لغزشون کے عقاب سے نجات دیوے گو تفضّل و تلطّف خداوند غفور و رحیم کا بہ نسبت مؤمنین کے بسبب قبول ولایت و امامت حضرت امیر المؤمنین علیؑ بن ابیطالب علیہ السّلام اور اُن حضرت کی اولاد طاہرینؑ کے بہت ہی خصوصاً زائر اور باکی اور عزادار امام حسینؑ کے لیے درگاہ خدا مین بڑا اہتمام و احترام ہوتا ہی منجملہ اُسکے حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام نے فرمایا جب وقت وفات مؤمن کا آتا ہے تو خداوند عالم اُسکے لیے دو ہوائین بھیجتا ہی جو اُسکے بدن پر ہو کر گذرتی ہین اور اُنکو خداوند عالم نے عجب تاثیر عطا کی ہی اُنمین سے ایک مُنسیہ ہی وہ خیال اہل و عیال اور اقربا و مال کا بھُلا دیتی ہی اور دوسری مُسخیہ ہی وہ جان دینے پر سخی اور راضی کرتی ہی یعنے وہ مؤمن چاہتا ہی کہ اُن نعمتون اور مرتبون پر جلد پہونچ جاؤن جو درگاہ خدا مین اُسکے لیے مُہیّا ہین پس جب ملک الموت آتے ہین تو اُس مؤمن سے کہتے ہین کہ اے دوست خدا بیتابی نہ کر قسم ہی اُس خدا کی جسنے جناب محمدؐ مصطفےٰ صلّے اللہ علیہ و آلہ کو نبی برحق اپنا کیا ہے مین تجھپر تیرے مان باپ سے زیادہ مہربان اور شفیق ہون اپنی آنکھین کھولکر دیکھ پس جب وہ مؤمن دیکھتا ہی تو جناب رسول خداؐ اور علی مرتضیٰؑ

اور اُن حضرت کی اولاد طاہرینؑ نظر آتے ہین اُسوقت ملک الموت کہتے ہین
کہ تو اُن حضرات کا رفیق ہوگا پس منادی جانب خدا سے ندا دیتا ہی ای نفس
مطمئنہ اپنے پروردگار کیطرف رجوع کر اور ہمراہ محمد مصطفےٰ صلّی اللہ علیہ وآلہ
اور اُنکی آل کے داخل جنّت ہو اُسوقت وہ مؤمن حالتِ جانکنی مین طرف
لقاے الٰہی کے جلد رجوع کرتا ہی اور روح اُسکی طرف گلشن جنّت کے
پرواز کرتی ہی اور ملائکہ اور ارواح اولیا اور اقرباے گذشتہ اُسکا استقبال
کرتے ہین اور بشارت جنّت کی دیتے ہین حضرات یہ احترام مؤمن کا تو جانب
خدا سے ہوتا ہی اور عزیز و اقربا اور احباب اُسکا یہ احترام کرتے ہین کہ اُسکی
خوبیان یا مصائب یاد کرکے روتے ہین اور غسل و کفن دیتے ہین اور حنوط
کرتے ہین اور مع جماعت مؤمنین نماز جنازہ پڑھکے دفن کرتے ہین بعد
اسکے صف ماتم بچھاتے ہین آہ اس مقام پر یاد آگئی بیکسی اور مظلومی اپنے
آقا جناب امام حسینؑ کی کہ اُن حضرت کو اشقیاے اُمّت نے بکمالِ ظلم و ستم
مع اصحاب و اقربا اور بچّۂ شیر خوار کے بھوکا پیاسا صحراے کربلا مین روز عاشورا
شہید کیا اور لباس تک لوٹ لیا اور لاش اطہر سے بے ادبی کی نہ غسل دیا گیا نہ
کفن ملا نہ نماز جنازہ پڑھکے دفن کیا بلکہ لاش اطہر تین روز تک خاک و خون آلودہ
ریگ گرم پر پڑی رہی نہ صفِ ماتم بچھائی گئی کیونکہ بعد شہادتِ اُن حضرت کے
اعدا بے محابا ہجوم کرکے خیمون مین در آئے اور اسباب لوٹ لیا اور اُنکے اہل حرم
کی مقنعہ اور چادرین تک چھین لین اور خیمون مین آگ لگادی اور وہ شعلہ ور
ہوئی اور اہل حرم مجبور ہوکے باہر آئے اور اُس تلاطم عظیم مین اہل حرم اور بچّے

فریاد کرتے تھے کوئی فریاد رسی اُنکی نہ کرتا تھا بلکہ عوض فریاد رسی کے دشمن تازیانہ
سے اذیّت دیتے تھے اور اسیر ومقیّد کیا اور اونٹو نپر سوار کرکے مع سرہاے
شہدا کے طرف کوفہ کے لیگئے جب وارد کوفہ ہوے تو اُسکی صبحکو ابن زیاد
لعین نے ہجوم عام مین اسیرون کو طلب کیا اور سر انور امام حسینؑ کا بطور ہدیّہ
سامنے اُسکے پیش کیا گیا پس وہ شقی دیکھکر خوش ومسرور ہوا اور لب ودندان
انور پر چھڑی سے بے ادبی کرتا تھا آہ یہ توہین دیکھکر زید بن ارقم صحابی رسولؐ
بیتاب ہوا اور آواز دی اے ابن زیاد اوٹھالے چھڑی کو ان لب و دندان
انور پر سے قسم ہے خدا کی مین نے جناب رسول خداؐ کو مکرّر دیکھا ہے کہ اس مقام کے
بوسے لیا کرتے تھے جہان تو چھڑی رکھے ہے پس زید بشدّت رونے لگا اور
ابن زیاد نے اُسکو بُرا کہا اور کہا اگر تو مرد پیر نہوتا تو تجھے قتل کرتا ۵

آن قصّہ کہ کس نتواند شنیدنش	یارب بر اہل بیت چہ آمد ز دیدنش

الا لعنۃ اللہ علی القوم الظّالمین

مجلس ہفدہم

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ زَیِّنُوْا مَجَالِسَکُمْ بِذِکْرِ
عَلِیِّ بْنِ اَبِیْطَالِبٍ لِاَنَّ ذِکْرَہٗ ذِکْرِیْ وَذِکْرِیْ ذِکْرُ اللّٰہِ وَذِکْرُ اللّٰہِ
عِبَادَۃٌ کتاب روضہ مین منقول ہے فرمایا جناب رسولخدا صلّے اللہ علیہ وآلہ نے
زینت دو اپنی مجلسون کو ساتھ ذکر علیؑ بن ابیطالب علیہ السّلام کے اسلیے
کہ ذکر علیؑ کا میرا ذکر ہے اور ذکر میرا خدا کا ذکر ہے اور ذکر خدا کا عبادت ہے

وَقَالَ ذِكْرُ عَلِيٍّ عِبَادَةٌ مَقْبُوْلَةٌ مَبْرُوْرَةٌ اور فرمایا اُن حضرت نے کہ ذکر
علی ابن ابیطالب کا عبادت مقبولہ مبرورہ ہے اور حدیث مین وارد ہے کہ جس جگہہ
ذکر حضرت محمد و آل محمد صلے اللہ علیہ و آلہ کا ہوتا ہے اُس جگہہ ملائکہ رحمت نازل ہوتے
ہین اور اہل مجلس کو گھیر لیتے ہین اور شیاطین دور ہوتے ہین اور وہ مجلس محل قبول
دعا ہے اگر مومنین حاجت طلب کرتے ہین تو ملائکہ آمین کہتے ہین وَعَنْ سَلْمَانَ
الْفَارِسِيِّ اَنَّهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ اَنَا مَدِيْنَةُ
الْعِلْمِ وَعَلِيٌّ بَابُهَا اور شیخ یوسف بحرینی علیہ الرحمہ نے سلمان فارسی رض
سے روایت کی ہے جسکا حاصل یہ ہے وہ کہتے ہین فرمایا جناب رسولخدا صلے اللہ
علیہ و آلہ نے مین شہر علم ہون اور علی ابن ابیطالب علیہ السلام اُسکے دروازہ
ہین فَلَمَّا سَمِعَ الْخَوَارِجُ بِذٰلِكَ حَسَدُوْا عَلِيًّا فَاجْتَمَعَ عَشَرَةُ نَفَرٍ مِنْ
رُؤَسَاءِ الْخَوَارِجِ جب اس حدیث کو خوارج نے سُنا تو اُنھون نے حضرت
علی ابن ابیطالب علیہ السلام پر حسد کیا پس اُنمین سے اُنکے رؤسا دس نفر جو
مدعی علم تھے متفق ہوے کہ ہم سب ایک ہی سوال جدا جدا اُنسے کرین اور
دیکھین کیونکر جواب دے سکتے ہین فَاِنْ اَجَابَ كُلَّ وَاحِدٍ مِنَّا جَوَابًا
وَاحِدًا عَلِمْنَا اَنْ لَا عِلْمَ لَهُ پس اگر ایک ہی جواب ہمکو دینگے تو ہم سبکو معلوم
ہوجائیگا کہ اُنکو کچھ علم نہین ہے فَجَآءَ وَاحِدٌ مِنْهُمْ فَقَالَ لَهُ يَا عَلِيُّ الْعِلْمُ
اَفْضَلُ اَمِ الْمَالُ قَالَ الْعِلْمُ اَفْضَلُ پس ایک شخص اُنمین سے حاضر ہوا
اور عرض کیا یا علی علم افضل ہے یا مال اُن حضرت نے فرمایا علم افضل ہے فَقَالَ
لَهُ بِاَيِّ دَلِيْلٍ قَالَ لِاَنَّ الْعِلْمَ مِيْرَاثُ الْاَنْبِيَاءِ اُسنے عرض کیا کس

دلیل سے حضرت نے فرمایا اسلیے کہ علم میراث انبیاؑ ہے اور مال میراث دشمنان خدا کا ہے فَذَھَبَ الرَّجُلُ اِلٰی اَصْحَابِہٖ بِھٰذَا الْجَوَابِ فَاَعْلَمَھُمْ فَنَھَضَ الْاٰخَرُ مِنْھُمْ وَسَئَلَہٗ کَمَا سَئَلَ الْاَوَّلُ یہ جواب سنکر وہ شخص اپنے رفقا کے پاس گیا اور اُنسے بیان کیا پس دوسرا اُنمیں سے حاضر ہوا اور مانند پہلے کے سوال کیا کہ علم افضل ہے یا مال حضرت نے فرمایا علم بہتر ہے مال سے اُس نے عرض کیا کس دلیل سے قَالَ لِاَنَّ الْمَالَ تَحْرُسُہٗ وَالْعِلْمُ یَحْرُسُکَ فرمایا اسواسطے کہ مال کی حفاظت تجھے کرنی پڑتی ہے اور علم خود تیری حفاظت کرتا ہے یہ سنکر وہ بھی اپنے رفقا کے پاس گیا اور اُنسے بیان کیا بعد اسکے تیسرا شخص حاضر ہوا اور عرض کیا یا علیؑ علم بہتر ہے یا مال فرمایا علم افضل ہے اُسنے عرض کیا کس وجہ سے قَالَ لِاَنَّ لِصَاحِبِ الْمَالِ اَعْدَاءً کَثِیْرَۃً وَلِصَاحِبِ الْعِلْمِ اَصْدِقَاءُ کَثِیْرَۃٌ حضرت نے فرمایا صاحب مال کے دشمن بہت ہوتے ہیں اور صاحب علم کے دوست بہت ہوتے ہیں اور قدر و منزلت کرتے ہیں یہ سنکر وہ بھی اپنے رفقا کے پاس گیا اور اُنسے بیان کیا پس چوتھا شخص حاضر ہوا اور عرض کیا یا علیؑ علم افضل ہے یا مال فرمایا علم افضل ہے اُسنے عرض کیا کس دلیل سے قَالَ لِاَنَّ الْمَالَ اِذَا تَصَرَّفْتَ فِیْہِ یَنْقُصُ وَالْعِلْمُ اِذَا تَصَرَّفْتَ فِیْہِ یَزِیْدُ فرمایا اسواسطے کہ جب تو مال کو صرف کرنا شروع کریگا تو وہ رفتہ رفتہ گھٹ جائیگا اور علم جسقدر تو صرف کریگا وہ زیادہ ہوگا یہ سنکر وہ بھی اپنے رفقا کے پاس گیا اور بیان کیا بعد اسکے پانچواں شخص حاضر ہوا اور عرض کیا علم افضل ہے یا مال فرمایا علم افضل ہے اُسنے عرض کیا کیا باعث سے

قَالَ لِاَنَّ صَاحِبَ الْمَالِ یُدْعیٰ بِاِسْمِ الْبُخْلِ وَاللُّؤمِ وَصَاحِبَ الْعِلْمِ یُدْعیٰ بِالْاِکْرَامِ وَالْاِعْظَامِ فرمایا اسلیے کہ صاحب مال اکثر بخیل کہلاتا ہی اور بدنام ہوتا ہی اور صاحب علم کا نام تعظیم و تکریم سے لیا جاتا ہی پس وہ بھی اپنے رفقا کے پاس گیا اور بیان کیا بعد اسکے چھٹا شخص حاضر ہوا اور مثل اُنکے سوال کیا حضرت نے فرمایا کہ علم افضل ہی عرض کیا کیا دلیل ہی فَقَالَ لِاَنَّ الْمَالَ یُخْشیٰ عَلَیْہِ مِنَ السَّارِقِ وَالْعِلْمَ لَا یُخْشیٰ عَلَیْہِ فرمایا اسلیے کہ مال کو چور سے خوف ہی اور علم کو چور نہیں لے سکتا ہی وہ خزانہ دل مین محفوظ ہی یہ سنکر وہ بھی اپنے رفقا کے پاس گیا اور بیان کیا پس ساتوان شخص حاضر ہوا اُسنے بھی وہی سوال کیا حضرت نے علم ہی کو ترجیح دی عرض کیا کس سبب سے فَقَالَ لِاَنَّ الْمَالَ یَنْدَرِسُ بِطُوْلِ الْمُدَّۃِ وَالْمُرُوْرِ الزَّمَانِ وَالْعِلْمَ لَا یَنْدَرِسُ وَلَا یَبْلیٰ فرمایا اسلیے کہ مال و اسباب طول زمانہ اور مدت سے کہنہ اور خراب ہو جاتا ہی اور علم شکستہ اور کہنہ نہین ہوتا ہی یہ سنکر وہ بھی واپس گیا پس آٹھوان شخص حاضر ہوا اور وہی سوال کیا حضرت نے علم ہی کو ترجیح دی عرض کیا کس دلیل سے فرمایا اسلیے کہ علم مونس قبر ہی اور رہبر عقبہ مین عالم کو نفع پہنچاتا ہی اور مال حلال مین حساب ہی اور مال حرام مین عقاب ہی پس وہ بھی واپس چلا گیا اور اپنے رفقا سے بیان کیا بعد اسکے نوان شخص حاضر ہوا اور وہی سوال کیا علم افضل ہی یا مال حضرت نے فرمایا علم افضل ہی مال سے عرض کیا کس وجہ سے فَقَالَ لِاَنَّ الْمَالَ یُقَسِّی الْقَلْبَ وَالْعِلْمَ یُنَوِّرُہٗ پس آنحضرت نے فرمایا مال دنیا دلکو سیاہ کرتا ہی اور علم دل کو منور و روشن کرتا ہی یہ سنکر وہ بھی واپس گیا

اور دسواں شخص حاضر ہوا وَقَالَ يَا عَلِيُّ الْعِلْمُ اَفْضَلُ اَمِ الْمَالُ قَالَ الْعِلْمُ اَفْضَلُ مِنَ الْمَالِ قَالَ بِاَيِّ دَلِيْلٍ اور عرض کیا یا علیؑ علم افضل ہی یا مال فرمایا علم افضل ہی مال سے عرض کیا کس دلیل سے فَقَالَ لِاَنَّ صَاحِبَ الْمَالِ يَتَكَبَّرُ وَيَتَعَظَّمُ بِنَفْسِهٖ وَرُبَّمَا ادَّعَى الرُّبُوْبِيَّةَ وَصَاحِبُ الْعِلْمِ خَاشِعٌ ذَلِيْلٌ مِسْكِيْنٌ فرمایا اسلیے کہ صاحب مال متکبر و مغرور ہوتا ہی اور اپنے تئین بزرگ جانتا ہی اور کبھی دعواے خدائی بھی کرتا ہے بخلاف صاحب علم دین سے کہ وہ خاشع ہوتا ہی اور فروتنی کرتا ہی اور اپنے تئین کوئی چیز نہین سمجھتا یہ سنکر وہ بھی واپس گیا اور اپنے رفقا سے بیان کیا پس وہ سب باہم کہنے لگے صَدَقَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَلَا شَكَّ اِنَّ عَلِيًّا بَابُ الْعُلُوْمِ كُلِّهَا قول خدا و رسولؐ کا سچ ہی اور بلاشک علی بن ابی طالبؑ تمامی علوم نبیؐ کے دروازہ ہین اُسوقت حضرت امیرالمؤمنینؑ نے فرمایا اگر مجھسے تمامی مخلوقات میری حیات تک اسی سؤال کو کرتے تو مین علم ہی کو ترجیح دیتا اور ہر ایک سے دلیل تازہ بیان کرتا واقعی علم و حکمت اعلی درجہ کی چیز اشرف و افضل ہی جس سے اسلام کی رونق ہوئی ہے اب مقام افسوس ہی کہ جس بزرگوار کی غزارت علم و حکمت اسدرجہ ہو اُسکو اُمت نے چھوڑکر جاہلون کیطرف رجوع کرلی اور اُنکو مرجع علم اپنا قرار دیا جسکی طرف ہر شخص کو بہت احتیاج ہی کہ بدون علم کے معرفت خدا کامل طور سے حاصل نہین ہوتی ہے نہ احکام الٰہی کی تعمیل بہ نہج مطلوب ہوسکتی ہی اور وہ جناب تو عالم علوم لدنّی وسلونی اور واقف اسرار ایزدی بلکہ اصل قبلہ و کعبہ

اور حج و عمرہ اور صوم و صلوٰۃ اور جہاد اور زکوٰۃ اور قرآن ناطق اور محبت خدا اور
آیۃ اللہ اور سر اللہ اور اسد اللہ اور ید اللہ تھے جنکی جہد و کوشش اور جانفشانی
سے کامل طور پر ان ارکان اسلام کا قیام ہوا اور دین پسندیدۂ خدا اسلام اور
سنت نبیؐ کی رونق ہوئی جنکی مودت و محبت خدا نے اجر رسالت قرار دی ہے اور
طاعت و پیروی انکی ہر فرد بشر پر واجب و لازم ہے جنکی قبول ولایت و امامت
ثمن جنت ہے مگر وائے ہو اشقیائے امت پر کہ انھون نے بعد جناب رسولؐ خدا
کے عوض طلب علم و حکمت اور ہدایت کے تمام حقوق انکے غصب کئے اور
دست ظلم و ستم دراز کیا اور اس باب علم کے بیت الشرف کا دروازہ جلا کر
جناب سیدہؑ پر گرا دیا اور نامحرم حرم سرا مین داخل ہوے اور ان حضرت کے
گلوے انور کو ریسمان ستم سے باندھکر طرف مسجد نبیؐ کے واسطے بیعت کے
لیگئے اور آمادۂ قتل ہوے جسکے سبب سے اسلام مضمحل ہوا آہ اسوقت
جناب سیدہؑ نہت بیچین تھین اور اپنے رنج و غم اور درد پہلو کا کچھ خیال
نہ کیا اور بیتاب ہو کر حضرت کے پیچھے پیچھے گھر سے باہر نکلین اور مسجد رسولؐ
تک آئین وَقَالَتْ اَیُّھَا النَّاسُ خَلُّوْا اَبَا الْحَسَنِ وَاِلَّا لَاُنَشِّرَنَّ
شَعْرِیْ اور فرمایا ایہا الناس ابو الحسنؑ کو چھوڑ دو ورنہ مین اپنے سر کے بال
کھولتی ہون اور کرتہ اپنے بابا کا سر پر رکھکر فریاد کرتی ہون سلمان فارسیؓ
کہتے ہین کہ ابھی جناب سیدہؑ یہ فرما رہی تھین ناگاہ دیکھا مین نے کہ دیوارین
مسجد نبیؐ کی زمین سے بلند ہوین اور آثار غضب الٰہی کے ظاہر ہوے یہ دیکھکر
مین نے عرض کیا کہ ای سیدۂ عالم پدر بزرگوار آپکے رَحْمَۃٌ لِّلْعَالَمِیْن ہین آپ

رحم فرمائیے اور باعث نزول غضب نہو جیسے اللہ اکبر جس سیدۂ عالم کا یہ شأن خدا
ایسا مرتبہ ہو اور جنکے گھر سے رواج پردہ داری کا عالم مین جاری ہوا ہو افسوس
انھین کی بیٹیان جناب زینبؑ و امّ کلثومؑ صحراے کربلا مین بعد شہادت اپنے
بھائی امام حسینؑ کے مجمع عام مین خیمون سے بظلم وستم نکالی گئین اور اشقیاے
اُمّت نے اسباب لوٹ لیا اور مقنعہ اور چادرین تک چھین لین اور اُنکے خیمونکو
آگ لگادی اور وہ شعلہ ور ہوئی اور اہل حرم اور بچّے اُس تلاطم عظیم مین فریاد کرتے
تھے کوئی فریادرسی اُنکی نہ کرتا تھا آہ بنی اُمیّہ اور کوفیون نے اسپر بھی اکتفا نہ کی
بلکہ اُن ستم رسیدون کو اسیر و مقیّد کیا اور طوق و زنجیرون مین جکڑ دیا جیساکہ حجّت خدا
فرماتے ہین وَسُبِیَ اَهْلُكَ كَالْعَبِيْدِ وَصُفِّدُوْا فِی الْحَدِيْدِ فَوْقَ اَقْتَابِ
الْمَطِيَّاتِ اے جدّ مظلوم اہلبیت آپکے مانند بندیون کے اسیر کیے گئے اور
لوہے مین جکڑ کے شتران برہنہ پر سوار کیے گئے يُسَاقُوْنَ كَالْاِمَاءِ الْمَسْبِيَّاتِ
فِی الْبَرَارِیْ وَالْفَلَوَاتِ آہ اہل حرم آپکے مثل کنیزون کے جنگلون
اور صحراؤن مین پھرائے گئے تَلْفَحُ وُجُوْهَهُمْ حَرُّ الْهَاجِرَاتِ افسوس منھ
اُنکے دوپہر کی دھوپ تیزی آفتاب سے جلتے تھے اَيْدِيْهِمْ مَغْلُوْلَةٌ
اِلَى الْاَعْنَاقِ يُطَافُ بِهِمْ فِی الْاَسْوَاقِ ہاے افسوس ہاتھ اُنکے
گردنون سے باندھے بازارون مین پھراتے تھے افسوس ہزار افسوس آخر
اسی طرح مع سرہاے شہداے کوفہ و شام مین سامنے ابن زیاد اور یزید کے
لائے اور وہ اشقیا اہل حرم اور سر انور کو دیکھکر خوش و مسرور ہوے فرماتے ہین علیؑ
بن الحسین علیہما السّلام فَلَمْ يَاْكُلْ رَاْسَ الطُّغْيَانِ مُدَّةَ عُمْرِهِ

حزنًا علیہ پس امام زین العابدین علیہ السلام نے سر انور اپنے پدر مظلوم کا طشت طلا مین رکھا ہوا سامنے یزید کے دیکھا تو بہت روئے اور مدت العمر کبھی کلہ و سفید تناول نفرمایا یہ صدمہ تھا قلب اقدس پر اور اپنے پدر مظلوم کی مصیبت مین محزون و مغموم رہے لیکن جب جناب زینبؑ نے سر اقدس اپنے بھائی کا سامنے یزید کے رکھا دیکھا تو گریبان اپنا چاک کیا اور ایک آہ سرد دل پر درد سے کھینچی اور سوزش دل سے رونے اور فریاد کرنے لگین آہ اُسوقت یزید شرابخواری مین مشغول تھا اور سلائی سے خون سر انور کا لیکر مثل سرمہ کے اپنی آنکھون مین لگایا تاکہ ٹھنڈی ہون اور لب و دندان انور پر چھڑی سے بے ادبی کرنے لگا جیساکہ حجت خدا زیارت مین فرماتے ہین اَلسَّلَامُ عَلَی الثَّغْرِ الْمَقْرُوْعِ بِالْقَضِیْبِ سلام ہو اُن دندانِ انور پہ جنپر چھڑی لگائی گئی افسوس یہہ توہین دیکھکر سید سجادؑ کو کیا صدمہ ہوا ہو گا ؎

یارب براہلبیت چہ آمد زدیدنش		این قصۂ کہ کس نتواند شنیدنش

الا لعنۃ اللہ علی القوم الظالمین

مجلس ہجدہم

رُوِیَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ اٰلِہٖ کَانَ جَالِسًا ذَاتَ یَوْمٍ وَ عِنْدَہٗ عَلِیُّ بْنُ اَبِیْطَالِبٍ عَلَیْہِمَا السَّلَامُ اِذْ دَخَلَ الْحُسَیْنُ فَاَخَذَہُ النَّبِیُّ وَ اَجْلَسَہٗ فِیْ حِجْرِہٖ وَ قَبَّلَ مَا بَیْنَ عَیْنَیْہِ وَ شَفَتَیْہِ کتاب الفضائل مین شاذان بن جبرئیل قمی علیہ الرحمہ نے روایت کی ہے کہ ایک دن جناب

رسولخدا صلے اللہ علیہ وآلہ تشریف رکھتے تھے اور جناب امیرالمومنین علی بن ابیطالب علیہ السلام آنحضرت کی خدمت مین حاضر تھے یکایک شاہزادہ کونین امام حسینؑ داخل ہوے پس جناب رسول خداؐ نے اُس فرزند کو لیکر اپنی آغوش مین بٹھالیا اور اُنکی پیشانی انور اور لبون کے بوسے دیے وَکَانَ الْحُسَیْنُ سِتُّ سِنِیْنَ فَقَالَ عَلِیٌّ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَتُحِبُّ وَلَدِی الْحُسَیْنَ اور سن شریف امام حسین علیہ السّلام کا اُس زمانہ مین چھ برس کا تھا پس حضرت علی مرتضی علیہ السّلام نے پیغمبر خدا کی خدمت مین عرض کیا یا رسول اللہؐ آیا آپ میرے فرزند حسینؑ کو دوست رکھتے ہین فَقَالَ النَّبِیُّ کَیْفَ لَا اُحِبُّہٗ وَھُوَ عُضْوٌ مِنْ اَعْضَائِیْ یہ سنکر جناب رسولخداؐ نے فرمایا کیونکر اسے دوست نہ رکھون حالانکہ یہ ایک عضو ہی میرے اعضا سے فَقَالَ عَلِیٌّ عَلَیْہِ السَّلَامُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَیُّنَا اَحَبُّ اِلَیْکَ اَنَا اَمِ الْحُسَیْنُ جناب علی مرتضی علیہ السّلام نے عرض کیا یا رسول اللہؐ ہم دونون مین سے آپکو کون زیادہ دوست ہی مین یا حسینؑ فَقَالَ الْحُسَیْنُ یَا اَبَتِ مَنْ کَانَ اَعْلٰی شَرَفًا کَانَ اَحَبَّ اِلَی النَّبِیِّ وَاَقْرَبَ اِلَیْہِ مَنْزِلَۃً یہ سنکر امام حسین علیہ السّلام نے عرض کیا کہ ای بابا جو شخص ہم مین سے اعلیٰ ہوگا از روے شرف کے وہی محبوب تر ہی نزدیک پیغمبر خدا کے اور اقرب ہوگا از روے منزلت کے فَقَالَ عَلِیٌّ لِوَلَدِہِ الْحُسَیْنِ اَتُفَاخِرُنِیْ یَا حُسَیْنُ فَقَالَ نَعَمْ یَا اَبَتِ اِنْ شِئْتَ جناب امیرالمومنین علیہ السّلام نے اپنے فرزند امام حسینؑ سے فرمایا ای حسینؑ آیا تم میرے مقابلہ مین فخر کرسکتے ہو اُس شاہزادہ نے

عرض کیا ہاں اے بابا اگر آپ چاہیں تو فخر کر سکتا ہوں فقال لہ انا الامام انا امیر المؤمنین انا لسان الصادقین انا وزیر المصطفیٰ انا خازن علم اللہ ومختارہ من خلقہ انا قائد السابقین الی الجنۃ انا قاضی الدین عن رسول اللہ انا الذی عمہ سید الشہداء فی الجنۃ یہ سنکر امیر المؤمنین نے فرمایا اے فرزند میں سردار ہوں مؤمنوں کا میں زبان صادقین کی ہوں میں وزیر جناب محمد مصطفیٰ کا ہوں میں خزانہ دار علم خدا کا ہوں میں مختار خدا کا ہوں اسکی خلق میں سے میں کھینچنے والا ہوں سابقین کا طرف بہشت کے میں ادا کرنیوالا ہوں دین کا رسولخدا سے میں وہ ہوں جسکے چچا حمزہ سید الشہدا جنت میں ہیں انا الذی اخوہ جعفر الطیار فی الجنۃ عند الملائکۃ انا حامل سورۃ البراءۃ الی اھل مکۃ بامر اللہ انا الذی اختارنی اللہ من خلقہ انا حبل اللہ المتین الذی امر اللہ ان یعتصموا بہ کما قال واعتصموا بحبل اللہ انا نجم اللہ الزاھر میں وہ ہوں جسکے بھائی جعفر طیار ساتھ ملائکہ کے جنت میں ہیں میں حامل ہوں سورۂ براءت کا طرف ساکنان مکہ کے حکم خدا سے میں وہ ہوں کہ خدا نے مجھے اپنی مخلوقات سے منتخب کیا ہی میں ہوں رسن مستحکم خدا کی جسکی تمسک کا خدا نے حکم فرمایا ہی جیسا کہ قرآن مجید میں فرماتا ہی مستحکم پکڑو تم سب رسن خدا کو میں ہوں ستارہ روشن خدا کا انا الذی تزورہ ملائکۃ السموات انا لسان اللہ الناطق انا حجۃ اللہ علی خلقہ انا ید اللہ العلیا انا وجہ اللہ تعالیٰ فی السموات والارضین انا الذی قال اللہ

تعالیٰ فی حقی بل عباد مکرمون لا یسبقونہ بالقول وھم بامرہ یعملون میں وہ ہون جسکی ملائکہ سماوات زیارت کرتے ہین میں زبان ناطق خدا کی ہون مین حجت خدا ہون اسکی خلق پر مین بلند ہاتھ خدا کا ہون مین آسمانون اور زمینون مین وجہ اللہ ہون مین وہ ہون کہ میرے اور میرے حق مین خدا نے فرمایا ہی بلکہ وہ بندے مکرم ہین کہ نہین سبقت لیجاتے ہین خدا پر ساتھ قول کے اور وہ اُسکے حکم پر عمل کرتے ہین انا عروۃ اللہ الوثقی التی لا انفصام لھا واللہ سمیع علیم انا باب اللہ الذی یؤتی منہ انا علم اللہ علی الصراط انا بیت اللہ الذی من دخلہ کان امنا من تمسک بولایتی ومحبتی امن من النار میں ہون گوشہ رسن مستحکم خدا جسکے لیے انقطاع نہین ہی اور خدا سمیع اور علیم ہی مین وہ دروازہ خدا ہون جس سے لوگ حاضر حضور پروردگار ہوتے ہین مین ہون نشان خدا کا صراط پر مین وہ گھر خدا کا ہون جو اسمین داخل ہوا وہ محفوظ رہا پس جس شخص نے تمسک کیا میری ولایت و محبت سے اُسنے آتش جہنم سی امان پائی انا قاتل الناکثین والقاسطین والمارقین انا ابو الیتامٰی انا کھف الارامل میں قاتل ناکثین و قاسطین و مارقین کا ہون مین ہون باپ یتیمون کا مین ہون جائے پناہ بیوگان انا الذی یسئلون عن ولایتی یوم القیمۃ قولہ تعالیٰ لتسئلن یومئذ عن النعیم مین وہ ہون کہ میری ولایت سے بروز قیامت سوال کیے جاینگے جیسا کہ حق سبحانہ تعالیٰ فرماتا ہی ہر آئینہ سوال کیا جائیگا اُس دن تمسے نعمت کا انا نعمۃ اللہ التی انعم علی خلقہ انا الذی قال اللہ تعالیٰ فی وفی ولایتی الیوم

اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ
دِیْنًا فَمَنْ اَقَرَّ بِوِلَایَتِیْ کَانَ مُؤْمِنًا مُسْلِمًا کَامِلَ الدِّیْنِ میں وہ نعمت خدا ہون جسکا
انعام خدا نے خلق پر کیا ہی میں وہ ہون کہ خدا نے میرے اور میری ولایت کے
بارے میں فرمایا ہی آج کے روز کامل کیا ہی میں نے تمہارے دین کو اور تمام کی
میں نے تم پر اپنی نعمت اور پسند کیا میں نے تمہارے لیے دین اسلام پس
جسنے میری ولایت کا اقرار کیا وہ مؤمن و مسلم کامل الدین ہی اَنَا الَّذِیْ
اِھْتَدَیْتُمْ بِیْ اَنَا الَّذِیْ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی فِیَّ وَفِیْ عَدُوِّیْ وَقِفُوْھُمْ اِنَّھُمْ
مَسْئُوْلُوْنَ فَھُمْ یُسْئَلُوْنَ عَنْ وِلَایَتِیْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ اَنَا الَّذِیْ اَکْمَلَ اللّٰہُ
تَعَالٰی بِہِ الدِّیْنَ یَوْمَ غَدِیْرِ خُمٍّ میں وہ ہون کہ جسکی وجہ سے امت نے
ہدایت پائی میں وہ ہون کہ میرے اور میرے دشمنون کے بارے میں
خداوند عالم فرماتا ہی اور ٹھہراؤ انکو تحقیق کہ وہ مسئول ہونگے پس انسے سؤال
کیا جائیگا میری ولایت سے بروز قیامت میں وہ ہون جسکی وجہ سے
خدا نے بروز غدیر خم اپنے دین کو کامل کیا اَنَا الَّذِیْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ
فِیَّ مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاہُ اَنَا صَلٰوۃُ الْمُؤْمِنِ اَنَا حَیَّ
عَلَی الصَّلٰوۃِ اَنَا حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ اَنَا حَیَّ عَلٰی خَیْرِ الْعَمَلِ میں وہ ہون
کہ میرے بارے میں جناب رسولخدا نے فرمایا ہی جسکا میں مولا و حاکم ہون اسکا علی
بھی مولا و حاکم ہی میں ہون نماز مؤمن کی میں حی علی الصلوٰۃ ہون میں حی علی الفلاح
ہون میں حی علی خیر العمل ہون اَنَا الَّذِیْ اَنْزَلَ اللّٰہُ فِیْ اَعْدَائِیْ سَاَلَ سَائِلٌ
بِعَذَابٍ وَّاقِعٍ لِّلْکٰفِرِیْنَ لَیْسَ لَہٗ دَافِعٌ اَنَا الدَّاعِیْ اِلَیْکُمْ اِلَی الْحَوْضِ

فھل داعی الی الانام الی الحوض غیری مین وہ ہون کہ میرے دشمنون
کے بارے مین خدا نے نازل کیا سؤال کیا ایک سائل نے عذاب واقع کا کافرونکے
لیے جسکا کوئی دفع کرنے والا نہین ہے مین ہون بلانیوالا خلق کا طرف حوض
کوثر کے آیا ہے کوئی میرے سوا طرف حوض کوثر کے مؤمنونکا بلانے والا
انا ابو الائمۃ الطاہرین انا میزان القسط یوم القیمۃ انا
یعسوب الدین انا قائد المؤمنین الی الخیرات والغفران
مین ابو الائمہ ہون مین ہون میزان عدل روز قیامت کا مین ہون بادشاہ
دین کا مین کھینچنے والا ہون مؤمنونکا طرف خیر اور بخشش کے انا الذی
اصحابی عند الموت لا یخافون ولا یحزنون وفی قبورھم
لا یعذبون وھم الشھداء والصدیقون وعند ربھم
یفرحون مین وہ ہون کہ رفقا میرے وقت موت کے خائف ومحزون
نہونگے اور وہ اپنی قبرون مین معذب نہونگے اور وہ رفقا میری شہدا
اور صدیقین ہین اور وہ اپنے پروردگار کی درگاہ مین خوش ومسرور ہونگے
انا الذی شیعتہ آمنون وھم مھتدون انا الذی شیعتی
یدخلون الجنۃ بغیر حساب انا الذی عندہ دیوان الشیعۃ
باسمائھم انا عون المؤمنین وشفیعھم عند رب العالمین
مین وہ ہون جسکے شیعہ امان مین رہینگے اور وہ سب ہدایت یافتہ ہین مین
وہ ہون کہ شیعہ میرے بدون حساب کے داخل بہشت ہونگے مین وہ ہون
جسکے پاس نامہ اعمال شیعون کا مع انکے نامون کے ہے مین مؤمنون کا ناصر ہون

۱۶۱

اور شفیع اُنکا ہون نزدیک پروردگار عالمین کے اَنَا الضَّارِبُ بِالسَّیْفَیْنِ
اَنَا الطَّاعِنُ بِالرُّمْحَیْنِ اَنَا قَاتِلُ الْکَافِرِیْنَ یَوْمَ بَدْرٍ وَحُنَیْنٍ اَنَا
مُرْدِی الْکُمَاۃِ یَوْمَ اُحُدٍ اَنَا ضَارِبُ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ وُدٍّ یَوْمَ الْاَحْزَابِ
مین ہون جہاد کرنیوالا دو تلواروں سے مین ہون مارنیوالا دونیزون سے مین
قاتل کافرون کا ہون بروز جنگ بدر و حنین مین ہون ہلاک کرنیوالا سرکشون کا
بروز جنگ اُحد مین ہون قتل کرنیوالا عمر بن عبدود کا بروز جنگ خندق اَنَا قَاتِلُ
مَرْحَبٍ اَنَا قَاتِلُ فُرْسَانِ خَیْبَرَ اَنَا الَّذِیْ قَالَ فِیَّ جِبْرَئِیْلُ الْاَمِیْنُ
لَا سَیْفَ اِلَّا ذُوالْفَقَارِ وَلَا فَتٰی اِلَّا عَلِیٌّ مین ہون قاتل مرحب کا
مین ہون قاتل شہسواران خیبر کا مین ہون جسکے بارے مین جبرئیل امین نے پکار کے
کہا لا سَیْفَ اِلَّا ذُوالْفَقَارِ وَلَا فَتٰی اِلَّا عَلِیٌّ اَنَا صَاحِبُ فَتْحِ مَکَّۃَ اَنَا کَاسِرُ
اللَّاتِ وَالْعُزّٰی اَنَا هَادِمُ هُبَلَ الْاَعْلٰی وَمَنَاۃَ الثَّالِثَۃِ الْاُخْرٰی
اَنَا عَلَوْتُ عَلٰی کَتْفِ النَّبِیِّ وَکَسَرْتُ الْاَصْنَامَ اَنَا الَّذِیْ
کَسَرْتُ یَغُوْثَ وَیَعُوْقَ وَنَسْرًا اَنَا الَّذِیْ قَاتَلْتُ الْکُفَّارَ
فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اَنَا الَّذِیْ تَصَدَّقْتُ بِالْخَاتَمِ فِی الْمِحْرَابِ مین ہون
صاحب فتح مکہ مین ہون توڑنیوالا لات و عزّیٰ کا مین ہون گرانیوالا ہبل کا جو
نہایت بلند تھا اور منات کا جو تیسرا بت آخر مین سبکے تھا مین وہ ہون کہ بلند
ہوا مین شانۂ اقدس پہ پیغمبر کے اور بتون کو مین نے توڑا مین وہ ہون کہ یغوث
اور یعوق اور نسر کو مین نے توڑا مین وہ ہون کہ مقاتلہ کیا مین نے کفار سے
راہ خدا مین مین وہ ہون کہ مین نے انگوٹھی راہ خدا مین تصدق کردی محراب

عبادت میں اَنَا الَّذِی نِمْتُ عَلٰی فِرَاشِ النَّبِیِّ وَ فَدَیْتُہٗ بِنَفْسِی مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ اَنَا الَّذِی تَخَافُ الْجِنُّ مِنْ بَأْسِی اَنَا الَّذِی بِہٖ یُعْبَدُ اللّٰہُ میں وہ ہوں کہ شب ہجرت فرش رسولخدا پر سویا اور اُن حضرت پر اپنے نفس کو فدا کر دیا اور میں نے اُن حضرت کی شر سے مشرکین سے حفاظت کی میں وہ ہوں کہ میرے خوف سے جنات ڈرتے ہیں میں وہ ہوں کہ جسکی جان فشانی کیوجہ سے خدا کی عبادت کی گئی اَنَا تَرْجُمَانُ وَحْیِ اللّٰہِ اَنَا خَازِنُ عِلْمِ اللّٰہِ اَنَا وَارِثُ عِلْمِ رَسُوْلِ اللّٰہِ اَنَا قَاتِلُ النَّاکِثِیْنَ وَالْقَاسِطِیْنَ یَوْمَ الْجَمَلِ وَ صِفِّیْنَ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ اَنَا قَاسِمُ الْجَنَّۃِ وَالنَّارِ ثُمَّ سَکَتَ عَلِیُّ بْنُ اَبِیْطَالِبٍ عَلَیْہِ السَّلَامُ میں مترجم وحی خدا کا ہوں میں خازن علم خدا کا ہوں میں وارث علم و حکمت رسولخدا کا ہوں میں مقاتلہ کرونگا ناکثین و قاسطین سے بروز جنگ جمل و صفین بعد رسولخدا کے میں تقسیم کرنیوالا ہوں جنت و دوزخ کا بعد اسکے حضرت علی بن ابیطالب علیہ السّلام ساکت ہو رہے قَالَ النَّبِیُّ لِلْحُسَیْنِ اَسَمِعْتَ یَا اَبَا عَبْدِ اللّٰہِ مَا قَالَ اَبُوْکَ وَھُوَ عُشْرُ عُشْرِ مِعْشَارِ مَا قَالَہٗ مِنْ فَضَائِلِہٖ وَمِنْ اَلْفِ اَلْفِ فَضِیْلَۃٍ وَھُوَ فَوْقَ ذٰلِکَ وَ اَعْلٰی اُسوقت جناب رسولخدا صلّی اللہ علیہ و آلہ نے از راہ شفقت کے فرمایا ای حسینؑ آیا سنا تمنے جو کچھ کہ تمہارے پدر بزرگوار نے بیان کیا ہے اپنے فضائل سے حالانکہ وہ دسواں حصہ ہی دسویں حصہ کا شمار میں ہزار در ہزار فضائل سے حالانکہ وہ مافوق اسکے ہیں اور اس سے بھی اعلیٰ ہیں فَقَالَ الْحُسَیْنُ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ فَضَّلَنَا عَلٰی کَثِیْرٍ مِّنْ عِبَادِہِ الْمُؤْمِنِیْنَ

عَلیٰ جَمِیْعِ الْمَخْلُوْقِیْنَ وَخَصَّ جَدَّنَا بِالتَّنْزِیْلِ وَالتَّاوِیْلِ وَالصِّدْقِ
مُنَاجَاۃِ الْاَمِیْنِ جِبْرَئِیْلَ وَجَعَلَنَا خِیَارَ مَنِ اصْطَفَاہُ الْجَلِیْلُ
رَفَعَنَا عَلَی الْخَلْقِ اَجْمَعِیْنَ یہ سنکر شاہزادہ کونین امام حسین علیہ السلام نے
حمد ہی خاص اُس خدا کے لیے جسنے فضیلت دی ہم آل رسول کو بہت سے
بندگان مؤمنین اور سب مخلوقین پر اور خاص کیا ہمارے جدّ امجد کو ساتھ تنزیل
اور تاویل اور صدق اور مناجات جبرئیل امین کے اور گردانا ہمکو بہترین اُن
خاص سے جنکو خداوند جلیل نے برگزیدہ کیا ہی اور بلند مرتبہ کیا ہمکو سب
مخلوقات پر ثُمَّ قَالَ الْحُسَیْنُ اَمَّا مَا ذَکَرْتَہٗ یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ فَاَنْتَ
فِیْہِ صَادِقٌ اَمِیْنٌ فَقَالَ النَّبِیُّ یَا وَلَدِیْ اُذْکُرْ اَنْتَ فَضَائِلَکَ بعد اسکے
امام حسینؑ نے عرض کیا ای بابا امیر المؤمنینؑ جو کچھ کہ آپنے بیان فرمایا اُسمین آپ
سچے امین ہین پس جناب رسولخداؐ نے فرمایا ای فرزند تم بھی اپنی فضائل بیان کرو ثُمَّ قَالَ الْحُسَیْنُ
اَبَتِ اَنَا الْحُسَیْنُ بْنُ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْطَالِبٍ وَاُمِّیْ فَاطِمَۃُ الزَّہْرَاءُ سَیِّدَۃُ نِسَاءِ الْعٰلَمِیْنَ
وَجَدِّیْ مُحَمَّدٌ الْمُصْطَفٰی سَیِّدُ بَنِیْ اٰدَمَ اَجْمَعِیْنَ بعد اسکے امام
حسینؑ نے عرض کیا اے بابا مین حسینؑ بن علیؑ بن ابیطالبؑ ہون جنکی فضائل
بے شمار ہین اور والدہ میری فاطمہ زہراؑ سردار ہین عورات عالمین کی اور جدّ امجد
میرے حضرت محمد مصطفےٰ صلّی اللہ علیہ و آلہ سردار ہین تمامی بنی آدمؑ کے یعنے
جسکے جدّ امجد اور والدین ایسے مقرّب خدا ہون وہ کیونکر فخر نکرے گا مرتبے
پر یَا اَبَتِ اُمِّیْ اَفْضَلُ مِنْ اُمِّکَ وَاَفْضَلُ عِنْدَ اللّٰہِ وَاَفْضَلُ مِنَ
النَّاسِ اَجْمَعِیْنَ وَاَبِیْ خَیْرٌ مِنْ اَبِیْکَ وَاَفْضَلُ عِنْدَ اللّٰہِ وَاَفْضَلُ

عِنْدَ النَّاسِ اَجْمَعِیْنَ وَ جَدِّیْ خَیْرٌ مِّنْ جَدِّکَ وَ اَفْضَلُ عِنْدَ اللّٰہِ وَ اَفْضَلُ عِنْدَ النَّاسِ اَجْمَعِیْنَ وَ اَنَا فِی الْمَھْدِ لَا عَبَنِیْ جِبْرَائِیْلُ وَ نَاغَانِیْ مِیْکَائِیْلُ یَا اَبَتَاہُ اَنْتَ عِنْدَ اللّٰہِ اَفْضَلُ مِنِّیْ وَ اَنَا اَفْخَرُ بِکَ بِالْاٰبَاءِ وَ الْاُمَّھَاتِ وَ الْاَجْدَادِ اے بابا اسمین کچھ شک نہین ہے کہ والدہ میری آپکی والدہ سے افضل ہین خدا کے نزدیک اور سب لوگون کے نزدیک افضل ہین اور والد میرے آپکے والد سے بہتر ہین خدا کے نزدیک اور سب لوگون کے نزدیک افضل ہین اور جدامجد میرے آپکے جد سے بہتر ہین خدا کے نزدیک اور سب لوگون کے نزدیک افضل ہین اور مین وہ ہون کہ جبرئیل نے مجھے گہوارے مین کھلایا اور میکائیل نے مجھے براحت و آرام سُلایا اے بابا آپ خداوند عالم کے نزدیک مجھسے افضل ہین اور مین فخر و مباہات کرتا ہون آپ پر بوجہ آبا و اُمّہات اور اجداد کے قَالَ ثُمَّ اِنَّ الْحُسَیْنَ اِعْتَنَقَ اَبِیْہِ یُقَبِّلُہٗ وَ اَقْبَلَ عَلِیٌّ یُقَبِّلُہٗ وَ یَقُوْلُ زَادَکَ اللّٰہُ شَرَفًا وَّ فَخْرًا وَّ عِلْمًا وَّ حِلْمًا وَ لَعَنَ اللّٰہُ ظَالِمِیْکَ یَا اَبَا عَبْدِ اللّٰہِ ثُمَّ رَجَعَ الْحُسَیْنُ اِلَی النَّبِیِّ راوی کہتا ہے بعد اسکے امام حسینؑ اپنے پدر بزرگوار کے گلے سے لپٹ گئے اور چومنے لگے اور حضرت علی مرتضیٰ نے بھی بڑھکر اپنے دلبند کو گلے سے لگایا اور بوسے دینے لگے اور فرماتے تھے کہ اے فرزند خدا زیادہ کرے تیرے شرف و فخر اور علم و حلم کو اور خدا نفرین کرے تیرے ظالمون پر اے ابوعبداللہ الحسینؑ بعد اسکے امام حسینؑ اپنے نانا رسولخدا کیطرف واپس آئے سبحان اللہ کیا شرف و بزرگی عطا کی ہے

خدا نے اُس فرزند رسول کو اور کیسے ناز پروردہ شفقت تھے جناب رسول خدا اور علیؑ مرتضیٰ اور فاطمہ زہرا علیہم السّلام کے جبھی تو ملائکہ اُنکی خدمت گذاری کا فخر و مباہات کرتے تھے اَلسَّلَامُ عَلٰی مَنِ افْتَخَرَ بِهٖ جِبْرَائِیْلُ اَلسَّلَامُ عَلٰی مَنْ نَاغَاهُ فِی الْمَهْدِ مِیْکَائِیْلُ سلام ہو اُس فرزند رسول پر جسکی خدمت گذاری کا فخر جبرئیل کرتے تھے سلام ہو اُس مقبول باری پر جسے گہوارہ مین میکائیل آرام و راحت سلاتے تھے الا لعنۃ اللّٰہ علی القوم الظالمین

مجلس نوزدہم

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ زَیِّنُوْا مَجَالِسَکُمْ بِذِکْرِ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْطَالِبٍ لِاَنَّ ذِکْرَهٗ ذِکْرِیْ وَذِکْرِیْ ذِکْرُ اللّٰهِ وَذِکْرُ اللّٰهِ عِبَادَةٌ فرمایا جناب رسول خدا صلّی اللہ علیہ وآلہ نے زینت دو اپنی مجلسون کو ساتھ ذکر علیؑ بن ابیطالب علیہ السّلام کے اسلیے کہ ذکر علیؑ کا میرا ذکر ہے اور ذکر میرا ذکر خدا ہے اور ذکر خدا کا عبادت ہے وَقَالَ ذِکْرُ عَلِیٍّ عِبَادَةٌ مَقْبُوْلَةٌ اور فرمایا اُن حضرت نے کہ ذکر علیؑ بن ابیطالب علیہ السّلام کا عبادت مقبولہ ہے عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ یَقُوْلُ مَا مِنْ قَوْمٍ اجْتَمَعُوْا یَذْکُرُوْنَ فَضْلَ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْطَالِبٍ اِلَّا هَبَطَتْ عَلَیْهِمُ الْمَلٰئِکَةُ مِنَ السَّمَآءِ حَتّٰی تَحُفَّ بِهِمْ کتاب روضہ مین جناب اُمّ سلمہ سے منقول ہے وہ مخدومہ کہتی ہین مین نے جناب رسول خدا سے سنا فرماتے تھے نہین ہے کوئی قوم جو مجتمع ہو واسطے ذکر کرنے فضائل علیؑ ابن ابیطالب کے مگر یہ کہ نازل ہوتے ہین

اُس جماعت پر ملائکہ آسمان سے یہانتک کہ اُنکو گھیر لیتے ہین فاذا تفرقوا عرجت الملائکۃ الی السماء فیقول لھم الملائکۃ انا نشم من رائحتکم ما لا نشمہ من الملائکۃ فلم نر رائحۃ اطیب منہا فیقولون انا کنا عند قوم یذکرون محمدا و اھلبیتہ فعبقنا من ریحہم فتعطر پس جب وہ اہل مجلس متفرق ہوجاتے ہین تو وہ ملائکہ طرف آسمان کے چلے جاتے ہین اُسوقت اُنسے اور ملائکہ کہتے ہین ہم تمسے ایسی خوشبو پاتے ہین کہ وہ اور ملائکہ سے نہین پاتے ہین اور ہمنے تو ایسی خوشبو پاکیزہ تر نہین پائی یہ سنکر وہ ملائکہ کہتے ہین کہ ہم سب اُس جماعت کے پاس تھے جو ذکر کرتے تھے حضرت محمدؐ و اہلبیت محمدؐ صلی اللہ علیہ وآلہ کا پس محک سے اُس خوشبو کے ہم سب معطر ہوگئے فیقولون اھبطوا بنا الیھم فیقولون لھم تفرقوا و مضی کل واحد منھم الی منزلہ پس وہ ملائکہ کہتے ہین ہمکو نیچے اُنکے پاس لیچلو وہ ملائکہ کہتے ہین وہ سب اہل مجلس متفرق ہوگئے اور ہر ایک اپنے اپنے گھر کی طرف چلا گیا فیقولون اھبطوا بنا الی المکان الذی کانوا فیہ حتی نتعطر بذالک المکان اُسوقت وہ ملائکہ بکمال اشتیاق کہتے ہین ہمکو اُس مکان ہی کی طرف لیچلو جسمین وہ سب اہل مجلس جمع تھے یہانتک کہ ہم بھی اُس مکان سے معطر ہوجائین اور امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہی فرمایا آنحضرت نے خداوند عالم کے کچھ فرشتے ایسے ہین کہ وہ زمین پر پھرتے ہین پس جب ایسی جماعت پر گذرتے ہین کہ وہ ذکر حضرت محمدؐ و آل محمدؐ صلی اللہ علیہ وآلہ کا کرتے ہین تو باہم ایک دوسرے سے کہتے ہین ٹھہر جاؤ

تمنے بمطلب اپنا پایا پس وہ بیٹھتے ہین اور اُس جماعت کے اُس امر مین شریک ہوتے ہین اور جب وہ اُٹھتے ہین تو جو بیمار ہون اُنکی عیادت کے لیے جاتے ہین اور اگر رحلت کرین تو وہ فرشتے اُنکے جنازہ پر حاضر ہوتے ہین اور اگر وہ غائب ہون تو وہ فرشتے اُنکو تلاش کرتے ہین سبحان اللہ کیا مرتبہ ہی ذکر فضائل امیرالمومنین اور اُن حضرت کی اولاد طاہرین ائمۂ ہدیٰ ع کا جو حجت اللہ اور سر اللہ اور اوصیائے رسول اللہ اور ہادی خلق اللہ اور برکاتِ الٰہیہ ہین پہلے اُنمین سے حضرت امیرالمومنین علی بن ابیطالب علیہ السلام ابو الائمۂ ہدیٰ ہین جنکے فضائل مجید قرآن اور احادیث سے ثابت ہی

خوشا ما خوشا دین و دنیائے ما		کہ ہمچون علی ہست مولائے ما

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّہٗ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللہِ ص فِیْ مَسْجِدِہٖ وَعِنْدَہٗ جَمَاعَۃٌ مِنَ الْمُھَاجِرِیْنَ وَالْاَنْصَارِ اور کتاب روضہ مین عبداللہ بن عباس سے منقول ہی وہ کہتے ہین کہ ایک دن جناب رسولخدا ص اپنی مسجد مین تشریف فرما تھے اور اُن حضرت کی خدمت مین ایک جماعت مہاجرین و انصار سے حاضر تھی اِذْ نَزَلَ جِبْرَئِیْلُ وَقَالَ لَہٗ یَا نَبِیَّ اللہِ الْحَقُّ یَقْرَئُکَ السَّلَامُ وَیَقُوْلُ لَکَ اَحْضِرْ عَلِیًّا وَاجْعَلْ وَجْھَکَ مُقَابِلَ وَجْھِہٖ ثُمَّ عَرَجَ جِبْرَئِیْلُ یعنی یکایک جبرئیل نازل ہوے اور عرض کیا یا نبی اللہ خداوند عالم بعد تحفۂ سلام کے آپ سے فرماتا ہی کہ علی بن ابیطالب ع کو اپنے سامنے طلب کیجیے اور اپنے روبرو بٹھائیے یہ کہکے جبرئیل آسمان کیطرف چلے گئے فَدَعَی رَسُوْلُ اللہِ بِعَلِیٍّ ع فَاَحْضَرَہٗ وَجَعَلَہٗ مُقَابِلَ وَجْھِہٖ فَنَزَلَ

جبرئیل ثانیاً و معہ طبق فیہ رطب فوضعہ بینہما ثم قال
کلا و ما کلا پس جناب رسولخدا نے علی مرتضیٰ کو بلایا اور وہ جناب حاضر ہوئے
اور حضرت نے اُنکو اپنے روبرو بٹھایا اور جبرئیل فوراً دوبارہ نازل ہوئے اور
اُنکے ساتھ ایک طبق تھا جسمین رطب جنت سے تھے اُسکو درمیان مین سامنے
دونون بزرگوارون کے رکھا بعد اسکے عرض کیا نوش کیجیے پس اُن حضرات نے
تناول فرمائے ثم احضر طستاً و ابریقاً ثم قال یا رسول اللہ
قد امرک اللہ ان تصب الماء علی یدی علی بن ابیطالب
فقال السمع و الطاعۃ للہ و لما امر فی ربی بعد اسکے ایک طشت و آفتابہ
حاضر کیا اور عرض کیا یا رسول اللہ خداوند عالم فرماتا ہی آپ دونون ہاتھ علی بن ابیطالب
کے دُھلاوین اُن حضرت نے فرمایا فرمان برداری خدا کے لیے مین اُس امر کو
عمل لاؤنگا جو میرے پروردگار نے فرمایا ہی ثم اخذ الابریق و قام یصب
علی یدی علی فقال له علی یا رسول اللہ انا اولی بان
اصب الماء علی یدیک فقال له یا علی ان اللہ سبحانہ و تعالے
امرنی بذلک بعد اسکے آفتابہ اُٹھایا اور کھڑے ہوئے اور ہاتھون پر علی بن
ابی طالب کے پانی ڈالنے لگے حضرت علی مرتضیٰ نے عرض کیا یا رسول اللہ
مجھے مناسب ہی کہ مین آپکے ہاتھون پر پانی ڈالون اور دُھلاؤن حضرت نے
فرمایا ای علی مجھے حق سبحانہ تعالیٰ نے اس امر کا حکم فرمایا ہی اسی کے ارشاد سے
تمہارے ہاتھ دُھلاتا ہون و کان کلما صب علی یدی علی الماء
لا یقع منہ قطرۃ فی الطست فقال یا رسول اللہ ما اری یقع

مِنَ الْمَاءِ فِی الطَّسْتِ قَطْرَۃٌ وَّاحِدَۃٌ اور جسقدر وہ جناب ہاتھون پہ
علی مرتضیٰ کے پانی ڈالتے تھے اُسمین سے ایک قطرہ بھی طشت مین نہ گرتا تھا
پس جناب علی مرتضیٰؑ نے عرض کیا یا رسول اللہؐ مین ایک قطرہ بھی طشت مین
گرتے نہین دیکھتا ہون یہ پانی کیا ہوتا ہے فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِؐ یَا عَلِیُّؑ اِنَّ
الْمَلَائِکَۃَ یَتَسَابَقُوْنَ عَلٰی اَخْذِ الْمَاءِ الَّذِیْ یَقَعُ مِنْ یَدَیْکَ فَیَغْسِلُوْ
بِہٖ وُجُوْھَھُمْ لِیَتَبَرَّکُوْا بِہٖ جناب رسول خداؐ نے فرمایا اے علیؑ ملائکہ اس
پانی کے لینے مین جو تمھارے ہاتھون سے گرتا ہے باہم سبقت کرتے ہین اور
تبرکاً اس سے اپنے مُنھ اور رخسارون کو دھوتے ہین سبحان اللہ کیا مرتبہ ہے
جناب امیر المؤمنین علی مرتضیٰ علیہ السّلام کا کہ ملائکہ وہ پانی تبرکاً لیکر اپنے اپنے
منھ پر ملین یہ احترام کرین اُن ہاتھون کا مگر افسوس بعد جناب رسول خداؐ کے
تکی یہ قدر ہو کہ اُن جناب کے گلوے انور مین ریسمانِ ستم باندھی جاوے اور حرم سرا سے
باہر لائے جاوین ہائے افسوس جس بزرگوار کا پیش خدا یہ مرتبہ ہو ظالمین
اسکے درپے اذیت و تکلیف ہون اور چاہین کہ کسی طرح قتل کیے جاوین
یہانتک کہ وہ جناب مدینہ سے طرف کوفہ کے ہجرت کرین اور وہان بھی
اعدا چین لینے نہ دین اور درپے قتل ہون آخر ابن ملجم سا شقی مسجد کوفہ مین
بحالت روزہ و نماز تلوار زہر آلودہ سے شہید کرے افسوس اگر وہ لعین اُن
حضرت کو قتل نکرتا تو معاویہ کو یہ مجال کب تھی کہ امام حسنؑ کو زہر دلواتا اور مروان
اور عائشہ کو یہ قدرت کب تھی کہ اُنکے جنازہ پر تیر باران کرتے اور روضہ
جناب رسول خداؐ مین دفن ہونے سے منع کرتے آہ اگر حیدرؑ صفدر شہید نہوتے

تو شمر لعین کی یہ مجال کہاں تھی کہ امام حسینؑ کو پیاسا ذبح کرتا اور اُنکے اہل حرم کو تازیانہ سے اذیت دیتا اور اشقیاے کوفہ کو یہ قدرت کہاں تھی کہ سید سجادؑ بیمار کربلا کو طوق و زنجیر مین جکڑ کے اسیر و مقیّد کرتے اور جناب زینبؑ و امّ کلثومؑ کی مقنعہ و چادرین تک چھین لیتے اور جناب سکینہ کے گوشوارے اوتار لیتے اور ابن سعد کو یہ قدرت کب تھی کہ امام حسینؑ کو محاصرہ کرکے صحرای کربلا مین اُنپر پانی بند کرتا جسکے سبب سے اہل حرم اور بچے اُن حضرت کے فریاد العطش العطش کرتے تھے افسوس بعد علی مرتضی علیہ السّلام کے بنی اُمیہ اور اشقیاے کوفہ نے اُن حضرت کی اولاد پر کربلا مین پانی سی چیز بند کردی کہ عوض وضو کے وہ خاصانِ خدا واسطے نماز کے تیمّم کرتے تھے جیسا کہ شاعر بزبان حال مظلوم کربلا کے کہتا ہی

اَیَا سَاکِنِی شَامٍ وَیَا اَھْلَ کُوْفَتِہٖ	فَہَلْ ھٰکَذَا اَوْصیٰ النَّبِیُّ المُکَرَّمُ
اَشَرْبتُمُوْ مَاءَ الْفُرَاتِ خُیُوْلُکُمْ	وَاَوْلَادُہٗ لِلصَّلٰوۃِ تَیَمَّمُوْا

اے ساکنان کوفہ و شام آیا رسول خدا نے یہی وصیّت کی تھی کہ میری اولاد سے بد غایش آنا اور ظلم و ستم قتل کرنا مقام حسرت ہی کہ گھوڑے تک تمھارے نہر فرات سے سیراب ہین اور پانی پینا درندون تک کا تمھین گوارا ہوا اور اولاد رسول کو ایک قطرہ پانی کا نہ ملے اور اُنپر اسقدر تنگی ہو کہ وہ نایابی آب سے نماز کے لیے بجاے وضو کے تیمم کرین

یَمُوْتُ عِطَاشًا اَھْلِبَیْتِ مُحَمَّدٍ	وَیَشْرَبُ ھٰذَا المَاءَ تُرْکٌ وَدَیْلَمُ
ثَلٰثُ لَیَالِیْ قَدْ مَضَیْنَ عَلٰی اٰلِہٖ	بِاَیَّامِھَا وَالْمَاءُ عَلَیْنَا مُحَرَّمُ

مخصوص اہل بیت رسول خدا تو شدت تشنگی سے جان بلب ہوں اور کفار ترک و دیلم پانی سے سیراب ہوں آہ تین شبانہ روز یہیں گذر چکے ہیں کہ ہم آل رسول پر تمنے پانی حرام کردیا ہے آہ کس کس طرح سے اُن اشقیا سے پانی طلب کیا اور اتمام حجت فرمائی مگر اُن سنگدلوں کو کچھ اثر نہوا اور تشنگان دشت نینوی کو ایک قطرہ پانی کا نہ دیا

ز آب ہم مضائقہ کردند کوفیان	خوشداشتند حرمت مہمان کربلا
بودند دام و دد ہمہ سیراب و می مکید	خاتم ز قحط آب سلیمان کربلا
زان تشنگان ہنوز بعیوق میرسد	آواز العطش ز بیابان کربلا

الا لعنۃ اللہ علی القوم الظالمین

تمت بالخیر والعافیہ

و اٰخر دعوٰنا ان الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی محمد و اٰلہ الطاہرین و لعنۃ اللہ علی اعدائہم و ظالمیہم و قاتلیہم و غاصبی حقوقہم اجمعین ابد الآبدین و دہر الداہرین۔

کتبہ الاحقر السید محمد نجل المرحوم المغفور السید قاسم الحسینی غفر اللہ ذنوبہما

فہرست کتب موجودہ مطبع یوسفی واقع کشمیری دروازہ شہر دہلی

نیرنگ فصاحت کتاب مستطاب نہج البلاغۃ کے کامل ترجمہ کا نام ہے جو حکیم حقائق خطیب لاثانی مولانا امیر المومنین علی علیہ السلام کے خطبوں۔ فرمانوں اور ملفوظات کا تمام و کمال مجموعہ ہے جسکی نسبت علامہ ابن ابی حدید کا قول ہے کہ یہ تصنیف اپنی فصاحت اور بلاغت میں سوائے فرقان حمید کلام مجید کے جملہ تصانیف انسانی سے بالاتر ہے یہ وہ کتاب ہے جسکو اُردو کا لباس پہنائے جانے کیلئے ملک کا ہر خورد و کلاں بے چینی ظاہر کرتا تھا یہی وہ خواہش تھی جس کے بر کرنے کیلئے قوم کے فدائی مذہب کے شیدائی دست بدعا تھے خدا کا ہزار ہزار شکر ہے کہ کامل دو برس کی محنت شاقہ اور تلخ ریاضت کے بعد ہم آپکے سامنے پیش کرنے کی جرأت کرتے ہیں اب اس سے استفادہ کرنا اور مستفید ہوکر دعائے خیر یاد کرنا آپکا کام ہے **قیمت** دو روپیہ

سفینۃ النجات ادعیہ یہ کتاب مستطاب جو دعاؤں کا مخزن ہے جسکی ہر ایک بات میں ضرورت پڑتی ہے چھپ گئی ہے چونکہ پہلے یہ کتاب فارسی میں تھی اور فی زمانا زبان فارسی روز بروز ہندوستان سے عنقا ہوتی جاتی ہے لہذا تمام دعاؤں کی اسناد کا ترجمہ بزبان اُردو جناب مولانا مولوی خواجہ عابد حسین صاحب قبلہ سے کرا کے طبع کرایا ہے تاکہ کسی کو دعاؤں کی ترکیب کے سمجھنے میں کوئی دقت باقی نہ رہے۔ **قیمت ایک روپیہ**

پنجۂ فولادی۔ یہ کتاب مناظرہ کی جان ہے یوں تو سینکڑوں کتابیں روز مرہ میں لکھی جاتی ہیں لیکن سچ تو یہ ہے کہ یہ اپنی طرز میں [illegible] الگ ہی ہے سنی شیعہ کا اختلاف جن امور پر مبنی ہے اس کو روز مرہ کی زبان میں اس [illegible] ہے کہ ناظرین واہ واہ کئے بغیر نہ رہ سکیں گے۔ کاغذ سفید ضخامت ۲۸۰ صفحہ **قیمت** دس آنے

تحقیق انیق۔ اس نام کا ایک رسالہ جناب میر اکبر علی صاحب دہلوی نے ترتیب دیا ہے جو ۱۸×۲۲ کے ۳۲ صفحوں پر ختم ہوا ہے گویا انکی عمر بھر کی تحقیق ہے اسمیں اکثر مسائل کو علماء سے تحقیق کر کے درج کیا ہے اور یہ دکھلایا ہے کہ بعض رسوم عوام میں کسطرح پر رائج ہو گئیں آخر میں تفسا مع جوابات درج ہیں جنکی تعداد ۱۵۱ ہے چودہ سو ہی **قیمت** ۲ آنہ

المشتہر ــــــــــــ

سید ضمیر حسن شمسی زیدی الواسطی مالک اخبار اثنا عشری دہلی